٢

مؤرخ اسلام علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی کے شاہکار خطبات کا حسین مجموعہ

جواہرات فاروقی

مرتّب

علامہ شبیر حیدر فاروقی

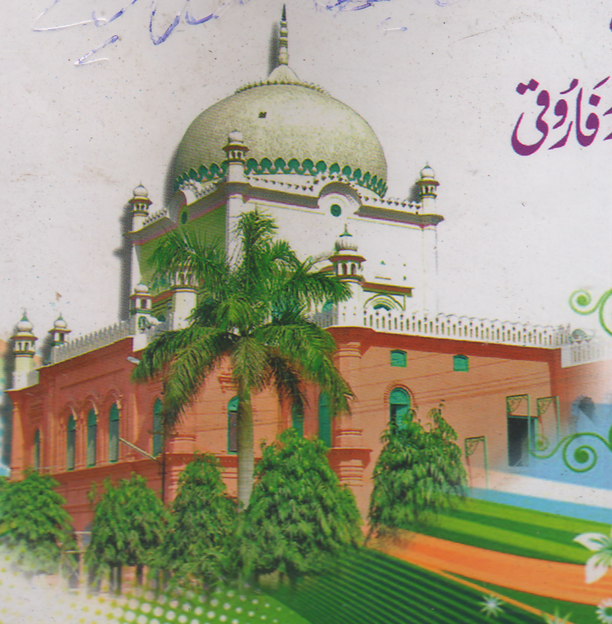

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

مؤرخ اسلام کے تاریخی خطبات کا حسین مجموعہ

جواہراتِ فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

جلد دوم

شہید ملتِ اسلامیہ مؤرخ اسلام

علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

قاری شبیر حیدر فاروقی

ناشِر

اقرأ بکڈپو دیوبند

جملہ حقوق بحق کتابت محفوظ ہیں

نام کتاب : جواہراتِ فاروقی (جلد دوم)

ازافادات : مؤرخ اسلام علامہ ضیاء الرحمٰنؒ فاروقی

ترتیب : قاری شبیر حیدر فاروقی

تعداد صفحات : ٢٩٦

سن اشاعت : ١٤٣٥ھ مطابق ٢٠١٤ء

ناشر : **اقراء بک ڈپو دیوبند**

ملنے کا پتا

مکتبہ حجاز دیوبند

موبائل نمبر 09358914948-09997246979

مکتبہ صوت القرآن

موبائل نمبر 09358911053

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
رائے گرامی برائے جواہرات فاروقی	١٦	اظہار مسرت	٢٢
شہیدؒ۔	//	راقم کی مثال	٢٣
سخن گفتنی	١٧	پہلی جلد کی اشاعت کے بعد	٢٣
کلمات حیدر	١٩	اپنے کرم فرماؤں کا بے حد شکریہ	٢٣
مورّخ اسلام	١٩	الوداعی درخواست	٢٣
فاروقیؒ کا خطباء پہ احسان عظیم	١٩	اظہار مسرت، اظہار تشکر	٢٥
سورج کی مثل چمکتی ہوئی نیک نامی	١٩	تذکرہ صاحب جواہرات (مدیر اعلیٰ	٢٦
حیران کن بات	١٩	کے قلم سے)۔	//
فاروقیؒ کی خطابت میں کمالات	١٩	ابتدائیہ	٢٦
شخصیت پہ نظر دہرانے سے اذہان	٢٠	مادر علمی کے کارنامے	٢٧
میں انقلاب۔	//	کمالِ حافظہ اور شوقِ مطالعہ	٢٨
سیدنا حیدر کرارؓ کے قولؒ کے مصداق	٢١	قلمی کارنامے	٢٨
فاروقی شہید کی موت	٢١	تہلکہ خیز تصانیف	٢٩
حضرت فاروقیؒ عظیم ہستیوں میں سے	٢١	امتیازی اعزاز	٣٠
لایخافون لومة لائم کی عملی تصویر	٢٢	وقت شہادت آخری کلمات	٣١

[illegible] واہرات	۳۲	وحشی بن حرب بحیثیت مجاہد اعظم	۵۰
[illegible] نون	۳۴	فتوحات فاروقیؓ	۵۰
توحید باری تعالیٰ	۳۶	فتوحات عثمانیؓ	۵۰
توحید عظیم منصب اور عظیم پیغام	۳۶	خلفائے راشدین کا منصب خلافت	۵۰
پیغام توحید کیلئے امتحانات	۳۶	صحابہ کرام کا الوداعی معرکہ	۵۱
الہ کا مطلب ومفہوم	۳۷	سعید بن جبیر پر مظالم کا کوہ گراں	۵۲
اصحاب الرس کا واقعہ	۳۸	سعید بن جبیر کون؟	۵۲
حالت پرسی کیلئے قوم کا کنویں پر آنا	۳۸	حجاج اور سعید بن جبیر کا مکالمہ	۵۲
پیغمبر کے ساتھ زیادتی اور عذاب الٰہی	۳۹	سعید بن جبیر مقتل کی طرف	۵۵
مجاہدین افغان کے کارنامے	۴۱	سعید بن جبیر کی الوداعی دعا	۵۶
[illegible] عار	۴۱	اٹھارہ ہزار افراد کے قاتل کا آخری انجام	۵۶
مجاہدین افغان کو خراج تحسین	۴۱	نوے ہزار عیسائیوں کا اسلام قبول کرنا	۵۷
شہداء افغان کی تعداد	۴۲	احمد بن حنبل پر بے پناہ مظالم	۵۷
دو بڑی طاقتوں کا چیلنج	۴۲	امام غزالی ومجدد الف ثانی استقامت	۵۷
ابن تیمیہ شخصیت وکردار کے آئینہ میں	۴۲	کے کوہ گراں۔	//
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر مجاہدین افغان تک	۴۳	خدمات شاہ ولی اللہؒ	۵۸
غزوہ احد میں سعد بن ربیعہ کی شہادت	۴۵	مجاہدین افغان کا بدر واحد کی تاریخ دہرانا	۵۹
شہید کے آخری پیغام ووصیت	۴۶	افغانستان کے مرد قلندر	۵۹
صدیق اکبر کا یتیم بچی سے پیار	۴۶	دار العلوم حقانیہ بحیثیت مجاہد ساز ادارہ	۶۰
[illegible] عورت اور آقا کی محبت	۴۷	**سیرت یتیم مکہ**	۶۲
[illegible] ابن زبیر کی شہادت اور کفن	۴۷	تمہید	۶۲
[illegible] کا قابل تقلید جذبہ شہادت	۴۸	قلم کاغذ اور سیاہی ختم ہوسکتی ہے	۶۲
[illegible]	۴۹	درجات یتیم مکہ	۶۲

سورۃ الکوثر کا شان نزول	۶۳	میت کی عربی تحقیق	۷۸
ابتر کا معنی وابتر حقیقی	۶۳	مصدر میں دوام اور استمرار کا معنی	۷۹
کوثر کے معانی	۶۴	پیغمبر اور عام لوگوں کے کفن میں فرق	۸۰
پیدا ہوا صرف یتیم بن گیا در یتیم	۶۴	پیغمبر کی حیات کے بارے میں پہلی دلیل	۸۱
وقت وقت کی بہار	۶۵	پیغمبر کی حیات کے بارے میں	۸۲
مائی شیمہ کا پیغمبر کو لوری دینا	۶۵	دوسری دلیل۔	//
بی بی شیمہ کا پیغمبر سے خیرات مانگنا	۶۶	تیسری دلیل	۸۳
پیغمبرؐ کی طرف سے بی بی شیمہ کا	۶۷	عجیب نادانی	۸۳
دامن بھر دینا۔	//	خدا کو کیا مشکل؟	۸۴
خاصیات پیغمبرؐ	۶۷	نبیؐ کی روح کے بارے میں مولانا	۸۴
معجزات پیغمبرؐ کی جھلک	۶۸	نانوتویؒ نے خوب کہا۔	//
عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۷۰	پیغمبر کے جسم کو چھونے والی مٹی، کعبہ	۸۴
تمہید	۷۱	اور عرش سے بھی افضل ہے۔	//
جھوٹا الزام	۷۱	سماع موتیٰ برحق ہے	۸۵
ہمارا عقیدہ	۷۲	کفار کو صمٌ بکمٌ عمیٌ کہنے کا مطلب	۸۶
نہ "رب" میں اشتراک نہ "اب" میں اشتراک	۷۲	انک لاتسمع الموتیٰ کی تشریح	۸۶
عقد اور عقیدہ	۷۳	سماع موتی کے متعلق بخاری کی روایت	۸۶
شرک اتنا بڑا گناہ	۷۴	حضرت سیدہ عائشہؓ اور سماع موتی	۸۷
مماتی طبقے کا قیام وسربراہ	۷۵	پیغمبر اپنے روضہ میں صلوٰۃ وسلام	۸۷
مماتی طبقہ معرض وجود میں کیوں آیا...؟	۷۵	سنتے ہیں۔	//
جھوٹے طبقے کی من گھڑت دلیل	۷۶	اللہ نے مکہ کی قسم نبی کا شہر ہونے کی	۸۸
مماتی ٹولے کی پہلی دلیل	۷۶	وجہ سے کھائی۔	//
پہلی دلیل کا رد	۷۷	نانوتویؒ اور عشق رسول مقبول	۸۹

ظفر علی خان کا حضورؐ کو خراج تحسین	۹۰	کمالات پیغمبرؐ کے لامتناہی سلسلے	۹۷
حسین احمد مدنیؒ کا حضورؐ کو گلہائے عقیدت	۹۰	سیرت پیغمبرؐ اور حضرت عائشہؓ کا فرمان	۹۸
مدینہ کے دہی پر طنز کرنے والے کو	۹۱	سیرت کے مختلف پہلو	۹۸
مدینہ سے نکال دیا۔	//	نیکی کر دریا میں ڈال	۹۸
نانوتویؒ بحیثیت ایک مداح رسول	۹۱	سب سے قیمتی چیز	۹۹
شیخ الہند نے جنت کو خطاب کیا	۹۲	بھولا بھالا انسان	۹۹
سماع موتی کے منکر کو نصیحت	۹۲	انسان کے نوکر	۱۰۰
مکہ کے مشرک وسماع موتی میں فرق	۹۲	۱۸ ہزار مخلوقات	۱۰۰
ابوطالب کا پیغمبر کو خراج عقیدت	۹۲	انسان مخلوقات کا سردار	۱۰۱
اہم سوال	۹۳	انبیاء بھیج کر احسان نہیں جتلایا	۱۰۱
مماتی طبقے کا رد سوال	۹۳	دنیا کا نظام	۱۰۳
سوال ۲	۹۳	اللہ کے خزانے کا قیمتی گوہر	۱۰۳
جواب	۹۳	حضور ﷺ کے بغیر کائنات نامکمل	۱۰۴
حدیث کی اقسام	۹۳	آقا کا آنا احسان خداوندی	۱۰۴
اہم سوال	۹۴	حضور ﷺ قیامت تک کے لئے نبی	۱۰۴
تسلی بخش جواب	۹۴	نام خدا سے ملا نام محمد ﷺ	۱۰۵
دلیل	۹۹۴	پیغمبرؐ کا احسان کس کس کیلئے؟	۱۰۶
سماع موتی کے منکر کا اہل سنت و	۹۵	نسبت کی حیثیت	۱۰۷
الجماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔	//	نسبت کا مفہوم	۱۰۷
[illegible]	۹۵	ابولہب کا قریشی ہونا کام نہیں آیگا	۱۰۸
[illegible] ہوتا ہے؟	۹۵	نسبت سیدنا بلالؓ	۱۰۸
محسن انسانیت ﷺ	۹۷	سیدنا بلالؓ اور نسبت صحابیتؓ	۱۰۹
[illegible]	۹۷	حضورؐ کی خدمت میں اونٹ کی شکایت	۱۰۹

حضورؐ کی آمد عورتوں اور بچیوں پر احسان	۱۱۰	پیغمبرؐ کا اعلان نبوت	۱۱۹
معجزہ پیغمبر ﷺ	۱۱۰	اعلان نبوت کے بعد لوگوں کا پیغمبر	۱۱۹
معجزہ میں براہ راست دخل خدا کا ہوتا ہے	۱۱۱	کے ساتھ سلوک۔	//
حضورؐ کا وجود اللہ کا احسان....اور....صحابہؓ	۱۱۲	اہم سوال کا جواب	۱۲۰
کا وجود نبی کا احسان۔	//	حضرت ابراہیمؑ کی اپنے باپ اور قوم	۱۲۰
تیرہ سالہ مکی زندگی	۱۱۴	سے گفتگو۔	//
اشعار	۱۱۴	دل دکھانے والا مسئلہ	۱۲۱
تمہید	۱۱۴	دین کے معاملے میں نرمی کی گنجائش	۱۲۱
نبی پر سب سے پہلی وحی	۱۱۵	نہیں ہے۔	//
غار حرا سے واپسی پر آپؐ کی کیفیت	۱۱۵	سود کھانا اللہ کے ساتھ اعلان جنگ ہے	۱۲۲
حضرت خدیجہؓ کا اعزاز	۱۱۶	منکرین ختم نبوت کے خلاف صدیق	۱۲۲
پیغمبرؐ ورقہ بن نوفل کے پاس بحیثیت	۱۱۶	اکبرؓ کی جنگ	//
مریض کے۔	//	منکرین زکوٰۃ کے خلاف جنگ و	۱۲۳
ورقہ بن نوفل کی طرف سے خدیجہؓ	۱۱۷	فاروق اعظمؓ کی رائے۔	//
کو مبارک باد۔	//	حضرت ابوبکرؓ کی حضرت عمرؓ کو تلقین	۱۲۳
ورقہ بن نوفل کا رونا	۱۱۷	صدیق اکبر کا مدینے کے لوگوں کو خطاب	۱۲۳
تورات، زبور وانجیل کی تحریر محمدؐ پہ	۱۱۷	پریشانی کے وقت پیغمبر کا سب سے	۱۲۵
صادق۔	//	پہلا رفیق۔	//
پیغمبرؐ کو نبوت پہلے ملی اور تبلیغ کا حکم بعد میں	۱۱۸	صدیق اکبرؓ پہ ظلم	۱۲۵
تبلیغ کا آغاز	۱۱۸	صدیق اکبرؓ پہ ظالمین نے کیسے ظلم کئے	۱۲۵
پیغمبرؐ کا فاران کی چوٹی پر اور لوگوں پر	۱۱۸	صدیق اکبرؓ بے ہوشی کی حالت میں	۱۲۵
آزمائش	//	ماں کا شہد کا پیالہ صدیق کو پیش کرنا	۱۲۶
سرداران مکہ کی طرف سے پیغمبرؐ کو جواب	۱۱۸	اور صدیق کا انکار۔	//

صدیق اکبرؓ کی والدہ کا ام جمیل کے	۱۲۵	کوڑا کرکٹ ڈالنے والی خاتون	۱۳۱
پاس جانا۔	//	کے ساتھ پیغمبر خدا کا عظیم اخلاق۔	//
صدیق اکبرؓ کا زخموں کی حالت میں	۱۲۶	بازار عکاظ میں پیغمبرؐ اسلام کی تبلیغی	۱۳۱
پیغمبرؐ کے پاس جانا۔	//	سرگرمیاں۔	//
صدیق اکبرؓ کو دیکھ کر پیغمبرؐ کی کیفیت	۱۲۷	ابوجہل نے لوگوں کو پیغمبر اسلام سے	۱۳۲
دارارقم میں تبلیغ کا آغاز	۱۲۷	دور رکھنے کی ہر تدبیر کی۔	//
مشرکین کے سرداروں کا چھپ کر	۱۲۷	مصائب کا کوہ گراں اور پیغمبرؐ کا صبر	۱۳۲
پیغمبرؐ کا قرآن سننا۔	//	واستقلال۔	//
راستے میں سرداروں کی آپس میں	۱۲۷	حبیب خدا کی طائف کے تین	۱۳۲
ملاقات۔	//	سرداروں سے تبلیغی ملاقات۔	//
دارالندوہ میں پیغمبرؐ کے خلاف پروپیگنڈہ	۱۲۸	حضورؐ کی پہلے سردار سے ملاقات اور	۱۳۳
عمر بن خطاب کا قاتل بن کر جانا	۱۲۸	اس کا مایوس کن جواب۔	//
عمر بن خطاب کی راستے میں ابونعیم	۱۲۸	دوسرے سردار سے ملاقات	۱۳۳
سے ملاقات۔	//	حضورؐ کی تیسرے سردار سے ملاقات	۱۳۳
عمرؓ کے بہنوئی کے گھر سے قرآن کی آواز	۱۲۹	طائف سے مایوسی کے بعد آپ کی	۱۳۳
عمر بن خطاب کا فاطمہؓ کو مارنا	۱۲۹	انگور کے باغ میں تشریف آوری۔	//
فاطمہؓ کا عمرؓ کو جواب	۱۲۹	آپ نے بسم اللہ پڑھی تو غلام حیرت	۱۳۴
قرآن سننے کی خواہش	۱۲۹	زدہ رہ گیا۔	//
عمرؓ کا قاتل بن کر جانا عادل بن کر آنا	۱۲۹	غلام نے آقا کا ہاتھ چوما اور فوراً	۱۳۴
فاروق اعظمؓ کا کلمہ پڑھنے کے بعد	۱۳۰	مشرف با اسلام ہوگیا۔	//
فوری کردار۔	//	پیغمبرؐ کی زندگی کے مصیبت زدہ دن	۱۳۴
مکے کی گلیوں میں آگے پیغمبرؐ پیچھے	۱۳۰	طائف ہی میں گذرے۔	//
ابوجہل۔	//	طائف میں نبوت کا چہرہ خون آلود ہوگیا	۱۳۵

پیغمبر نے طائف میں فرشتوں کے	۱۳۵	اللہ نے تمام حجابات اٹھادیئے	۱۳۸
تعاون کی پیشکش کو ٹھکرا دیا۔	//	حضرت عثمان غنیؓ کو ذوالہجرتین	۱۳۹
محمدؐ خدا کی رضا پر راضی ہے	۱۳۵	کیوں کہتے ہیں۔	//
حضورؐ کا اہل طائف کے لئے دعائیں کرنا	۱۳۵	حضورؐ کے اخلاق کا عجیب ترین	۱۳۹
صحابہ کرام کی ہجرت حبشہ اور ابوجہل	۱۳۶	واقعہ۔	//
کے نمائندوں کا تعاقب۔	//	حضورؐ نے فرمایا وہ محمدؐ میرا ہی نام ہے	۱۴۰
نجاشی کے دربار میں مہاجرین حبشہ اور	۱۳۶	حضورؐ پر ایک ہی سال میں بے شمار	۱۴۰
ابوجہل کے قاصدوں کا آمنا سامنا۔	//	صدمات۔	//
نجاشی نے مشرکین مکہ سے ان کا	۱۳۶	سب سے زیادہ مصائب طائف	۱۴۱
موقف طلب کیا۔	//	میں اٹھائے۔	//
نجاشی کے دربار میں مشرکین مکہ کا موقف	۱۳۶	رسول کون؟	۱۴۱
نجاشی نے مہاجرین سے انکا موقف	۱۳۶	صحابہ کرامؓ پر مصائب کے پہاڑ	۱۴۲
طلب کیا۔	//	توڑے گئے؟۔	//
مہاجرین حبشہ کے امیر جعفر طیارؓ کا	۱۳۷	ہم صحابہؓ کا دامن کیسے چھوڑیں؟	۱۴۳
موقف۔	//	صحابہؓ حضرات ایماندار ہی نہیں بلکہ	۱۴۳
جعفر طیار نے نجاشی کے سامنے سورۃ	۱۳۷	معیار ایمان تھے	//
مریم پڑھی تو نجاشی اشک بار ہوگیا۔	//	**هجرت النبی ﷺ**	۱۴۵
ہم نے جب بتوں کی تردید کی تو	۱۳۷	تمہید	۱۴۵
مشرکین مکہ مخالف ہوگئے۔	//	نسبت پیغمبرؐ کی وجہ سے صحابہ کی عظمت	۱۴۵
نجاشی نے مہاجرین اسلام کی بجائے	۱۳۸	رسول اللہؐ کے شہر سے نسبت	۱۴۷
مشرکین مکہ کو حبشہ سے نکال دیا۔	//	کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کردیا	۱۴۸
نجاشی نے اسلام قبول کرلیا تھا	۱۳۸	امامت صدیقؓ	۱۴۸
پیغمبرؐ نے نجاشی کا جنازہ پڑھا	۱۳۸	منکرین صدیقؓ کا سوال اور جواب علیؓ	۱۴۹

نبیؐ وصدیقؓ کی امامت	۱۴۹
مشکل کشا کون؟	۱۵۰
نبوت صداقت کے دروازے پر	۱۵۱
دوراتیں دو رفیق	۱۵۱
ہجرت کا آغاز	۱۵۲
نبوت صداقت کے کندھے پر	۱۵۲
نبوت وصداقت غارثور میں	۱۵۳
نبوت صداقت کی گود میں	۱۵۴
امام مالک کا عشق رسولؐ	۱۵۵
قیمتی قطرہ	۱۵۵
دوقطروں کا تذکرہ	۱۵۶
دوراتیں	۱۵۶
چندے کی اپیل اور ولولہ	۱۵۶
صحابی کا جذبہ جہاد	۱۵۶
غزوہ تبوک میں صدیق اکبرؓ کی اعانت	۱۵۷
سیدنا صدیقؓ کا عشق رسولؐ	۱۵۷
حضرت معاویہؓ کا عشق رسولؐ	۱۵۸
سیدنا معاویہؓ کا عشق رسولؐ کا دوسرا واقعہ	۱۵۸
انبیاء رسل اور صحابہؓ کی تعداد	۱۵۸
نبی اور رسول میں فرق	۱۵۹
اسلامی معلومات	۱۵۹
[illegible] زمانہ ہے	۱۵۹
[illegible]	۱۵۹

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۱۶۱
اشعار	۱۶۱
تمہید	۱۶۱
صحابہ کرام کا عشق رسول	۱۶۲
نبی کی ولادت	۱۶۳
رسولؐ کی وفات کی خبر سے صحابہ کی	۱۶۳
حالت۔	//
عشق کسے کہتے ہیں	۱۶۴
رسولؐ کے حکم پر صحابہ کرام کا عمل	۱۶۴
عشق رسول صرف حضور کی تعریف	۱۶۵
کرنے کا نام نہیں ہے۔	//
حضورؐ کی صرف تعریف کرنے سے	۱۶۷
جنت نہیں ملتی۔	//
عبداللہ بن ابی عتیقؓ کا عشق رسول	۱۶۷
عطاء اللہ کے خطاب سے غازی علم	۱۷۱
الدین جاگ اٹھا۔	//
سنت کی اقسام	۱۷۲
غزوہ تبوک میں چندہ کی اپیل	۱۷۳
سیدنا صدیق اکبرؓ کو ابوبکر کیوں کہتے ہیں	۱۷۵
سیدنا صدیق اکبرؓ کی اولاد اور ان	۱۷۵
کے اسماء گرامی۔	//
سیدنا صدیق اکبرؓ کی بیویاں اور	۱۷۶
ان کے نام۔	//

[illegible]لی رسولؐ اتباع رسول کا نام ہے	۱۷۶
[illegible]لی صنف نازک اور عشق رسولؐ	۱۷۷
مروجہ ملاد عیسائیت کی سازش ہے	۱۷۸
مولانا نانوتویؒ اور عشق رسولؐ	۱۷۹
مولانا نانوتویؒ کی دنیا سے بے رغبتی	۱۸۰
مولانا نانوتویؒ اور ایک عیسائی میں مکالمہ	۱۸۰
مولانا نانوتویؒ کی بصیرت	۱۸۱
مولانا نانوتویؒ کا علمی شجرہ	۱۸۱
شاہ عبدالعزیزؒ سے ایک عیسائی کا	۱۸۱
عجیب سوال۔	//
مولانا فاروقی کنیت وکیل علمائے دیوبند	۱۸۲
مولانا گنگوہیؒ اور عشق رسولؐ	۱۸۲
مولانا گنگوہیؒ کا ایک عجیب واقعہ	۱۸۳
مولانا گنگوہیؒ اور استغنٰی	۱۸۳
اصل اہل سنت والجماعت علمائے	۱۸۴
دیوبند ہی ہیں۔	//
اہل سنت کا لفظ ہی غلط ہے	۱۸۴
حضرت عبداللہ بن عمر اور اتباع رسول مقبول	۱۸۵
قبروں پر چراغ جلانے کی شرعی حیثیت	۱۸۶
موجودہ مزارات درحقیقت بدعات	۱۸۷
خانہ ہیں۔	//
گیارہویں خور کا پیٹ یا لیٹر بکس	۱۸۷
رضاخانیت اور تحریف القرآن	۱۸۸

گیارہویں اور پاکپتن کی موری کے	۱۸۸
بارے میں سوالات۔	//
احیاء سنت پر سو شہداء کا اجر	۱۸۹
سنت اور بدعت کی تعریف	۱۸۹
جس چیز پر نبی کی مہر ہو وہ سنت ہوگی	۱۹۰
شریعت محمدیہ میں تعظیمی سجدہ کی بھی	۱۹۱
اجازت نہیں ہے۔	//
جنازہ میں سجدہ کیوں نہیں ہے؟	۱۹۱
اوقات مکروہہ میں سجدہ نہ کرنے کی وجہ	۱۹۲
شورش کشمیری کا اکابرین علمائے	۱۹۳
دیوبند کو خراج عقیدت۔	//
نبیؐ کا طریقہ ہی سنت ہے	۱۹۴
نبی کا طریقہ ترک کرنا خدا کے عقب کا	۱۹۴
سبب ہے۔	//
شانِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم	۱۹۷
اشعار	۱۹۷
تمہید	۱۹۸
اس طرح کوئی چیز بارگاہ رب العالمین	۱۹۸
میں قبول نہیں ہوتی۔	//
جھوٹی محبت کے مدعی کی مثال	۱۹۹
اچھا میزبان	۲۰۰
محمدؐ جو پیغام لے کر آئے وہ کوئی نیا	۲۰۰
نہیں تھا۔	//

نبی بدلتے رہے پیغام ایک رہا	۲۰۰	قرآن کے اترنے کا انداز	۲۰۹
ہر چیز پر قادر اللہ؟	۲۰۲	حضورؐ کی آمد سے قبل دنیا کا نظام	۲۱۰
پیغام کی وجہ سے تکلیفیں	۲۰۲	حضور کیلئے جگہ کا انتخاب	۲۱۰
پیغام میں کمزوری کی وجہ سے ہم رسوا ہوئے	۲۰۲	حضورؐ کے لئے شہر کا انتخاب	۲۱۱
لا الٰہ میں قوت	۲۰۳	حضورؐ کے لئے قبیلے کا انتخاب	۲۱۱
کلمے کا رتبہ رسول اللہ سے بھی زیادہ	۲۰۳	حضورؐ کے لئے دادے کا انتخاب	۲۱۲
مقصود کائنات کی رسالت کا لسان	۲۰۳	والد کا انتخاب	۲۱۲
انبیاء سے اقرار۔	//	والدہ کے قبیلہ کا انتخاب	۲۱۲
عالم ارواح میں خدا کی ربوبیت کا	۲۰۴	والدہ کا انتخاب	۲۱۲
اقرار عام۔	//	دایہ کے قبیلے کا انتخاب	۲۱۳
انبیاء کو نبوت دینا محمد کی رسالت کو	۲۰۴	دایہ کا انتخاب	۲۱۳
تسلیم کرنے پر موقوف۔	//	حضورؐ کے نام کا انتخاب	۲۱۳
سب سے پہلی قرارداد	۲۰۶	انبیاء کے ناموں سے حضور کے	۲۱۴
شاہ ولی اللہ نبی کے بارے میں بول اٹھا	۲۰۶	ناموں میں فرق۔	//
سب سے پہلے ختم نبوت کا اعلان	۲۰۶	حضورؐ کے لئے بیویوں کا انتخاب	۲۱۴
کب ہوا؟۔	//	حضورؐ کے لئے بیٹوں کا انتخاب	۲۱۵
پیدائش روح پہلے آمد سب سے بعد	۲۰۶	حضورؐ کے لئے بیٹیوں کا انتخاب	۲۱۶
میں۔	//	**شان مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم**	۲۱۹
تمام انبیاء کو بھیجنے کی وجہ	۲۰۷	اشعار	۲۱۹
اقبال سہیل کا قطعہ	۲۰۸	تمہید	۲۲۰
کسی چیز کی نسبت نبی کی طرف اس	۲۰۹	بے مثال سیرت	۲۲۰
کا مرتبہ کوئی نہیں پا سکتا۔	//	بولتا قرآن	۲۲۰
تورات زبور اور انجیل کے اترنے کا انداز	۲۰۹	ہمارا نبی نبیوں کا نبی	۲۲۱

شان مصطفیٰ	۲۲۱	کالی کملی والے کا معجزہ پوری کائنات	۲۳۱
دعا کی قبولیت!	۲۲۲	میں چمکا۔	//
معجزہ رسول اللہ ﷺ	۲۲۲	تین انبیاء تابع کتاب	۲۳۲
اعجاز پیغمبرؐ	۲۲۳	ایک نبی کی کتاب تابع	۲۳۲
عاشق رسول مولانا محمد قاسم نانوتویؒ	۲۲۳	نبی کا ذکر اونچا کرنے کا مطلب	۲۳۲
شاہ عبدالعزیز اور عیسائی کی ہم کلامی	۲۲۴	سارا اسلام اسی میں بند ہے	۲۳۳
دوسرا واقعہ	۲۲۴	ذکر اونچا کہاں کہاں	۲۳۴
ابراہیمؑ کی دعاؤں کا ثمرہ	۲۲۵	کائنات میں جب کچھ نہ تھا	۲۳۵
تذکرہ محبوب کبریاء صلی اللہ علیہ وسلم	۲۲۷	جلسے میں ایک سوال	۲۳۵
اشعار	۲۲۷	معنی ابراہیمؑ سے پوچھئے	۲۳۶
تمہید	۲۲۷	سب چیزیں منتظر	۲۳۶
موضوعات کی علیحدگی	۲۲۸	یوسفؑ کو دیکھنے والیوں کا انجام	۲۳۸
حیرت انگیز نکات	۲۲۸	موسیٰ کی دعا	۲۳۸
نبی کی ولادت دومرتبہ	۲۲۹	قرآن سے سوال	۲۳۹
فانی بدایونی کے دروازے پر	۲۲۹	سیرت کا فلسفی پہلو	۲۴۰
ظفر علی خان کے دروازے پر	۲۲۹	تاریخی معلومات	۲۴۱
حسین احمد مدنیؒ سے پرسش	۲۲۹	اسماعیلؑ کے بعد محمدؐ کیوں نہیں آئے	۲۴۲
ماہر القادری سے پرسش	۲۳۰	اسماعیلؑ کے آنے کے بعد عیسیٰ کیوں	۲۴۲
سب چیز کا خلاصہ	۲۳۰	آئے۔	//
تمام انبیاء کے کمال کملی والے میں	۲۱۳	ایک مطابقی مثال	۲۴۳
جس طرح قرآن اسی طرح اور کتب	۲۳۱	عیسیٰ کی پیدائش کے واقعات وبشر	۲۴۳
کیوں نہیں۔	//	سوی کی حقیقت۔	//
قرآن پڑھنے والے کے انعامات	۲۳۱	جبرئیلؑ محمدؐ کی شکل میں	۲۴۴

عیسیٰ نے بجائے اپنی نبوت کے محمدؐ	۲۴۴	خلاصہ گواہ ہوا۔	۲۵۵
کی نبوت کا کام لیا۔	۲۴۴	گواہ کو پانا چاہتے ہو تو اس کے گواہ کو پاؤ	۲۵۵
مسلمان عالم اور عیسائی کا مقابلہ	۲۴۴	**رفقائے پیغمبر ﷺ**	۲۵۷
ابوجہل کی رسوائی پیغمبر کا معجزہ	۲۴۴	اشعار	۲۵۷
حضورؐ کے آنے کا وقت	۲۴۵	تمہید	۲۵۷
عبدالمطلب کا حقیقی نام	۲۴۵	قرآنی آیات کی تقسیم	۲۵۸
ہاشم کے بیٹوں کی تعداد	۲۴۶	خدا بحیثیت صحابہ کا وکیل صفائی	۲۵۹
محبوب خدا ﷺ	۲۴۸	عبداللہ ابن ام مکتوم خدا کی نظر میں	۲۵۹
تمہید	۲۴۸	صدیق اکبر کا سرمایہ صرف اسلام	۲۶۱
دو گواہوں کا ذکر قرآن میں	۲۴۸	کے لئے تھا۔	//
گواہ پیش کرنے کی ضرورت	۲۴۹	سیدنا بلالؓ اور ابوفقیہہ پر مصائب	۲۶۱
گواہ کا گواہ	۲۴۹	عامر بن فہیرہ کون؟	۲۶۱
شاہد اور شہید کی تعریف	۲۴۹	صدیق اکبرؓ صرف رضائے ربانی	۲۶۲
گواہی کی وضاحت	۲۵۰	کا طلب گار تھا۔	//
نشانیوں کے گواہ	۲۵۰	غزوہ ذات الرقاع کی وجہ تسمیہ اور	۲۶۴
موقع کے گواہ	۲۵۲	پیش آنے والے واقعات۔	//
دعویٰ کیا تھا؟	۲۵۲	امت کو تیمم جیسی نعمت صدیقہ	۲۶۴
محمد مصطفیٰؐ کو خدا کی گواہی کے لئے	۲۵۲	کائنات کے طفیل ملی۔	//
آنا نہیں۔	//	تیمم کی سہولت کے بعد لشکر کی کیفیت	۲۶۶
جبرئیلؑ بھی نور بن کر مصطفیٰ کے	۲۵۳	چونکا لگانے سے ضابطہ میں تبدیلی	۲۶۶
دروازے پر آیا۔	//	غزوہ بنی مصطلق اور شان صدیقہ کا ڈنکا	۲۶۶
آیت قرآنی قوت سے زیادہ روشن	۲۵۳	اماں کے جسم کی کیفیت	۲۶۷
خدا نے اپنی گواہی کے لئے کس کو چنا	۲۵۴	صفوان بن معطل پاک باز انسان تھا	۲۶۷

امی عائشہؓ دو دن تک پروپیگنڈے	۲۶۸	صحابہؓ کا وجود انقلاب کی دلیل	۲۷۹
سے بے خبر رہی۔	//	شیعوں اور مسلمانوں کا اختلافی نقطہ نظر	۲۷۹
امی عائشہؓ کے پاؤں سے زمین کا نکلنا	۲۶۸	خلفائے راشدین کا انقلاب	۲۸۱
اور صدیق کا گھر ماتم کدہ بن گیا	۲۶۹	پیغام پیغمبرؐ	۲۸۲
دو دن کے بعد پیغمبر تشریف لائے	۲۷۰	کوڑا ڈالنے والی عورت کی عیادت	۲۸۳
اور فرمایا۔	//	دشمن صحابہؓ.... نبیؐ کی نظر میں	۲۸۴
واقعہ افک کے متعلق صحابہ کی اہم میٹنگ	۲۷۰	پیغمبرؐ کا اعجاز	۲۸۴
حضرت سلمان فارسی کی رائے	۲۷۱	قرآن کا اعجاز	۲۸۵
حضرت عائشہؓ کے متعلق بریرہ کی صفائی	۲۷۱	پیغمبرؐ انقلاب نے عورت کو عزت دی	۲۸۵
حضرت علی المرتضیٰؓ کی رائے	۲۷۱	**پیغمبر انقلاب ﷺ (ب)**	۲۸۸
فاروق اعظم کی رائے	۲۷۱	اشعار	۲۸۸
حضرت مریمؑ کی صفائی بچے کا دینا	۲۷۲	تمہید	۲۸۸
حضرت یوسفؑ کی صفائی بھی بچے نے دی	۲۷۲	انقلاب کا معنی	۲۸۸
عائشہ صدیقہؓ کی گواہی اور صفای	۲۷۳	ایثار و قربانی کی درخشندہ مثالیں	۲۸۹
خود خدا نے دی۔	//	سیدنا بلال خانہ کعبہ کی چھت پر	۲۹۰
واقعہ افک	۲۷۴	زندہ بچیاں قبروں میں	۲۹۰
جنازہ پڑھانے کے باوجود بھی بخشش نہ ہوئی	۲۷۵	سیدنا فاروق اعظمؓ کی قبر سے پردہ	۲۹۱
پیغمبر انقلاب ﷺ (الف)	۲۷۷	صحابیہ کا طلاق کا ارادہ....قوت ایمانی	۲۹۱
اشعار	۲۷۷	بچیوں کی پرورش پر جنت کی خوشخبری	۲۹۲
تمہید	۲۷۷	مردوں کو مسیحا کردینے کا مطلب	۲۹۳
انقلاب کا معنی اور مفہوم	۲۷۸	مصائب ایمان کی دلیل	۲۹۴

رائے گرامی برائے جواہرات فاروقی شہیدؒ

جرنیل سپاہ صحابہ وکیل ناموس صحابہ واہل بیت

مولانا محمد اعظم طارق

صدر سپاہ صحابہ پاکستان

''جواہرات فاروقی شہید'' کی شکل میں جو کتاب اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے اسے جستہ جستہ دیکھا ہے، اور دل شاد ہوا ہے۔ کہ ماشاء اللہ برادرم شبیر حیدر فاروقی نے خوب محنت کے ساتھ نئے انداز اور اچھوتے اسلوب میں حضرت شہید ملت اسلامیہ کی تقاریر کو نہایت ہی احسن انداز میں سپرد قلم فرمایا ہے اور طلباء اور علماء کے لئے ایک نادر اور قیمتی تحفہ لے کر آئے ہیں۔ دلی دعا ہے کہ رب کریم مؤلف اور قارئین کے خلوص ومحنت پر مبنی اس گراں قدر تحفہ کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور خاص وعام کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

مولانا محمد اعظم طارق (مدظلہ العالی)

۱۱رجمادی الثانی ۱۴۲۲ھ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ O

سخن گفتی

ازمولانا صاحبزادہ محمد احمد قادری (جنرل سکریٹری سپاہ صحابہ پنجاب)

باطل کے متوالوں نے ہر دور میں شمع حق کو بجھانے کی کوشش کی، مگر حق پرست ہمیشہ شمع حق کو فروزاں کرتے رہے اور خون جگر دے کر اس کو جلا بخشتے رہے حق وباطل کی یہ معرکہ آرائی، باہمی آویزش روز آفرینش سے ہے جو تا صبح قیامت جاری رہے گی۔ کردار، چہرے، افراد بدلتے رہیں گے مگر معرکہ آرائی باہمی کشمکش ہنگامہ خیزی باقی رہے گی۔ برصغیر میں قافلہ اہل حق جن کی قیادت کا سہرا شاہ ولی اللہ، حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ، حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ، شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کے سر ہے، اس طبقہ نے برطانوی سامراج سے لے کر دین مصطفوی کے خلاف صف آراء ہو ہر طاغوت کا جوانمردی، سرفروشی، بامردی، استقلال واستقامت سے مقابلہ کیا اور ہر باطل ملحد، گمراہ، مرتد، زندیق دین دشمن گروہ سے جہاد کیا۔ تختہ دار پہ لٹک کر، پھانسی کے پھندوں کو چوم کر، زندانوں کو آباد کر کے، گولی، بیڑی، ہتھکڑی، جلاوطنی قبول کر کے اپنے سینے چھلنی کرا کر اسلام کے پرچم کو سرنگوں نہ ہونے دیا اور اپنے لازوال کردار سے تاریخ اسلام میں ایک نیا باب رقم کیا۔ اس قافلہ حق کے سپوت جہاں بین الاقوامی سیاست کے افق پر چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں وہاں مسند رشد وہدایت پہ امت کی رہبری ممبر ومحراب پر کلمہ حق کی ادائیگی جابر وظالم حکمرانوں کے سامنے اعلاء کلمۃ اللہ کا فریضہ سرانجام دیتے نظر آتے ہیں۔ اسلامی عقائد وافکار کے تحفظ اور تمام اسلام دشمن طبقات: عیسائیت، یزیدیت، ہندو

ازم؟ شرک و بدعت و مرزائیت، رافضیت کے خلاف بھی صف آراء نظر آتے ہیں۔ ایران میں خمینی کے برپا کردہ انقلاب کے بعد جب ایک منظم شازش کے تحت کفریہ عقائد ونظریات کو اسلامی روپ میں پیش کر کے پوری دنیا میں پھیلانے اور ہمسایہ ممالک میں اس غلط انقلاب کو مسلط کرنے کی کوشش کی گئی اور اصحاب رسول ازواج رسول کے خلاف توہین آمیز گستاخانہ تحریر وتقریر کے ذریعے اسلامی بنیادوں پہ کلہاڑا چلایا گیا اور بالخصوص پاکستان میں دشمنان اصحاب رسول نے جارحانہ انداز میں اپنے کفریہ عقائد ونظریات کے پرچار کے ساتھ وطن عزیز میں اکثریتی طبقہ اہل سنت کے حقوق کی ناکامی کا سلسلہ شروع کیا، تو اسی اہل حق کے ایک غیرت مند سپوت، امیر عزیمت حق نواز جھنگویؒ نے اس کفریہ انقلاب کا راستہ روکنے کے لئے سردھڑ کی بازی لگادی۔ قدرت نے انہیں جانباز سرفروشی کارکنوں کی دولت سے نوازا، جنہوں نے لازوال قربانیوں کی داستان رقم کر کے قرون اولیٰ کی یادتازہ کردی اور خون جگر دے کر ناموس اصحاب رسول کا تحفظ کیا اور امیر عزیمت کی شہادت کے بعد ان کی جانشینی کی مسند پر مؤرخ اسلام علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی تشریف لائے، جنہیں قدرت نے بے پناہ خوبیوں ظاہری، باطنی جواہرات وکمالات سے نوازا تھا، انہوں نے اپنی ذہانت متانت اور تدبیر وبصیرت، اعلیٰ تحریر، بلند پایہ خطابت سے اس تحریک کو بام عروج پر پہنچا دیا اور ناموس صحابہ کی تحریک کو دشمنان اصحاب رسول کے خلاف سد سکندری بنا دیا۔

انتہائی باصلاحیت نوجوان قلم کار برادر عزیز شبیر حیدر فاروقی نے اس عظیم قائد کے جواہرات کو جمع کرنے کے لئے اپنی جوانی کے قیمتی لمحات صرف کئے ہیں۔ آج وہ جواہرات قارئین کے سامنے آچکے ہیں۔ یقیناً یہ ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ رب العالمین برادر عزیز شبیر حیدر فاروقی کی صلاحیتوں اور علم وعمل میں برکت نصیب فرمائے۔

کلماتِ حیدر

زیر نظر کتاب جواہرات فاروقی جلد دوم ایک ایسی نابغۂ روزگار شخصیت مورّخ اسلام علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کے خطبات بابرکات کا ایک نادر مجموعہ ہے۔ یہ ایک عاشق رسولؐ کے جذبات واحساسات کا دلکش نغمہ اور اپنے آخری پیغمبر سے عشق ومحبت کی شیریں یادیں ہیں۔

مورّخ اسلام: علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ جیسی نابغۂ روزگار شخصیت اگر ان کو علم کے سمندر کے ساتھ ساتھ اسلام کی تاریخ کا کتب خانہ کہا جائے تو ہرگز بے جانہ ہوگا: کیونکہ جب وہ تاریخ کے دریچے کھولتے تھے تو کئی صدیاں پہلے کا نقشہ سامنے آجاتا تھا۔

فاروقی کا خطباء پہ احسان عظیم: اور ان کی خطابت نے سامعین وقارئین کو جو سنہری تاریخی، اصلاحی، تبلیغی، اور علمی معلومات وسیرت النبیؐ پہ انوکھے پہلو مہیا کئے ہیں یہ امت مسلمہ اور خطباء پہ احسان عظیم ہے۔

سورج کی مثل چمکتی ہوئی نیک نامی: جواہرات فاروقی شہید ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی کی جدوجہد، سعی پیہم، وسعت مطالعہ، علمی وادبی ذوق کا حسین شاہکار اور سورج کی مثل چمکتی ہوئی نیک نامی کا ثبوت ہے جس کا مطالعہ راہ راست سے بھٹکنے والوں کے لئے مینارۂ نور اور ایمان کو تازگی، اذہان کو پاکیزگی، روحوں کو سرشاری اور عمل میں بیداری کا ذریعہ ہے۔

حیران کن بات: حیران کن بات یہ ہے کہ بڑے سے بڑے خطیب سے لے کر کم درجہ کے طالب علم تک لوگ فاروقی شہید کے مقدس جواہرات سے مستفید ہو رہے ہیں۔

فاروقی کی خطابت میں کمالات: یہ خصوصیت حضرت فاروقی کے جواہرات کا مقدر کیوں بنی؟ اسلئے کہ:

فاروقی کی خطابت میں رعد کی گونج تھی۔ فاروقی کی خطابت میں بادل کی گرج

تھی۔ فاروقی کی خطابت میں طوفان کی کڑک تھی۔ فاروقی کی خطابت میں بانسری کی دھن تھی۔ فاروقی کی خطابت میں فضا کا سناٹا تھا۔ فاروقی کی خطابت میں ہوا کا فراٹا تھا۔ فاروقی کی خطابت میں صبح کا اُجالا تھا۔ فاروقی کی خطابت میں چاند کا جھالا تھا۔ فاروقی کی خطابت میں آبشار کا بہاؤ تھا۔ فاروقی کی خطابت میں شاخوں کا جھکاؤ تھا۔ فاروقی کی خطابت میں سمندروں کا خروش تھا۔ فاروقی کی خطابت میں چنبیلی کا پیراہن تھا۔ فاروقی کی خطابت میں اوس کا نم تھا۔ فاروقی کی خطابت میں عقیدت ومحبت کا بانکپن تھا فاروقی کی خطابت میں تلوار کا لہجہ تھا۔ فاروقی کی خطابت میں حسن کا اغماض تھا۔ فاروقی کی خطابت میں ریشم کی حسین جھلملاہٹ تھی۔ فاروقی کی خطابت میں ہوا کی سرسراہٹ تھی۔ فاروقی کی خطابت میں سبزہ کی لہک تھی۔ فاروقی کی خطابت میں گلاب کے پھول کی مہک تھی۔ یہ سب چیزیں راقم نے سعی مسلسل کے ساتھ جگہ جگہ سے اکٹھے کر کے امت مسلمہ تک پہنچانے کے لئے جواہرات فاروقی دوجلدوں کی شکل میں ترتیب دے کر عظیم سعادت اپنے مقدر میں لی۔ دعا ہے کہ رب لم یزل اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر ذریعہ نجات بنائے.... (آمین)

شخصیت پہ نظر دہرانے سے اذہان میں انقلاب:

محترم قارئین! فاروقی شہید دراصل اکیلے ایک شخص نہیں تھے بلکہ اپنے اکابرین کی عملی تصویر تھے۔ آپ اگر فاروقی شہید کی خطابت پر نظر ڈالیں گے تو آپ کو امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی خطابت یاد آئے گی۔ آپ اگر فاروقی شہیدؒ کے حافظہ پر نظر ڈالیں گے تو آپ کو انور شاہ کشمیریؒ یاد آئیں گے۔ آپ اگر فاروقی شہید کے علم کو دیکھو گے تو آپ کو ابوالکلام آزاد یاد آئیں گے۔ آپ اگر فاروقی شہید کے تدبر کو دیکھو گے تو آپ کو مفتی محمود یاد آئیں گے۔ آپ اگر فاروقی شہید کی شعلہ نوائی کو دیکھو گے تو آپ کو امیر عزیمت مولانا جھنگوی شہیدؒ یاد آئیں گے۔ اگر فاروقی شہید کی استقامت کو دیکھو گے تو آپ کو امام احمد بن حنبل اور مجدد الف ثانی یاد آئیں گے۔ آپ اگر فاروقی شہید کی قائدانہ حیثیت کو دیکھو گے تو آپ کو سید حسین احمد مدنیؒ یاد آئیں گے۔ آپ اگر فاروقی شہید کی تدبر کو دیکھو گے تو آپ کو رشید احمد گنگوہیؒ یاد آئیں گے۔ آپ اگر میرے

قائد فاروقی شہید کے جنازے پر نظر ڈالیں گے تو آپ کو امام اعظم ابوحنیفہؒ یاد آئیں گے۔ کیوں؟؟؟؟......... اس لئے کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کا جنازہ بھی جیل سے نکلا اور میرے محبوب قائد اور پسندیدہ خطیب فاروقی کا جنازہ بھی جیل سے نکلا۔

سیدنا حیدر کرارؓ کے قول کے مصداق:

سیدنا حیدر کرارؓ فرمایا کرتے تھے کہ یہ چیز مجھے بہت پسند ہے کہ سخت گرمی ہو اور مجھے روزہ بھی ہو، پھر میرے ہاتھ میں تلوار بھی ہو، کافروں کا سر ہو اور میرا وار ہو۔

محترم قارئین! میرے محبوب قائد حضرت فاروقی شہید کے ہاتھوں میں تلوار تو نہیں تھی، مگر ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں اور رمضان المبارک کا روزہ ضرور تھا۔ اسی حالت میں میرے محبوب قائد کو عدالت کے احاطہ میں دردناک ستم سے ریموٹ کنٹرول بم سے شہید کر دیا گیا۔ ع

قبائے نور سے سج کر لہو سے باوضو ہو کر ❁ وہ پہنچے بارگاہ میں کتنے سرخرو ہو کر

فاروقی شہید کی موت:

محترم قارئین! فاروقی شہید کی موت ایک عام انسان کی موت نہیں، بلکہ علم وعمل کی موت ہے۔

فاروقی شہید کی موت تواضع وانکساری کی موت ہے۔ فاروقی شہید کی موت شرافت ونجابت کی موت ہے۔ فاروقی شہید کی موت انسانیت وسیادت کی موت ہے۔ فاروقی شہید کی موت ایک مجاہد کی موت ہے۔ فاروقی شہید کی موت ایک عظیم انسان کی موت ہے جس کے نقش پا سے زندگی راستہ ڈھونڈتی ہے۔ یہ اس عظیم انسان کی موت ہے جس کے جانے سے تاریخ کا ایک مکمل باب بند ہو گیا ہے۔ یہ اس عظیم انسان کی موت ہے جس کی ہر دھڑکن کے ساتھ لاکھوں دل دھڑکتے تھے۔ فاروقی شہید ایک پھول ہی نہیں، بلکہ کئی پھولوں کا بیک وقت مرقع تھے۔

حضرت فاروقی عظیم ہستیوں میں سے:

علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ ان عظیم ہستیوں اور دلکش شخصیتوں میں سے تھے جو اقوام عالم کے لئے مینارۂ نور ہوتے ہیں۔ جو انسانیت وشرافت کے اعلیٰ مقام پر فائز

ہوتے ہیں۔ جو گلستان علم کو اپنے وجود مسعود سے باغ و بہار بنا دیتے ہیں۔ جو شمع کی مانند پگھل کر دوسروں کو روشنی بخشتے ہیں۔ جو خود بے قرار رہ کر دوسروں کو چین و سکون کی دولت سے مالا مال کر دیتے ہیں۔ فاروقی شہید ان عظیم ہستیوں میں سے تھے جن کو دیکھنے سے خدا یاد آجاتا تھا۔ جو بولتے تھے تو ان کے منہ سے جواہرات جھڑتے تھے۔ جو خاموش ہوں تو وقار و سکینت کا اعلیٰ نمونہ ہوتے ہیں۔

لایخافون لومة لائم کی عملی تصویر:

علامہ فاروقی شہیدؒ کو رب کائنات نے خطابت کے ساتھ، ساتھ شجاعت، بہادری، جرأت، حق گوئی، بے باکی جیسی صفات سے بھی خوب نوازا تھا۔ نیز **لایخافون لومة لائم** (نہیں ڈرتے ملامت کرنے والوں کی ملامت سے) کی عملی تصویر تھے۔ ڈر اور خوف کا ان کے قریب سے بھی گزر نہیں ہے جسے حق سمجھتے اسے برملا کہہ دیتے۔ نیز بانگ دھل کہتے باطل کو للکارنے کیلئے چلتے تو راستے کے بڑے بڑے پہاڑ بھی گردِ راہ بن جاتے، اہل باطل کی غرور قوت سے پُر کھوپڑیوں کا سکون چھین لیتے۔ ان کی آنکھوں سے نیند سلب کر لیتے۔ حضرت فاروقی شہیدؒ بڑے بڑے جابر سلطانوں کے گریبانوں کو اپنی قوت گفتار سے تار تار کر دیتے۔ فاروقی شہیدؒ کی خطابت کا ایک ایک حرف اور لفظ ظالم حکمرانوں کے محلات میں زلزلہ طاری کر دیتا۔ فاروقی شہیدؒ کے سامنے اہل باطل کی طاقت کوئی حیثیت نہیں رکھتی تھی۔ فاروق شہیدؒ طاقت کا سرچشمہ صرف اور صرف خلاق عالم کو مانتے تھے اور اسی ذات کی رضاء پر راضی رہنے والے تھے۔ حضرت فاروقیؒ اہل حق (اہل سنت والجماعت) کے لئے ابریشم اور اہل باطل (رافضیت) کیلئے فولاد تھے۔

اظہار مسرت:

بہر حال راقم الحروف کو بے حد خوشی ہے کہ اللہ نے طفل مکتب سے چھوٹی سی چڑیا ہونے کے ناطے بہت بڑا کام لے لیا ہے۔ میں اپنے آپ کو اس قابل بھی نہیں سمجھتا تھا کہ اتنا بڑا جواہرات کا ذخیرہ مختلف مقامات سے اکٹھا کر کے امت مسلمہ کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا، یہ خدا کا خصوصی راقم پر احسان و کرم ہے۔

شکر ہے تیرا خدایا میں تو اس قابل نہ تھا ✿ تو نے مجھے اس قابل بنایا میں تو اس قابل نہ تھا

راقم کی مثال:

بہر حال! راقم بحیثیت مرتب کے مرتبین والا حق تو ادا نہیں کر سکا، لیکن اپنے آپ کو تشبیہ اس عشق باز کنجشک سے دیتا ہے، جو اپنی چونچ میں پانی لے کر نمرود مردود کے چالیس گز لمبے آگ سے بھرے ہوئے چیخہ کو بجھانے کے لئے جارہی تھی اس سے پوچھا گیا کہ کہاں جارہی ہو؟ جواب میں کہا کہ سیدنا ابراہیم کی ہمدرد ہوں اس کی ہمدردی کیلئے چیخہ کو بجھانے کیلئے جارہی ہوں۔ تو اسے ملامت کی گئی کہ اتنا بڑا الاو چیخہ تو اپنی ایک چونچ پانی کے قطرے سے بجھالے گی؟

تو اس نے کیا خوب جواب میں کہا، اس نے کہا کہ بات چیخہ بجھانے کی نہیں ہے، بات عاشقین ابراہیم میں نام لکھوانے کی ہے۔ تو راقم کی بھی وہی مثال ہے کہ مرتبین میں نام لکھوا کر ذریعہ نجات بن جائے ہوسکتا ہے کہ خدا کے دربار میں یہی نیکی قبول ہو جائے۔

پہلی جلد کی اشاعت کے بعد:

پہلی جلد کی اشاعت کے بعد بخوبی احساس ہوا کہ بحمد اللہ تعالیٰ اہل علم کے ہاں اس قیمتی متاع کو پورا پورا مقام حاصل ہوا ہے اور ہر طرف سے نہ صرف اسے سراہا گیا ہے، بلکہ اس کا بھرپور خیر مقدم کیا گیا ہے۔

اپنے کرم فرماؤں کا بے حد شکریہ:

من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ کے تحت بندہ اپنے کرم فرماؤں کا بے حد مشکور ہے جن کا تعاون ہمیشہ راقم کا بازوئے قوت بنا رہا۔ خصوصاً ان میں سے مولانا عبد الحمید حیدری، مہتمم جامعہ گلشن علی معاویہ مولانا محمد بلال الحسینی، مولانا محمد عمران طاہر سائٹ کوٹ اعظمی (خیر پور نامے والی) حافظ شاہد اقبال شجاعبادی صاحب، قاری سیف الرحمٰن ارشد، مدیر جامعہ خلفاء راشدین اور برادرم عبد السلام صدیقی، مہتمم مدرسہ سیدنا صدیق اکبر کوٹلہ جاکر اور ابو طیب، قاری عبد الستار کا جنہوں نے بندہ کی دلجوئی کی، اللہ ان کا سایہ تادیر سلامت با کرامت رکھے اور حاسدین و عیب جوئی کرنے والوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

الوداعی درخواست:

محترم قارئین! آخری مؤدبانہ، شفیقانہ، برادرانہ مخلصانہ، عارضانہ درخواست ہے کہ اس کتاب کی خامیوں وخوبیوں پر نظر

رکھیں اگر کوئی لفظی یا اصلاحی غلطی یا ایسی غلطی جو قابل اصلاح ہو نظر آجائے تو بندہ کو فوراً مطلع کریں (تنقید بطور اصلاح اور تعریف بطور دلجوئی ہوگی) تاکہ آئندہ کی اشاعت میں آپ بھی کار خیر کے مستحق بن سکیں۔

اور الوداعی درخواست ہے کہ جب قارئین کو اس مجموعہ سے کوئی فائدہ پہنچے تو اپنی نیک دعاؤں میں راقم کو بھی شریک کرلیا کریں۔

فقط والسلام:

قاری شبیر حیدر فاروقی

مدیر اعلیٰ:

مکتبہ حیدر کرار

پرمٹ روڈ جلال پور، پیروالا

اظہار مسرت، اظہار تشکر

تیسرے ایڈیشن کی اشاعت کے موقع پر رب لم یزل کا جتنا بھی کثیر شکریہ ادا کروں وہ کم ہے جس نے ''جواہرات فاروقی کامل'' کو اپنی خصوصی رحمتوں سے پوری دنیا میں ہر خاص وعام کے ہاتھوں میں پہنچائی۔

علماء، خطباء، طلباء، صلحاء، اتقیاء، اصفیاء، واعظین، مبلغین، اور مقررین اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے منبر ومحراب کی آواز بن کر اپنے اور ناکارہ کے لئے آخرت کا ذخیرہ اندوزی کر رہے ہیں۔

اور

ہم امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جواہرات فاروقیؒ (کامل دو جلد) کو شہید ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقیؒ کے لئے باعث ترقیٔ درجات اور ہمارے لئے خصوصی آخرت کا ذریعہ نجات بنائے گا۔

آخر میں قارئین کرام سے درخواست کرتا ہوں کہ جب بھی جواہرات فاروقی سے انہیں کوئی فائدہ پہنچے تو صاحب جواہرات اور مرتب جواہرات فاروقی کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اہل مکاتیب اور اہل اسٹال سے درخواست ہے کہ مدارس عربیہ کے طلباء کو بارعایت دیں اور طلباء سے اپیل ہے کہ جواہرات فاروقی کا مطالعہ فرما کر تقریری میدان میں مہارت حاصل کریں۔

والسلام:

شبیر حیدر فاروقی

۱۲/اکتوبر ۲۰۰۲ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تذکرہ صاحب جواہرات (مدیر اعلیٰ کے قلم سے)

ابتدائیہ:
نام سے تیرے میرا کام....سب سے پیارا تیرا نام
تونے پیمبر بھیجے تمام رحمت ان پر اور سلام

محفل برخاست ہوجائے گی نقوش خطابت تابندہ رہیں گے گلستان مرجھا جائے گا بوئے گل مہکتی رہے گی کوئی راستہ دیکھے نہ دیکھے چراغ رہ گزر جلتا رہے گا ہاں مگر!!! یہ بھی ایک گلدستہ ہے۔ یہ بھی ایک حقائق کا سمندر ہے۔ یہ مجموعہ معلومات خطابت کا زینہ ہے۔ یہ نسخہ تقاریر کا ایک انوکھا خزینہ ہے۔

اس غنچہ کا مقصد؟؟

ہے مقصد زندگانی کا کہ کوئی کام کرجانا
خیال موت بے جا ہے وہ جب آئے تو مرجانا

منفرد ذوق عمل زور بیاں رکھتا تھا ۞ دل پر سوز شعلہ نشاں رکھتا تھا
لب پہ توحید کے نغمات رواں رہتے تھے ۞ دل میں عشق شہ لولاک نہاں رہتا تھا
اٹھ گیا عظمت وتقدیس صحابہ کا خطیب ۞ گرچہ شوق میں وہ اپنے برق تپاں رکھتا تھا
وہ روشن اہل جہاں کا نہیں تھا پابند ۞ مرد آزاد تھا الگ اپنا جہاں رکھتا تھا
اس کے پاؤں میں نہیں آئی لغزش ساقی ۞ گرچہ چراغ میں وہ کئی سنگِ گراں رکھتا تھا

شہید ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کا اسم گرامی فن خطابت میں محتاج تعارف نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بے پناہ خداداد صلاحیتوں سے نوازا تھا۔

دوران تعلیم ہی آپ نے تحریر وتقریر میں شہرت حاصل کرلی تھی۔ بڑے بڑے دینی ومذہبی اجتماعات اور دینی مدارس کے جلسوں میں کئی کئی گھنٹے تقریر کرکے سامعین کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتے۔ ع

ہوا ہے گو تند و تیز، لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مرد درویش، حق نے جس کو دیئے ہیں انداز خسروانہ

قائد شہید نے اپنی بیس سالہ عمر (دور مادر علمی) سے لیکر تقریباً ۴۸ سالہ حیات دنیوی کا اکثر حصہ منبر ومحراب اور تصنیف وتالیف میں گذارا۔

قائد موصوف کو اکابر، سلف صالحین کی طرح اعلاء کلمۃ اللہ کے جرم میں زمانہ طالب علمی سے تاشہادت مصائب وآلام، جیلوں کی یاترا، ہتھکڑیوں کی جھنکار، بیڑیوں کی چھن چھن، قید تنہا کے دکھ، گھر سے دور، ناواقف علاقوں کی جیلوں میں رہنا پڑا۔

رپٹ کٹائی ہے یاروں نے جاجا کے تھانے میں
اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

قائد شہید کی (حق وصداقت کے جرم میں) پہلی گرفتاری اسوقت ہوئی جب جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا میں آپ چھٹے سال کے طالب علم تھے۔ اسوقت عمر ۲۰؍سال تھی یہ ۲۷؍فروری ۱۹۷۳ء کا واقعہ ہے۔ تفصیل کیلئے دیکھو ''پھروہی قید قفس''

قائد شہید پر قاتلانہ حملوں کی ایک طویل داستان ہے ان کی زندگی میں نو مرتبہ بڑے بڑے حملے ہوئے ہر مرتبہ قاتلانہ حملے کے بعد انہوں نے خداوند کریم کی طرف سے مہلت تصور کیا۔ اور ہر مرتبہ حملے کے بعد خداوند کریم کے حضور دست بستہ یہ دعا کی ''یا اللہ! تونے مجھے اس حملہ سے بچا کر مزید کام کرنے کی مہلت عنایت فرمائی ہے میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس مہلت سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے سپاہ صحابہ کا مشن عام کرنے کی سرتوڑ کوشش جاری رکھوں گا''۔

جان دے کر جلوہ جاناں آتا ہے نظر
ورنہ عاشق کیوں وفا میں کھال کھنچواتے رہے
بزدلی کی زندگی سے موت بہتر جان کر
دین کے پیکر جوان کیوں سر اپنا کٹواتے رہے

مادر علمی کے کارنامے: قائد ملت اسلامیہ کا دور طالب علمی بھی بڑا عجیب تھا کہ رات کے طویل حصہ تک مطالعہ، درسی اور خارجی کتابوں کی ورق

گردانی ایک نشہ کی صورت میں مشام جان میں تحلیل ہوگئی تھی، مدرسہ کے نصاب کی کاوش کے باوجود دن رات میں ایک ایک سو صفحات کا مطالعہ طبیعت ثانیہ بن گیا تھا۔ آپ کے شوق مطالعہ اور کمال حافظہ کے تصدق ۱۹۷۴ء میں درجہ مشکوٰۃ یعنی ساتویں سال میں اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ کے تذکارِ جلیلہ پر ''رہبر رہنما'' لکھی۔

کمالِ حافظہ اور شوقِ مطالعہ: قائد نے اپنے لاجواب حافظہ کو زنگ آلود ہونے نہیں دیا، بلکہ اس سے خوب کام لیا اور وسعت مطالعہ کے ذریعے اپنے حافظہ کو نادر علوم کا خزینہ بنادیا تھا۔ مطالعہ کا شوق آپ کو جنون کی حد تک تھا جس کتاب کو ہاتھ میں لیتے آخر تک پڑھ جاتے گھنٹوں میں بڑے بڑے مکتب اور لائبریریوں کو کنگھال ڈالتے، کبھی بھی زیست کے لمحات کو اپنے مطالعہ سے خالی نہ رکھتے اور اس بات سے تو تمام دوست واحباب آگاہ ہیں کہ آپ کو اس وقت رات کو نیند نہ آتی جب تک مطالعہ کی کتاب سامنے نہ ہوتی اور پھر اکثر وہ کتاب آپ کے سینہ پر ہی ہوتی تھی کہ آپ صبح کو بیدار ہوتے۔ ع

کہاں سے لائے گا قاصد بیاں میرا زباں میری
مزہ تب تھا کہ وہ خود سنتے مجھ سے داستاں میری

قلمی کارنامے: سب سے بڑی خوبی آپ جیسے فاضل نوجوان عالم دین کو اپنے ہم عصروں پر، بلکہ سن رسیدہ بزرگوں پر مقام خطابت سے بھی بڑا مرتبہ مرتبہ اور مقام دیتی ہے۔ وہ تصنیف وتالیف کی خداداد بے مثال لیاقت ہے کہ اسی سے زائد چھوٹی بڑی اکثر تاریخ پر مشتمل اور محققانہ کتابیں لکھیں اور لاکھوں اہل علم سے خراجِ تحسین کی دعائیں لیں۔ انہیں لکھنے کا بچپن ہی سے شوق تھا اور زمانہ طالب علمی ہی میں اچھا لکھنے کا ملکہ پیدا ہو چکا تھا۔ پھر وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ ان کی تحریر میں ایسا نکھار آتا چلا گیا کہ جیل کے چودہ ماہ کے عرصہ میں انہوں نے ۲۶ کتب کی تصنیف کا حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیدیا۔

تمہارے بعد کہہ رہی ہیں وقت کی اداسیاں
ہماری سرزمین پہ اب رہا نہیں کوئی فاروقیؒ

فاروقی شہید کے افکار ونظریہ، تصانیف اور تقریروں کی صورت میں زندہ ہیں۔ آپ اپنی لازوال علمیت اور مجاہدانہ کارناموں کی بنا پر کل بھی مصروف عمل تھے، آج بھی ہیں اور آئندہ بھی رہیں گے۔ گویا وہ زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے۔

آتی رہے گی تیری انفاس کی خوشبو
گلشن تیری یادوں کا مہکتا ہی رہے گا

یقین نہیں آتا کہ علامہ فاروقی شہید کو ہم سے جدا ہوئے پانچواں سال گذر رہا ہے۔ اب میں ان کی تصانیف اور جواہرات کو دیکھتا ہوں تو بے اختیار شورش کاشمیری کے یہ اشعار نوک زباں پر آجاتے ہیں۔

عجب قیامت کا حادثہ ہے، کہ اشک ہے آستین نہیں ہے
زمیں کی رونق چلی گئی ہے، افق پہ مہر مبیں نہیں ہے
تیری جدائی میں مرنے والے، کون ہے جو حزیں نہیں ہے
مگر تیری مرگ ناگہاں کا، مجھے ابھی تک یقین نہیں ہے

آپ نے اپنے قلم سے اس قدر کام لیا کہ اپنی مختصر مگر تنظیمی اور تحریکی مصروفیات سے بھرپور زندگی میں چھوٹی بڑی تقریباً اسی (۸۰) کتابیں لکھیں، جو محققانہ اور تاریخی حیثیت رکھتی ہیں۔ ع

قلم سے کام تیغ کا اگر لیا نہ ہو
تو مجھ سے سیکھ لے یہ فن اور اس میں بے مثال بن

تہلکہ خیز تصانیف: سب سے پہلی کتاب مفتی محمود کی سیرت پر ''تذکرہ مفتی محمود'' اور زندگی کی سب سے آخری کتاب ''پھر وہی قیدِ قفس'' ہے (جو آپ کی شہادت سے تقریباً تین گھنٹے قبل مکمل ہوئی)

چند مشہور تصانیف یہ ہیں۔ ''رہبرِ رہنما''، ''اسلام میں صحابہ کرامؓ کی آئینی حیثیت''، ''تحریک آزادی ہند کے نامور سپوت''، ''سیدنا امیر معاویہ''، ''خلافت وحکومت''، ''حضرت امام مہدی''، ''تعلیماتِ آل رسول''، ''تاریخی دستاویز''، ''پھر وہی قید قفس''۔

قائد شہید نے اپنی زندگی کے ایک ایک لمحے کو دین کی اشاعت عظمت صحابہ کے تحفظ کے لئے وقف کر دیا تھا۔ صبر و استقلال کے اس پہاڑ کو جابر حکومت اور دشمنانِ اصحاب رسولؐ نے اس مقدس مشن سے ہٹانے کیلئے ہر ممکن کوشش کی، مگر ہر مرتبہ ان کو سوائے ذلت و رسوائی کے کچھ حاصل نہ ہو سکا...... کیوں نہ ہوا؟ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت شاہ ولی اللہ کی سوچ و فکر، مجدد الف ثانیؒ کا تدبر، قاسم نانوتویؒ کا صبر و استقلال، شیخ الہند کی دانائی و حکمت، حسین احمد مدنیؒ کی جرأت اور عطاء اللہ شاہ بخاری کی خطابت عطا فرمائی تھی۔ خوف نام کی کوئی چیز آپ کے پاس سے نہیں گذرتی تھی۔ جیلیں کاٹیں، ماریں کھائیں لہولہان ہو گئے مگر مشن جھنگویؒ سے ایک انچ بھی پیچھے نہ ہٹے۔

کیوں دل کی بات میں چارہ گر، تیرا غم ہے مجھ کو عزیز تر
نہ بڑھائے لذت درد جو، میرے درد کی وہ دوا نہیں
بڑے صبر کا ہے یہ مرحلہ، بڑے حوصلے کا مقام ہے
تیرے لب پہ نہ آئے اُف کبھی، وہ عشق میں یہ روا نہیں

امتیازی اعزاز: سپاہ صحابہ کی ۱۶ سالہ تاریخ میں کسی شہید کو قائد ملت اسلامیہ جیسا اعزاز نہیں ہو سکا۔ کوئی ایسا شہید بھی ہے جس کو پہلے چودہ ماہ تک بے گناہ پابند سلاسل ہونا پڑا ہو۔ جیل میں بھی قتل کے منصوبے بنتے رہے ہوں۔ کئی مرتبہ کھانے میں زہر دینے کی کوشش کی گئی۔ پابندی اتنی کہ باتیں بھی ٹیپ ہو رہی ہوں۔ عدالت میں بھی پیش نہ کیا جا رہا ہو۔ پھر اس کو رمضان المبارک میں روزہ کی حالت میں، احاطہ عدالت میں جہاں مظلوموں کو ان کا حق ملتا ہو، لوگوں کو انصاف ملتا ہو، اسی عدالت میں، ایرانی منصوبہ بندی کے ساتھ ۳۵ لاکھ روپے کے ریموٹ کنٹرول بم سے اس حالت میں شہید کر دیا گیا ہو کہ وہ ذکر خداوندی سے رطب اللسان ہو۔ جس نے روزہ جیل میں رکھا ہو اور افطار جنت میں کیا ہو۔

قبائے نور سے سج کر لہو سے باوضو ہو کر
وہ پہنچے بارگاہ حق میں کتنے سرخرو ہو کر

وقت شہادت آخری کلمات: احاطہ عدالت میں (۲۰) بیس لاشوں کے وسط میں شدید زخموں کی حالت میں قائد شہید کے آخری الفاظ یہ تھے۔

اے اللہ! میں تیری رضا پہ راضی ہوں۔ قربانی قبول فرما۔ اے اللہ! میری قربانی قبول فرما۔ اے اللہ! میری قربانی قبول فرما۔

تو زندہ و جاوید ہے پائندہ رہے گا
نام تیرا دہر میں تابندہ رہے گا
تاریخ تیرے نام کی تعظیم کرے گی
تاریخ کے اوراق میں آئندہ رہے گا

علامہ فاروقی شہیدؒ کی شہادت نے سپاہ صحابہ سے اس کا دوسرا سرپرست ہی نہیں چھینا، بلکہ ایک نہایت بلند پایہ دار، مفکر، مدبر مقرر، محرر، مبلغ، مصنف، بحر علم، دنیائے اسلام کا عظیم اسکالر، مؤرخ بے باک، سیاست دان اور وقت کے ''مؤرخ اسلام'' سے محروم کر دیا۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

❁❁❁

لعل، گوہر و جواہرات

کر کے اکٹھے لعل وگوہر مرتب کی ہے جواہرات
جلد ثانی قارئین کے پیش نظر ہے جواہرات
یہ مجموعہ نامور خطیب عظیم سکالر کی زبانی ہے
یہ ایک طفل مکتب کے قلم کی خامہ فرسائی ہے جواہرات
علامہ فاروقی کو خدا نے دیا تھا حافظہ بلا (غضب) کا
انہی کی وسعت مطالعہ کے تصدق لکھی ہے جواہرات
بہت آگے نکل گئے تھے وہ خطابت کے میدان میں
انہی کے معرکۃ الآراء خطبات کو نام دیا ہے جواہرات
خطابت کا یہ شہ پارہ ارباب علم کے لئے ہے تحفہ
ہر خاص وعام کی خدمت میں انمول گوہر ہے جواہرات
فاروقی شہید کیا کہتے تھے اپنی تقریروں میں؟
دیکھ لو کھول کر سامنے پڑی ہے جواہرات
کٹ گئے جو دین کی خاطر ہمارے اسلاف
انہیں کی قربانیوں کا یہ ثمر ہے جواہرات
اکابر تو اکابر تھے ہے عاجز زمانہ ان جیسا لانے سے
انہیں کے علمی کارناموں کی یہ اک کڑی ہے جواہرات
روز روشن کی مثل یہ بات طشت بام ہے
اسلامی دنیا کو جلا بخش رہی ہے جواہرات
حسن بصری کی روایت میں اشاعت علم کو کہا ہے صدقہ
وارثان علوم نبوی کی ضیاء ہے جواہرات

اشاعت علم بعد الموت بھی نافع آیا حدیث نبویؐ میں
حدیث بالا کو مدنظر رکھ کر لکھی ہے جواہرات
امید ہے کتاب ہذا خلق کیلئے ثابت ہوگی رہنما
آنے والی نسلوں کیلئے سرمایہ افتخار ہے جواہرات
پُر فتن دور میں بے کس حال انسانیت کے واسطے
انوکھے انداز میں جس کو ترتیب دی حیدر نے ہے وہ جواہرات
وہ مصنف، مقرر، سکالر، ومؤرخ تھا بے مثال
حیرت کن تھے ان کے کارنامے اور درس عبرت ہے ان کی جواہرات
لکھ کر نظمیں خلیق اپنے قلم اکتفیٰ مت کر
ساتھ علم کے عمل کا مطالبہ کررہی ہے جواہرات

(ازقلم: مولانا خلیق احمد تائب)

خطبۂ مسنونہ

الحمدللہ نحمدہ ونستعینه ونستغفره ونؤمن بهٖ ونتوکل علیه،ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سیآت اعمالنا....من یّهده اللّٰه فلامضلّ له ومن یُضلله فلاهادی له .... ونشهد ان لااله الا اللّٰه وحدهٗ لاشریک لهٗ ولانظیرلهٗ ولاوزیرلهٗ ولا مشیرلهٗ ولامعین لهٗ.... وصلی علی سیّد الرسل وخاتم الانبیاء.... المبعوث الی کافة لناس بشیراًونذیراً وداعیاً الی اللّٰه باذنهٖ و سراجاًمنیراً.

صدق اللّٰه مولانا العظیم وصدق علیٰ رسوله النبی الکریم ونحن علی ذالک لمن الشاهدین والشاکرین .والحمدللّٰه رب العالمین.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وجودِ باری تعالیٰ

بمقام:-...................پشاور

مؤرخہ:-.....................

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ○

توحید باری تعالیٰ

وقال اللہ تبارک وتعالیٰ فی کلامہ المجید والفرقان الحمید.
کذبت قبلھم قوم نوح واصحب الرّس وثمود.

توحید عظیم منصب اور عظیم پیغام

میرے واجب الاحترام قابل صد احترام! پشاور کے غیور نوجوانو! اور انجمن توحید وسنت کے پروانو! آپ کے اس عظیم الشان کانفرنس کا عنوان ''عقیدۂ توحید'' ہے۔ انشاء اللہ میں کوشش کروں گا کہ بہت ہی اختصار کے ساتھ آپ کے سامنے اپنی معروضات پیش کروں۔ میرے دوستو! توحید اتنا عظیم منصب اور عظیم پیغام ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر صرف اسی توحید کیلئے دنیا میں آئے۔ پیغمبر نمازیں پڑھانے کیلئے دنیا میں نہیں آئے تھے۔ پیغمبر زکوتیں دلوانے کیلئے دنیا میں نہیں آئے تھے۔ پیغمبر اس لئے آئے تھے کہ ساری انسانیت غیروں کے دروازوں سے اپنے ماتھوں کو ہٹا کر ایک خدا کے سامنے سر جھکائے۔

پیغام توحید کیلئے امتحانات

میرے دوستو! یہ پیغام توحید اور یہ اسلام جو آج مجھے اور تجھے یہاں بیٹھے بیٹھائے مل گیا۔

یہ دین اور یہ پیغام توحید جو ہمیں بغیر تکلیف کے مل گیا، اس پیغام توحید کیلئے حضرت نوحؑ کو پتھر کھانے پڑے۔ اس توحید کیلئے ابراہیمؑ کو آگ میں گرنا پڑا۔ اس پیغام توحید کیلئے موسیٰؑ کو فرعون کے مقابلے میں آنا پڑا۔ اس پیغام توحید کیلئے ابراہیمؑ کو نمرود کے مقابلے میں آنا پڑا۔ اس پیغام توحید کیلئے زکریاؑ کو آرے کے نیچے اپنے جسم کے ٹکڑے کرانا پڑے۔ اس پیغام توحید کیلئے ....ابراہیم نے....اسماعیل نے....یعقوب نے....یوسف نے....عیسیٰ نے اتنی تکلیفیں اٹھائیں صرف ایک خدا کیلئے۔ میرے دوستو! ہر قوم میں جاہلیت یہ کہتی ہے....

[illegible] ت جاہلیت کا پرستار دماغ یہ کہتا ہے کہ عبادت کے لائق پتھر ہے۔ سجدہ کے [illegible] ہے۔ مشکل کشائی کے لائق اللہ کے علاوہ کوئی غیر ہے۔ حاجت روا خدا کے علاوہ [illegible] بھی ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء نے ہر دور میں ان مشرکوں سے بغاوت کی اور اس بغاوت کے جرم میں پیغمبروں کو گھروں سے نکالا گیا۔ پیغمبروں کو آرے سے چیرا گیا۔ پیغمبروں کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا گیا۔ پیغمبروں کو بستیوں سے نکالا گیا۔ لیکن ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں میں سے کوئی نبی ایسا نہ تھا کہ جس نے پھانسی کے ڈر سے جس نے آرے کے [illegible] نے تلوار کے ڈر سے جس نے بچوں کے یتیم ہونے کے ڈر سے خدا کی توحید کے پیغام کو چھوڑا ہو....کوئی پیغمبر ایسا نہیں کوئی شخصیت ایسی نہیں انبیاء کو کنوؤں میں ڈالا گیا.... انبیاء کو گھروں سے نکالا گیا۔ انبیاء کا جرم کیا تھا؟ کہ انبیاء کہتے تھے ''لا الٰہ الا اللہ'' اللہ کے سوا الٰہ کوئی نہیں۔

الہ کا مطلب ومفہوم

پشاور کے دوستو! الہ کا معنی صرف معبود نہیں ہے جو تم کتابوں میں پڑھتے ہو کہ اللہ کے سوا معبود کوئی نہیں ....صرف یہ معنیٰ نہیں، بلکہ ....

الہ کا معنی....مشکل کشا ہے   الہ کا معنی....حاجت روا ہے
الہ کا معنی....بگڑی بنانے والا ہے   الہ کا معنی....مختار کل ہے
الہ کا معنی....کشتیوں کو پار کردینے والا ہے   الہ کا معنی....بچیاں دینے والا ہے
الہ کا معنی....بچہ دینے والا ہے   الہ کا معنی....دکھ دور کرنے والا ہے
الہ کا معنی....پیدا کرنے والا۔   الہ کا معنی....ساری انسانیت کو رزق دینے والا۔

الہ کا معنی....دلوں کے اندر سکون پہچانے والا۔ جب ہم کہتے ہیں لا الہ....اللہ کے سوا الہ کوئی نہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے سوا مشکل کشا کوئی نہیں۔ تم علی کو مشکل کشا بھی کہو....اور پھر لا الہ بھی کہو اور پھر کہو کہ ہم نے لا الہ کا معنی تسلیم کیا۔ اور جب ہم کہتے ہیں الا اللہ، اس کا مطلب ہے لا مشکل کشا....لا حاجت روا....لا بگڑی بنانے والا....لا مختار کل ....لا ہر جگہ موجود....لا عالم الغیب....کوئی نہیں....الا اللہ مگر اللہ۔ میرے دوستو! اسی پیغام توحید کیلئے انبیاء کو بے شمار تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا۔

اصحاب الرس کا واقعہ: میرے دوستو! ایک جگہ قرآن میں ذکر آتا ہے ''اصحاب الرس'' کا آپ کو اس کے معنی کا پتہ نہیں ہوگا۔

توجہ کریں! ''رس'' عربی زبان میں کہتے ہیں ''کنویں'' کو.... ''اصحاب الرس'' کا معنی ہے، کنویں والے، یہ کون تھے کنویں والے؟ قرآن نے ان کا واقعہ بیان کیا ہے۔

اللہ کے ایک جلیل القدر پیغمبر تھے جس کا نام تھا حضرت حنظلہ صفوان۔ یہ بڑے جلیل القدر پیغمبر تھے یہ کئی سو سال اپنی قوم کو توحید سناتے رہے ایک ماشکی پانی کی مشکیں بھرنے والا غلام کئی سو سال کے بعد ان کے ہاتھ پر کلمہ پڑھیں۔ باقی پوری قوم پیغمبر کی دشمن تھی ، صرف ایک غلام نے کلمہ پڑھا۔ پیغمبر نے اس غلام کو تربیت کی.... باقی قوم تنگ آ گئی کہ اس کی توحید کا پیغام آگے نہ پہنچ جائے اس قوم نے مل کر اللہ کے نبی کو اٹھایا اور اٹھا کر ایک گندے کنویں کے اندر ڈال دیا اور اس کنویں کے اوپر بہت بڑا پتھر لا کر رکھ دیا، تاکہ نبی نکل نہ سکے نبی کا جرم کیا تھا؟ پیغمبر کہتا تھا کہ اللہ کے سوا الہ کوئی نہیں۔ میرے دوستو! اللہ کے پیغمبر کہتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔ قوم نے اس پیغمبر کو اٹھا کر کنویں میں ڈال دیا اوپر سے ایک بہت بڑا پتھر رکھا۔ تین دن گزر گئے۔ پیغمبر گندے کنویں میں ہے، تین دن کے بعد ان کے امتی اس غلام کو پتہ چلتا ہے، تو وہ امتی آیا اور اس پتھر کے نیچے سے ایک سوراخ میں اپنے سے کہتا ہے اے اللہ کے پیارے نبی! بتاؤ میرے لئے کیا حکم ہے؟ میں کیا مدد کر سکتا ہوں؟ میں کیا کروں؟ تو اللہ کا پیغمبر اس کنویں میں جو تین دن سے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر چکا تھا، پیغمبر نے اس کنویں میں کھڑے ہو کر کہا ہے اے امتی! اللہ کا ڈر نہ چھوڑنا۔ اب وہ امتی چلا گیا، دوسرے دن پھر وہ غلام آیا، کہتا ہے میرے لئے کیا حکم ہے؟

تو پیغمبر کہتا ہے اے امتی! اللہ کے کلمے کو نہ چھوڑنا.... اللہ کے دروازہ کو نہ چھوڑنا۔

حالت پرسی کیلئے قوم کا کنویں پر آنا: میرے دوستو! آٹھ دس دن گزر گئے، آٹھ دس دنوں کے بعد قوم کے لوگوں نے کہا کہ آخر ہماری برادری کا انسان ہے، چلو اس کو کنویں سے نکالتے ہیں، شاید اس کا ذہن ٹھیک ہو گیا ہو، ساری قوم کے لوگ کنویں پر آئے اور آکر اس کنویں سے پتھر کو ہٹایا، پتھر کو ہٹا

کر پوچھا کہ اے حنظلہ تیرا کیا خیال ہے؟ تو جناب حنظلہؑ کنویں کے اندر سے جواب میں کہا ہے۔

قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا

اے قوم کے لوگو! ایک اللہ کا کلمہ پڑھو، پیغمبر یہی پیغام پہچانے کیلئے دنیا میں آتے ہیں۔ اب وہ قوم بڑی پریشان ہوگئی کہ آٹھ دس دن اسے کنویں میں رکھا پھر بھی وہی کلمہ کہتا ہے اس کے اندر کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

پیغمبر کے ساتھ زیادتی اور عذاب الٰہی: میرے دوستو! اس کے بعد قوم نے اتنا ظلم کیا کہ پورے علاقہ کی مٹی اور گندگی اُٹھا کر کنویں میں ڈالنا شروع کر دیا، پیغمبر کنویں میں بند ہے اور پورے علاقہ کی مٹی اور گندگی ڈالی جا رہی ہے، پیغمبر کا جسم اتنا زمین میں دبایا گیا کہ سر باقی ہے، قوم پوچھتی ہے اے حنظلہ بتا تیرا کیا خیال ہے؟ تو حنظلہ بن صفوان نے کہا ''لا الہ الا اللہ'' اب اس بدبخت قوم نے پیغمبر کے منہ کے اوپر بھی مٹی ڈال دی اور پیغمبر کو زندہ کنویں کے اندر دفن کر دیا اور پیغمبر کو کنویں میں دفن کر کے اوپر سے مٹی ڈال کر ساری قوم اس کنویں کے اوپر کھڑی ہو کر ناچنے لگی۔ جب پیغمبر کے اوپر وہ قوم ناچنے لگی تو پھر اللہ کی غیرت کو جوش آ گیا۔ اللہ نے فرمایا جبرئیل جا اس قوم کو صفحۂ ہستی سے مٹا دے! جس نے میرے پیغمبر کو لا الہ الا اللہ کہنے کے جرم میں اس طرح تکلیفیں پہنچائیں۔ میرے دوستو! یہ کتنا عظیم منصب اور عظیم پیغام ہے کہ جس کے لئے اللہ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء بھیجے۔ پھر اس کی پاداش میں ان کو گھروں سے نکالا گیا۔ کسی کو پتھر مارے گئے۔ کسی کو جادوگر کہا گیا۔ کسی کو آرے کے نیچے چیرا گیا۔ کسی کو کنویں کے اندر ڈالا گیا۔ کسی کو آگ کے چیخہ میں ڈالا گیا۔ اور کسی کو کنویں کے اندر زندہ درگور کیا گیا۔ میرے دوستو! حضرت حنظلہ بن صفوان کا کیا قصور تھا؟ صرف وہ کہتے تھے کہ لا الہ الا اللہ صرف وہ کہتے تھے کہ توحید عظیم منصب اور عظیم پیغام ہے اللہ تعالیٰ توحید پہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

''وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ''

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجاہدین افغان کے کارنامے

بمقام:-..................جامع مسجد ٹوڈہ

مؤرخہ:-..............

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ○

مجاہدین افغان کے کارنامے

وقال اللّٰه تبارک وتعالیٰ فی کلامه المجید والفرقان الحمید

"**ولا تقولوا لمن يُقتل في سبيل الله اموات، بل احيآء ولكن لّاتشعرون**"

وقال النبی صلّی اللّٰه علیه وسلّم" الجهاد ماضٍ الی یوم القیامة"

اشعار

تیرے راستے میں اگر یارب میرا سر بھی جائے
پھر بھی میری زباں پہ تیرا ہی نام آئے
بقائے دین کی خاطر میری جان بھی حاضر ہے
لیکن پرچم اسلام کبھی نہ جھکنے پائے
میں چلا شہید ہونے جہاں کوئی غم نہیں ہے
جس کو ہو شوق شہادت وہ میرے ساتھ آئے
میں جنت کو پانے چلا ہوں اگر چہ راستہ ہے مشکل
جسے دیکھنی ہو جنت وہ مقتل سے لو لگائے

مجاہدین افغان کو خراج تحسین: میرے واجب الاحترام .... بزرگو.... اور دوستو.... آج کا یہ پروگرام یہاں قریب ایک گاؤں میں تھا.... وہاں اس پروگرام کے ملتوی ہونے کی وجہ سے ٹوڈہ کی اس مرکزی جامع مسجد میں.... یہ پروگرام منعقد کیا گیا ہے.... خالد زبیر صاحب افغانستان کی جنگ کے ایک عظیم کمانڈر تھے۔

ان کی شہادت اور ان کے ساتھ ایک اور ساتھی کی شہادت کی وجہ سے یہ پروگرام جہاد افغانستان کے مجاہدوں کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے منعقد کیا گیا ہے....

شہداءافغان کی تعداد:

جیسے آج پوری دنیا کا مسلمان اس اعتبار سے سربلند ہو رہا ہے .... کہ کل پندرہ فروری کے دن روس جیسا آدم خور افغانستان کے پہاڑوں سے کوچ کر چکا ہے نو سال کے اندر پندرہ لاکھ افغانستان کے مجاہدوں نے جام شہادت نوش کیا، پندرہ لاکھ انسان اس جرم میں ذبح کر دیئے گئے .... کہ انہوں نے دنیا کی کمیونسٹ طاقت کا مقابلہ کرنے کا ارادہ کیا اور کفر کے سامنے جھکنے سے انکار کیا....

صرف اس بات کیلئے، کوئی اور مقصد نہیں تھا.... پندرہ لاکھ انسانوں کا شہید ہونا کوئی بات نہیں ہے .... اسلام کی ساری تاریخ شہیدوں سے بھری پڑی ہے .... اسلام شہداء اور غازیوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

دو بڑی طاقتوں کا چیلنج:

میرے دوستو! ایک وقت وہ تھا.... کہ جب رسول اللہ نے دنیا کی دو بڑی طاقتوں کا مقابلہ کیا تھا (ایران اور روم کا) دو بڑی طاقتوں کو رسول اللہ نے چیلنج کیا تھا.... اور اس کے مقابلے میں ایک محمدی بلاک کو سرخرو کیا تھا۔ اور آپ نے دیکھا کہ اسلام کی پچاس سالہ ابتدائی تاریخ میں دنیا کی دو سپر طاقتیں صفحۂ ہستی سے مٹادی گئیں۔ اور ان کے غرور کو.... تکبر کو.... استکبار کو.... انانیت کو.... شان وشوکت کو.... حشمت کو.... سروت وفطنت کو.... دولت وجاہت کو.... عزت ووقار کو.... ان بوریا نشین انسانوں نے اپنے پاؤں کے نیچے روند کر دنیا کو بتادیا.... کہ اسلام ہی دنیا کی سب سے بڑی سپر طاقت ہے۔

ابن تیمیہؒ شخصیت وکردار کے آئینہ میں:

چودہ سو سال کی تاریخ میں بڑے بڑے واقعات پیش آئے .... اور ان واقعات میں ایک واقعہ ابن تیمیہؒ کا ہے.... کہ جس نے تاتاری فوجوں کا مقابلہ کرنے کے لئے خود تلوار اٹھائی۔ وہ امام ابن تیمیہ کہ جس کی وفات کے بعد چھ سو قلمی کتابیں لکھی ہوئی نکلیں.... وہ امام ابن تیمیہ جس کے علم کے بارے میں علامہ انور شاہ کشمیری فرماتے تھے .... کہ جب میں ابن تیمیہ کے علم کو دیکھتا ہوں.... تو میری سر کی پگڑی زمین پر گر جاتی ہے.... وہ امام ابن تیمیہ جس کے شاگردوں میں حافظ ابن قیم جیسے دنیا کا سب سے بڑا سیرت نگار

ہوا.... جس نے زادالمعاد سیرت طیبہ پر ضخیم کتاب سب سے پہلے لکھی وہ بھی ابن تیمیہ کا شاگرد ہے۔ اور حافظ عماد الدین ابن کثیر ''تفسیر ابن کثیر'' کا مصنف وہ بھی ابن تیمیہ کا شاگرد ہے اور امام ابن تیمیہ جب درس حدیث دیتا تھا.... تو دس ہزار طلباء اس کے حلقۂ درس میں بیٹھ کر حدیث لکھا کرتے تھے لیکن جب اس امام ابن تیمیہ کو پتہ چلا کہ تاتاری فوجیں اسلام کے قلعہ کو گرانے کیلئے آرہی ہیں.... تو.... ابن تیمیہ نے قلم چھوڑ دیا ابن تیمیہ نے مسند چھوڑ دی ابن تیمیہ نے مصلی چھوڑ دیا ابن تیمیہ نے مسجد چھوڑ دے خود تلوار اٹھائی.... خود میدان میں آیا خود نبرد آزما ہوا.... خود شمشیر آزما ہوا خود تلوار اٹھا کر لڑتا رہا، بالآخر وہ گرفتار ہوگیا.... اور تین سال تک دمشق کی جیل میں قید رہا اور اس کا جنازہ بھی اسی جیل سے اٹھا.... اور تین لاکھ انسانوں نے ابن تیمیہ کی نماز جنازہ ادا کی۔

حضورؐ سے لے کر مجاہدین افغان تک:

میرے دوستو! اسلام کی ساری تاریخ انہی چیزوں سے بھری پڑی ہے، آپ بتائیں کہ حضورؐ کے دور میں سب سے پہلے شہید کون ہوا؟ میں چاہتا ہوں کہ اسلام کی ساری شہادت کی تاریخ اس جہاد کے عنوان پر آپ کے سامنے رکھی جائے.... کیونکہ مجھے موضوع یہ دیا گیا ہے کہ میں شہید کے بارے میں اور شہادت کے بارے میں، اور جہاد کے بارے میں اپنی معروضات پیش کروں، اسی وجہ سے میری خواہش ہے کہ اس تھوڑے سے وقت میں حضور سے لے کر افغانستان کے مجاہدوں تک ساری چودہ سو سال کی تاریخ آپ کے سامنے رکھوں کہ آپ کو اس تاریخ میں کسی جگہ یہ بھی ملے گا.... کہ.... سر علیحدہ ہے.... دھڑ علیحدہ ہے ہاتھ علیحدہ ہیں .... پاؤں علیحدہ ہیں بچے یتیم ہیں.... بیویاں بیوہ ہیں آنکھیں علیحدہ ہیں.... ٹکڑے ٹکڑے ہو چکے ہیں

اور کہنے والے نے کہا کہ: ع

میری نعش کے ٹکڑے کرنا سو مزاروں میں ۞ رہے گا کوئی تیغ ستم کے یادگاروں میں

ایسا بھی وقت آیا کہ ٹکڑے ٹکڑے ہوئے

کہیں سر نہیں ملا.... کہیں دھڑ نہیں ملا کہیں آنکھیں نہیں ملیں.... کہیں ہاتھ نہیں ملا یہ سب

کچھ ہوا، لیکن ایمان میں فرق نہیں آیا۔ ایسا وقت بھی آیا، تو آپ دیکھئے کہ حضورؐ کی زندگی کا سب سے پہلا شہید! حضورؐ کی زندگی کا سب سے آخری شہید! حضورؐ کی زندگی کے کل شہدا کتنے ہیں؟ صحابہؓ کے دور میں کل شہدا کتنے ہیں؟ ابوبکرؓ کے دور میں کتنے انسان شہید ہوئے؟ عمرؓ کے دور میں کتنے انسان شہید ہوئے؟ عثمانؓ کے دور میں کتنے انسان شہید ہوئے؟ حیدر کرارؓ کے دور میں کتنے شہید ہوئے؟ امیر معاویہؓ کے دور میں کتنے شہید ہوئے؟ اسلام کی پچاس سالہ ابتدائی تاریخ میں کتنے انسان جام شہادت پیتے ہیں؟ اور کتنے انسان نذرانہ شہادت پیش کرتے ہیں؟ اور کتنے انسانوں نے چین کے دروازے پر جام شہادت نوش کیا؟ کتنے انسانوں نے قسطنطنیہ کے قلعہ میں اپنی قبریں بنوائیں؟ کتنے انسانوں نے امریکہ کے جزیروں میں اپنی قبریں بنوائیں؟ کتنے انسانوں نے پشاور کے درودیوار پہ آکر دستک دی؟ ساحلِ مکران پر کون پہنچا؟ تاشقند بخارا میں کون پہنچا؟ روس کی ستاون سلطنتوں میں اسلام کس نے پہنچایا؟ میں چاہتا ہوں کہ ان سارے مجاہدوں کے جہاد کی داستان آج آپ کے سامنے پیش کروں: میرے دوستو! حضورؐ کی تیرہ سالہ مکی زندگی ہے....اس تیرہ سالہ مکی زندگی میں آپ کے دور میں سب سے پہلے جو آدمی شہید ہوا....اس کا نام زید ابن ابی حالہؓ ہے....یہ حضرت خدیجۃ الکبری کا پچھلے خاوند سے صاحبزادہ تھا....اور حضورؐ کا سوتیلہ بیٹا تھا....اس کو خانہ کعبہ میں مشرکین مکہ نے شہید کیا....اور یہ زید ابن ابی حالہؓ اسلام کی تاریخ کا پہلا شہید ہے....اور اسلام کی تاریخ کی پہلی شہید عورت حضرت سمیہؓ ہیں....اسلام کی تاریخ میں خلافت راشدہ اور حضورؐ کے دور کا سب سے آخری شہید عامر ابن ربیعہؓ ہے۔ اور اسی طرح ایک لڑکی ہے جس کا نام لبینہ ہے.... بعض مؤرخین نے اس کا نام عتیقہ بھی لکھا ہے۔ لیکن یہ اسلام کی تاریخ میں دور نبوت میں سب سے آخری شہید عورت ہے۔ تو میں مختصر الفاظ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں....کہ حضورؐ کی مکی زندگی میں پہلا شہید زید ابن ابی حالہؓ ہے....اور اس کے بعد حضورؐ مدینہ تشریف لے گئے....تو....جنگ بدر میں چودہ صحابی شہید ہوئے جنگ احد میں ستر صحابہ شہید ہوئے جنگ خیبر میں انیس صحابہ شہید ہوئے جنگ حنین میں تیرہ صحابہ شہید ہوئے جنگ خندق میں سترہ صحابہ شہید ہوئے صلح حدیبیہ کے سفر میں چار صحابی شہید

ہوئے۔ فتح مکہ کے سفر میں چھ صحابی شہید ہوئے جنگ تبوک کے سفر میں بیماری کی وجہ سے تین صحابی شہید ہوئے اور اسی طرح بیر معونہ پہ سڑسٹھ (۶۷) صحابہ شہید ہوئے۔ جن کو عامر بن طفیل کے کارندوں نے مبلغ بنا کر جو لے گئے تھے....اور وہاں جا کر ان کو شہید کر دیا....ان کی تعداد سڑسٹھ (۶۷) تھی....اس موقع پر ستر کل صحابہ تھے....ان میں تین صحابہ بچ گئے تھے....جو جنگل میں لکڑیاں لینے گئے ہوئے تھے....تو حضورؐ کے دور نبوت میں دوسو چھپن صحابہ شہید ہوئے بعض مؤرخین نے دوسو تریسٹھ کی تعداد بھی لکھی ہے....جیسا کہ رحمۃ للعالمین میں درج ہے۔ تو دوسو چھپن صحابہ حضورؐ کے دور نبوت میں شہید ہوئے....اور یہاں سے اسلام میں شہادت کی تاریخ شروع ہو جاتی ہے....حضورؐ کے دور میں عجیب وغریب واقعات پیش آئے۔

جنگ احد میں سعد بن ربیعہؓ کی شہادت:

آپ کو جنگ احد کا وہ واقعہ یاد نہیں؟ کہ حضورؐ نے جنگ احد میں ایک صحابی کو حکم دیا کہ جاؤ۔ سعد ابن ربیعہ کو تلاش کر کے لاؤ! وہ صحابی کہتا ہے کہ میں گیا، حضورؐ نے فرمایا تھا کہ جہاں تجھے سعد ابن ربیعہ ملے اس کو میرا اسلام کہنا اور اسے کہنا کہ رسول اللہ تجھے بلاتے ہیں۔ وہ صحابی کہتا ہے کہ میں حضرت سعد ابن ربیعہ کو تلاش کرنے کیلئے جب گیا تو میں نے زندوں میں دیکھا تو سعد نہ ملا۔ میں نے شہداء میں دیکھا تو سعد نہ ملا۔ جب میں زخمیوں میں گیا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ زخمیوں کی تہہ لگی ہوئی ہے اور اس کے نیچے سعد ابن ربیعہ تڑپ رہا ہے۔ میں نے اوپر سے زخمیوں کو ہٹایا اور نیچے سے سعد ابن ربیعہ کو کھینچ کر میں نے کہا سعد! تجھے رسول اللہ نے سلام دیا ہے۔

وہ صحابی کہتا ہے کہ جب میں نے اسی حالت میں اس کو رسول اللہ کا سلام دیا تو وہ چمک اٹھا، وہ دمک اٹھا اور وہ زخمی شیر کی طرح اٹھنا چاہتا تھا....وہ بار بار اٹھتا تھا پھر گر جاتا تھا پھر اٹھتا تھا پھر گر جاتا تھا....جب اس سے اٹھا نہ گیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور اس نے کہا کہ میری طرف رسول اللہ نے سلام بھیجا ہے.... مجھے پیغمبرؐ نے یاد کیا ہے۔ میں ضرور آتا لیکن اے نوجوان! میں آ نہیں سکتا....میرے پیغمبرؐ کو میرا بھی سلام دینا اور میرے پیغمبرؐ سے کہنا کہ میرے لئے دعا کریں....میرا آخری وقت ہے میں جنت کی خوشبو پا رہا ہوں۔

شہید کے آخری دو پیغام و وصیت:

وہ پیغام رسیدہ صحابی کہتے ہیں....جب میں چلنے لگا تو میری قمیص کے ایک کنارے کو اس نے پکڑ لیا اور کہا کہ ایک پیغام تو میرا حضورؐ کو دینا....اور ایک پیغام میری انصاری قوم کے سارے جوانوں کو جمع کر کے دینا۔اور میری قوم کو جمع کر کے کہنا کہ تمہارا جو سردار ہے وہ دنیا سے چلا گیا وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا....وہ اپنا خون بہا گیا....وہ جام شہادت نوش کر گیا لیکن اس کا آخری پیغام یہ ہے....کہ تم سارے کے سارے کٹ جانا....تمہاری عورتیں بیوہ ہو جائیں....بچے یتیم ہو جائیں....تم کنویں میں چھلانگ لگاؤ،تم سمندروں میں اتر جاؤ۔تم دہکتے ہوئے انگاروں پہ لیٹ جاؤ....سب کچھ لٹا دینا....لیکن میرے نبیؐ پر آنچ نہ آنے دینا....یہ اس کا آخری پیغام تھا۔

صحابی کہتا ہے کہ میں پیغام لے کر چلا....اور سارا راستہ میں روتا رہا....کہ ایسا انسان جو خود جان دے رہا ہے....اور اپنی قوم کو کہتا ہے تم بھی میرے پیچھے آ جاؤ....تم بھی میرے نبیؐ کے لئے آ جاؤ....

وہ صحابی کہتا ہے....میں نے رسول اللہؐ کے سامنے جب سارا واقعہ بیان کیا تو رسول اللہ کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے اور پیغمبرؐ نے نبوت والے ہاتھ اٹھا کر فرمایا اے اللہ! میں سعد سے راضی ہوں....تو بھی راضی ہو جا!

صدیق اکبر کا یتیم بچی سے پیار:

اور اس کے بعد وہ صحابی کہتے ہیں کہ جنگ ختم ہو گئی....تو میں مدینہ کی ایک گلی سے دوسرے دن گزر رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ صدیق اکبرؓ اپنے مکان کے باہر ایک چبوترے پہ لیٹے ہوئے ہیں....اور ابوبکرؓ کے سینہ پہ ایک بچی کھیل رہی ہے....ابوبکر اس کو چومتے ہیں....سینہ سے لگاتے ہیں۔میں قریب گیا....میں نے کہا ابوبکرؓ! یہ آپ کی بچی ہے یا پوتی ہے؟ کیا یہ آپ کے بیٹے عبدالرحمٰن کی لڑکی ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا! یہ میری بیٹی نہیں ہے....نہ میرے بیٹے کی بیٹی ہے۔

صحابی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا کہ ابوبکرؓ! یہ کس کی بچی ہے؟ آپ بڑا پیار کر رہے ہیں....میں ادھر سے گزرا تب بھی یہ بچی آپ کے سینہ پر تھی....میں واپس آیا تب بھی یہ بچی

آپ کے سینہ پر تھی اتنی بات کہنی تھی....کہ ابوبکرؓ نے آہ بھری اور رونے لگ گئے وہ صحابی کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ ابوبکرؓ! آپ کیوں روتے ہیں؟ فرمایا تمہیں پتہ نہیں یہ کس کی بچی ہے؟ میں نے کہا نہیں....صدیقؓ نے فرمایا کہ یہ سعد ابن ربیعہ کی یتیم بچی ہے....میں اس لئے اس کو چومتا ہوں....کہ اس کے باپ کا آخری وقت آیا....اس نے تجھے یہ تو پیغام دیا کہ نبیؐ پر آنچ نہ آنے پائے....لیکن اس نے کسی کو یہ نہیں کہا کہ میری بچی کا خیال رکھنا....اس نے بچی کا خیال چھوڑ دیا....لیکن پیغمبرؐ کا خیال نہیں چھوڑا۔یہ شہادت ہے......یہ اسلام کی داستان ہے....اسلام کی تاریخ یہاں سے شروع ہوتی ہے۔

ضعیف عورت اور آقا کی محبت:

میرے بھائیو! پھر وہ واقعہ جو تاریخ کی کتابوں میں بڑا مشہور ہے کہ ایک عورت کا لڑکا بھی میدان جہاد میں تھا....اس کا باپ بھی میدان جہاد میں تھا....اور اس کا بھائی بھی میدان جہاد میں تھا....اور اس کا شوہر بھی میدان جہاد میں تھا....اور ستر سال کے قریب اس عورت کی عمر تھی....اور وہ بڑی بوڑھی تھی....اس کا بوڑھا باپ میدان جنگ میں تھا....سارے رشتہ دار میدان جنگ میں تھے لیکن وہ بوڑھی عورت اس کو حضورؐ کا پتہ چلا کہ میدان جنگ میں حضورؐ شہید ہو گئے....جنگ احد میں یہ غلط خبر اڑی تھی....کہ پیغمبرؐ شہید ہو گئے....تو وہ بوڑھی عورت لاٹھی ٹیکتی ہوئی....مدینہ سے باہر نکلتی ہے....باہر نکلتی ہے تو ایک آدمی نے کہا اماں تیرا نام ام عمارہ تو نہیں ہے....بوڑھی عورت نے کہا ہاں میرا نام ام عمارہ ہے؟ وہ آدمی کہنے لگا کہ اماں تیرا بیٹا شہید ہو گیا۔تھوڑی اور آگے گئی تو ایک نے کہا تیرا خاوند بھی شہید ہو گیا آگے گئی تو ایک نے کہا کہ تیرا باپ بھی شہید ہو گیا،اس سے تھوڑا آگے گئی تو ایک نے کہا کہ اماں تیرا بھائی بھی شہید ہو گیا ہے سب کی شہادت کی خبر ملتی ہے....لیکن وہ بوڑھی عورت ان کی خبر سے غمگین نہیں ہوتی صرف یہی لب پہ سوال ہے کہ حضورؐ کیسے ہیں؟

مصعب ابن عمیر کی شہادت اور کفن:

میرے دوستو! ان کے دلوں میں کتنا ایمان تھا....ان کے دلوں میں کتنا جذبہ تھا وہ واقعات آپ نے سنے ہوں گے کہ پاس ہے کچھ نہیں لیکن جنگ میں جا رہا ہے مصعب ابن عمیر کو دیکھو....وہ مصعب ابن عمیر جو تین تین جوڑے دن میں بدلتا تھا لیکن آج احد کے

پہاڑوں پر اس کی نعش پڑی ہے.....اور صحابہ کرام اس کو کفن پہناتے ہیں۔

مصعب ابن عمیر کے سر پر کپڑا ڈالتے ہیں.....تو پاؤں ننگے ہو جاتے ہیں..... پاؤں کپڑا آتا ہے تو سر ننگا ہو جاتا ہے۔ اس کش مکش میں رسول اللہ تشریف لائے، حضورؐ نے فرمایا: کیا کرتے ہو؟ صحابہ کہنے لگے کہ کپڑا پورا نہیں آتا۔

حضورؐ رو پڑے..... کہنے لگے اے اللہ دیکھ! تیرے نام پہ یہ شہزادہ شہید ہو گیا جب گھر سے آتا تھا.....خوشبو لگی ہوئی ہوتی تھی.....کپڑے تین تین جوڑے یہ دن میں بدلتا تھا اور آج اس کی ایسی بے کسی کی حالت ہے کہ آج اس کے جسم پہ کپڑا پورا نہیں آتا.....سر پر کپڑا ڈالتے ہیں تو پاؤں ننگے ہیں..... پاؤں پہ کپڑا ڈالتے ہیں تو سر ننگا ہے۔

حضورؐ نے صحابہ سے فرمایا کہ اس کے سر پر کپڑا ڈال دو.....اور پاؤں پر گھاس ڈال دو".....قیامت کے دن اس کی شفاعت میں کروں گا۔ یہ شہادت کا وہ رتبہ تھا.....جس کا سبق تاجدار رسالت نے اسلام کے فرزندوں کو عطا کیا تھا.....

صحابہ کرامؓ کا قابل تقلید جذبۂ شہادت:

میرے دوستو! حضورؐ کے دور میں ایک حیرت انگیز واقعہ جنگ موتہ میں پیش آیا کہ جس میں رسول اللہ نے بڑے بڑے جرنیلوں کو بھیجا تھا۔ بالآخر حضرت خالد بن ولید کے ہاتھوں میں پرچم آیا اور پھر فتح کا پروانہ نظر آنے لگا.....وہ ایک عجیب واقعہ ہے اس میں ایک صحابی عبداللہ بن جحش موجود ہے.....اور ایک اور صحابی ہے، چنانچہ ایک مہاجر صحابی ہے اور ایک انصاری صحابی ہے،.....دونوں صحابی میدانِ جنگ میں ہیں.....تو جنگ شروع ہونے سے پہلے ایک کہتا ہے.....کہ ہم مل کر دعا کرلیں دوسرے نے کہا ہاں دعا کرتے ہیں..... مہاجر نے کہا کہ پہلے تم دعا کرو.....اب وہ انصاری ہاتھ اٹھاتا ہے.....دونوں پہاڑ کے دامن میں کھڑے ہیں۔ انصاری کہتا ہے اے اللہ! کل جب جنگ شروع ہو تو میری تلوار سے تیرے نبیؐ کے بڑے بڑے دشمن قتل ہو جائیں.....دوسرا آمین کہتا ہے۔ انصاری کہتا ہے میں سرخرو ہو جاؤں.....میں فاتح بنوں.....دوسرا آمین کہتا ہے.....اس کے بعد پھر اس مہاجر صحابی کی دعا شروع ہوئی تو وہ کہتا ہے اے اللہ! کل جب جنگ کا میدان لگے.....تو میری

تلوار سے تیرے نبیؐ کے دشمن بھی قتل ہو جائیں اور جب دشمن بڑے بڑے مرجائیں، تو اس کے بعد تیرے نبیؐ کا کوئی بہت بڑا دشمن مجھ پر حملہ کر دے.....اور مجھ پر حملہ کر کے پھر مجھے قتل کرا لے، پھر میرے سینے پہ بیٹھ جائے، پھر میری آنکھوں کو نکالے.....پھر میرے ہاتھوں کے ٹکڑے کرے، اور پھر میرے پاؤں کے ٹکڑے کرے.....اور پھر میرے سارے جسم کے ٹکڑے کر کے انہیں پہاڑوں پر بکھیر دے اور قیامت کی صبح کو جب میرے یہی ٹکڑے تیرے دروازے پر پیش ہوں اور تو پوچھے کہ اے نوجوان تو کیا لایا ہے؟ تو میں کہوں اے اللہ! تیرے دربار میں یہی ٹکڑے کرا کر لایا ہوں اور اللہ مجھ سے پوچھے کہ تو کیا چاہتا ہے؟ تو میں پھر کہوں کہ اے اللہ دنیا میں مجھے دوبارہ بھیج دے اور میں پھر اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے کرا کر لاؤں پھر میں جاؤں پھر میں اسی طرح آؤں پھر اسی طرح آؤں۔

ثم اقتل ثم احیی.... ثم اقتل ثم احیی.... ثم اقتل ثم احیی

اسی کی تصویر بنا رہا ہوں.....دعا ختم ہو گئی۔ وہ دوسرا صحابی آمین کہتا رہا.....دوسرے دن جنگ شروع ہو گئی۔ جو صحابی دعا کرتا تھا کہ اے اللہ میرے تلوار سے بڑے بڑے دشمن قتل ہوں اس نے کفار کے بڑے بڑے جرنیلوں کو مارا.....لیکن جب وہ جنگ ختم ہوئی تو وہ واپس لوٹنے لگا تو جہاں اس نے دعا کی تھی وہ حیران رہ گیا.....کہ اسی جگہ پر اس دوسرے مہاجر صحابی کی نعش کے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھرے پڑے ہیں۔ ایک طرف اس کی آنکھیں ہیں.....ایک طرف اس کا سر ہے.....ایک طرف اس کے ہاتھ ہیں.....ایک طرف اس کے پاؤں ہیں۔ جگر کے ٹکڑے ٹکڑے ہاتھوں کے ٹکڑے ٹکڑے دیکھ کر اس سے رہا نہ گیا اس کے دل میں وہ خیال آیا کہ اس کی تو چھوٹی بچیاں یتیم رہ گئیں.....اس کے تو بچے یتیم رہ گئے.....یہ کہہ کر وہاں رونے لگا.....اور ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے اے اللہ کاش! میں بھی یہی دعا کرتا اور میرے ٹکڑے انہیں پہاڑوں پر پڑے ہوتے یہ شہادت کا وہ جذبہ ہے جو رسول اللہ کی تعلیم سے چلا آ رہا ہے۔

فتوحات صدیقیؓ:

میرے دوستو! صدیق اکبرؓ کا دور خلافت آیا.....صدیق اکبرؓ کے دور میں بڑی بڑی انیس جنگیں ہوئیں.....اور انیس جنگوں میں سب سے پہلی جنگ ہے "جنگ ذوالقریہ" اس جنگ ذوالقریہ میں چودہ صحابہ شہید ہوئے۔

توجہ کریں! کہ حضورؐ کی پہلی جنگ "جنگ بدر" ہے اس میں بھی چودہ صحابہ شہید ہوئے۔

اور حضرت ابوبکر کی پہلی جنگ ''جنگ ذوالقریہ'' ہے اس میں بھی چودہ صحابہ شہید ہوئے۔اور دوسری جنگ ''جنگ یمامہ'' ہے جس میں ستر صحابہ زخمی ہوئے اور دس سو گیارہ آدمی شہید ہوئے یہ جنگ یمامہ تھی۔

وحشی بن حرب بحیثیت مجاہد اعظم: جنگ یمامہ وہ لڑائی ہے کہ جو مسیلمہ کذاب کے مقابلے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے لڑی۔اور آپ کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ جنگ یمامہ میں پہلے دو لشکر مسیلمہ کذاب سے شکست کھا کر واپس آگئے تھے اور ان میں عکرمہ بن ابوجہل اور ایک صحابی بھی تھے۔یہ دو جرنیل تھے اور اس کے بعد حضرت خالد بن ولیدؓ کو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ملک شام سے بلایا تھا اور جب ان کے ہاتھوں میں لشکر کی کمان آئی تو خالد بن ولید کے ہاتھوں پر مسیلمہ کذاب کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے۔اور اس جنگ یمامہ میں وہ وحشی بن حرب بھی تھا کہ جس نے مسیلمہ کذاب کے ٹکڑے ٹکڑے کئے اور حضرت خالد بن ولیدؓ کی قیادت میں فتح نصیب ہوئی۔

فتوحات فاروقیؓ: اور اسی طرح حضرت عمرؓ کے دور میں ایران کے اندر ستائیس جنگیں لڑی گئیں ان ستائیس جنگوں میں چھتیس سو علاقے مسلمانوں کے قبضہ میں آئے۔ان ستائیس جنگوں میں تیرہ ہزار انسان پہلے چھ سالوں میں شہید ہوئے۔

فتوحات عثمانیؓ: اسی طرح حضرت عثمانؓ کے دور میں فتوحات بڑی دور تک پھیلیں مثلاً :طرابلس، بخارا، افریقہ، قسطنطنیہ، یہ سارے علاقے حضرت عثمانؓ کے دور میں فتح ہوئے۔

خلفائے راشدین کا منصب خلافت: اور اب آپ کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ کا دور خلافت دو سال تین مہینے دس دن تک قائم رہا....اور اس دو سال تین مہینے دس دن میں انہوں نے گیارہ لاکھ مربع میل زمین پر اسلامی حکومت قائم کی۔

آپ کا یہ پاکستان پونے تین لاکھ مربع میل زمین پر آباد ہے۔اور صدیق اکبرؓ کا دور خلافت گیارہ لاکھ مربع میل زمین پر قائم تھا۔

اور حضرت عمرؓ کے دور خلافت دس سال چھ مہینے دس دن تک قائم رہا اور اسی دوران انہوں نے ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل زمین کے علاقے پر اسلامی حکومت قائم کی۔

اور حضرت عثمان غنیؓ کا دور خلافت چوالیس لاکھ مربع میل زمین پر بارہ دن کم بارہ سال تک قائم رہا۔اور اس کے بعد حضرت علیؓ کا دور خلافت ساڑھے پانچ سال تک ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل زمین پر قائم رہا۔حضرت حسن بھی چھ مہینے تک اتنی مدت خلیفہ رہے چھ مہینے کی مدت تک ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل زمین پر خلیفہ رہے۔اور اس کے بعد حضرت امیر معاویہ خلیفہ بنے تو انہوں نے....انیس سال تک تن تنہا چونسٹھ لاکھ پینسٹھ ہزار مربع زمین پر پوری دنیا کے نصف جغرافیہ سے بھی زیادہ خطے پر اسلامی سلطنت قائم کی۔

اور حضرت ابوبکرؓ سے لے کر حضرت امیر معاویہؓ تک یہ جو پچاس سالہ خلافت کا دور ہے اس میں جنگ صفین اور جنگ جمل کے علاوہ ستائیس ہزار صحابی شہید ہوئے۔

صحابۂ کرام کا الوداعی معرکہ: اور صحابۂ کرام کا سب سے آخری معرکہ کونسا تھا؟ توجہ کریں! صحابۂ کرام کا آخری معرکہ حضرت امیر معاویہؓ نے ملک شام سے ایک لشکر کو پشاور اور افغانستان کی طرف بھیجا تھا آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ حضرت امیر معاویہؓ کے لشکر کے ایک سپہ سالار نے آکر افغانستان کے چار صوبوں کو فتح کیا تھا اور انہوں نے آکر پشاور کے شہر کو بھی فتح کیا تھا۔

اور جو پشاور سے تین میل کے فاصلے پر ''اصحاب بابا'' کے نام پر ایک قبر ہے وہ قبر بھی حضرت معاویہؓ کے اسی سپہ سالار کی ہے کہ جس سپہ سالار نے ۴۵ھ میں امیر معاویہؓ کی ۳۵ ر ہزار فوج کو لاکر افغانستان کے کئی صوبوں پر اور پشاور پر حملہ کر کے مہاتما بدھ کے پیرو کاروں کی حکومت کو زیر و زبر کر کے وہاں اسلام کا پہلی مرتبہ پرچم بلند کیا تھا۔

وہ حضرت امیر معاویہؓ کی بہت بڑی فوج تھی۔تو آپ کو یہ معلوم ہوگیا کہ حضرت ابوبکر سے لے کر حضرت معاویہؓ تک ستائیس ہزار آدمی جنگ جمل اور جنگ صفین کے علاوہ شہید کئے گئے۔تو یہ شہادت کا وہ مرتبہ ہے جو رسول اللہؐ سے چلا اور ان خلفاء کے راستہ سے اسلام کی تاریخ میں داخل ہوتا ہے۔

سعید بن جبیر پر مظالم کا کوہ گراں: اور اس کے بعد مجاہدین میں، مصلحین میں، رفاموں میں، مربیوں میں، دانشوروں میں، فقہاء علماء میں، اور بڑے بڑے جید اسلافین امت میں سب سے پہلا آدمی جو شہید ہوا وہ حضرت سعید بن جبیرؒ ہے۔ سب کہہ دو رحمۃ اللہ علیہ (رحمۃ اللہ علیہ)

سعید بن جبیر کون؟: سعید بن جبیرؒ وہ آدمی ہے کہ جس کی عمر ۵۳ سال تھی۔ سعید بن جبیر وہ آدمی ہے کہ جس کو حجاج بن یوسف نے اسی جرم میں اپنے دربار میں شہید کیا تھا کہ اس نے ابن اشعث کی بغاوت میں حصہ لے کر حجاج کے خلاف۔ یعنی ظلم کے خلاف آواز اُٹھائی تھی۔

حجاج اور سعید بن جبیر کا مکالمہ: سعید بن جبیر کو پانچ سو علماء کی موجودگی میں ہتھکڑیاں لگا کر خالد بن عبداللہ قسری جو اسوقت کا حاکم تھا اس نے سعید بن جبیر کو حجاج بن یوسف کے دربار میں پیش کیا۔

حجاج انہیں دیکھتے ہی شعلہ جوالہ بن گیا۔ اس کی جفا جو اور خون آشام طبیعت کو ایک ضیافت ہاتھ آگئی۔ سعید بن جبیر اور اس کے درمیان اس موقع پر جو گفتگو ہوئی تاریخ نے اسے اپنے صفحات میں محفوظ کرلیا ہے۔ توجہ کریں! حجاج نے طنزاً کہا تمہارا نام کیا ہے؟ سعید بن جبیر نے فرمایا میرا نام سعید بن جبیر ہے۔ ''سعید'' کے معنی ''نیک بخت'' کے ہیں اور ''جبیر'' کا معنی ''اصلاح یافتہ چیز'' کے ہیں۔ حجاج نے چیں بجبیں ہوکر کہا تم شقی بن ''کسیر'' ہو۔ ''شقی'' کے معنی ''بد بخت'' اور ''کسیر'' کے معنی ''ٹوٹی پھوٹی چیز'' ہے۔ سعید بن جبیر نے فرمایا کہ میری ماں میرا نام تجھ سے بہتر جانتی تھیں۔ حجاج نے کہا تم بھی بد بخت ہو اور تمہاری والدہ بھی بد بخت تھی۔ سعید بن جبیر نے فرمایا کہ غیب کا علم تیرے پاس نہیں یہ کسی دوسری ذات کے پاس ہے۔ حجاج نے کہا میں تمہیں دنیا کے بدلے بھڑکتی ہوئی آگ کے حوالے کروں گا۔ سعید بن جبیر نے فرمایا کہ اگر میں یہ جانتا کہ ایسا کرنا تیرے اختیار میں ہے تو تجھے عبادت کے لائق سمجھتا۔ حجاج نے کہا رسول اللہ ﷺ کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ سعید نے جواب دیا کہ آپ اللہ کے برگزیدہ رسول تھے۔ ہمارے ہادی و رہبر تھے اور رحمۃ للعالمین تھے۔ حجاج

نے کہا علیؓ اور عثمانؓ کی نسبت تمہاری کیا رائے ہے؟ سعید نے جواب دیا کہ علی نوجوانوں میں سب سے پہلے اسلام لائے، علیؓ پیغمبر کے چچازاد بھائی تھے، سیدۃ النساء کے سرتاج حسنین اور کے باپ تھے۔ اور عثمانؓ داماد رسول اور ذوالنورین تھے، عثمانؓ نے اپنا گھربار راہ خدا میں لٹایا اور ان کو ناحق قتل کیا گیا۔ بعض روایتوں میں آتا ہے کہ حجاج نے حضرت سعید بن جبیرؒ سے پوچھا کہ علیؓ و عثمانؓ جنت میں ہیں یا دوزخ میں؟ حضرت سعید بن جبیر نے جواب دیا کہ میں وہاں گیا ہوتا تو مجھے معلوم ہوتا۔ حجاج نے کہا خلفاء کی نسبت تمہارا کیا قول ہے؟ سعید نے جواب دیا کہ میں ان کا وکیل نہیں ہوں۔ حجاج نے کہا کہ ان میں کون سب سے بہتر تھا؟ سعید بن جبیرؒ نے جواب میں کہا کہ جو میرے خالق کی رضا کا سب سے زیادہ پابند تھا، حجاج نے کہا کہ خالق کی رضا کا کون سب سے زیادہ پابند تھا؟ سعید بن جبیر نے جواب میں فرمایا کہ اس کا علم اس ذات کو ہے جو ظاہری اور پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے۔ حجاج نے کہا کہ امیر المؤمنین عبدالملک کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ سعید بن جبیر نے فرمایا کہ اس کے عظیم گناہوں میں سے ایک گناہ تمہارا وجود ہے، حجاج نے کہا کہ میرے متعلق تم کیا کہتے ہو؟ سعید نے جواب دیا کہ تمہارا قول و فعل کتاب اللہ کے خلاف ہے۔

تم اپنا رعب اور دبدبہ قائم کرنے کے لئے سفاکیاں (ظلم) کرتے ہو۔ یہ کام تجھے برباد کررہے ہیں کل تو محشر میں اللہ کے سامنے حاضر ہوگا تو قدر عافیت معلوم ہوجائے گی،

حجاج نے یہ سنتے ہوئے کہا کہ تم پر ہلاکت ہو۔ سعید نے فرمایا ہلاکت اس شخص پر ہے جس کو جنت سے الگ کرکے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ حجاج نے کہا کہ تم ہنستے کیوں نہیں؟ سعید نے جواب دیا کہ وہ کس طرح ہنس سکتا ہے جو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے اور مٹی کو آگ کھا جاتی ہے۔ حجاج نے کہا کہ پھر ہم لوگ تفریح مشاغل سے کیوں ہنستے ہیں؟ سعید نے فرمایا کہ سب کے دل ایک طرح کے نہیں ہوتے۔ حجاج نے کہا کہ تم نے تفریح کا سامان کبھی دیکھا بھی ہے؟ یہ پوچھتے ہوئے حجاج نے عود اور بانسری بجانے کا اپنے دربار میں حکم دے دیا۔ سعید ان کی آواز سن کر رونے لگے۔ حجاج نے کہا کہ یہ رونے کا کیا موقع ہے؟ عود اور بانسری کے نغمے تو تفریح بخش ہوتے ہیں۔ سعید بن جبیر نے جواب دیا کہ نہیں بانسری

کی آواز نے مجھے وہ دن یاد دلا دیا کہ جس دن صور پھونکا جائے گا اور عود ایک کاٹے ہوئے درخت کی لکڑی ہے جو ممکن ہے کہ ناحق کاٹی گئی ہو اور اس کے تار بکریوں کے پٹھوں کے ہیں ، جوان کے ساتھ قیامت کے دن اٹھائی جائیں گی۔ حجاج نے یہ سنتے ہی کہا کہ سعید تمہاری حالت قابل افسوس ہے! سعید بن جبیر نے جواب دیا کہ وہ شخص افسوس کے قابل نہیں ہوتا جو آگ سے نجات پا کر جنت میں داخل کر دیا گیا ہو۔ میرے دوستو! تاریخ میں آتا ہے کہ اس موقع پر حجاج نے بہت سے موتی اور یاقوت منگوا کر اپنے سامنے رکھ دیئے۔

سعید بن جبیر نے انہیں دیکھ کر فرمایا کہ اگر تو نے انہیں اس لئے جمع کیا ہے کہ ان کے ذریعے قیامت کے دن تو خوف سے بچ جائے تو ٹھیک ہے ورنہ یاد رکھ! کہ قیامت کا ایک جھٹکا دودھ پلانے والی عورتوں کو ان کے شیر خوار بچوں سے غافل کر دے گا اور جو چیزیں دنیا کے لئے جمع کی جائیں ان میں صرف پاکیزہ اور طیب چیزیں ہی عمدہ اور پسندیدہ ہیں۔

یہ سننے کے بعد حجاج نے کہا کہ سعید! کیا میں نے تجھے کوفہ کا امام اور قاضی نہیں بنایا تھا؟

سعید بن جبیر نے فرمایا کہ بیشک بنایا تھا۔ حجاج نے کہا کہ میں نے تجھے ایک لاکھ کی رقم خیرات کرنے کے لئے نہیں دی تھی؟ سعید نے کہا کہ بیشک دی تھی۔ حجاج نے کہا کہ پھر تم میری مخالفت پر کیوں کمربستہ ہوئے؟ سعید نے کہا کہ تمہارے مظالم اور بداعمالیوں نے مجھے اس پر مجبور کیا اور پھر مجھے ابن اشعث کی بیعت کا پاس بھی تھا۔ حجاج نے کہا کہ خدا کی قسم میں تجھے قتل کئے بغیر یہاں سے نہ ہٹوں گا۔ سعید بولے کہ کوئی بات نہیں تم میری دنیا خراب کرو گے اور میں تمہاری آخرت برباد کر دوں گا۔ حجاج نے کہا کہ سعید کیا تمہارا جی چاہتا ہے کہ تمہیں معافی مل جائے؟ سعید نے کہا کہ معافی دینا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، یہ تیری قدرت سے باہر ہے کہ کسی کو بری کرے یا کسی کا تو عذر قبول کرے۔ حجاج نے کہا کہ میں تجھے ضرور قتل کروں گا۔ سعید نے فرمایا کہ ہر شخص کی موت کا ایک وقت مقرر ہے، اگر میرا وقت آ گیا ہے تو اسے کوئی ٹال نہیں سکتا، اگر ابھی وقت نہیں آیا تو کوئی مجھے مار نہیں سکتا۔ حجاج نے کہا کہ تمہاری کوئی آخری تمنا ہے؟ سعید بن جبیر نے فرمایا کہ مجھے نماز پڑھنے کی اجازت دی جائے۔ حجاج نے کہا کہ تو مشرق کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ! تو اس موقع پر سعید بن

جبیر نے یہ آیت پڑھی۔ وللّٰہ المشرق و المغرب مشرق اور مغرب بھی اللہ ہی کے ہیں مجبوری ہے تو میں مشرق کی طرف منہ کر کے بھی نماز پڑھ سکتا ہوں۔

سعید بن جبیر مقتل کی طرف:

اس کے بعد حجاج بن یوسف نے فرط غضب (غصے) سے بے تاب ہو کر جلاد کو حکم دیا کہ اسے لے جاؤ اور قتل کر دو۔ اس وقت مجمع میں سے ایک شخص بے قابو ہو کر اس معدن علم و فضل کی معصیت پر رونے لگا۔ حضرت سعید نے کہا بھائی روتے کیوں ہو؟ ہر بات کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے پھر یہ آیت پڑھی کہ:

مااصاب من مصیبة فی الارض ولا فی انفسکم الّا فی کتاب من قبل ان نبرأها

اس کے بعد سعید بن جبیر نے اپنے لڑکے کو آخری بار دیکھنے کے لئے بلایا، وہ آئے تو بے اختیار رونے لگے۔ سعید نے انہیں صبر کی تلقین کی اور کہا کہ بیٹے اس سے زیادہ تیرے باپ کی زندگی تھی ہی نہیں، رونے سے کیا ہوگا۔ پھر جلاد نے انہیں مقتل کی طرف کھینچا.... حضرت سعید کھلکھلا کر ہنس پڑے حجاج نے جلاد سے کہا انہیں واپس لاؤ! جب پھر سعید حجاج کے سامنے آئے تو اس نے پوچھا تم کس بات پر ہنستے ہو؟ سعید نے جواب دیا کہ خدا کے مقابلے میں تیری جرأت اور تیری نسبت خدا کا عفو و حلم دیکھ کر مجھے تعجب ہوا.... حجاج ان کلمات کو سن کر اور بھڑک اٹھا....اور جلاد کو حکم دیا کہ اسے میرے سامنے قتل کرو۔ اس کے بعد جلاد نے پچھاڑ دیا.... حضرت سعید بھی سر کٹانے کیلئے مستعد ہو گئے اور قبلہ رو ہو کر یہ آیت پڑھی۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ

یہ سننے کے بعد حجاج نے حکم دیا کہ اس کا منہ قبلہ کی طرف سے پھیر دو۔

سعید بن جبیر کی زباں پر قرآن مجید کے یہ الفاظ جاری ہو گئے۔

فاینما تولّوا فثمّ وجهُ اللّٰه

اب حجاج نے حکم دیا، اسے منہ کے بل لٹا دو یہ بات سننے کے بعد سعید خود ہی اوندھے لیٹ گئے اور اس آیت کی تلاوت کی۔

منها خلقنا کم وفیها نعیدکم ومنها نخرجکم تارة اخریٰ

حجاج یہ سن کر سخت مشتعل ہوگیا.... اس نے چلا کر جلاد کو حکم دیا کہ اس کا سر فوراً قلم کردو۔

پشاور کے دوستو! جلاد آگے سعید کی طرف بڑھا.... تو حجاج نے کہا سعید! کوئی وصیت کرنی ہوتو کر! تو حضرت سعید بن جبیر نے کہا کہ کوئی وصیت نہیں .... اس کے بعد حضرت سعید بن جبیر نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا کہ میں اللہ سے دعا کرنا چاہتا ہوں۔

سعید بن جبیر کی الوداعی دعا:

اب دیکھو! سعید بن جبیر دعا کرتے ہیں۔ فرمایا اے اللہ! میں تو دنیا سے جارہا ہوں میں چلا جاؤں دین کیلئے۔ حق کے لئے میں مررہا ہوں تیرے راستے میں.... لیکن میرے مرنے کے بعد حجاج ابن یوسف کو اتنا کمزور کردینا کہ کسی انسان کو یہ شہید نہ کرسکے.... کسی کو قتل نہ کرسکے پھر اس کے بعد کلمہ شہادت پڑھنا شروع کیا، ابھی کلمۂ شہادت زبان پر جاری تھا کہ جلاد کی تلوار گردن پر پڑی.... اور سرتن مبارک سے جدا ہوگیا اور جس وقت سعید بن جبیر کو شہید کردیا گیا.... وہ شہید ہوگئے۔ اور ان کے جسم سے اتنا خون نکلا.... کہ حجاج حیران ہوا.... کہ میں نے اٹھارہ ہزار انسانوں کو قتل کرایا.... اور کسی کے جسم سے اتنا خون نہیں نکلا، اس نے ڈاکٹر بلائے تو ڈاکٹروں نے کہا کہ جو آدمی تیرے دربار میں قتل کیلئے لایا جاتا اس کا خون تیرے ڈر سے خشک ہوجاتا تھا.... لیکن سعید واحد آدمی ہے کہ جس کے جسم پر تیرا کوئی خوف نہیں تھا.... یہ حق کا وہ پیغام تھا کہ جس کو اسلام کی تاریخ میں اہل حق نے دہرایا تھا۔

اٹھارہ ہزار افراد کے قاتل کا آخری انجام:

میرے دوستو! بچاسی ستاسی ہزار بے گناہ آدمی جیلوں میں پڑا تھا.... اور اٹھارہ ہزار انسان حجاج قتل کراچکا تھا۔ سعید کے شہید ہوجانے کے بعد امام شافعی فرماتے ہیں: کہ حجاج بیمار ہوا.... آخری وقت ہے.... اور اس کی عیادت کے لئے بڑے بڑے لوگ گئے .... اور جاکر یہ دیکھتے ہیں.... کہ حجاج تڑپ رہا ہے.... آگ کی انگیٹھی جل رہی ہے۔ حجاج کا جسم اس انگیٹھی کے ساتھ لگایا جاتا ہے.... جسم جل جاتا ہے لیکن اس کی سردی ختم نہیں ہوتی۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس کو زم ہریرہ کی بیماری لگ گئی تھی.... اور زم ہریرہ کی بیماری سے اتنی سردی لگتی ہے .... کہ آدمی کا چمڑا جل جاتا ہے .... لیکن اس کو کوئی پتہ نہیں چلتا اور پھر بھی وہ کانپتا رہتا ہے

حجاج اسی طرح تڑپ تڑپ کر جان دے گیا لیکن اس کے مقابلے میں سعید بن جبیر کو دیکھو کہ جان دے گیا اور حق وصداقت کا اس نے پرچم لہرایا۔

نوے ہزار عیسائیوں کا اسلام قبول کرنا:

میرے دوستو! اس کے علاوہ امام اعظم ابوحنیفہ کو دیکھو! کہ جیل کے چار سال کی سختیاں جھیلیں اور اس وقت کے خلیفہ معتصم باللہ اور اس دور کے تمام امراء امام اعظم ابوحنیفہ کے خلاف ہوگئے، لیکن آپ نے دیکھا کہ امام صاحب چار سال جیل میں رہے.... جیل سے انکا جنازہ اٹھا.... یہ بھی اللہ کے راستے میں شہادت تھی۔ نوے ہزار عیسائیوں نے امام اعظم ابوحنیفہ کا جنازہ دیکھ کر رسول اللہ کا کلمہ پڑھ لیا۔

احمد بن حنبل پر بے پناہ مظالم:

پھر ایک ایسا وقت بھی آیا کہ امام احمد بن حنبل کا اللہ نے امتحان لیا اور اس امتحان میں احمد بن حنبل جیل میں گئے.... روزانہ چالیس کوڑے ان کی پشت پر لگتے تھے اور امام محمد بن سیرین کہتے ہیں: لو ضربت علی الفیل لحراوہ کوڑا اتنا سخت ہوتا تھا اگر وہ ہاتھی کو پڑتا تو ہاتھی بھی کانپ اٹھتا

لیکن چالیس کوڑے امام احمد بن حنبل روزانہ برداشت کرتا ہے۔ لیکن اس کے ایمان میں کوئی فرق نہیں آیا وہی احمد بن حنبل استقامت کا پہاڑ بن گیا۔

امام غزالی ومجدد الف ثانی استقامت کے کوہ گراں:

پھر اس کے بعد امام غزالی کو دیکھو کہ چار سال بغداد کے جنگلوں میں پھرتا رہا، لیکن نظام الملک بادشاہ کی اطاعت قبول نہیں کی۔

اور اس کے بعد مجدد الف ثانی کو دیکھو کہ جلال الدین اکبر اور جہانگیر کا مقابلہ کرنے کیلئے میدان میں اتر آیا۔

ساری سلطنت، سارا ملک، ساری حشمت ایک طرف ہے، درباری ملاں ایک طرف ہیں۔

لیکن مجدد الف ثانی ان کے سامنے سر نہیں جھکاتا.... جہاد کیلئے میدان میں اترتا ہے یہ مجدد الف ثانی تھے جو تن تنہا ظلم کا مقابلہ کرنے کیلئے میدان میں اتر آئے تھے۔

خدمات شاہ ولی اللہؒ:

اوراس کے بعد ہندوستان میں آپ نے دیکھا کہ شاہ ولی اللہ ۱۷۰۳ء کو دنیا میں تشریف لائے۔اور ۱۷۶۴ء کو شاہ ولی اللہ دنیا سے رخصت ہوئے۔اور ساری دنیا جانتی ہے کہ شاہ ولی اللہ نے جو فکر اور جو مشن اس دنیا میں پیش کیا اس کی مثال کوئی پیش نہیں کرسکتا۔اسلام کا معاشی نظام اسلام کا سیاسی نظام اسلام کا سماجی نظام اسلام کا اشتراک نظام اسلام کا نظامِ خلافت

پہلی مرتبہ قرآن وحدیث سے نکال کر شاہ ولی اللہ نے ''حجۃ اللہ البالغہ'' کتاب کے اندر پیش کیا اور ''البدور البازغہ'' ان کی کتاب ہے.....جس میں نظامِ مملکت کی پوری تفصیل موجود ہے.....انسان حیران ہوتا ہے کہ کارل مارکس حضرت شاہ ولی اللہ سے بچپن سال بعد پیدا ہوا.....اور اسی طرح بڑے بڑے جمہوریت کے علم بردار، جنہوں نے بعد میں مغربی جمہوریت کے نئے نئے فلسفے تراشے.....سب چیزیں حضرت شاہ ولی اللہ کے اسی فلسفے سے انہوں نے اخذ کیں۔اشتراکی نظام کو دیکھو!.....جو اچھائیاں اسلام میں نظام معیشت میں تھیں وہ شاہ ولی اللہ کے فلسفہ سے اخذ کر کے انہوں نے اپنے ملکوں میں رائج کیں۔

لیکن انسان اور مسلمان اتنا مایوس ہو چکا.....کہ

نہ وہ شاہ ولی اللہ کا فلسفہ پڑھے.....نہ وہ اسلام کا معاشی نظام پڑھے۔

نہ وہ اسلام کے اقتصادی نظام پر نظر کرے نہ وہ اسلام کے سیاسی نظام کو آگے رکھے،بس مسجد کی چہار دیواری میں سوائے قرآن وحدیث کی تعلیم کے اور اسے کوئی کام نہیں ہے۔لیکن ایک وہ دور تھا کہ سعید ابن جبیر سے لے کر شاہ ولی اللہ تک اور شاہ ولی اللہ سے لیکر آپ شیخ الہند محمود الحسن تک دیکھیں! کہ ایک وقت میں۔وہ عالم بھی ہوتا تھا.....وہ شیخ الحدیث بھی ہوتا تھا۔وہ مرد قلندر بھی ہوتا تھا.....وہ صحافی بھی ہوتا تھا۔وہ سیاست دان بھی ہوتا تھا.....وہ مجاہد فی سبیل اللہ بھی ہوتا تھا۔اور در کف جام شریعت ایک نمونہ اور یہی ایک جامعیت ہر عالم میں پائی جاتی تھی۔یہی اسلام کی روح ہے۔وہی جہاد کا فلسفہ ختم ہوگیا تھا.....جس کی وجہ سے دو سو سال تک مسلمان انگریزوں کی غلامی کرتا رہا انگریز کی غلامی کی زنجیروں میں جکڑا رہا۔

مجاہدین افغان کا بدر واحد کی تاریخ دوہرانا:

اس لئے کہ ہم مجاہدوں کو بھلا چکے ہیں.....

جب کوئی قوم اپنے مجاہدوں کو بھلا دیتی ہے.....جب کوئی کوئی قوم اپنے جہاد کرنے ...رندوں کو بھلا دیتی ہے۔جب کوئی قوم اپنے قربانی کرنے والوں کو بھلا دیتی ہے، ...ورسوائی کے داغ میں ڈوب جاتی ہے۔آج یہی فلسفہ جو مجاہدین افغان نے دہرایا ...صرف انہوں نے نہیں دہرایا: بلکہ میں کہوں گا: جو تاریخ بدر میں دہرائی گئی۔جو احد میں دہرائی گئی۔جو تاریخ تبوک میں دہرائی گئی۔جو تاریخ فاروق نے مصلّے پر ...گرا کر دہرائی۔جو تاریخ عثمان نے قرآن پر خون گرا کر دہرائی۔جو تاریخ حسین نے ...ربلا میں دہرائی۔جو تاریخ ابوحنیفہ نے جیل میں دہرائی۔جو تاریخ احمد بن حنبل نے ...ے کھا کر دہرائی۔جو تاریخ ابن تیمیہ نے جیل میں شہید ہوکر دہرائی۔جو تاریخ مجدد ...ثانی نے جیل کے اندر ہتھکڑیاں پہن کر دہرائی۔جو تاریخ شاہ ولی اللہ نے انگوٹھے ...کر دہرائی۔جو تاریخ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں چودہ لاکھ انسانوں نے شہید ہوکر ...ہرائی۔جو تاریخ حق نوازؒ نے جھنگ کی گلیوں میں خون بہا کر دہرائی۔وہی تاریخ آج ...انستان کے پہاڑوں پر دہرائی گئی ہے۔

افغانستان کے مرد قلندر:

میرے دوستو!افغانستان کے ان مجاہدین نے کیا کرنا تھا؟ وہ لوگ جو یہاں سے گئے.....وہاں سے ان کی نعشیں آئیں ...لوگ جو یہاں سے گئے.....وہاں سے ان کے ٹکڑے آئے۔وہ لوگ جو یہاں سے گئے ان کے باپ روتے رہے۔وہ لوگ جو یہاں سے گئے.....ان کی بہنیں روتی رہیں وہ ...گ جو یہاں سے گئے.....ان کے بچے روتے رہے لیکن وہ اس سرخ سامراج سے ٹکرا گئے پہاڑوں کو پاش پاش کر کے.....توپوں کو پاش پاش کر کے

جہازوں کو اڑا کر.....راکٹوں کو اڑا کر.....بموں کو اڑا کر..... 16F طیاروں کو اڑا کر ...ٹکڑے کرا گئے.....لیکن انہوں نے دنیا کو بتا دیا.....کہ اسلام میں اگر تین سو تیرہ ایک ہزار ...مقابلہ کر سکتے ہیں.....تو افغانستان کے مرد قلندر بھی سرخ سامراج کے گھٹنے ٹکوا سکتے

ہیں.....اوران کوسرنگوں کر سکتے ہیں۔اگر کسی کی سمجھ میں افغانستان کے لوگوں کا جہاد نہیں آتا تو اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں....اس کو تو اسلام کی تاریخ کا پتہ نہیں ہے۔اسلام ظلم کو برداشت نہیں کرتا....اسلام ستم کو برداشت نہیں کرتا۔اسلام کھلے کفر کے عام ہونے کو برداشت نہیں کرتا۔

دارالعلوم حقانیہ بحیثیت مجاہد ساز ادارہ: افغانستان کے مجاہدین اور علماء جن کی اکثریت دارالعلوم اکوڑہ خٹک کی فارغ التحصیل ہے۔جن کی اکثریت مولانا عبدالحق شیخ الحدیث کی شاگرد ہے۔جن کے اندر ایک ایک بچہ ایک ایک مولوی....ایک ایک طالب علم اکوڑہ سے پڑھ کر گیا۔یہاں سے حدیث پڑھ کر گیا....وہاں کلاشن کوف لے کر سرخ سامراج کے سینہ پر بیٹھ گیا....اوراس نے دنیا کو بتادیا....کہ اسلام میں صرف مسجد نہیں اسلام میں صرف مکتب نہیں....اسلام میں صرف تسبیح نہیں بلکہ اسلام میں جب ظلم عام ہوتا ہو....تو مرد قلندر میدان میں آتا ہے اور کفر کا سینہ چاک کردیتا ہے....یہ اسلام میں جہاد ہے۔اللہ جہاد کی عظمت کی توفیق عطا فرمائے۔

"وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"

الله

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یتیم مکہ

بمقام:-..................حرمن پور، ضلع جھنگ

مؤرخہ:-..................

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِO

سیرت یتیم مکہ

وقال اللہ تبارک وتعالیٰ فی کلامہ المجید والفرقان الحمید.

"انا اعطینک الکوثر. فصل لربک وانحر ان شانئک ھوالابتر".

تمہید: میرے واجب الاحترام.....قابل صداحترام.....ضلع جھنگ کے غیورنوجوانو اوردوستو! آپ کی اس بستی حرمن پور میں غالباً پہلی مرتبہ سیرت طیبہ کے ایک انوکھے پہلو "یتیم مکہ" پرتقریر کا موقع مل رہا ہے۔

آپ کا جذبۂ شوق اورولولہ دیکھ کرمیری ساری تھکاوٹ اترگئی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے جذبے کو (تادیر) سلامت باکرامت رکھے۔

قلم، کاغذ اور سیاہی ختم ہوسکتی ہے: میرے بھائیو! مسلمانوں کا یہ ایمان ہے کہ دنیا میں رسول اللہ سے بہترکسی کا مقام نہیں آپ کا بھی یہی عقیدہ ہے؟ میرے بھائیو! ساری کائنات کے درخت اگرقلمیں بن جائیں۔اورساری دنیا کے سمندر اگرسیاہیاں بن جائیں۔اورساری دنیا کے درختوں کے پتے اگرکاغذ بن جائیں۔اوران کاغذوں پہ لکھائی شروع ہوجائے۔قیامت تک دنیا ان کاغذوں پرتحریرکرتی رہے.....سمندرسیاہیوں سے خشک ہوسکتے ہیں.....درختوں کی قلمیں ختم ہوسکتیں.....کاغذوں پرلکھتے لکھتے کاغذ ختم ہوسکتے ہیں اوردنیا کے سارے کاتب پیغمبر کی شان تحریرکرتے کرتے تھک سکتے ہیں.....لیکن نبیؐ کی شان مکمل نہیں ہوسکتی۔میرے بھائیو! قرآن پاک میں کئی سوآیات میں اللہ نے رسول اللہ کی شان بیان فرمائی ہے۔

درجات یتیم مکہ: میرے بھائیو! حضورؐ کا درجہ کتنا بلند تھا توجہ کرو! حضورؐ کے ذکر سے بہتر.....کسی کا ذکرنہیں حضورؐ کی شان سے بہتر.....کسی کی شان نہیں حضورؐ کے مرتبہ سے بہتر.....کسی کا مرتبہ نہیں نبیؐ کے چہرے سے بہتر.....کسی کا چہرہ نہیں نبیؐ کی زلفوں سے بہتر.....کسی کی زلف نہیں نبیؐ کی آنکھوں

سے بہتر.....کسی کی آنکھ نہیں نبیؐ کی گفتار سے بہتر.....کسی کی گفتار نہیں نبیؐ کے شہر سے بہتر.....کسی کا شہر نہیں نبیؐ کے علاقے سے بہتر.....کسی کا علاقہ نہیں نبیؐ کی سواری سے بہتر.....کسی کی سواری نہیں پیغمبرؐ کے مسکرانے سے بہتر.....کسی کا مسکرانا نہیں.....حتیٰ کہ.....نبیؐ جس رات میں آیا.....وہ رات سب راتوں سے اعلیٰ نبیؐ جس دن میں آیا.....وہ دن سب دنوں سے اعلیٰ نبیؐ جس مہینے میں آیا.....وہ مہینہ سب مہینوں سے اعلیٰ نبیؐ کے چہرے پہ جو پسینہ آیا.....وہ پسینہ سب پسینوں سے اعلیٰ نبیؐ جس زمانے میں آیا.....وہ زمانہ سب زمانوں سے اعلیٰ.....حتیٰ کہ.....نبیؐ نے جس پتھر پہ قدم رکھا.....وہ پتھر سب پتھروں سے اعلیٰ نبی کی شان کا مقابلہ کوئی نہیں کرسکتا.....نبی بے مثال ہے۔

سورۃ الکوثر کا شان نزول: قرآن پاک میں اللہ نے اپنے نبیؐ کی شان مختلف انداز سے بیان کی ہے۔قرآن نے کہا:

انا اعطینک الکوثر اے پیغمبر ہم نے تجھے حوض کوثر عطا کیا۔

یہ آیات کب اتری؟ اس کا شان نزول کیا ہے؟ کہ جب رسول اللہ کے حقیقی بیٹے ابراہیم نبیؐ کے ہاتھوں میں بیمار تھے..... بیماری کی وجہ سے تڑپ رہے تھے اور نبی کی آنکھوں سے آنسوں جاری تھے اور نبی اللہ کے دروازے پر روکر کہتے تھے کہ آئے اللہ! میرے دشمنوں کو سات سات بیٹے دیئے اور مجھے دو بیٹے دیئے وہ بھی لے لئے اوراب تیسرا بیٹا دیا، یہ بیمار ہے۔اے اللہ میں تیرے دروازے پر حاضر ہوں میرے بچے کو صحت عطا فرما، لیکن نبیؐ کے بیٹے جب بیمار ہوئے تو مکہ کے مشرکوں نے مذاق اڑایا، انہوں نے کہا کہ نبی کا پہلے بھی کوئی بیٹا نہیں بچا۔یہ بیٹا بھی بیمار ہے۔جس آدمی کی اولاد نہ ہو، اس کو عربی زبان میں "ابتر" کہتے ہیں۔

ابتر کا معنی وابتر حقیقی: ابتر کا معنی ہے بے اولاد یعنی جس آدمی کی اولاد نہ ہو اسے ابتر کہتے ہیں، تو لوگ کہتے تھے کہ محمد الرسول اللہ کی اولاد نہیں ہے یہ ابتر ہے۔کہا کہ اس کی نرینہ اولاد کوئی نہیں، اس کا لڑکا کوئی نہیں، اور جب ایک ہی لڑکا بچا وہ بھی بیمار ہوگئے تو نبی پریشان ہوگئے۔اس پر پریشانی کو دور کرنے کیلئے، قرآن کی یہ آیات اتریں، کیا کہا اللہ تعالیٰ نے؟ فرمایا: انا اعطینک الکوثر اے پیغمبر ہم نے تجھے کوثر عطا کیا۔فصل لربک وانحر اے پیغمبر تو اللہ کی نماز پڑھ اور قربانی کر۔انا

شانئک ھو الابتر اور تیرا جو دشمن ہوگا اس کی اولاد کوئی نہیں ہوگی۔ اس پر غور کرو!'' ان شانئک ھو الابتر'' (اے پیغمبر) ابتر تیرا دشمن ہوگا۔ اور دشمن حضور سے کہتا تھا، کہ حضور کی اولاد کوئی نہیں ہوگی۔ حضور ابتر ہونگے، لیکن قرآن نے کہا۔ اے کملی والے! ہم نے تجھے کوثر عطاء کیا تو تسبیح بیان کر! تو اللہ کی نماز پڑھ! تو قربانی کر! تیرا دشمن ابتر ہوگا! اور ساری کائنات کے ایک ایک خطے میں تیری اولاد ہوگی۔ قرآن کی آیت کا معنی سمجھ میں آیا؟

''انا اعطینک الکوثر'' اے پیغمبر ہم نے تجھے کوثر عطاء کیا۔

کوثر کے معانی:

یہاں کوثر کے کیا معنی؟ آپ حیران ہونگے کہ یہ جو کوثر کا لفظ آیا ہے۔ ساری دنیا کے سمندر (معنی کے سمندر) اس کوثر میں بند ہیں۔

کسی نے کہا کوثر سے مراد حوض کوثر اور کسی نے کہا عرش سے فرش تک، تحت الثریٰ سے عرش معلی، تک مشرق سے مغرب تک، شمال سے جنوب تک پوری دنیا میں جتنی اچھائیاں، جتنی نعمتیں، جتنی عظمتیں، جتنی رفعتیں، جتنی بلندیاں ہیں۔ ان تمام کو ایک جگہ (جمع) کرو، تو اس کا نام کوثر ہے۔ اور اس کو عربی زبان میں کہتے ہیں ''خیر کثیر'' کہ ساری دنیا کی بھلائیاں۔ آسمان پہ کوئی اچھائی ہو.... زمین پر کوئی اچھا ہو.... حسن کی اچھائی ہو جمال کی اچھائی ہو.... بشاشت کی اچھائی ہو.... صداقت کی اچھائی ہو عدالت کی اچھائی ہو.... سخاوت کی اچھائی ہو.... شجاعت کی اچھائی ہو جہاد کی اچھائی ہو.... سیاست کی اچھائی ہو.... غسیل الملائکہ کی اچھائی ہو تارک الدنیا کی اچھائی ہو.... زاہد الدنیا کی اچھائی ہو.... اخلاق کی اچھائی ہو کردار کی اچھائی ہو.... عظمت کی اچھائی ہو.... رفعت کی اچھائی ہو معراج کی اچھائی ہو.... کرامات کی اچھائی ہو.... معجزات کی اچھائی ہو مکہ کی اچھائیاں ہوں.... مدینے کی اچھائیاں ہوں.. اوپر کی اچھائیاں ہوں زمین کے نیچے کی اچھائیاں ہوں ہم نے تیری جھولی میں ڈال دیں۔ یہی ہے معنی ''انا اعطینک الکوثر'' اے پیغمبرؐ ہم نے تجھے کوثر عطاء کیا۔

پیدا ہوا صرف یتیم بن گیا دریتیم:

یعنی ساری دنیا کی بھلائیاں تجھے دیدیں.... کتنی بھلائیاں؟ اب بھلائیوں کی بات دیکھو.... کہ ایک وقت وہ تھا۔ کہ جب تو مکے میں پیدا ہوا تھا تجھے دائیاں لینے آئیں....

باپ نہیں تھا.... یعنی تیرا والد فوت ہو چکا تھا.... تو یتیم تھا، تجھے دائیاں اس لئے چھوڑ گئیں، کہ تیرے گھر میں کھانے کے لئے کچھ نہیں تھا۔ اے محمد مصطفیٰؐ! تجھے یتیم سمجھ کر دائیاں چھوڑ گئیں، تیرے گھر میں کھانے پینے کو سامان نہیں دیکھا۔ دائیوں نے کہا کہ اس کا تو والد زندہ نہیں، اس کے گھر سے کیا ملے گا؟ اے پیغمبرؐ دائیاں جب تجھے یتیم سمجھ کر چھوڑ گئیں۔ تو اللہ نے تجھے دریتیم بنادیا۔ تو تخت پہ بیٹھا تھا.... تجھے معراج پہ پہنچادیا۔ تو زمین پہ بیٹھا تھا.... تجھے عرش پہ پہنچادیا۔ تو نیچے بیٹھا تھا.... تجھے اوپر پہنچادیا۔ اور تو زمین پہ لوگوں کے ساتھ بیٹھا تھا.... عرش پہ خدا نے جنت کا تجھے وارث بنادیا۔ اے محمد! پیدا یتیم ہوا تھا، اور کر دیا تجھے دریتیم۔ پیدا یتیم ہوا تھا، تجھے عرش اور فرش کا والی بنادیا۔ یہی ہے معنی ''انا اعطینک الکوثر'' اے پیغمبرؐ! تجھے ہم نے کوثر عطاء کیا، رفعت عطاء کی، بلندی عطاء کی۔

وقت وقت کی بہار:

میرے بھائیو! ایک وقت وہ تھا کہ کوئی دائی تجھے اٹھانے کو تیار نہیں تھی اور ایک وہ وقت آیا۔ کہ قیصر وکسریٰ کی ساری بادشاہتیں تیرے پاؤں کے نیچے رکھ دیں اور قرآن نے کہا ''انا اعطینک الکوثر'' ایک وہ وقت تھا کہ رسولؐ کو حضرت حلیمہ نے اٹھایا ہے۔ اور حضورؐ کی پرورش کر رہی ہے۔ حضورؐ کے ساتھ ایک لڑکی ہے، جو حضورؐ کی بڑی بہن ہے (یعنی حضرت حلیمہ کی حقیقی لڑکی)

آپؐ کو تو دودھ پینے کیلئے لایا گیا تھا، تو جب مائی حلیمہ رسول اللہؐ کو بکریاں چرانے کے لئے جنگل میں لے جاتی ہیں، شیمہ بھی ساتھ جاتی ہیں، اور شیمہ جو رسول اللہؐ کی بہن ہے حضورؐ کو اپنے ہاتھوں پہ اٹھاتی ہے جنگل میں لے جاتی ہے۔

مائی شیمہ کا پیغمبرؐ کو لوری دینا:

اور جنگل میں لے جا کر لوری دیتی ہے اور لوری میں یہ لفظ پڑھتی ہے ''اللّٰھم ابق لنا محمداً'' اے اللہ میرے محمد کو باقی رکھ! اور دنیا کا سردار بنا! اوئے! ساری عورتیں تو محمدؐ کو یتیم سمجھ کر چھوڑ آئیں اور حلیمہ یتیم کو لے آئی پیدا یتیم ہوئے، والد زندہ نہیں اور شیمہ کہتی ہے اللّٰھم ابق لنا محمداً اے اللہ! اس محمد کو باقی رکھ! اس کو عزت دے، عرش کی عزت دے، فرش کی عزت دے، یہ لوری بہن دیتی ہے پیغمبرؐ کو ہاتھوں پر اٹھا دیتی ہے۔

بی بی شیمہ کا پیغمبر سے خیرات مانگنا:

اور پھر وہ وقت بھی چشم فلک نے دیکھا کہ غزوہ حنین میں جب رسول اللہؐ فاتح بنے اور حضورؐ نے دشمن (مخالف) کے چھ ہزار آدمی قیدی بنائے۔ اور ان قیدیوں کو رسیوں سے باندھ کر خیموں میں رکھا گیا۔ حضورؐ ایک خیمے میں تشریف فرما ہیں۔ یہ آپ کی پیدائش سے تقریباً کوئی پچاس ساٹھ سال بعد کی بات ہے۔

میرے بھائیو! ساری دنیا نے یہ نظارہ دیکھا کہ پیغمبرؐ ایک خیمے میں ہیں۔ ایک آدمی نے کہا۔ یارسول اللہؐ! وہ ایک بوڑھی عورت ہے وہ کہتی ہے کہ میں محمدؐ سے ملنا چاہتی ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا اس سے پوچھو تو کیوں ملنا چاہتی ہے؟ تو کونسی عورت ہے؟ تو اس عورت نے جواب میں کہا: میں محمد کی بہن ہوں، میں اپنے بھائی (محمدؐ) سے ملنا چاہتی ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ میری تو کوئی بہن زندہ نہیں ہے۔

میری تو کوئی بہن حقیقی نہیں تھی، تو اس عورت نے پھر کہا کہ اے محمدؐ میں تیری بہن ہوں، میں تجھے ملنا چاہتی ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا بہن کو لاؤ! پیغمبرؐ اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ عرب میں رواج تھا کہ جب کسی کی بہت زیادہ عزت کی جاتی۔ تو اپنے سر کی چادر اتار کر نیچے بچھائی جاتی۔ رسول اللہؐ اٹھے، اور اپنی نبوت والی چادر زمین پر بچھائی۔

وہ چادر جو معراج کی رات عرش پر گئی....وہ چادر جس پر نبی نے سجدہ کیا تھا....وہ چادر جس نے پیغمبرؐ کے آنسوؤں کو جذب کیا تھا۔ ایسی شان والی چادر پیغمبرؐ نے زمین پر بچھائی۔ اور اس بہن سے کہا: بہن آؤ! جب وہ بہن آئی چادر پر بیٹھ گئی، حضورؐ نے فرمایا: بہن تو کون ہے؟ تو وہ رو کر کہتی ہے۔ (اے محمدؐ) تو مجھے بھول گیا، میں وہی شیمہ ہوں، میں وہی حلیمہ کی بیٹی ہوں، میں نے تجھے ہاتھوں پہ اٹھایا، میں نے تجھے لوریاں دیں اور لوریوں کے درمیان میں کہتی تھی۔

اللھم ابق لنا محمداً

اے اللہ میرے محمدؐ کو باقی رکھ۔ اے اللہ میرے محمد کو عزت دے اے اللہ اس محمدؐ کو عظمت دے اے اللہ اس محمدؐ کو رفعت دے اے اللہ اس محمدؐ کو بلندی دے اے اللہ اس محمدؐ کو مرتبہ دے اے اللہ اس محمدؐ کو نبوت کے علوم دے اے اللہ اس محمدؐ کو شریعت

کے علوم دے اے اللہ اس محمدؐ کو طریقت کے علوم دے اے اللہ اس محمدؐ کو تعلیم کے علوم دے اے اللہ اس محمدؐ کو معرفت خداوندی کے علوم دے اے اللہ اس محمدؐ کو ریاضت کے علوم دے اے اللہ اس محمدؐ کو عبادت کے علوم دے اے اللہ اس محمدؐ کو تبلیغ کے علوم دے اے اللہ اس محمدؐ کو جہاد کے علوم دے اے اللہ اس محمدؐ کو تربیت کے علوم دے اے اللہ اس محمدؐ کی زباں پر فصاحت و بلاغت کے دریا بہا دے۔ شیمہ نے کہا آج یہ بادشاہت میں تیری دیکھ رہی ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا! اے میری بہن! تو کس لئے آئی ہے؟

رسول اللہؐ کی آنکھوں سے آنسو آ گئے کہ بہن نبیؐ کے دروازے پر آئی ہے؟ کہ اے محمدؐ میں تجھے کیا بتاؤں۔ میرا شوہر قیدی ہو کر تیرے دروازے پر آیا ہے اور اس کے ہاتھوں پر رسیاں بندھی ہوئی ہیں اور اس کے پاؤں میں رسیاں بندھی ہوئی ہیں اور میں تیری بہن ہوں، اور بہنیں بھائیوں کے دروازے سے کبھی واپس نہیں لوٹتیں۔ میں تیرے دروازے سے خیرات لینے آئی ہوں۔ میں تیرے دروازے سے اپنے شوہر کی رہائی کے لئے آئی ہوں۔

پیغمبرؐ کی طرف سے بی بی شیمہ کا دامن بھر دینا:

حضورؐ نے فرمایا اے بہن! تو میرے دروازے پر آئی ہے اور میں (محمدؐ) تیرے شوہر کو رہا کرتا ہوں اور تیرے شوہر کی وجہ سے چھ ہزار قیدیوں کو بھی رہا کرتا ہوں۔ تو اسی وقت شیمہ نے کہا اللھم ابق لنا محمداً

اے اللہ جب میری ماں محمدؐ کو لائی تھی تو یہ یتیم تھا، آج ساری دنیا کی سرداری اس کے قدموں کے نیچے ہے۔ آج ساری دنیا کی سرداری کا تاج اس کے پاؤں کے نیچے ہے۔ اس لئے قرآن نے کہا انا اعطینک الکوثر اے پیغمبرؐ ہم نے تجھے حوض کوثر عطا کیا۔

خاصیات پیغمبرؐ:

دنیا میں جتنی اچھائیاں، جتنی رفعتیں، جتنی بلندیاں ہیں، وہ تیرے قدموں کے نیچے ہونگی۔ اور (ابوجہل) کافر کی اولاد کوئی نہیں ہوگی۔

قرآن نے کہا ہے بے شک میرے نبیؐ کی نرینہ اولاد نہیں تھی۔ لیکن پیغمبرؐ کی چار صاحبزادیاں تھیں باقی بچے فوت ہو گئے تھے۔ لیکن (میرے نبیؐ کی) ان بیٹیوں کی اولاد پوری دنیا میں موجود ہے۔ لیکن ان کے علاوہ روحانی فرزند محمد مصطفیٰؐ کے اربوں کی تعداد میں ہیں، لیکن آج

پوری دنیا کے اندر کوئی آدمی نہیں کہتا کہ میں ابوجہل کی اولاد ہوں، میں عتبہ کی اولاد ہوں، میں شیبہ کی اولاد ہوں، میں اخنس بن شریک کی اولاد ہوں۔

آج پوری دنیا میں ایک آدمی نہیں کہتا کہ میں ابوجہل کی اولاد ہوں، یہی ہے معنی قرآن کی اس سورت کا کہ **انّا اعطینک الکوثر. فصلّ لربک وانحر .انّ شانئک ھو الابتر** کہ ایک وقت آئے گا اگرچہ ان (ابوجہل) کا لڑکا عکرمہ ہے، ابوجہل کی اولاد ہے، لیکن کل وقت آئے گا کہ پوری دنیا میں ابوجہل کی اولاد کوئی اپنے آپ کو کہنے والا نہیں ہوگا۔

لیکن دنیا کے ہر ملک میں اے محمدؐ تیری اولاد ہوگی تیرا نام ہوگا، تیرا پرچم ہوگا، تیری بلندی ہوگی، تیرا مرتبہ ہوگا، تیری معرفت ہوگی، تیری شان ہوگی، تیری صدا ہوگی، تیری بات ہوگی، اس کو قرآن نے کہا: **انا اعطینک الکوثر**۔

اے پیغمبرؐ! ہم نے رفعتیں تجھے دیدیں، بلندیاں تجھے دیدیں، مرتبے تجھے دیدیئے۔

معجزاتِ پیغمبرؐ کی جھلک:

اے پیغمبرؐ! تو نے ہاتھ اٹھائے ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت دیدی۔

تو نے انگلی اٹھائی چاند کے دو ٹکڑے کردیئے اے پیغمبرؐ! تو نے لعاب لگایا، صدیق کے قدم مبارک ٹھیک ہوگئے تو نے لعاب لگایا علی کی آنکھیں ٹھیک ہوگئیں اے پیغمبرؐ! تو لعاب کنویں میں ڈالتا ہے، تو کنواں میٹھا ہوجاتا ہے اے پیغمبرؐ! تو لعاب تین سو آدمیوں کے کھانے میں ڈالتا ہے۔ وہ کھانا تین ہزار آدمیوں کو کافی ہوجاتا ہے۔ اے پیغمبرؐ! تو نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے، تو سورج ٹھہر جاتا ہے اے پیغمبرؐ! تیرے قدم بے مثال، تیرے ہاتھ بے مثال۔ تیرے نعلین بے مثال، تیری نظر بے مثال۔ تیری زلفیں بے مثال، تیرا چہرہ بے مثال۔ تیرا اخلاق بے مثال، تیرا کردار بے مثال، تیرا علم بے مثال۔ اے پیغمبرؐ! تیرا حلم بے مثال، کیسے بے مثال۔ میرے پیغمبرؐ! کے علم نے دماغ روشن کردئے۔ میرے پیغمبرؐ! کے حلم نے دل روشن کردیئے۔

"وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"

❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بمقام:- ....قصبہ، ہتھیجی ضلع بہاول پور

مؤرخہ:- ....

❁❁❁

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

عقیدہ حیات النبی ﷺ

وقال اللہ تبارک وتعالیٰ فی کلامہ المجید والفرقان الحمید . "یآایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ،.... "وان یسلبھم الذباب شیئاً لا یستنقذ وہ منہ ضعف الطالب والمطلوب،.وقال فی موضع آخر.... "ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیآء ولکن لاتشعرون".

وقال فی موضع آخر .... "انّک میت وانّھم میتون"

وقال فی موضع آخر.... "انّک لاتسمع الموتی"

وقال فی موضع آخر.... "ومآانت بمسمع من فی القبور"

وقال فی موضع آخر.... "صمّ بکمٌ عمیٌ فھم لایرجعون"

قال النبیؐ.... "الانبیآء احیاء فی قبور ھم یصلّون"

حضور آئے تو سر آفرینش پاگئی دنیا
اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آگئی دنیا
بجھے چہروں کا زنگ ، اترے چہروں پہ نور آیا
حضور آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا
یتیموں اور ضعیفوں کو پناہیں مل گئیں آخر
حضور آئے تو زرّوں کو نگاہیں مل گئیں آخر
خرد کی شمع افروزی جنوں کی چارہ فرمائی
زمانے کو اسی امّی کے صدقے میں سمجھ آئی
ضمیر اس در سے گرنسبت نہ رکھے لوح پیشانی
تو کشکول گدائی ہے چہ درویشی چہ سلطانی

تمہید: میرے واجب الاحترام.... بزرگو اور دوستو.... آج پہلی مرتبہ آپ حضرات کے اس قصبہ ٹھیجی ضلع بھاولپور کے اندر تقریر کی غرض سے حاضری کا اتفاق ہوا ہے۔

حضرت مولانا یار محمد عابد صاحب۔ میرے بڑے پرانے دوست اور مہربان ہیں.... ان کے حکم اور اسرار کے ساتھ آج کا پروگرام منعقد کیا گیا ہے.... مجھے معلوم ہوا ہے.... کہ یہاں ایک ایسی جماعت بھی موجود ہے.... جو رسول اللہؐ کی حیات کی قائل نہیں.... ویسے تو اس جماعت کے افراد پورے ملک کے اندر مختلف مقامات پہ موجود ہیں.... اور ان کے ساتھ ہماری خوامخواہ کی لڑائی بھی کوئی نہیں ہے.... خوامخواہ کے چکر بھی کوئی نہیں.... نظریات اپنے اپنے.... لیکن کئی ایسی جگہیں ہوتی ہیں، جہاں خوامخواہ مسئلے کو چھیڑ کر عام لوگوں کو گمراہ کیا جارہا ہے.... اسی وجہ سے مولانا یار محمد عابد مدظلہ العالی نے مجھے یہ موضوع دیا ہے.... کہ میں آج آپ کے سامنے "پیغمبر علیہ السلام کی حیات مبارک" کے موضوع پر کچھ باتیں عرض کروں.... میرے دوستو! چند باتیں مسئلے کو سمجھنے سے پہلے یاد رکھو.... یہ بھی اللہ میاں کی کرم نوازی ہے کہ جو نبی کی حیات کے قائل ہیں ان کو "حیاتی" کہا جاتا ہے.... (پیغمبر کی حیات کے قائل مر کے بھی حیاتی کہلواتے ہیں) اور جو "مماتی" موت کے قائل ہیں وہ دنیا میں بھی اپنے آپ کو "مماتی" کہلواتے ہیں.... ایک ہے زندہ نہیں.... لیکن زندہ کو مماتی کہا جاتا ہے.... مماتی کا معنی مُردے.... بھائی نبی کے مُردے ہونے کی بات بعد میں ہے.... تم تو زندہ ہی مُردے کہلواتے ہو.... یہ بھی پیغمبر کا معجزہ ہے.... کہ جو نبی کی حیات کے قائل ہوں.... اگر وہ مر جائیں تو پھر بھی وہ حیاتی کہلواتے ہیں.... آپ سے کوئی آدمی پوچھے.... کہ سید نورالحسن شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ.... حیاتی تھے یا مماتی....؟ آپ کہیں گے کہ حیاتی حالانکہ وہ فوت ہوگئے.... یعنی جو آدمی نبی کی حیات کا قائل ہے.... وہ فوت ہو کے بھی حیاتی کہلواتا ہے.... اور جو حیات کے قائل نہیں وہ زندہ رہ کر بھی مماتی کہلواتے ہیں.... یہ بھی پیغمبر کا معجزہ ہے.... سب سے بڑی بات یاد رکھئے:۔

جھوٹا الزام: جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی حیات کے قائل ہیں، ان پر یہ الزام لگایا جاتا ہے.... کہ یہ شرک کرتے ہیں .... یہ شرک میں مبتلا ہیں یہ اتنا بڑا جھوٹ ہے کہ جس کی کوئی انتہاء نہیں ہے.... پاکستان کے اندر سب سے بڑی توحید پہ کتاب اور شرک کے رد میں ایک بندے نے لکھی ہے.... اس کا نام ہے سید نورالحسن شاہ صاحب بخاری....

اور نبی کی حیات پہ بھی انہوں نے کتاب لکھی ہے....ان لوگوں کو تو اتنی بھی توفیق نہیں ہوئی.... کہ ایک مستند کتاب ہی شرک کے رد میں اور توحید کے اثبات میں لکھیں....شرک کا معنی تو سمجھو.... شرک اس کو کہتے ہیں؟ کہ کوئی آدمی کہے.... کہ نبی قبر میں حیات ہیں کیا اس کا معنی مشرک ہوگیا؟ ہم نے کب کہا؟.... کہ نبی سے مدد مانگو....ہم نے کب کہا؟.... کہ نبی ہر جگہ موجود ہیں....ہم نے کب کہا؟.... کہ نبی عالم الغیب ہیں....ہم نے کب کہا؟.... کہ نبی ہر آدمی کی بگڑی بناتے ہیں....ہم نے کب کہا؟.... کہ نبی حاجتوں کو پورا کرتے ہیں....

ہمارا عقیدہ:

ہمارا تو یہ عقیدہ ہے....مشکل کشا نہ علی ہے....نہ نبی ہے.... حاجت روا....نہ علی ہے....نہ نبی ہے....

داتا....نہ علی ہے....نہ نبی ہے....ہر جگہ موجود....نہ علی ہے....نہ نبی ہے....بگڑی بنانے والا....نہ علی ہے....نہ نبی ہے....ہر وقت ہر جگہ موجود، بگڑی بنانے والا، علم غیب کا عالم....اور ہر چیز کو سننے والا.... ہر چیز کو دیکھنے والا، ہر دکھ کو دور کرنیوالا، کشتیاں تارنے والا، بیڑے تارنے والا، بچہ بچی دینے والا، دکھ درد دور کرنے والا، اور ہر دکھ کو دور کرکے نجات عطاء کرنے والا....اگر دنیا میں کوئی ہے تو صرف رب ہے۔رب کے علاوہ یہ کام نہ کوئی نبی کرسکتا ہے نہ کوئی ولی کرسکتا ہے....بات ٹھیک ہے یا نہیں (ٹھیک ہے)

اوئے! ہم نماز میں نہیں کہتے کہ **ایاک نعبد و ایاک نستعین** کیا مطلب ہے اس کا؟ ....کہ مدد تجھ سے ہی مانگتے ہیں....عبادت تیری ہی کرتے ہیں....جب ہم ہر وقت نماز میں یہ کہتے ہیں....کہ مدد ہم تجھ سے ہی مانگتے ہیں....وعدہ کرتے ہیں رب کے ساتھ....کہ عبادت تیری ہی کرتے ہیں....تو پھر ہمارا عقیدہ ہوسکتا ہے؟....کہ ہم کہیں کہ اللہ کے علاوہ بھی کوئی مدد کرسکتا ہے ....شرک کا معنی سمجھو....شرک کی تردید....شرک کا رد....اور شرک کی جڑوں کو....جتنی علمائے اہلسنت، علمائے دیوبند نے کاٹیں ہیں کائنات میں اس دور میں اتنی اور کسی نے نہیں کاٹیں....

نہ ''رب'' میں اشتراک نہ ''اب'' میں اشتراک:

ہمارا تو یہ عقیدہ ہے.... کہ نہ رب میں اشتراک ہے نہ اب میں اشتراک ہے....اب کہتے ہیں باپ کو....اور رب کہتے ہیں خدا کو....کوئی آدمی تجھ

سے پوچھے....کہ تیرے بھائی کتنے ہیں....؟ آپ کہیں کہ پانچ....یہ خوشی کی بات ہے....کوئی پوچھے کہ تیرے ماموں کتنے ہیں....؟ آپ کہیں سات....یہ خوشی کی بات ہے....کوئی پوچھے کہ تیرے چچے کتنے ہیں....؟ آپ کہیں چھ یہ خوشی کی بات ہے۔اور لیکن کوئی آدمی پوچھے....کہ تیرے باپ کتنے ہیں....؟ باپ کا ایک ہونا....یہ خوشی کی بات ہے....

اور جب تم سے کوئی آدمی پوچھے کہ تیرے نبی کتنے ہیں....؟ آپ کہیں کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار....تم سے پوچھے کہ صحابی کتنے ہیں....؟ تو آپ کہیں کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار....تم سے پوچھیں کہ محدث کتنے ہیں....؟ آپ کہیں کہ ڈیڑھ لاکھ....تم سے پوچھیں کہ مفسر کتنے ہیں....؟ آپ کہیں کہ ستر ہزار....اور لیکن کوئی آدمی پوچھے کہ تیرے رب کتنے ہیں....؟ تو رب ایک ہے....رب ایک ہے اور اب بھی ایک ہے....

عقد اور عقیدہ:

ایک عارضی بات پر غور کریں....تاکہ میں اپنی بات کو شروع کروں....ایک آدمی کا نکاح ہوجائے کسی لڑکی کے ساتھ....عربی زبان کے اندر نکاح کو کہتے ہیں ''عقد''....عقد کا معنی کیا ہے....؟ سیڑھا باندھنا....گرھا باندھنا....عقد کا معنی کیا ہے؟ گرھا باندھنا....ہم کہتے ہیں کہ فتح محمدؐ کی گرھا فلاں لڑکی کے ساتھ باندھی گئی ہے....کیا مطلب....؟ کہ فلاں لڑکے کا عقد ہوگیا فلاں لڑکی کے ساتھ....یعنی گرھا باندھی گئی....اب اگر وہ فتح محمد جس کے ساتھ اس لڑکی کی گرھا باندھی ہے.... پندرہ دن ہوگئے ہیں شادی کو....وہ اندر اپنی بیٹھک میں دیکھے اپنی بیوی کو جس کے ساتھ اس لڑکے کا عقد ہوا ہے....وہ روشن دان سے کسی لڑکے کی طرف دیکھ رہی ہے....وہ اپنی بیوی کو قتل کرے گا یا نہیں....؟ (کرے گا) اگر اس کے پاس غیرت موجود ہے....تو وہ قتل کرے گا ۔یا طلاق دے گا....یا پنچایت اکٹھی کرے گا....یا اپنی بیوی کو واپس سسرال بھیج دے گا....اس کے اندر ایسی غیرت ہے، کہ جس لڑکی کا عقد ہوا ہے اس کے ساتھ....اس کی غیرت چاہتی ہے کہ کسی کی طرف دیکھے بھی نہ....حالانکہ وہ اس کے ساتھ نہیں گئی....اس کے بستر پر جا کر غیر کے اکٹھے سوئی نہیں....صرف اس (خاوند) نے دیکھا ہے....اور سمجھا کہ چونکہ اس کی گرھا میرے ساتھ باندھی گئی ہے....تو میں یہ برداشت نہیں کرسکتا....کہ میرے ساتھ گرھا کے بعد یہ کسی کی

طرف دیکھے....اور اسی عقد سے ہے ''عقیدہ''....عقد کا معنی بھی گرہ باندھنا....

اور عقیدے کا معنی بھی گرہ باندھنا....جب ہم کہتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ توحید ہے....کلمہ پڑھتے ہیں....اور ادھر ہماری گرہ رب کے ساتھ باندھی گئی ہے....تو جب تیری گرہا اس لڑکی کے ساتھ باندھی جائے تو تیرا نظریہ ہے کہ یہ لڑکی کسی اور کی طرف دیکھے بھی نہ۔ یہ اتنی تیری غیرت ہے، لیکن جب تیری گرہ رب کے ساتھ باندھ دی جائے....تو، تو رب کو اپنے جیسا بھی غیرت مند نہیں سمجھتا....تو کہتا ہے کہ جس کی گرہا میرے ساتھ ہوگئی وہ کسی کی طرف دیکھے بھی نہ....اور جب تیری گرہ رب کے ساتھ ہوجائے اور تو در، در پہ پھرے....

اوئے! تو قبر والوں کو کہہ مشکل کشا....تو علی ہجویری کو کہہ داتا....تو پیر جیلانی کو کہہ کشتی بچا....تو پیروں کو کہہ مدد دیں....تیری عورت غیر مرد کی طرف دیکھے تو تیری غیرت کے خلاف ہے....اور تو رب کو اتنا غیرت مند بھی نہیں سمجھتا....کہ گرہا اپنے رب کے ساتھ باندھ کے....سجدہ قبر کو کرے....طواف قبروں کا کرے....مدد غیروں سے مانگے....قبروں سے حاجتیں مانگے....غیر کو مدد کے لئے پکارتا پھرے....تو بتا رب کی غیرت کہاں جائے گی....یہی غیرت کا تقاضا ہے....

شرک اتنا بڑا گناہ:

شرک اتنا بڑا گناہ ہے کہ رب نے فرمایا....انّ اللہ لایغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذالک....

میں شرابیوں کو معاف کردوں گا....میں گناہ گاروں کو معاف کردوں گا....

لیکن جو شرک کرے گا....اس کو کوئی معافی نہیں....حتی کہ اگر خدانخواستہ میرا نبی بھی اگر شرک میں مبتلا ہوگیا....اس کی بھی نبوت چھین لوں گا....رسالت چھین لوں گا....لئن اشرکت لیحبطنّ عملک اس کے عمل ضائع کردوں گا....یعنی غیر کی طرف دیکھنا اللہ کو اتنا ناپسند ہے....کہ نبیوں کی نبوت ختم....رسولوں کی رسالت ختم....

تو غیر کی طرف دیکھ کر نمازیں کیسے بچائیگا....؟ روزے کیسے بچائے گا....عقیدے کا پتہ چلا ہے....؟ یہ ہے عقیدہ....اس کو کہتے ہیں عقیدۂ توحید....سمجھ آگئی بات....؟ (جی ہاں) اللہ کے سوا کوئی مدد نہیں کرسکتا....نبی بھی نہیں کرسکتا....ولی بھی نہیں کرسکتا....اللہ کے حکم کے بغیر....یہ قرآن کہتا ہے میں نہیں کہتا....سمجھ میں آگئی ہے بات....؟ (جی ہاں)

شرک کے موضوع پہ ہمارا اہلسنت والجماعت کا عقیدہ ہے....کسی نے یہ عقیدہ آلاٹ نہیں کرایا....کہ کوئی کہے کہ میری آلاٹ منٹ ہے اور تم اس عقیدے کے خلاف ہو....ہمیں کسی سے ٹکٹ نہیں لینا....نہ ہمیں سٹرٹیفکیٹ لینا ہے....میری بات سمجھ میں آگئی....؟

مماتی طبقے کا قیام وسربراہ:

اور اب اگلی بات یہ سمجھو....کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں....کہ پیغمبر قبر میں زندہ نہیں ہیں....ان کے ساتھ ہمارا اصل اختلاف کیا ہے....؟ نبی قبر میں زندہ نہیں....وہ کیا کہتے ہیں....پہلی بات یہ ذہن میں رکھئے!....کہ حضرت مولانا سید عنایت اللہ شاہ بخاری....یہ اس طبقے کے سربراہ ہیں جو کہتے ہیں....کہ نبی قبر میں زندہ نہیں ہیں....سید عنایت اللہ شاہ بخاری بزرگ نہیں....عمر رسیدہ نہیں....ان سے پہلے تیرہ سو سال کی اسلام کی تاریخ میں کسی انسان کا یہ عقیدہ نہیں کہ نبی قبر میں زندہ نہیں ہیں....پیغمبر کا قبر میں مُردہ ہونے کا عقیدہ تیرہ ساڑھے تیرہ سو سال میں کسی انسان کا....کسی عالم کا....کسی مفسر کا....کسی خطیب کا....کسی امام کا....کسی مجتہد کا یہ عقیدہ نہیں....حیات کے بارے میں....وفات کے بارے میں کچھ اختلاف ہے....روایات مختلف ہیں....سید عنایت اللہ شاہ بخاری سے پہلے یہ دنیا میں کسی کا عقیدہ نہیں تھا....اس موضوع پر بات کرنا بھی فضول سمجھا جاتا تھا....یہ ایک مسلّم چیز ہے کہ نبی قبر میں حیات ہیں....اور سورج جو چڑھا ہوا ہو....تو ہم یہ ثابت کردیں کہ سورج چڑھتا ہے....یہ دیکھو بھائی یہ سورج ہے....لوگ کہیں گے یار یہ عجیب بات ہے کہ سورج تو نظر آرہا ہے....اسی طرح چودہ سو سال تک سورج چڑھا ہوا نظر آتا رہا....لیکن جب کسی نے کہا کہ یہ سورج ہی ٹھیک نہیں....تو پھر آدمیوں کو بھی چاہئے کہ سورج کا ذکر ہی نہ کریں....کیوں؟ اس لئے کہ اس کے بارے میں اختلاف کھڑا ہوگیا....

چودہ سو سال پہلے اسلام کی تاریخ میں یہ اختلاف کسی نے نہیں کیا کہ پیغمبر قبر میں زندہ نہیں ہیں....یہ میری بات یاد رکھئے!

مماتی طبقہ معرض وجود میں کیوں آیا....؟

میرا یہ دعویٰ ہے، میرا یہ چیلنج ہے اگر اس مجمع میں سے کوئی آدمی ہے کہ حضور علیہ السلام کی حیات کا انکار سید عنایت اللہ شاہ بخاری سے پہلے کسی نے کیا ہے....اس

پورے مجمع میں.... اگر کسی کے پاس کسی عالم کا کوئی قول اور کوئی اثر موجود ہو.... تو وہ کاغذ پر لکھ کر میری طرف بھیجے.... حیات کی بات کرتا ہوں.... وہ کیا کہتے ہیں.... کہ پیغمبرؑ جب فوت ہوئے ہیں.... اٹھا کر قبر میں رکھ دیا گیا ہے.... اور پیغمبر کی روح کا جسم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں.... نبی کا وجود نعوذ باللہ بغیر روح اور بے جان آج تک قبر میں پڑا ہے.... یہ ان کا عقیدہ ہے.... یہ عقیدہ کیوں پیدا ہوا....؟ تم یہ سمجھو گے.... کہ ساڑھے بارہ یا چودہ سو سال تک.... یہ عقیدہ نہیں پیدا ہوا آج یہ عقیدہ کیوں پیدا ہوا ہے....؟ یہ عقیدہ اصل میں پیدا ہوا ہے ہمارے بریلوی حضرات کے تشدد کی وجہ سے....

یہ عقیدہ کسی علم اور عقل کی دلیل سے ثابت نہیں.... بریلویوں نے کہا کہ نبی کو موت ہی نہیں آئی.... وہ کہتے ہیں کہ موت آئی نہیں.... اور انہوں نے کہا کہ تمہیں....؟ موت آئی ہے اور آج تک مردے پڑے ہیں.... اگر موت نہیں آئی تو پھر زندہ لوگوں کو قبروں میں رکھ دیا ہے.... یہ بات کر کے نا.... اس عمل کا رد عمل ہے.... کہ بریلویوں نے کہا کہ نبی کو موت ہی نہیں آئی.... اور انہوں نے (مماتی ٹولہ) نے کہا کہ آئی ہے.... اور آج تک آئی ہوئی ہے.... یہ عقیدہ نہ کسی قرآن کی دلیل سے ثابت ہے.... نہ حدیث سے ثابت ہے.... نہ کسی صحابہ کی جماعت سے ثابت ہے.... یہ صرف بریلوی حضرات کی ضد کا نتیجہ ہے.... بات سمجھ میں آ رہی ہے....؟ اب میں تمہیں بتاتا ہوں....

جھوٹے طبقے کی من گھڑت دلیل:

جھوٹے طبقے کی من گھڑت دلیل یہ ہیکہ جب انہوں نے بریلوی حضرات کی ضد میں یہ عقیدہ بنا لیا.... اب اس کے بعد اس پر دلیلیں قائم کرنے کے لئے قرآن کی آیتوں کا ترجمہ غلط کرنا شروع کر دیا ہے.... اور وہ آیتیں میں نے آپ کے سامنے پڑھیں ہیں۔ اب میں اس کا ترجمہ آپ کو سنانا چاہتا ہوں۔ جونسی آیتیں وہ پیش کرتے ہیں.... میں چاہتا ہوں کہ وہ میں پیش کر کے ان ہی آیتوں میں سے نبی کی حیات ثابت کروں.... اگر میں انہی آیتوں میں سے نبی کی حیات ثابت کر دوں.... تو پھر تو تجھے مان لینی چاہئے.... کہ ہمارا اور ان کا یہ فرق ہے۔

مماتی ٹولے کی پہلی دلیل:

سب سے پہلی دلیل.... ان لوگوں کی.... جو پیغمبرؑ کی حیات کے قائل نہیں ہیں.... جن کو ہمارے عام لوگ مماتی ٹولہ کہتا ہے.... اور ان کے پاس جب کوئی عام آدمی نیا نیا

جاتا ہے نا.... تو اس کو قرآن کی یہ آیت سناتے ہیں.... کہ انک میت وانھم میتون.... اے پیغمبرؑ! تو مردہ ہے اور سارے نبی مُردے ہیں....

یہ کہتے ہیں کہ قرآن تو آپ کو مردہ کہہ رہا ہے اور جب قرآن مردہ کہہ رہا ہے تو پھر کون سی بات ہے.... تو ہمارا عام آدمی پریشان ہو جاتا ہے کہ دیکھو انک میت، میت کا لفظ بھی موجود ہے.... تو میت تو مردے کو کہتے ہیں....

پہلی دلیل کا رد:

اگر اسی لفظ پر نبی کی حیات ثابت ہو جائے تو پھر آپ کو بات ماننی چاہئے نا.... مجھے ایک بات کا کوئی جواب دے پورے مجمع میں ہے.... کہ یہ آیت پیغمبرؑ پہ نبی کی وفات سے پہلے اتری یا بعد میں اتری۔ (پہلے اتری) تو جس وقت نبی زندہ تھے تو اسی وقت ہی یہ آیت اتری تو اس وقت یہ آیت کب صحیح ہو سکتی ہے آیت کا معنی ہے پیغمبر تو مردہ ہے حالانکہ نبی تو اس وقت زندہ تھے۔ سمجھ معنی کو.... قرآن کہتا ہے انک میت اے پیغمبرؑ! تو مردہ ہے انھم میتون اور سارے نبی مردہ ہیں.... یہ آیت کب اتری؟ نبی کی زندگی میں.... اگر نبی کی زندگی میں اتری ہے.... تو پھر اس آیت کا معنی صحیح نہیں ہے، کیونکہ نبی زندہ تھے اور قرآن کہہ رہا تھا کہ تو مردہ ہے.... اور اگر نبی کی وفات کے بعد اتری ہے.... تو پھر یہ قرآن نہیں.... کیونکہ قرآن ختم ہو گیا.... الیوم اکملت لکم دینکم.... اللہ فرماتے ہیں.... کہ "نبی آج دین میں نے تیرے اوپر مکمل کر دیا ہے".... دین کے مکمل ہونے کے بعد جو آیت اترے وہ قرآن نہیں ہے.... اگر زندگی میں اتری ہے تو پھر معنی صحیح نہیں ہے.... اس بات کو ختم کر دے سارا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ انک میت اے پیغمبر تو مردہ ہے.... "وانھم میتون" اور یہ ساری دنیا مردہ ہے.... سارے لوگوں کی طرف اشارہ ہے.... بعض نے نبی مراد لئے ہیں.... لیکن عام طور پر مفسرین نے کہا ہے.... کہ یہ جتنے بھی دنیا میں اور جتنے بھی صحابہ ہیں.... یہ بھی سارے مردہ ہیں.... قرآن کہہ رہا ہے.... اے پیغمبر تو بھی مردہ ہے اور سارے لوگ مردہ ہیں.... اور آیت اتری اس وقت جب کہ نبی زندہ تھے.... تو اس آیت کا معنی تو مجھے سمجھا دے.... کہ نبی کی زندگی میں نبی کو قرآن کہے تو مردہ ہے.... اور پیغمبر تو ہوں زندہ پھر اس کا معنی کیا ہے؟ اگر اس کا معنی سمجھ آ گیا تو نبی کی حیات کا مسئلہ اس سے ہی

نکل جائے گا....قرآن کی یہ آیت ہے....انک میت.... اے پیغمبر! تو مردہ ہے....یہ آیت کا زر معنی ہے....وانھم میتون....اور جتنے لوگ تیرے اردگرد ہیں یہ بھی مردہ ہیں ....اس سے معلوم ہوا....کہ نبی کی موت اور ہے....اور لوگوں کی موت اور ہے....کیوں؟ اگر نبی کی موت اور لوگوں کی موت ایک ہوتی تو قرآن کہتا انکم میتون.... قرآن نے کہا انک میت آئے پیغمبر تو مردہ ہے....وانھم میتون اور سارے لوگ مردہ ہیں....

قرآن نے نبی کی موت کو علیحدہ کر دیا ہے....اور لوگوں کی موت کو علیحدہ کر دیا ہے.... تو معلوم ہوا....کہ جو موت لوگوں کی ہے وہ موت نبی کی نہیں ہے....اگر کسی جگہ پر قرآن کہتا انکم میتون.... یہ قرآن ایسی کتاب ہے کہ جس میں لفظ زائد کوئی نہیں....پیغمبر کو قرآن کہتا انک میت.... کہ آئے پیغمبر تو مردہ ہے وانھم میتون....اور ساری دنیا مردہ ہے ایک یہ ہے کہ ہم بھی اس کا معنی کر دیتے ہیں ٹھیک ہے....اور ایک یہ ہے کہ چودہ سو سال کے مفسرین سے اس کا معنی پوچھیں....ٹھیک ہے....ابوبکر سے پوچھئے، عمر سے پوچھئے، عثمان غنی سے پوچھئے، علی المرتضٰی سے پوچھئے کہ اس کا معنی کیا ہے؟ کس سے پوچھئے؟.... پہلے والے لوگوں سے....ٹھیک ہے نا بھائی اپنی عقل والا معنی تو نہ کریئے....ان لوگوں نے معنی کیا اپنی عقل والا....اور لوگوں کو دیا دھوکہ....تو ہم معنی پوچھتے ہیں چودہ سو سال کے مفسرین سے.... کیونکہ اس آیت کا معنی اگر ہم کریں....تو بات سمجھ میں نہیں آتی.... معنی آیت کا انک میت.... اے پیغمبر! تو مردہ ہے وانھم میتون اور ساری دنیا مردہ ہے۔

اور اس وقت نبی زندہ تھے....تو نبی جس وقت زندہ تھے تو قرآن کہہ رہا ہے....تو مردہ ہے....تو قرآن کا معنی سمجھ میں نہیں آیا....قرآن کی غرض صحیح سمجھ میں نہیں آئی (نعوذ باللہ) کہ پیغمبر تو زندہ ہیں اور قرآن کہتا ہے کہ تو مردہ ہے....

میت کی عربی تحقیق:

اس کا معنی کیا ہوگا....؟ توجہ کر!....یہ "میت" مصدر ہے.... کبھی کبھی معنی کو سمجھنے کے لئے....جب معنی سمجھ میں نہ آسکے....جب معنی بظاہر حقائق کے خلاف نظر آتا ہو....تو اس وقت مصدر کا معنی فعل فاعل کا ہوتا ہے، کیا مطلب کہ انک میت "میت" مصدر ہے....

اور یہ معنی سمجھ میں نہیں آسکتا....کہ انک میت....کہ تو مردہ ہے....اسی وجہ سے اس معنی مصدر کو....فعل اور فاعل کے معنی میں لیں گے....اور اب اس کی عبارت بنے گی.... الک تموت کیا مطلب کہ اے پیغمبر تجھے موت آئے گی....اور نبی کی موت آنے کا کوئی منکر نہیں....اور ایک باریک معنی باریک مطلب تجھے سمجھاؤں....اگر وہ باریک مطلب سمجھ میں آگیا تو سارا مسئلہ حل ہو جائے گا....آخر اس کی کیا رب کو ضرورت پڑی۔ کہ رب لے آئے "میت" اور معنی لے "تموت" کا....تو رب پہلے کہہ دیتا کہ انک تموت....کہ پہلے میت لے آ کر پھر معنی تموت کا رب کیوں لے آتا ہے....؟ بات سمجھ آ رہی ہے....؟ میت مصدر ہے....کہو میت (مصدر ہے)....

مصدر میں دوام اور استمرار کا معنی:

اور مصدر میں دوام اور استمرار کا معنی پایا جاتا ہے.... دوام کس کو کہتے ہیں؟ ہیشگی کو.... مثلاً ایک لفظ ہے سمیع صفت مشبہ.... سمیع کا معنی سننے والا....ایک لفظ ہے "سامع کا....اور سامع کا معنی بھی سننے والا....ایک ہے اس میں اسم فاعل اور ایک ہے صفت مشبہ....اسم فاعل کے اندر معنی حدوث کا ہوتا ہے....حدوث کا کیا معنی ہے....؟ کہ سننے پر ہیشگی نہیں، میں کہتا ہوں کہ فلاں حافظ سن رہا ہے....یہ سامع ہے....قرآن تم تراویح میں پڑھتے ہو....اور کہتے ہو کہ فلاں سامع ہے....لیکن اس کے سامع بننے کے پندرہ بیس دن بعد وہ سامع ختم ہو جاتا ہے قرآن ختم ہو گیا سامع بھی ختم....اور معنی تو سامع کا بھی سننے والا ہے....اس سامع کو ہم سمیع نہیں کہہ سکتے....کیونکہ سمیع کا معنی ہر وقت سننے والا....کبھی بھی سننے والی صفت اس سے دور نہ ہوئی ہو....سامع کا معنی سننے والا....کب؟ جب کوئی سنائے، اس وقت وہ سننے والا....سمیع کا معنی کہ ہر وقت سننے والا....کوئی سنائے تب بھی سننے والا....کوئی نہ سنائے تب بھی سننے کی صفت اس میں موجود ہو....یہی ہے معنی استمرار کا....ہیشگی کا....یہ صفت سمیع کی رب میں پائی جاتی ہے....کہ کوئی سنائے تب بھی سنے....کوئی نہ سنائے تب بھی سنے....ہر وقت سماعت کی صفت رب کے ساتھ خاص ہے....لیکن میں یہاں موجود ہوں....تو میرے ساتھ کوئی بات کرے.... میں وقتی طور پر....سن رہا ہوں....لیکن جب تو نے بات سنانی بند کر دی....تو میرے اندر سننے والی

صفت ختم ہوگئی.... کیونکہ تونے بات سنانی ختم کردی؟ صفت ختم ہوگئی....اس فعل میں میں سامع ضرور ہوں میں سمیع نہیں ہوں....یہی فرق ہے تموت اور میت کے اندر....انک میت آئے پیغمبر تو مردہ ہے....اگر اس کا معنی یہی ہوتا....کہ تو مردہ ہے....میت کے اندر معنی استمرار کا....ہیشگی کا پایا جاتا ہے....انک میت تو مردہ ہے....تو پیغمبر ہمیشہ مردہ ہی رہتا....لیکن اس کا معنی تموت کردیا....کہ آئے پیغمبر تجھے موت آئے گی....

یعنی جو تجھے موت آئے گی....وہ ہمیشہ نہیں ہوگی وہ عارضی ہوگی اس وجہ سے کہ موت کا پردہ آئے گا....اور پردہ آنے کے بعد جب تمہیں حیات ملے گی....تو اس حیات کے بعد تمہیں موت نہیں آئے گی.... تموت کے اندر عارضی موت کا ذکر ہے....اور میت کے اندر مستقل موت کا ذکر ہے....اسی وجہ سے میت کا معنی نہیں کیا جاسکتا....اس وجہ سے کہ محمد کو مستقل موت نہیں آئی.... انک میت.... کہ تجھے موت آئیگی....قرآن اللہ کے نبی کو فرما رہا ہے....کہ تجھے موت آئے گی....معلوم ہوا....کہ نبی کی موت اور عام لوگوں کی موت میں فرق ہے....جب یہ پتہ چل گیا.... کہ نبی کی موت کو قرآن نے ذکر علیحدہ کیا....اور عالم کے لوگوں کی موت کا ذکر علیحدہ کیا....اب توذرا کیفیت دیکھ لے....جب پیغمبر کی موت اور عام لوگوں کی موت میں فرق ہے....

پیغمبر اور عام لوگوں کے کفن میں فرق:

تو ادھر پیغمبر کے کفن میں اور عام لوگوں کے کفن میں بھی فرق ہے.... وہ کس طرح فرق ہے؟ توجہ کرو!....تو مرجاتا ہے....تو تیرے کپڑے اتارے جاتے ہیں....لیکن جب نبی کی وفات ہوتی ہے تو نبی کے کپڑے نہیں اتارے جاتے....تیری موت اور نبی کی موت میں فرق ہے....تیرے کفن اور نبی کے کفن میں بھی فرق ہے....تو مرجائے تو تیرا جنازہ اٹھا کر قبرستان میں لوگ لے جاتے ہیں۔لیکن نبی کی تدفین وہاں ہوتی ہے جہاں نبی کی وفات ہوئی....نبی کی وفات عائشہ کے حجرے میں ہوئی ہے....اور اسے اٹھا کر ایک قدم باہر لے آنے کی اجازت نہیں ہے....کیوں؟ کہ نبی کو اللہ وہاں موت دیتا ہے....کہ جہاں اس کی قبر بنی ہوتی ہے....اسی وجہ سے تیری موت میں بھی فرق ہے۔تیری موت اور نبی کی موت اور ہے....تیرا کفن اور نبی کا کفن اور ہے....

تیرا دفن اور نبی کا دفن اور ہے....تیری موت اور نبی کی موت کو قرآن نے علیحدہ ذکر کیا ہے ....اگر ایک ہی ہوتی تو قرآن کہتا ''انکم میتون'' تم سب کو موت آئے گی....نبی کی موت کو قرآن نے ذکر علیحدہ کیا ''انک میت'' اے پیغمبر تجھے موت آئے گی....وانھم میتون ....لوگوں کو موت آئے گی نبی کی موت آنے کا کوئی منکر نہیں....نبی کو موت آئی....لیکن یہ بات مسلمان کے لئے ہے....کہ موت آنے کے بعد قبر میں جب بندے جاتے ہیں....ان کو حیات ملتی ہے....سوال وجواب کے لئے حیات ملتی ہے....ان سوال وجواب کے لئے جب نبی کو حیات ملی ہے....تو اس حیات کے بعد نبی کو موت آئی ہو....اس پر ایک روایت ضعیف کوئی ثابت کرے....قرآن کی کوئی آیت ثابت کرے....انبیاء کی چالیس لاکھ احادیث میں سے کوئی ایک حدیث ثابت کرے۔ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ میں سے کوئی روایت ثابت کرے.... کہ نبی کو قبر میں حیات ملی ہے اور اس کے بعد موت آئے گی۔ہاں میں تجھے پیغمبر کا فرمان ہمیشہ کی حیات کے لئے سناتا ہوں....اگر اس فرمان کو تو ضعیف کہے....تو چلو تو اپنے دعوے پر کوئی دلیل پیش کر....پیغمبر کی موت اور عام لوگوں کی موت میں فرق ہے....کیوں....؟ اس وجہ سے کہ نبی کے کفن اور عام لوگوں کے کفن میں بھی فرق ہے....اور نبی کے غسل میں اور عام لوگوں کے غسل میں فرق ہے....کیونکہ تجھے جب غسل دیا جاتا ہے تو کپڑے اتارے جاتے ہیں....لیکن محمد کو غسل تختہ پر دیا گیا۔لیکن نبی کے کپڑے نہیں اتارے....اوئے جس پیغمبر کے کفن اور تیرے کفن میں فرق ہے....جس پیغمبر کے دفن اور تیرے دفن میں فرق ہے....جس پیغمبر کے غسل اور تیرے غسل میں فرق ہے....جس پیغمبر کی موت اور تیری موت میں فرق ہے....اور اس پیغمبر کی حیات اور تیری حیات میں بھی فرق ہے....

پیغمبر کی حیات کے بارے میں پہلی دلیل:

اب ایک بات یاد رکھئے! حضور علیہ السلام کی ایک حدیث ہے....اور یہ حدیث مسلم شریف میں ہے....مسلم شریف بخاری شریف کے بعد دوسری کتاب ہے....حدیث کیا ہے....**الانبیاء احیاءٌ فی قبورھم یصلّون**. تمام نبی قبروں میں زندہ ہیں۔اور نماز پڑھتے ہیں یہ نبی کی حدیث ہے لفظ بڑے تھوڑے ہیں لیکن معنی بڑا جامع ہے....

''الانبیاء احیاء'' نبی سارے زندہ ہیں.... ''فی قبورھم'' قبروں میں.... نبی زندہ ہیں.... کس نے فرمایا؟ نبی علیہ السلام نے.... حضور نے فرمایا:.... کہ تمام انبیاء قبروں میں زندہ ہیں.... یا تو اس حدیث کو کوئی ضعیف ثابت کرے.... اگر کوئی شخص ضعیف ثابت نہیں کرسکتا.... تو پھر اس پر ایمان لے آنا اس طرح فرض ہے جس طرح قرآن پہ ایمان لے آنا فرض ہے....

الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلّون وفی روایة یحجّون....

پوری روایت ہے.... کہ پیغمبر سارے قبروں میں زندہ ہیں.... یہ نبی کا فرمان ہے....

اور ایک اور بات یاد رکھیں.... کہ کوئی آدمی کہے میں تو اس بات کو مانتا بھی نہیں.... تو یہ منکر حدیث ہو گیا نا.... قرآن کی نص قطعی سے پیغمبر قبر میں زندہ ہیں.... میں قرآن کی نص قطعی سے ثابت کرتا ہوں.... کہ پیغمبر قبر میں زندہ ہیں....

پیغمبر کی حیات کے بارے میں دوسری دلیل:

بخاری شریف کی روایت ہے.... حضور فرماتے ہیں .... وفات کے وقت کہ عائشہ خیبر کے اندر جو مجھے زہر دیا گیا تھا.... اس زہر کی وجہ سے آج شاہ رگ کٹ رہی ہے.... اور میری موت اس شاہ رگ کے ساتھ واقع ہو رہی ہے.... پیغمبر کو جو زہر یہودیوں نے خیبر میں دیا ہے.... نبی فرماتے ہیں کہ اس زہر کا اثر آج میں محسوس کر رہا ہوں.... اور اس زہر کے ساتھ میری موت واقع ہو رہی ہے.... یہ بخاری شریف کی حدیث ہے.... اور حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے .... اس روایت میں کوئی شک ہے....؟ (نہیں) جب یہ روایت صحیح ہے.... اس کا مطلب ہے کہ پیغمبر کی وفات زہر کے ساتھ ہوئی.... اور زہر کے ساتھ جو موت آئے وہ موت ہوتی ہے شہادت کی .... اور شہید کو قرآن نے فرمایا ہے.... کہ یہ زندہ ہے.... شہید کو قرآن نے کیا کہا ہے؟۔

''ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ اموات''....

اللہ کے راستے میں جو مر جائے اسے مردہ نہ کہو....

اس کو تو ہم مردہ نہیں کہتے.... لیکن جو کہتے ہیں وہ خود ہی مماتی بن جاتے ہیں.... کہ پیغمبر کی وفات زہر کے ساتھ ہوئی.... اور جو آدمی زہر کے ساتھ دنیا سے رخصت ہو جائے وہ

شہید ہوتا ہے.... یہ قرآن کی آیت ہے.... دوسری نبی کی حدیث آپ کو سنائی ہے۔ **الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون** تمام نبی قبروں میں زندہ ہے۔

تیسری دلیل:

من صلی علی عند قبری..... جو آدمی میری قبر پہ کھڑا ہو کر مجھ پر درود پڑھتا ہے.... **فسمعتہ**.... میں اس درود کو سنتا ہوں اپنے کانوں کے ساتھ.... یہ فرمان کالی کملی والے کا ہے....

فسمعتہ ومن صلّی علی نائیا.... جو دور سے سلام پڑھا جاتا ہے.... چونکہ میں ہر جگہ موجود نہیں.... اس وجہ سے وہ درود و سلام فرشتے میرے پاس لے کر آتے ہیں.... کہ فلاں امتی نے آپ پر سلام بھیجا ہے.... وہ سلام بھی مجھ تک پہنچ جاتا ہے.... اب اس روایت پہ بعض آدمی اعتراض کرتے ہیں.... کہ یہ روایت ضعیف ہے.... ہم ایک منٹ کے لئے تسلیم کرتے ہیں.... کہ یہ روایت ضعیف ہے.... کہ جس روایت میں نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں درود خود سنتا ہوں.... ان دوستوں کو میں درخواست کرتا ہوں.... کہ جس روایت میں نبی علیہ السلام نے فرمایا.... کہ میں درود خود سنتا ہوں.... اگر یہ ضعیف ہے.... تو پھر تم اسی طرح کی کوئی ضعیف روایت پیش کرو.... کہ جس میں نبی علیہ السلام یہ فرمائیں.... کہ میں نہیں سنتا.... نبی نے اتنی بات فرمائی ہو کہ میں نہیں سنتا.... اور لوگو! تم جو مرضی کرو.... میں نہیں سنتا....

عجیب نادانی:

ایک آدمی کہنے لگا.... کہ اچھا یہ بتاؤ کہ ایک آدمی مر گیا.... دریا میں بہہ گیا.... ٹکڑے ٹکڑے اس کے ہو گئے .... بتاؤ وہ آدمی سنتا ہے .... اس کو عذاب کہاں ہوتا ہے؟.... یہ وہ آدمی ہے جس کو قبر میں عذاب ہی نہیں ہوتا.... کیونکہ روح کا تعلق جسم کے ساتھ نہیں ہے.... اس وجہ سے قبر میں عذاب بھی نہیں ہوتا.... میں نے کہا کہ عذاب ہوتا ہے.... اس نے کہا بتاؤ ایک آدمی آگ میں جل گیا.... جلنے کے بعد اس کا جسم ریزہ ریزہ ہو کر ہوا میں اڑ گیا.... اس کو عذاب کہاں ہوتا ہے....؟ اس کے ٹکڑے ٹکڑے دریا میں بہہ گئے۔ اس کو عذاب کہاں ہوتا ہے....؟ میں نے کہا کہ اگر اس کو عذاب مجھے دینا ہوتا تو یہ مشکل ہے.... اس کے ٹکڑے ٹکڑے ایک جگہ پہ جمع کرنا.... میرے لئے مشکل ہے....

اس کے ریزے ریزے میرے لئے جمع کرنا مشکل ہے....

خدا کو کیا مشکل؟

اگر عذاب اس نے دینا ہو.... کہ جس نے قطرے سے بندہ بنایا ہے
اگر عذاب اس نے دینا ہو.... کہ جس نے مٹی سے بندہ بنایا ہے....
اسے اس کے ذرے اکٹھے کرنا کوئی مشکل نہیں....

نبی کی روح کے بارے میں مولانا نانوتویؒ نے خوب کہا:

میرے دوستو! ایک بات مولانا قاسم نانوتویؒ نے بڑی عجیب کہی ہے.... اس میں حضرت نانوتوی کا بعض لوگوں نے کہا کہ تفرد ہے.... کہ یہ ان کے اکیلے کی بات ہے اور کسی کی نہیں.... ''آب حیات'' حضرت نانوتوی کی کتاب ہے.... اس میں انہوں نے لکھا ہے.... کہ اللہ نے پیغمبر کی روح کو جب جسم سے قبض کی.... تو کہاں رکھی....؟ یہ بات بڑی عجیب ہے.... رب نے اپنے نبی کی روح کو.... جب قبض کی ہے تو کہاں رکھی ہے.... چاہئے تو یہ تھا.... کہ جب نبی کے جسم سے روح نکالی جائے.... تو اس روح کو اس جسم کے ساتھ اچھی جگہ پہ رکھی جائے، کیونکہ اعلیٰ علیین کا معنی اعلیٰ مقام ہے.... میرے جسم سے روح نکلے تو اعلیٰ علیین مجھ سے بھی اعلیٰ ہے.... اس وجہ سے میری روح وہاں چلی جائے.... تمہاری روح وہاں چلی جائے.... لیکن جب نبی کے جسم سے روح کو قبض کیا گیا.... تو نبی کے جسم سے اعلیٰ تو کائنات میں کوئی چیز ہے بھی نہیں۔ نہ عرش ہے نہ فرش ہے.... اس وجہ سے حضرت نانوتوی فرماتے ہیں.... کہ حضور کی روح کو جب قبض کیا گیا.... تو رب نے اس روح کو پوری کائنات میں دیکھا.... کہ میں کہاں رکھوں۔ جب کوئی جگہ نہ ملی.... تو اس روح کو نبی کے جسم میں ہی رکھ دیا.... کیوں کہ نبی کے جسم سے بہتر کوئی جگہ نہیں.... اوئے روح تو اس جگہ سے اعلیٰ جگہ پر ہونی چاہئے.... اور اعلیٰ جگہ نبی کے جسم کے علاوہ ہے کوئی نہیں.... تو اسی وجہ سے رب نے اس روح کو دوبارہ محمدؐ کے جسم میں ہی لوٹا دیا.... تا کہ دنیا کو پتہ چلے.... کہ اس جسم سے بہتر کائنات میں کوئی چیز نہیں.... یہ جسم ہی اس لائق ہے کہ اس جسم میں نبی کی روح رہ جائے....

پیغمبر کے جسم کو چھونے والی مٹی، کعبہ اور عرش سے بھی افضل ہے:

ایک بات یاد رکھو!.... توجہ کرو!.... حضورؐ کے روضہ اقدس کے بارے میں مولانا رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے.... کہ حضورؐ کے روضہ کے اندر جو مٹی موجود ہے.... جس مٹی کو نبی کا جسم لگا ہے

.... اس مٹی کا درجہ عرش اور فرش سے بھی زیادہ ہے.... یہ قاسم نانوتویؒ اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے لکھا ہے.... میں نے بڑا غور کیا ہے کہ اس کا کیا مطلب ہے.... کہ رب کے عرش سے بھی اعلیٰ.... انہوں نے فرمایا ہے کہ خانہ کعبہ سے بھی اعلیٰ.... اس مٹی کا درجہ جو محمدؐ کے جسم سے لگ گئی ہے.... اس پہ بڑی غور کی ہے کہ یہ کیا بات فرمائی ہے.... لیکن جب امام غزالی کی تصنیفات پڑھی ہیں.... ہائے پاؤں سے زمین نکل گئی ہے کہ نانوتویؒ تیری گہرائی جہاں پہنچی ہے وہاں کائنات نہیں پہنچی....

حضرت نانوتویؒ فرماتے ہیں.... کہ خانہ کعبہ کی عظمت اس وجہ سے ہے کہ خانہ کعبہ کے اوپر اللہ کی تجلی ہے.... اس وجہ سے خانہ کعبہ کا مقام ساری کائنات کی مسجدوں سے زیادہ ہے.... اور تمام مسجدوں پر اللہ کی تھوڑی تھوڑی تجلی ہے.... اس وجہ سے ان کا مقام کم ہے.... اور کعبہ کے اوپر زیادہ تجلی ہے۔ کیونکہ کعبہ اللہ کا سب سے پہلا اور سب سے بڑا گھر ہے.... قاسم نانوتویؒ فرماتے ہیں.... کہ کعبہ کی عظمت اس وجہ سے بلند ہے کہ اس کے اوپر اللہ کی سب سے زیادہ تجلی ہے.... اور اللہ کی تجلی کعبہ سے بھی زیادہ اس جگہ پہ ہے جہاں اللہ کا مقام ہے.... اور جہاں نبی کا وجود ہے وہاں اللہ کی تجلی کعبہ سے بھی زیادہ ہے.... اور جہاں رب کی تجلی زیادہ ہو تو وہاں اس مٹی کا درجہ بھی زیادہ.... جب کعبہ کے بے ترتیب پتھروں پہ تجلی پڑ جائے تو وہ سب سے اونچا مرتبہ پر پہونچ گیا۔ اور جب اس مٹی پہ جاوے.... جس مٹی کے اندر تاجدار رسالت موجود ہیں.... اس مٹی کا درجہ عرش اور کعبہ سے اونچا ہوا یا نہیں ہوا....؟ (ہوا) یہی اہل سنت کا عقیدہ ہے.... یہ بات یاد رکھو....

سماع موتیٰ برحق ہے:

ایک آدمی کہنے لگا کہ کیا قرآن میں یہ نہیں آیا.... کہ انک لاتسمع الموتیٰ؟ اے پیغمبر! تو مُردوں کو نہیں سنا سکتا.... آپ کہتے ہیں کہ مُردے سنتے ہیں.... قرآن نبی کو کہتا ہے.... کہ تو مُردوں کو نہیں سنا سکتا....

میں پوچھتا ہوں.... ایک بات کا تو مجھے جواب دے.... قرآن ابو جہل کو کیا کہتا ہے.... عتبہ اور شیبہ کو کیا کہتا ہے....؟ قرآن کہتا ہے ''صم بکم عمی''.... گونگے تھے، اندھے تھے، بہرے تھے۔ تو بتا! وہ بہرے تھے....؟ ان کی آنکھیں نہیں تھیں....؟ ان کے کان نہیں تھے....؟ وہ گونگے تھے بولتے نہیں تھے....؟ بولتے تھے نا....؟ (جی) اور قرآن نے کہا کہ تم گونگے ہو.... قرآن نے کہا کہ تم اندھے ہو.... قرآن نے کہا کہ تم بہرے ہو.... بتا قرآن کی یہ بات صحیح ہوئی یا

نہیں ہوئی....؟ (نہیں ہوئی) ٹھیکی والو! ذرا توجہ کرو.... قرآن کہتا ہے صمٌ بکمٌ .... او گونگے !.... او نابینے !.... او بہرے !.... ان کو قرآن کہتا ہے جو بولتے بھی تھے .... جو دیکھتے بھی تھے۔ جو سنتے بھی تھے .... لیکن قرآن ان کو کہتا ہے .... کہ یہ نہیں سنتے تھے .... قرآن ان کو کہتا ہے کہ یہ نہیں دیکھتے .... قرآن ان کو کہتا ہے کہ یہ نہیں بولتے .... مجھے اس کا مطلب تو بتادے؟ اور پھر انک لاتسمع الموتی کا مطلب میں بتادیتا ہوں.... صمٌ بکمٌ عمیٌ فھم لایرجعون .... قرآن کہتا ہے مکہ کے مشرکوں کو اندھے تھے .... بہرے تھے .... گونگے تھے .... حالانکہ نہ وہ اندھے تھے نہ وہ بہرے تھے .... ان کی آنکھیں بھی تھیں ان کی زبانیں بھی تھیں .... ان کے کان بھی تھے۔

کفار کو صمٌ بکمٌ عمیٌ کہنے کا مطلب:

وہ گونگے تھے کا مطلب یہ ہے کہ .... وہ حق کی بات نہیں کرتے تھے۔ اس وجہ سے قرآن نے کہا یہ گونگے تھے .... حالانکہ اور باتیں تو وہ کرتے تھے .... لیکن حق کی بات نہیں کرتے تھے .... اس وجہ سے قرآن نے کہا وہ گونگے تھے۔ وہ عام باتیں سنتے تھے، لیکن قرآن کی باتیں نہیں سنتے تھے۔ عمل نہیں کرتے تھے .... اس وجہ سے قرآن نے کہا یہ سنتے بھی نہیں .... وہ نبی کو ایمان کے ساتھ نہیں دیکھتے تھے، اس وجہ سے قرآن نے کہا یہ اندھے تھے .... حالانکہ وہ اندھے نہیں تھے۔

انک لاتسمع الموتیٰ کی تشریح:

یہی مطلب ہے انک لا تسمع الموتیٰ کا.... اے پیغمبر! تو مردوں کو نہیں سنا سکتا.... یعنی تو مردوں کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا.... مطلب یہ ہے کہ تو وہ سماع نہیں کر سکتا جو مردوں کو نفع دے .... یہ سماع نافع کی نفی ہے .... یعنی ایسا سماع تو نہیں کرا سکتا جس سماع کے ساتھ ان مردوں کو فائدہ پہنچ سکے.... وماانت بسمعٍ من فی القبور ۝ تو نہیں اپنی مرضی کے ساتھ سنا سکتا قبر والوں کو....

سماع موتی کے متعلق بخاری کی روایت:

اور جب بخاری شریف کی میں وہ روایت دیکھتا ہوں .... کہ قلید بدر کے اندر جنگ بدر ختم ہوگئی .... اور پیغمبر نے فرمایا.... ان ستر (۷۰) مشرکین مکہ کے

سرداروں کو.... اس گندے کنویں میں ڈال دو.... اور سب کی نعشوں کو گندے کنویں میں ڈال کر پیغمبر ان مُردوں کو خطاب کر کے کہنے لگے.... اوئے ابوجہل! بتا میں سچا یا تیرا دین سچا.... عتبہ بتا میں سچا یا تیرا دین سچا.... اوئے عتیبہ! بتا میں سچا یا تیرا دین سچا.... فاروق اعظمؓ نے فرمایا: کہ اے اللہ کے نبی!.... یہ مردے ہیں۔ یہ کیا سن رہے ہوں گے....؟ کیونکہ بظاہر نظر آتا ہے.... بظاہر معلوم ہوتا ہے.... کہ یہ تو مرگئے ہیں.... پیغمبر نے فرمایا عمر! اس وقت یہ بات تجھ سے بھی زیادہ سن رہے ہیں.... یہ بخاری شریف میں ہے.... تو بتا کہ ان کو پیغمبر نے بات سنائی یا نہیں سنائی۔ (سنائی) انک لاتسمع الموتیٰ کا معنی سماع نافع کی نفی ہے.... اور یہ معنی کے اے پیغمبر! تو اپنی مرضی کے ساتھ نہیں سنا سکتا.... ہمارا بھی عقیدہ ہے کہ جب تک رب نہ چاہے تو کچھ بھی نہیں ہوسکتا.... رب چاہے تو آسمانوں پہ چاند کے دو ٹکڑے ہو سکتے ہیں۔ رب نہ چاہے تو سترہ (۱۷) دن وحی نہیں آسکتی .... رب چاہے تو ان مردوں کو نبی کی بات سنا سکتا ہے.... رب نہ چاہے تو نہیں سنا سکتا.... یہ تو رب کے اختیار میں ہے.... یہ معنی تو نے کہاں سے لے لیا.... کہ وہ سنتا ہی نہیں ہے.... اوئے رب! چاہے تو مردے سنتے ہیں .... اور رب نہ چاہے تو مردے نہیں سنتے.... تو مجھے بتا....

حضرت سیدہ عائشہؓ اور سماع موتی:

حضرت عائشہؓ صدیقہ نے اس مستری کو کیوں روک دیا....؟ کہ پیغمبر کے روضہ اقدس والی کندھ پر کیل نہ لگا.... پیغمبر کے روضہ کے قریب کپڑے لٹکانے کے لئے ایک چھٹی لٹکائی جانے لگی.... اور آکر ایک مستری نے کیل لگانا شروع کیا.... تو اماں نے فرمایا اوئے مستری یہاں کیل نہ لگائیں تا کہ میرے نبی کو تکلیف نہ ہو جائے.... اوئے! تو کہتا ہے کہ روح کا جسم کے ساتھ تعلق ہی کوئی نہیں.... تو تکلیف کہاں ہونی تھی....

پیغمبر اپنے روضہ میں صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں:

چودہ سو سال ہوگئے ہیں .... ساری دنیا وہاں جا کے سلام پڑھتی ہے.... اور تیرا کتابچہ جو چھپا ہے "دینِ حق" کے نام پر.... اس میں بھی لکھا ہوا ہے.... کہ اگر وہاں سے آدمی آنے لگے یا جانے لگے سلام پڑھے تو کوئی حرج نہیں ہے.... اگر روح

کا جسم کے ساتھ تعلق نہیں ہے تو مجھے یہ تو بتا! کہ وہاں سے آنے والے کا سلام سن لیتے ہیں تو وہاں رہنے والے کا نہیں سنتے ؟.... اور کہتے ہیں کہ نبی اور غیر نبی کی موت میں فرق نہیں ہے .... تو موت کی بات کرتا ہے.... ہائے! میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ ان ذروں میں بھی فرق ہے....

اللہ نے مکہ کی قسم نبی کا شہر ہونے کی وجہ سے کھائی: جو ذرے نبی کے قدموں کے نیچے آئے.... تو فرق کی بات کرتا ہے۔ مجھے یہ تو بتا کہ مکہ کے پتھروں پر.... مکہ کے پہاڑوں پر ایک لاکھ چوبیس ہزار میں سے نبی بھی آئے.... لیکن کسی نبی کے لئے اللہ نے ان گلیوں کی قسم نہیں کھائی.... لیکن جب میرے نبی کے نبوت والے نورانی قدم لگے تو.... اللہ نے فرمایا کملی والے آ.... مجھے ان پتھروں کی قسم ہے.... مجھے اس شہر کی قسم ہے.... مجھے ان گلیوں کی قسم ہے.... رب آ.... تو قسمیں کیوں کھاتا ہے....؟ اس وجہ سے کہ یہاں عرفات کا میدان ہے۔ اس وجہ سے کہ مزدلفہ ہے۔ اس وجہ سے کہ خانہ کعبہ ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ کعبہ پہلے بھی تھا.... عرفات پہلے بھی تھا.... مزدلفہ پہلے بھی تھا.... منیٰ پہلے بھی تھا.... مقام خائف پہلے بھی تھا.... آج میں قسم اس وجہ سے ان گلیوں کی کھاتا ہوں.... وانت حلٌّ بھذا البلد کہ تیرے نبوت والے نورانی قدم ان گلیوں کے اندر لگ چکے ہیں.... اوئے! تو کہتا ہے کہ موت میں فرق نہیں ہے میں کہتا ہوں ذروں میں بھی فرق ہے، اوئے! تو کہتا ہے کہ موت میں فرق نہیں ہے.... میں کہتا ہوں کہ ان گلیوں میں فرق ہے.... ان پتھروں میں فرق ہے.... ان بازاروں میں فرق ہے.... ان ہواؤں میں فرق ہے.... ان چادروں میں فرق ہے.... اوئے! اگر فرق نبی اور میری موت میں نہیں ہے.... تو تیری چادر کا ذکر تو قرآن میں کہیں نہیں آیا.... اوئے! محمد نے چادر کی تو قرآن بولا احمد نے کپڑا لیا.... تو قرآن بولا.... نبی چلا.... تو قرآن بولا.... نبی اٹھا.... تو قرآن بولا.... پیغمبر پہاڑ پہ چڑھا.... تو قرآن بولا.... پیغمبر غار حرا میں اترا.... تو قرآن بولا.... نبی بازاروں میں گیا تو قرآن بولا.... نبی پتھر پر چڑھا.... تو قرآن بولا.... نبی بدر میں آیا.... تو قرآن بولا.... نبی حنین میں جائے تو قرآن بولے.... نبی گلیوں میں آئے.... تو قرآن بولے.... نبی روئے تو قرآن بولے.... نبی چلے تو قرآن بولے.... نبی اٹھے تو قرآن بولے.... اوئے! نبی کے چہرے کی بات آئے تو قرآن والضحیٰ کہے.... نبی کی زلفوں کا ذکر آئے تو قرآن واللیل کہے.... نبی کے سینے کا ذکر آئے تو قرآن الم نشرح لک

صدرک کہے.... نبی کی آنکھوں کی بات آئے تو قرآن مازاغ البصر وماطغیٰ کہے.... نبی کے اخلاق کا ذکر آئے تو قرآن انک لعلیٰ خلق عظیم کہے.... نبی کے دانتوں کا ذکر آئے تو قرآن یٰسین کہے.... نبی کے شہر کا ذکر آئے تو قرآن لااقسم بھذا البلد کہے.... نبی کے زمانے کا ذکر آئے تو قرآن والعصر کہے.... نبی کی زبان کا ذکر آئے تو قرآن لاتحرک بہ لسانک لتعجل بہ کہے.... نبی کے کردار کا ذکر آئے تو قرآن لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ کہے.... نبی کی رحمت کا ذکر آئے.... قرآن وما ارسلنک شاھداً کہے....

مبشراً کہنے نذیراً کہے، داعیاً الی اللہ کہے اور وسراجاً منیراً کہے....

نانوتویؒ اور عشق رسول مقبول: ہائے! میں اس قاسم نانوتوی کی عظمت کو سلام کرتا ہوں .... جو نبی کے روضہ پر گیا.... اور نبی کے روضے کو خطاب کر کے کہنے لگا.... ع

ہزاروں بار تجھ پر اے مدینہ میں بھی فدا ہوتا
جو بس چلتا تو مر کر بھی نہ تجھ سے میں جدا ہوتا

یہ نبی کا عشق ہے.... کہو یہ نبی کا (عشق ہے)....

قاسم نانوتویؒ نبی کے روضہ کے باہر کھڑا ہو گیا.... کسی نے پوچھا کہ اندر نہیں گئے.... فرمایا آج اندر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ جب نانوتویؒ اندر گیا تو تین دن کے بعد نانوتویؒ مسکراتا ہوا باہر آیا.... کسی نے پوچھا کہ نانوتوی کیا بنی.... فرمایا ع

میرے آقا کا مجھ پر تو اتنا کرم تھا
بھر دیا میرا دامن پھیلانے سے پہلے
یہ اتنا کرم کیوں یہ کیا سلسلہ ہے
نشہ رنگ لایا پلانے سے پہلے

یہ عشق ہے.... اوئے تو نبی کی موت اور لوگوں کی موت میں فرق ذکر نہیں کرتا.... میں تو ذروں کا مقابلہ نہیں کر سکتا.... میں تو خاک شفا کا مقابلہ نہیں کر سکتا.... میں تو ہوا کا مقابلہ نہیں کر سکتا.... میں تو گلیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا.... میں تو پتھروں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اوئے مجھے ایک بات

کا جسم کے ساتھ تعلق نہیں ہے تو مجھے یہ تو بتا! کہ وہاں سے آنے والے کا سلام سن لیتے ہیں تو وہاں رہنے والے کا نہیں سنتے؟.... اور کہتے ہیں کہ نبی اور غیر نبی کی موت میں فرق نہیں ہے ....تو موت کی بات کرتا ہے.... ہائے! میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ ان ذروں میں بھی فرق ہے....

اللہ نے مکہ کی قسم نبی کا شہر ہونے کی وجہ سے کھائی:

جو ذرے نبی کے قدموں کے نیچے آئے ...تو فرق کی بات کرتا ہے۔ مجھے یہ تو بتا کہ مکہ کے پتھروں پر.... مکہ کے پہاڑوں پر ایک لاکھ چوبیس ہزار میں سے نبی بھی آئے.... لیکن کسی نبی کے لئے اللہ نے ان گلیوں کی قسم نہیں کھائی.... لیکن جب میرے نبی کے نبوت والے نورانی قدم لگے تو.... اللہ نے فرمایا کملی والے آ.... مجھے ان پتھروں کی قسم ہے.... مجھے اس شہر کی قسم ہے.... مجھے ان گلیوں کی قسم ہے.... رب آ.... تو قسمیں کیوں کھاتا ہے....؟ اس وجہ سے کہ یہاں عرفات کا میدان ہے۔ اس وجہ سے کہ مزدلفہ ہے۔ اس وجہ سے کہ خانہ کعبہ ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ کعبہ پہلے بھی تھا.... عرفات پہلے بھی تھا.... مزدلفہ پہلے بھی تھا.... منیٰ پہلے بھی تھا.... مقام خائف پہلے بھی تھا.... آج میں قسم اس وجہ سے ان گلیوں کی کھاتا ہوں.... وانت حِلٌّ بھذا البلد کہ تیرے نبوت والے نورانی قدم ان گلیوں کے اندر لگ چکے ہیں.... اوئے! تو کہتا ہے کہ موت میں فرق نہیں ہے میں کہتا ہوں ذروں میں بھی فرق ہے، اوئے! تو کہتا ہے کہ موت میں فرق نہیں ہے.... میں کہتا ہوں کہ ان گلیوں میں فرق ہے.... ان پتھروں میں فرق ہے.... ان بازاروں میں فرق ہے.... ان ہواؤں میں فرق ہے.... ان چادروں میں فرق ہے.... اوئے! اگر فرق نبی اور میری موت میں نہیں ہے.... تو تیری چادر کا ذکر تو قرآن میں کہیں نہیں آیا.... اوئے! محمد نے چادر کی تو قرآن بولا احمد نے کپڑا لیا.... تو قرآن بولا.... نبی چلا.... تو قرآن بولا.... نبی اٹھا.... تو قرآن بولا.... پیغمبر پہاڑ پہ چڑھا.... تو قرآن بولا.... پیغمبر غار حرا میں اترا.... تو قرآن بولا.... نبی بازاروں میں گیا تو قرآن بولا.... نبی پتھر پر چڑھا.... تو قرآن بولا.... نبی بدر میں آیا.... تو قرآن بولا.... نبی حنین میں جائے تو قرآن بولے.... نبی گلیوں میں آئے.... تو قرآن بولے.... نبی روئے تو قرآن بولے.... نبی چلے تو قرآن بولے.... نبی اٹھے تو قرآن بولے.... اوئے! نبی کے چہرے کی بات آئے تو قرآن والضحیٰ کہے.... نبی کی زلفوں کا ذکر آئے تو قرآن واللیل کہے.... نبی کے سینے کا ذکر آئے تو قرآن الم نشرح لک

صدرک کہے.... نبی کی آنکھوں کی بات آئے تو قرآن ما زاغ البصر وما طغیٰ کہے.... نبی کے اخلاق کا ذکر آئے تو قرآن انک لعلیٰ خلق عظیم کہے.... نبی کے دانتوں کا ذکر آئے تو قرآن یٰسین کہے.... نبی کے شہر کا ذکر آئے تو قرآن لا اقسم بھذا البلد کہے.... نبی کے زمانے کا ذکر آئے تو قرآن والعصر کہے.... نبی کی زبان کا ذکر آئے تو قرآن لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ کہے.... نبی کے کردار کا ذکر آئے تو قرآن لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ کہے.... نبی کی رحمت کا ذکر آئے.... قرآن وما ارسلنک شاھداً کہے....

مبشراً کہنے نذیراً کہے، داعیاً الی اللہ کہے اور سراجاً منیراً کہے....

نانوتویؒ اور عشق رسول مقبول:

ہائے! میں اس قاسم نانوتوی کی عظمت کو سلام کرتا ہوں.... جو نبی کے روضہ پر گیا.... اور نبی کے روضے کو خطاب کر کے کہنے لگا.... ع

ہزاروں بار تجھ پر اے مدینہ میں بھی فدا ہوتا
جو بس چلتا تو مر کر بھی نہ تجھ سے میں جدا ہوتا

یہ نبی کا عشق ہے.... کہو یہ نبی کا (عشق ہے)....

قاسم نانوتویؒ نبی کے روضہ کے باہر کھڑا ہو گیا.... کسی نے پوچھا کہ اندر نہیں گئے.... فرمایا آج اندر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ جب نانوتویؒ اندر گیا تو تین دن کے بعد نانوتویؒ مسکراتا ہوا باہر آیا.... کسی نے پوچھا کہ نانوتوی کیا بنی.... فرمایا ع

میرے آقا کا مجھ پر تو اتنا کرم تھا
بھر دیا میرا دامن پھیلانے سے پہلے
یہ اتنا کرم کیوں یہ کیا سلسلہ ہے
نشہ رنگ لایا پلانے سے پہلے

یہ عشق ہے.... اوئے تو نبی کی موت اور لوگوں کی موت میں فرق ذکر نہیں کرتا.... میں تو ذروں کا مقابلہ نہیں کرسکتا.... میں تو خاک شفا کا مقابلہ نہیں کرسکتا.... میں تو ہوا کا مقابلہ نہیں کرسکتا.... میں تو گلیوں کا مقابلہ نہیں کرسکتا.... میں تو پتھروں کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اوئے مجھے ایک بات

توبتا....تو کہتا ہے کہ نبی کی موت اور لوگوں کی موت برابر ہے....ایک کھجور مدینہ سے آتی ہے.... تو کہتا ہے کہ یہ مدینے کی کھجور ہے....تو چوم کر اس کو کھاتا ہے....کیوں....؟ کہ مدینہ کی کھجور میں نبی کی برکت آگئی ہے....اوئے نبی کی برکت کھجوروں میں آئے....نبی کی برکت مٹی میں آئے ....نبی کی برکت پانی میں آئے....اور محمد کی برکت اپنے آپ میں رہے بھی نا....؟؟؟

ظفر علی خان کا حضور کو خراج تحسین:

اوئے !تو کسی مولوی کی نہیں مانتا.... تو ظفر علی خان کی مان لے .... ہائے ظفر علی خان نے نبی کے روضے پر جا کر کہا....کہ

دیارِ یثرب میں گھومتا ہوں
نبی کی دہلیز چومتا ہوں
شراب عشق پی کر میں جھومتا ہوں
رہے سلامت پلانے والا

اگر روح کا جسم کے ساتھ تعلق نہیں ہے، موت میں فرق نہیں ہے، تو دہلیز کیوں چومتا ہے؟ ہائے بتا تو سہی!

حسین احمد مدنیؒ کا حضور کو گلہائے عقیدت:

اوئے! مولانا حسین احمد مدنی سے پوچھ....انگریز نے گرفتار کیا ۱۹۱۴ء میں مالٹا کی جیل کے لئے تو جب حسین احمد مدنی نبی کے روضے سے جدا ہوا.... آنکھوں سے آنسو جاری ہیں....نبی کے روضے کو خطاب کر کے کہا....

دمکتا رہے تیرے روضے کا منظر
سلامت رہے تیرے روضہ کی جالی
ہمیں بھی عطاء ہو وہ شوق ابوذرؓ
ہمیں بھی عطاء ہو وہ جذبہ بلالیؓ

اور حسین احمد مدنی چودہ سال نبی کے روضہ پر حدیث پڑھاتا رہا۔اور چودہ سالوں میں ایسے دن بھی آئے کہ حسین احمد مدنیؒ نے اپنی داڑھی کے بالوں سے روضے کی صفائی کی....چودہ

سالوں میں ایسے دن بھی آئے....کہ مدینہ کی گلیوں میں پڑے ہوئے تربوز کے چھلکے اٹھا کر ان کو پانی میں بھگو کر پانی پکا کر پی لیتے....اور کہتے کہ یہ میرے مدینے کے چھلکے ہیں....

مدینہ کے دہی پر طنز کرنے والے کو مدینہ سے نکال دیا:

ایک بندہ مدینہ میں گیا۔دہی مدینہ کی گلیوں سے لے آیا....اور کہنے لگا کہ مدینہ کا دہی کھٹا ہے....رات کو خواب میں نبی نے فرمایا کہ نکل جا مدینہ سے.... تجھے دہی کھٹا لگا ہے.... بتا ایسے ایسے واقعات....! میں نے تجھے پیغمبر کی ایک حدیث ایسی سنائی ہے....جس کا کوئی راوی ضعیف نہیں ہے۔ایک اس حدیث کا جواب دے.... یا کوئی اپنے پاس سے ضعیف روایت پیش کر کہ نبی قبر میں زندہ نہیں.... میرا یہ چیلنج موجود ہے کہ نہیں....؟(موجود ہے)

انک لاتسمع الموتیٰ ومآانت بمسمع من فی القبورO انک میت.

یہ آیتیں پڑھ کر لوگوں کو غلط ترجمہ سنانا....نبی کی موت کا کون منکر ہے؟

نانوتویؒ بحیثیت ایک مداح رسول:

میرے دوستو! مولانا قاسم نانوتویؒ نے نبی کے عشق میں بات بڑی عجیب کہی ہے....اور ایسا کلام کہا ہے کہ شاید آپ نے دنیا میں سنا بھی نہ ہو....حضرت نانوتویؒ کا غیر مطبوعہ کلام ہے۔حضرت نانوتویؒ نے نبی کے عشق میں ایک ایسی بات کہی ہے....کہ ساری دنیا کے دیوان ایک طرف رکھ دو اور نانوتوی کا کلام ایک طرف رکھ دو....حضرت قاسم نانوتویؒ نے نبی کی ولادت کا اور نبی کی اہلیت کا نقشہ کھینچا ہے....

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے ❁ نقش روئے محمد بنایا گیا
مشیت کہا ہے الوہیت نہیں کہا۔ ع
پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی ❁ بزم کون و مکان کو سجایا گیا

اور حضور کی شفاعت کا ذکر کرتے ہیں کہ:

حشر کا غم مجھے کس لئے ہو اے قاسم ❁ میرا آقا ہے وہ میرا مولا ہے وہ
جس کے دامن میں جنت بسائی گئی ❁ جس کے ہاتھوں سے کوثر لٹایا گیا

شیخ الہند نے جنت کو خطاب کیا:

شیخ الہند محمود الحسن نے نبی کے عشق میں دو شعر کہے ہیں ۔ساری دنیا ایک طرف حضرت نانوتویؒ کے ان شعروں سے بھی اونچے شعر....مولانا شیخ الہند محمود الحسن نے جنت کو خطاب کیا ہے۔ جنت کو مخاطب کر کے مولانا شیخ الہند نے کہا ہے کہ:

تجھ میں حور و قصور رہتے ہیں ❁ میں نے مانا ضرور رہتے ہیں
میرے دل کا طواف کر جنت ❁ میرے دل میں حضور رہتے ہیں

کون سی جنت....؟ کون سا عرش....؟ کون سا فرش....؟ ہائے اوئے! کون سی جنت کی دیواریں....اوئے! میں محمد کے روضے کی مٹی پہ قربان جاؤں....

سماع موتی کے منکر کو نصیحت:

اور تو کہتا ہے کہ روضے کی بات ہی کوئی نہیں .... تو اپنے دل کی Polish (پالش) کر....تو دل کے شرک کو نکال....تو معتزلہ فرقے کے جراثیم کو اتار....پھر آ کر بات کر....کہتے ہیں کہ نبی کی موت اور ہماری موت میں فرق ہی کوئی نہیں....تیرے جیسا تو مشرک اور بے ایمان دنیا میں کوئی نہیں....

مکہ کے مشرک وسماع موتی میں فرق:

ہائے اوئے یہ بات تو مکہ کے مشرکوں نے کبھی نہیں کی....مشرک بھی کہتے تھے کہ یہ محمد امین ہے ہمارے اندر اور اس محمد کے اندر بڑا فرق ہے....مکہ کے مشرک کیا کہتے تھے....کہ یہ امین ہے۔ہم سے اعلیٰ ہے۔

ابوطالب کا پیغمبر کو خراج عقیدت:

ہائے ابوطالب جس نے کلمہ محمدؐ کا نہیں پڑھا.... پتہ ہے اس نے آخری شعر کیا کہا تھا....اس نے کہا ان دین محمد خیر ادیان بریا .... بھتیجے مجھے پتہ ہے کہ تیرا دین سارے دینوں کا سردار ہے....اور ابوطالب نے کہا کہ:

وابیض یستسقی الغمام بوجهه
ثمال الیتامی عصمة اللا رامل

بھتیجے تیرا چہرہ ایسا حسین ہے....کہ اس چہرے کو دیکھ کر آسمان برستا ہے....یہ ابوطالب نے کہا تھا کہ جس نے کلمہ نہیں پڑھا....اوئے تیرے کلمہ کا کیا اعتبار ہے....! تو نام محمد کا لے....اور تو کہے کہ نبی کی اور ہماری موت میں کوئی فرق نہیں....ابوطالب کہہ کافر کہہ....وابیض یستقی الغمام بوجهه تیرا چہرہ ایسا ہے کہ اس چہرے کی برکت سے آسمانوں سے بارش آتی ہے اور آگے اس نے کہا ثمال الیتامیٰ عصمة اللارامل.. یہ محمد کا چہرہ یتیموں کا آسرا ہے....بیوہ کے لئے سہارا ہے....اور اس محمد نے آ کر نہیں کہا؟ کہ ایک بیوہ کے لئے تو کوشش کرے گا....جنت کے رب دروازے کھول دے گا....ہائے جب بیوہ عورتوں کو دھکے دے کر باہر نکالا جاتا تھا....محمد آ کر بیوہ عورتوں کے لئے سہارہ بن گیا....

اہم سوال:

انک میت اگر اس کا معنی انک تموت لیں۔تو پھر آگے انهم تموتون o کا معنی بھی ہوسکتا ہے انهم تموتون....

مماتی طبقے کا ردسوال:

یہ لفظ بھی غلط لکھا ہے.... حالانکہ آگے ہونا چاہئے انهم یموتون.... سوال لکھنے والے کو بھی نہیں پتہ....بات کرتے ہیں پہلے سوال تو صحیح لکھو....

سوال۲:

کہتے ہیں کہ آپ نے جو حدیث پڑھی ہے کہتے ہیں کہ ان کے راوی جو ہیں وہ ضعیف ہیں۔

جواب:

تیرے باپ نے ضعیف بنائے ہیں....چلو یہ ضعیف ہیں تو پھر تو کوئی ضعیف ہی پیش کر....میں نے تو ضعیف پیش کی ہے مثال کے طور پر....تو کوئی ایک ضعیف ہی سنا دے کہ نبی قبر میں زندہ کوئی نہیں۔ایک ہی پیش کر دے کہ نبی نے فرمایا ہو کہ میں قبر میں نہیں سنتا....میں نے تو تجھے سنا دی ہے ایک روایت....

حدیث کی اقسام:

ایک اور بات یاد رکھیں....کہ ضعیف حدیث بھی نبی کی حدیث ہوتی ہے....یہ بات یاد رکھیں جو حدیث موضوع ہو....موضوع عربی میں کہتے ہیں اس حدیث کو....جو من گھڑت ہو....موضوع حدیث جعلی ہوتی ہے....بنائی ہوئی....اس کو کہتے ہیں موضوع حدیث، گھڑی ہوئی اور ضعیف حدیث کا یہ مطلب

نہیں ہوتا کہ یہ نبی کی حدیث نہیں ہے۔ضعیف ہوتی نبی کی حدیث ہے....لیکن اس میں ایک یا دو راویوں کا پتہ نہیں چلتا.... یہ راویوں میں ضعف ہوتا ہے.... نبی کی حدیث کے الفاظ میں ضعف نہیں ہوتا.... یعنی ضعیف روایت یہ اسماء الرجال کی وجہ سے ہوتی ہے.... اس میں نبی کے کلام ہونے میں کوئی شک نہیں.... کہتے ہیں کہ یہ ضعیف ہے۔عام لوگوں کو یہ پتہ بھی نہیں ہوتا۔وہ کہتے ہیں کہ پتہ نہیں ضعیف حدیث ہی نہیں ہوتی۔چل تو ایسی ہی حدیث پیش کر.... جس میں دو راوی نہیں بلکہ دس راوی ضعیف ہوں تو ایسا کوئی نبی کا قول پیش کردے۔یا ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ میں سے کسی ایک صحابی کا قول پیش کردے کہ نبی قبر میں زندہ نہیں۔کسی (صحابی) کا پیش کردے کہ نبی قبر میں نہیں سنتے۔عبداللہ ابن عمر سلام پڑھتے تھے اور نبی نہیں سنتے تھے....؟ تو اپنی کتاب دین حق میں لکھے کہ عبداللہ ابن عمر سلام پڑھتے تھے.... تیری کتاب میں لکھا ہوا ہو کہ سنتے ہیں اور ہم کہیں تو پھر نہیں سنتے .... یہ تیرے باپ کا مذہب ہے....

اہم سوال: پیغمبر کی قبر میں دنیاوی زندگی ہے یا برزخی زندگی فرق بیان کریں؟

❀❀❀

تسلی بخش جواب: پیغمبر کی قبر میں زندگی دنیا کی زندگی سے بھی اعلیٰ ہے۔یہ بات

❀❀❀

دلیل: یاد رکھیں برزخ تو ہر آدمی کو حاصل ہے۔برزخ تو میری اور تیری زندگی ہے۔محمد کی زندگی دنیا کی زندگی سے بھی اعلیٰ ہے.... یہ کہتے ہیں نا.... کہ بندہ انتقال کر گیا ہے.... انتقال کا کیا معنی ہے.... کہ منتقل ہونا۔اگر محمد دنیا سے قبر میں منتقل ہو کر اچھی جگہ میں نہ جائے.... تو پھر نبی کا کمال کیا ہے....؟ نہیں سمجھے میری بات....؟ اوئے دنیا میں پیغمبر موجود تھے.... تو دنیا سے نبی آخرت میں تشریف لے گئے.... دنیا سے نبی کنارہ کر گئے.... دنیا سے پردہ فرما گئے۔دنیا سے رخصت ہو گئے۔پیغمبر پہ موت طاری ہوئی۔ٹھیک ہے اور پیغمبر کی قبر میں زندگی دنیا کی زندگی سے بھی بہتر ہے۔میری کوئی باتیں سمجھ میں آئی....؟ (جی ہاں)

ان باتوں کو مضبوطی سے پکڑو گے....؟ (جی)

سماع موتی کے منکر کا اہل سنت والجماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے:

پکے ہو جاؤ، یاد رکھو!.... جو کہے کہ نبی کی قبر میں حیات نہیں.... وہ گمراہ ہے.... وہ پیغمبر کی حدیثوں کے قائل نہیں.... اس کا اہل سنت کے مذہب کے ساتھ تعلق کوئی نہیں.... وہ اپنا علیحدہ مذہب بنائے.... اپنی علیحدہ بات کرے۔

میرے دوستو! تمہیں فرق کا پتہ چلا ہے.... جو بندہ میری ان حدیثوں کے سننے کے بعد اس بات پہ پکا نہیں رہے گا.... میں نے تو اپنا فرض پورا کر دیا نبی کا پیغام تیرے پاس پہنچا دیا۔اب اگر تو نہیں مانے گا تو وبال تجھ پر ہوگا مجھ پر نہیں ہوگا۔

آخری درخواست: اور جو بھائی ہمارے منہ موڑے ہوئے ہیں.... اگر وہ مان لیں تو ان کو منالو.... ضد نہ کرو۔میں اپنے ان بھائیوں کو کہتا ہوں.... کہ ضد نہ کر.... دیوبندیوں کو مشرک کہنے والے آ ضد نہ کر.... اگر تو غیر مقلدیت کے دروازے پر جاتا ہے یا ان کی وکالت کرتا ہے.... تو کھل کے کر.... دیوبندی کا نام لے کر کیوں (وکالت) کرتا ہے.... تو کہہ میں غیر مقلد ہوں.... ٹھیک ہے.... تو یہ کیوں کہتا ہے کہ میں دیوبندی ہوں.... تیرا دیوبندی کے عقیدے کے ساتھ کیا تعلق ہے....

دیوبندی کون ہوتا ہے؟: دیوبندی تو سنی ہوتا ہے۔دیوبندی تو اہل سنت والجماعت کو کہتے ہیں.... دیوبندی تو شاہ ولی اللہ کے ماننے والے کو کہتے ہیں.... دیوبندی تو کملی والے کے غلام کو کہتے ہیں.... دیوبندی تو صحابہ کے طریقے پہ چلنے والے کو کہتے ہیں.... دیوبندی تو اہل سنت والجماعت کو کہتے ہیں.... اور تیرے اس عقیدے کا اہل سنت کے ساتھ کیا تعلق ہے....؟ باتیں اور بھی میں کر سکتا تھا.... لیکن چونکہ وقت بڑا مختصر ہے اور مجھے دور لمبا سفر کرنا ہے.... اس وجہ سے ان باتوں پہ ختم کرتا ہوں....

"وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"

❀❀❀

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم

بمقام:-...............پنڈی گھیپ، ضلع اٹک

مؤرخہ:-...............۱۱ستمبر ۱۹۹۵ء

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ○

محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم

وقال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ فی کلامہ المجید و الفرقان الحمید

لقد من اللّٰہ علی المؤمنین اذبعث فیھم رسولا

وقال فی موضع آخر.... کلّ حزب بمالدیھم فرحون

وقال فی موضع آخر.... تبت یدآابی لھب وتب

سر سے لیکر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
جیسے منہ سے بولتا قرآن وہ تقریر ہے
سوچتی ہے ساری دنیا مصطفیٰ کو دیکھ کر
کیسا ہوگا وہ مصور جس کی یہ تصویر ہے

تمہید: میرے واجب الاحترام قابل صد احترام علماء کرام! حضرت مولانا حافظ صدیق صاحب، مولانا اشرف علی صاحب اور علاقہ بھر کے آئے ہوئے علماء کرام، اکابرین پنڈی گھیپ ضلع اٹک کے غیور مسلمانو! آج ۱۱ستمبر ۱۹۹۵ کی یہ ''رحمت دوعالم کانفرنس'' جو اس عظیم الشان جامع مسجد میں منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں آپ کی شمولیت باعث سعادت ہے۔

کمالات پیغمبرؐ کے لامتناہی سلسلے: میرے بھائیو! باقی ہر موضوع پر آدمی اپنی مرضی سے عنوان اختیار کر کے گفتگو کر سکتا ہے لیکن جب حضورؐ کی ''سیرت طیبہ'' کا عنوان سامنے آتا ہے۔ تو ایک خطیب اور مقرر کے لئے یہ بات نہایت قابل غور ہوتی ہے کہ وہ حضورؐ کا حسن اور کمالات کا نقشہ کھینچنے کے لئے بات کہاں سے شروع کرے؟ میرے بھائیو! حضورؐ کی شان ایک اتھاہ سمندر ہے۔ حضورؐ کی سیرت ایک گہرا اور عمیق دریا ہے۔ حضورؐ کے کمالات لامتناہی ہیں۔ حضورؐ کی شان کے سینکڑوں، ہزاروں پہلو ہیں۔ حضورؐ کی شان کہاں سے بیان کی جائے؟

کسی خطیب.... ادیب.... مفکر.... مقنن.... مدبر.... امام پیشواء.... مورخ.... مفسر.... محدث کی

زبان سے نبیؐ کی شان بیان کی جائے۔ یہ علیحدہ عنوان ہے۔ میرا جی چاہتا ہے کہ آج میں پیغمبرؐ کی شان اپنی زبان میں بیان نہ کروں، بلکہ صرف خدا کی زبان میں نبی ﷺ کی شان بیان کروں۔ حضورؐ کا حسن بیان کریں یا سیرت پاک بیان کریں یا کمالات بیان کریں پیغمبرؐ کا اعزاز کہاں سے شروع کریں؟ ایسے کمالات کے لامتناہی سلسلے میں ایک انسان کہاں سے بات شروع کرے؟

سیرت پیغمبرؐ اور حضرت عائشہؓ کا فرمان:

میرے بھائیو! قرآن میں حضورؐ کی شان کے ہزاروں عنوانات ہیں۔

لوگوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ حضورؐ کی شان بیان کرو۔ تو انہوں نے فرمایا کہ قرآن نہیں پڑھتے؟ لوگوں نے کہا کہ قرآن پڑھتے ہیں۔ تو عائشہؓ نے فرمایا کہ

کان خلقه القرآن قرآن کھولو قرآن کے ہر صفحے پر حضورؐ کا حسن بکھرا ہوا ہے۔

سیرت کے مختلف پہلو:

میرے بھائیو!.... حضورؐ دنیا میں تشریف نہیں لائے تھے۔ تو سیرت کا یہ علیحدہ ایک عنوان ہے کہ نبی کے آنے سے پہلے کی نبی کی سیرت کیا ہے؟ حضورؐ دنیا میں تشریف نہیں لائے تھے۔ تو سیرت کا عنوان کیا ہے؟ حضورؐ آئے تو کیا ہے؟ حضورؐ مکے میں ہیں تو مکے کی سیرت کیا ہے؟ حضورؐ مدینے میں ہیں تو مدینے کی سیرت کیا ہے؟ حضورؐ بدر میں.... احد میں.... خیبر میں.... حنین میں.... تبوک میں... عشیرہ میں.... کہاں کہاں پہنچے ہر قدم پر.... ہر علاقے میں.... ہر بستی میں نبی کی شان علیحدہ ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ قرآن پاک سے اللہ تعالیٰ کی وہ حسن نظر خلّاق عالم کا انداز جو تاجدار رسالت کے حسن کا نقشہ کھینچنے کے لئے کافی ہے اس کا ذکر کروں گا۔

نیکی کر دریا میں ڈال:

میرے بھائیو! عام طور پر ایک آدمی کہتا ہے کہ کسی پر اگر کوئی احسان کرے تو اسے جتلایا نہ جائے۔ تم کسی پر احسان کرتے ہو تو کیوں جتلاتے ہو؟ نیکی کر دریا میں ڈال

احسان کرو اور چھوڑ دو۔ اس بات کو کوئی آدمی اچھا نہیں سمجھتا کہ بار بار احسان کرے اور جتلائے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کو دیکھو قرآن پاک سارا بھرا پڑا ہے۔ انسان کے لئے سب سے زیادہ قیمتی چیز کون سی ہے؟

سب سے قیمتی چیز:

انسان کے لئے زیادہ قیمتی چیز کون سی ہے؟ اس کی زندگی کی بقا کے لئے۔ آپ بتائیں؟ (ہوا) اللہ تعالیٰ نے انسان کو جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت تھی۔ وہ مفت دے دی۔ اس کا کوئی پیسہ نہیں۔ جس کی سب سے زیادہ ضرورت تھی وہ سب سے زیادہ دے دی۔ اگر اللہ تعالیٰ ہوا کے پیسے لگا دیتا تو کوئی Effort کر سکتا تھا؟ وہ ہوا کسی ایک آدمی کے لئے موقوف نہیں، ہوا عام کر دی، انسان کو اس سے زندہ رہنا ہے اسے عام کر دیا۔

حتی کہ باپ کو بھی اختیار نہیں دیا کہ بیٹے کو ہوا سے روک دے۔ بلکہ باپ علیحدہ ہوا حاصل کر رہا ہے اور بیٹا علیحدہ ہوا حاصل کر رہا ہے۔ سب سے قیمتی چیز ہوا ہے اور اللہ نے وہ عام کر دی۔

دوسرے نمبر پر پانی ہے وہ بھی عام کر دیا۔ لیکن آپ پورا قرآن کھولیں کہ جس چیز کے بغیر تو ایک قدم بھی نہیں چل سکتا وہ تجھے مفت میں دے دی، لیکن کہیں احسان نہیں جتلایا۔

بھولا بھالا انسان:

قرآن پاک کھولو قرآن پاک کہتا ہے کہ میں نے یہ ساری چیزیں تیرے لئے مسخر کر دیں۔

لیکن انسان اتنا بھولا بھالا ہے اور انسان اتنا نا ہنجار ہے اور انسان اتنا لاعلم اور جھگڑالو ہے اور انسان کتنا خواہشات کا پیروکار ہے کہ اس پروردگار نے ایک چیز کو انسان کا نوکر بنایا یہ انسان اس کو پوجنے لگ گیا۔ اللہ نے سورج کو انسان کا نوکر بنایا اور قرآن میں کہا کہ سورج تیرا نوکر ہے، لیکن انسان سورج کو سجدے کرنے لگ گیا۔ اللہ نے فرمایا کہ یہ چاند بھی تیرا غلام ہے۔ انسان چاند کو سجدے کرنے لگ گیا۔ اللہ نے فرمایا کہ یہ ستارے بھی تیرے نوکر ہیں۔ تو کبھی ستاروں کو سجدہ کرنے لگ گیا۔ اللہ نے فرمایا کہ پہاڑ بھی تیرے غلام ہیں، تو کبھی پتھروں کو سجدہ کرنے لگ گیا۔ اللہ نے فرمایا کہ یہ درخت بھی تیرے غلام ہیں، تو کبھی درختوں کو سجدہ کرنے لگ گیا۔ اللہ نے فرمایا کہ یہ گائے بھینس بھی تیرے نوکر ہیں۔ تو انسان اتنا بھولا بھالا ہے کہ کبھی گائے کو خدا کہنے لگا اور کبھی گائے کا پیشاب پینے لگ گیا۔

انسان کتنا بھولا بھالا ہے کہ جو چیز تیری غلام بنا کر بھیجی گئی، اس چیز کو سجدہ کر رہا ہے۔ اس کو خدا سمجھ رہا ہے، یعنی آسمانوں کا جو سورج ہے وہ تیری نوکری کر رہا ہے، وہ تیری چاکری

کررہا ہے۔ وہ تیری خدمت پر معمور ہے، وہ تیرا طواف کررہا ہے، پوری دنیا کا، انسانوں کا وہ سورج طواف کررہا ہے۔ سورج جو طواف دنیا کا کرتا ہے وہ مٹی کا طواف نہیں کرتا، پتھر کا طواف نہیں کرتا۔ اے انسان! وہ تیرا طواف کرتا ہے۔

انسان کے نوکر:

چاند تیرا طواف کررہا ہے ستارے تجھے روشنی بخش رہے ہیں چاند تجھے روشنی بخش رہا ہے کہ جس پروردگار نے چاند کو تیرا نوکر بنایا ہے اور تجھے چاند سے روشنی عطا کی اور تجھے سورج سے روشنی عطا کی اس نے کہیں بھی قرآن پاک میں نہیں کہا کہ یہ دیکھو میں نے تمہیں چاند دیا۔ (احسان نہیں جتلایا) تیرے اوپر احسان کیا۔ سورج میں نے تجھے دیا، احسان کیا.... اور ستارے میں نے تیرے نوکر بنائے، احسان کیا۔ میں نے پتھر اور پہاڑ بنائے، احسان کیا۔ میں نے زمین پانی کے اوپر بنائی، احسان کیا۔ میں نے دریا بنائے، احسان کیا۔ آپ پورا قرآن کھول جائیں، کہیں بھی اللہ تعالیٰ نے احسان نہیں جتلایا ہے۔

۱۸ر ہزار مخلوقات:

حتیٰ کہ اے انسان اللہ نے تجھے پیدا کیا ہے۔ تجھے پیدا کہاں کیا؟ ۱۸ر ہزار مخلوقات اللہ نے دنیا میں پیدا کیں اور ۱۸ر ہزار مخلوقات کو پیدا کرنے کے بعد قرآن میں فرمایا کہ جانور پیدا کئے.... چرند پیدا کئے، جمادات، حیوانات، نباتات ہر چیز کو پیدا کیا، یہ میری مخلوقات ہیں۔ زمین کے نیچے علیحدہ مخلوقات ہیں.... پانی کے اندر اور مخلوقات ہیں.... آسمان پر اور مخلوق ہے.... فرشتوں کی اور مخلوقات ہیں.... درختوں کی اور مخلوقات ہیں.... ذروں میں مخلوقات ہیں.... پہاڑوں میں مخلوقات ہیں.... دریاؤں کی میں تہوں میں مخلوقات ہیں.... زمین کے ذروں میں مخلوقات ہیں.... مشرق ومغرب میں مخلوقات ہیں.... شمال وجنوب میں مخلوقات ہیں.... اور جہاں سورج طلوع ہوتا ہے وہاں میری مخلوق ہے.... جہاں سورج غروب ہوتا ہے وہاں میری مخلوق ہے۔ ساری کائنات میں سورج نوکر بن گیا۔ یہ میری مخلوق ہے۔ ۱۸ر ہزار مخلوقات میں نے پیدا کی ہیں۔ لیکن میں نے قرآن میں کہہ دیا۔

ولقد کرمنا بنی آدم

کہ ساری مخلوقات کا سردار، اے انسان میں نے تجھے بنایا۔

انسان مخلوقات کا سردار:

۱۸ر ہزار مخلوقات پیدا کرکے تجھے ساری مخلوقات کا سردار بنایا۔ ایک اونٹ جارہا ہے، اونٹ کتنا بڑا جانور ہے اور ایک سات آٹھ سال کا بچہ پہلے اونٹ کی نکیل پکڑ کر سو اونٹوں کو لے جارہا ہے۔

کبھی تو نے نہیں دیکھا کہ تجھے اللہ نے کتنی عقل بخشی ہے کہ سو اونٹوں کو ایک بچہ ہانک کرلے جارہا ہے۔ بھینسوں کو ہانک کر بچہ لے جارہا ہے اور کارخانہ چل رہا ہے.... تو نے ایک بٹن دبایا روشنی ہوگئی.... ایک بٹن دبایا کارخانہ چل پڑا۔ یہ تجھے اللہ نے عقل بخشی ہے۔ ۱۸ر ہزار مخلوقات پیدا کرکے اللہ نے احسان نہیں جتلایا۔

انبیاء بھیج کر احسان نہیں جتلایا:

تو اس پر غور کر کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو میں نے بھیجا۔

کنعان کی بستی میں نبی بھیجا.... تم پر احسان نہیں جتلایا۔ بابل کی بستی میں نبی بھیجا.... تم پر احسان نہیں جتلایا۔ یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا.... احسان نہیں جتلایا۔ آدمؑ کو اپنا خلیفہ بنایا.... احسان نہیں جتلایا۔ نوحؑ کو طوفان سے بچایا.... احسان نہیں جتلایا۔ یعقوبؑ کو ۴۰ر سال رُلا کر بیٹا لوٹایا.... احسان نہیں جتلایا۔ یوسفؑ کو کنوئیں سے نکال کر مصر کے تخت شاہی پر بٹھایا احسان نہیں جتلایا۔ ابراہیمؑ کو آگ سے نکالا.... احسان نہیں جتلایا۔ ابراہیمؑ کو تاج نبوت دیا.... احسان نہیں جتلایا۔ اسماعیل کے گلے پر چھری نہیں چلی اور اس کو تاج نبوت عطا کیا.... احسان نہیں جتلایا۔ موسیٰؑ کو فرعون کے مقابلے میں فتح عطا کی.... احسان نہیں جتلایا۔ عیسیٰؑ کو جیل سے نکالا.... احسان نہیں جتلایا۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں نے تیری ہدایت کے لئے دروازوں پہ بھیجے، انہوں نے تیرے دروازے کھٹکھٹائے، اے انسان! تو بھولا بھالا تھا۔ اے انسان! تو نے میرے پیغمبروں کو دھکے دیئے، میں نے پھر بھی تجھے کچھ نہیں کہا۔ تو نے میرے پیغمبروں کو ذبح کیا.... میں نے پھر بھی تجھے کچھ نہ کہا۔ تو نے میرے پیغمبروں کو مارا میں نے پھر بھی تجھے کچھ نہ کہا۔ پیغمبر تیرے دروازے پر تیری ہدایت کے لئے کاسۂ گدائی لے کر پھرتے رہے.... لیکن پھر بھی میں نے تجھے کچھ نہ کہا۔ تجھے مخلوقات کا سردار بنائے رکھا تجھ پر احسان کیا اور تو دیکھتا نہیں ہے کہ زمین کے اندر جتنی

پیدائش ہو رہی ہے یہ ساری تیرے لئے ہے۔زمین تیرے لئے ....پھل تیرے لئے ....انگور تیرے لئے....انار تیرے لئے....سبزے تیرے لئے۔تو ننگا پیدا ہوا۔تجھے کپڑا دیا ....احسان نہیں جتلایا۔تو بھوکا تھا تجھے روٹی دی....احسان نہیں جتلایا۔تجھے عقل دی.... احسان نہیں جتلایا۔تیرہ چہرہ حسین وجمیل بنایا....احسان نہیں جتلایا۔تجھے گورا اور کالا بنایا ....احسان نہیں جتلایا۔تجھے ماں،بہن،بیٹی،بیوی عطا کی....احسان نہیں جتلایا۔تجھے بچے عطا کئے....احسان نہیں جتلایا۔تو کبھی محل میں رہتا ہے اور کبھی کوٹھی میں رہتا ہے احسان نہیں جتلایا۔اور تو نے کبھی دیکھا ہے،کیڑے مکوڑوں کو دیکھا ہے،کبھی مخلوقات اور دوسری چیزوں کو دیکھا ہے کہ ان کا کوئی مکان نہیں،ان کی کوئی سرداری نہیں،ان کی کوئی عظمت نہیں.... لیکن میں نے تجھ پر احسان کر کے احسان نہیں جتلایا۔تجھے احسان جتلا کر میں نے یہ کہا۔

من قتله قتل الناس جميعًا

"ایک انسان کو قتل کرنا ساری انسانیت کو قتل کرنا ہے"۔

"ایک آدمی کو زندگی بخشنا ساری انسانیت کو زندگی بخشنا ہے"۔اے انسان میں نے تجھے قدرت میں کتنے احسانات عطا کئے۔تجھے اعلیٰ بنایا....ارفع بنایا....عظیم بنایا....نبی تجھ میں بنائے.... ولی تجھ میں بنائے....قطب تجھ میں بنائے....ابدال تجھ میں بنائے....ولایت کے تاجدار تجھ میں بنائے۔قرآن کہتا ہے کہ سب کچھ میں نے تیرے قدموں میں رکھ دیا اور تجھ پر احسان نہیں جتلایا....یہ میری قدرت ہے....یہ میری رحمت ہے....یہ کائنات میں میرا احسن انتخاب ہے۔اے انسان!تو کبھی غور تو کر؟میں نے سب کچھ تجھے عطا کر کے کبھی احسان نہیں جتلایا....تو نافرمانی کرتا رہا اور میں احسان کرتا رہا اور لیکن جتلایا نہیں۔یہ میری نیکی ہے،یہ میرا احسان ہے،لیکن میں نے کبھی نہیں جتلایا۔لیکن میری قدرت میں....میری الوہیت میں....میری ربوبیت اور میری تدوسیت میں....ایک ایسا موقع بھی آیا کہ مجھے احسان جتلانا پڑا۔میری قدرت میں ایک ایسا موقع آیا کہ میں نے آدم سے عیسیٰ تک پیغمبر بھیجے....احسان نہیں جتلایا۔کائنات کا سارا حسن تجھے دیا ....میں نے احسان نہیں جتلایا۔تجھے اتنی قدرتیں،رفعتیں اور بلندی بخشی....احسان نہیں جتلایا۔

بادشاہ،روساء اور فقیر بنائے....احسان نہیں جتلایا۔

دنیا کا نظام: یہ میں نے دنیا کا نظام بنایا اس پر غور کرو کہ اگر کوئی آدمی فقیر ہے تو وہ فقیری میں خوش ہے۔

غریب ہے....تو غربت میں خوش ہے۔ایک آدمی جھونپڑی میں بیٹھا ہوا ہے۔تو وہاں خوش ہے۔ایک آدمی محل میں بیٹھا ہوا ہے تو وہاں خوش ہے۔ایک آدمی سائیکل پر جا رہا ہے تو وہاں خوش ہے۔ایک آدمی کار میں بیٹھا ہوا ہے تو وہاں خوش ہے۔جو سائیکل پر جا رہا ہے وہ سائیکل اس لئے نہیں پھینکتا کہ مجھے سائیکل دی۔اس کو کار کیوں دی؟ایسے نہیں کہا،بلکہ جو آدمی سائیکل پر جا رہا ہے وہ بھی ٹھاٹ سے جا رہا ہے۔جو کار پر جا رہا ہے وہ بھی ٹھاٹھ سے جا رہا ہے۔میں نے تو قرآن میں اصول بنا کر بتا دیا۔

كل حزب بما لديهم فرحون

ہر آدمی اپنی اپنی جگہ پر خوش ہے۔اپنے اپنے حسن پر خوش ہے۔آدمی ایک کالے رنگ کا ہے وہ اس کالے رنگ میں خوش ہے۔ایک حسین ہے وہ حسن پر خوش ہے۔ایک چھوٹا ہے وہ چھوٹا ہونے پر خوش ہے۔ایک انگریز ہے،وہ انگریز ہونے میں خوش ہے۔ایک پنجابی ،بنگالی،چینی،جاپانی،روسی ہے۔غریب ہو کر خوش ہے....امیر ہو کر خوش ہے....بڑا ہو کر خوش ہے....جھونپڑی کا مالک ہو کر خوش ہے....کارخانہ دار ہو کر خوش ہے....کوئی مدرسے میں پڑھا ہوا ہے تو وہ خوش ہے....کوئی آکسفورڈ میں پڑھا ہے تو وہ خوش ہے....کوئی کیمبرج کا فارغ ہے تو وہ خوش ہے....کوئی اسکول میں پڑھتا ہے تو وہ خوش ہے....

كل حزب بمالديهم فرحون

یہ ساری میری قدرتیں ہیں۔میں نے تمام مخلوقات کو اے انسان تیرا ملازم بنا کر دنیا میں بھیجا ہے۔میں نے ساری چیزوں کو تیرا غلام بنا کر بھی کبھی احسان نہیں جتلایا۔

تجھے کتنا خوش رکھا،تجھے کتنی نعمتیں عطا کیں،میں نے کبھی بھی تجھ پر کوئی احسان نہیں جتلایا۔

اللہ کے خزانے کا قیمتی گوہر: لیکن میرے خزانے میں ایک ایسی چیز تھی۔جس کو میں نے دنیا میں بھیجا۔

اس عظمت کو میں نے تیرے دروازے پر رکھا۔اس گوہر کو میں نے تیرے دروازے پر

رکھا۔اور جب تجھے اس کے حسن سے سرفراز کیا گیا تو اس عظمت کو میں نے تیرے دروازے پر بھیجا۔جب کائنات کی سب سے مقدس چیز کو میں نے تیرے حوالے کیا تو پھر میری قدرت نے بھی کہا کہ اب میرا تجھ پر احسان ہے....دیکھو! ہوا سب سے قیمتی چیز تھی، تیری زندگی کی بقاء کے لئے، وہ تجھے دے کر احسان نہیں جتلایا.... پانی قیمتی تھا....وہ دے کر احسان نہیں جتلایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر کائنات نامکمل:

لیکن میرے خزانے میں ایک ایسی چیز تھی کہ جب میں نے وہ چیز تمہیں عطا کی تو وہ میرے خزانے میں بھی ایک تھی۔جب میں نے تیرے درمیان میں اس پیغمبرؐ کو بھیجا تو مجھے احسان جتلانا پڑا اور مجھے کہنا پڑا۔

لقد من اللہ علی المؤمنین اذبعث فیھم رسولا

اے اٹھارہ ہزار مخلوقات کے سردار! اے انسان! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے تجھ میں بھیجا تجھ پر میرا احسان ہے۔آمنہ کے لال کو تجھ میں بھیج کر احسان جتلایا اور اسی کو شاعر نے کہا:

بدلا ہوا تھا رنگ گلوں کا تیرے بغیر
اک خاک سی اڑی ہوئی سارے چمن میں تھی

آقا کا آنا احسان خداوندی:

لقد من اللہ علی المؤمنین اذبعث فیھم رسولا

نبی کا آنا احسان خداوندی ہے۔نبی کا دنیا میں بھیجنا اللہ کا احسان ہے۔پیغمبرؐ کا وجود دنیا میں احسان ہے۔نبیؐ کی عظمت احسان ہے۔تمہارے اندر اپنا رسولؐ بھیجا اللہ کا احسان ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کو جنوں میں بھیج سکتا تھا۔اپنے رسول کو فرشتوں میں بھیج سکتا تھا، لیکن اللہ نے فرمایا کہ نہیں میں نے اے انسان....تیرے اندر اپنا محمدؐ بھیجا۔یہ میرا احسان ہے۔حضورؐ کا آنا انسانیت پر احسان ہے۔حضورؐ کا مکے میں آنا احسان ہے۔مدینے میں پہنچنا احسان ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک کے لئے نبی:

حضورؐ کا آنا احسان کیوں ہے اس لئے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو میں نے بھیجا۔کسی نبی کو بستی کے لئے بھیجا....کسی کو شہر کے لئے بھیجا....حضرت ابراہیمؑ کو

کنعان کے لئے بھیجا....حضرت یونسؑ کو نینوا کے لئے بھیجا....کسی پیغمبر کو بابل کے لئے بھیجا ....کسی نبی کو بنی اسرائیل کے لئے بھیجا....کسی کو دانیال کی قوم کے لئے بھیجا....کسی کو قوم ثمود کے لئے بھیجا....کسی کو قوم لوط کے لئے بھیجا....کسی کو قوم عاد کی طرف بھیجا....ہر نبی کے لئے قوم کا اعلان کیا گیا۔ہر نبی کے لئے بستی اور شہر کا اعلان کیا گیا، لیکن جب میرے محمدؐ کی باری آئی تو میں نے اپنے محمد مصطفیٰؐ کے لئے قوم کا لفظ نہیں بولا، بلکہ جس طرح میں نے اپنے لئے کہا....برب الناس....میں لوگوں کا رب ہوں۔تو میں محمد مصطفیٰؐ کے لئے بھی کہتا ہوں کہ:

یاایھا النّاس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً

''اے ساری کائنات کے انسانو! میں تم سب کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں''۔رب العالمین فرماتے ہیں کہ جس طرح میں نے اپنے لئے جہانوں کا لفظ بولا۔اے محمدؐ تیرے لئے بھی جہانوں کا لفظ بولتا ہوں....جس طرح میں نے کہا کہ میں جہانوں کا رب ہوں ۔میرا نبیؐ تو جہانوں کا نبیؐ ہے۔میں ساری کائنات کے لئے ہوں۔میرے نبی تو بھی سارے کائنات کے لئے ہے۔جس طرح میں ساری کائنات کا خالق ہوں میرا محمدؐ بھی ساری کائنات کا رسولؐ ہے۔

نام خدا سے ملا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم:

جہاں جہاں میرا نام ہے وہاں وہاں تیرا نام ہے۔جہاں جہاں میرا ذکر ہے۔وہاں وہاں میرے محمد مصطفیٰ کا ذکر ہے۔تم دیکھو۔شمس وقمر میں میرا ذکر....شمس وقمر میں تیرا ذکر....شمال وجنوب میں میرا ذکر....شمال وجنوب میں تیرا ذکر....شجر وحجر میں میرا ذکر....شجر وحجر میں تیرا ذکر....عرش میں میرا ذکر....عرش میں تیرا ذکر....فرشتوں کی تسبیح میں میرا ذکر....فرشتوں کی تسبیح میں تیرا ذکر....زمین میں میرا ذکر....زمین پر تیرا ذکر....اسلئے حفیظ تائب نے کہا۔

تکبیر میں کلمے میں، نمازوں میں اذاں میں
نام خدا سے ملا نام محمدؐ
فرماتے ہیں کرم مجھے اللہ خلد بریں میں
لکھا ہوا طوبیٰ میں ملا نام محمدؐ

اسلام کی لذت تیرے عشاق سے پوچھو
جان آگئی تن میں جولیا نام محمدؐ

جہاں میرا نام ہوگا.... وہاں تیرا نام ہوگا.... جہاں میری خدائی ہے.... وہاں تیری مصطفائی ہے.... جہاں میری بات ہوگی.... وہاں تیری بات ہوگی....

پیغمبرؐ کا احسان کس کس کیلئے؟

اس کائنات کے حسن کو دیکھو کہ کائنات کو بنایا محفل کو سجایا گیا....

واذاخذاللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ....

یہ قرآن ہے۔حضورؐ کا آنا۔کائنات کی ہر چیز کے لئے احسان ہے....مزدوروں کے لئے احسان ہے....کسانوں کے لئے احسان ہے....دنیا میں کوئی ایسا نبی نہیں آیا کہ جس نے مزدوروں کے لئے کہا ہو.... **اعطوا لاجیر اجرہ قبل ان یجف عرقہ....**

میرے نبیؐ کا آنا قیدیوں کے لئے احسان ہے....عورتوں کے لئے احسان ہے....بچوں کے لئے احسان ہے....جوانوں کے لئے احسان ہے....کائنات کی ہر چیز کے لئے احسان ہے....میرے بھائیو! آپ قرآن پاک کھولو،قرآن میں رسول اللہ کا ایسے انداز میں تعارف ہوا ہے کہ کسی اور نبی کا تعارف کسی کتاب میں نہیں کرایا۔حضورؐ سے پہلے کتنی کتابیں ہیں ان کتابوں کو بھی دیکھو اور قرآن کو بھی دیکھو آپ کو معلوم ہوگا کہ حضورؐ کا آنا بہت بڑا احسان ہے ....آپ تورات کھولیں تورات کس طرح اتری ہے؟ جب تورات اترنے لگی تو موسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ موسیٰ طور پہاڑ پر جاؤ وہاں جاکر ۴۰ دن کا چلہ کرو۔انہوں نے ۴۰ دن کا چلہ کیا پھر کتاب ملی،انجیل اترنے کا وقت آیا عیسیٰؑ کو فرمایا کہ اپنے معبد خانے میں پابند ہوکر بیٹھو،وہاں کتاب ملے گی۔زبور اترنے کا وقت آیا حضرت داؤد کو اللہ نے فرمایا کہ داؤد جاؤ اپنے معبد میں بیٹھو باہر نہیں نکلنا،باہر نکلو گے تو کتاب نہیں ملے گی۔تو داؤد کو کتاب لینے کے لئے بھیجا گیا۔موسیٰ کو کتاب لینے کے لئے بھیجا گیا۔عیسیٰ کو کتاب لینے کے لئے بھیجا گیا۔لیکن جب میرے محمد مصطفیٰؐ کی باری آئی تو میرے محمدؐ کو اللہ نے کتاب کے لئے نہیں بھیجا۔میرا نبی مکے میں تھا....قرآن مکے میں بھیج دیا....میرا نبی مدینے میں تھا....قرآن مدینے میں بھیج دیا....میرا نبی پہاڑ پر تھا....قرآن پہاڑ پر بھیج دیا....میرا نبی بازار میں تھا....قرآن بازار میں بھیج دیا....میرا نبی

غار میں تھا....قرآن غار میں بھیج دیا....میرا نبی بدر میں....قرآن بدر میں....میرا نبی احد میں....قرآن احد میں....میرا نبی خیبر میں....قرآن خیبر میں....میرا نبی تبوک میں....قرآن تبوک میں....میرا نبی عشیرہ میں....قرآن عشیرہ میں....حتیٰ کہ میرا نبی عائشہؓ کے بستر پر....قرآن بھی عائشہؓ کے بستر پر، نبی کا آنا ساری کائنات کے لئے احسان ہے،انسانیت کے لئے احسان ہے۔

نسبت کی حیثیت:

میرے بھائیو! نسبت کیا ہے؟ خدا نے ان نسبتوں کو کچھ نہیں مانا۔نبی کا باپ ہو....نبی کا رشتہ دار ہو....نبی کا بیٹا ہو....نبی کا چچا ہو....نبی کا بھتیجا ہو....نبی کی برادری ہو....نبی کے گھر میں رہتا ہو....نبی کے شہر میں رہتا ہو....نبی کی زبان جانتا ہو....یہ کوئی نسبت نہیں....اگر بیٹا ہونے کی نسبت کام آتی تو نوحؑ کا بیٹا کبھی طوفان میں غرق نہ ہوتا....اگر باپ ہونے کی نسبت کام آتی ہے تو ابراہیمؑ کا باپ کبھی جہنم میں نہ جاتا اور اگر چچا ہونے کی نسبت کام آتی تو ابولہب کو قرآن کبھی نہ کہتا....

تبت یدآابی لھب وتب

''ابولہب تو تباہ برباد ہوجائے'' حسین وجمیل ہونا کوئی نسبت نہیں ہے....نبی کا چچا ہونا کوئی نسبت نہیں ہے....نبی کی ولادت پر خوشی کرنا ایمان کے مقابلے میں کوئی نسبت نہیں۔

نسبت کا مفہوم:

نسبت پیغمبرؐ کیا ہے؟ نسبت پیغمبرؐ رشتہ داری نہیں ہے،نسبت پیغمبرؐ ولادت کی خوشی نہیں ہے۔نسبت پیغمبرؐ برادری نہیں۔حسن وجمال نہیں ولادت کی تعریف نہیں ہے۔اگر حضرت حسینؓ نبی کے نواسے تو ہوتے لیکن وہ صحابی نہ ہوتے۔تو کبھی آپ ان کی شان میں جلسے نہ کرتے،اگر نواسۂ رسول،نواسۂ رسول تو ہوتا، لیکن پیغمبرؐ کا کلمہ نہ پڑھا ہوتا کبھی ہم ان کی شان میں جلسہ نہ کرتے۔

اگر فاطمۃ الزہراءؓ نبی کی بیٹی تو ہوتی،لیکن خدانخواستہ ان کے دل میں ایمان نہ ہوتا تو کبھی آپ بیٹی ہونے کی وجہ سے ان کی عظمت بیان نہ کرتے۔

علی المرتضیٰؓ پیغمبرؐ کا چچا زاد بھائی تو ہوتا اگر خدانخواستہ علی المرتضیٰ صاحب ایمان نہ ہوتے تو کبھی ہم علی المرتضیٰ کی شان میں جلسہ نہ کرتے،رشتہ داری کوئی نسبت نہیں۔

بیٹا ہونا،باپ ہونا۔بھتیجا ہونا،شہری ہونا،برادری ہونا،قرابت ہونا کوئی نسبت نہیں ہے۔

آپ دیکھو کہ وہ ابولہب سگا چچا ہے۔ ولادت جب ہوئی تو سو اونٹ قربان کرنے والا ابولہب تھا۔ ایک سو اونٹوں کو تقسیم کرنے والا ابولہب تھا۔

ولادت رسولؐ پر سب سے زیادہ زیادہ خوشی کرنے والا ابولہب تھا۔ دیکھو نام ابولہب ہے۔

ابولہب کا قریشی ہونا کام نہیں آئے گا:

میرے بھائیو! لہب عربی میں ''شعلہ'' کو کہتے ہیں۔ شعلہ کا معنی بہت خوبصورت۔ ابولہب ''خوبصورتی کا باپ'' اتنا خوبصورت کہ جس کے چہرے سے شعلہ نکلتا ہو، حسن کی لائٹیں نکلتی ہو لیکن جس کے چہرے سے حسن کی لائٹ نکل رہی ہے اور وہ ولادت رسول پر خوشی بھی کررہا ہے۔ پیغمبر کو سینے سے بھی بخوشی لگایا ہے.... نبیؐ سے محبت بھی کی ہے.... نبیؐ کی شان میں اشعار بھی کہے ہیں.... لیکن وہی ابولہب ہے جس کو خود تیرا قرآن کہتا ہے.... تبت یدآ ابی لھب وتب

حسین ہونا کام نہ آیا.... چچا ہونا کام نہ آیا.... قریشی ہونا کام نہ آیا.... کعبے کا طواف کام نہ آیا.... مکے کی سرداری کام نہیں آئی، اتنی نسبتیں ہیں ان چیزوں میں سے ایک چیز بھی کام نہ آئی۔ حسین بھی تھا.... یہ کام نہ آیا.... جمیل بھی تھا.... یہ کام نہ آیا.... چچا بھی تھا.... یہ کام نہ آیا.... کعبے میں رہتا بھی تھا.... یہ کام نہ آیا.... قریشی بھی تھا.... یہ کام نہ آیا.... سردار بھی تھا.... یہ کام نہ آیا.... ولادت رسول پر خوشی کرتا ہے.... یہ کام نہ آیا.... محمدؐ کو سینے سے لگاتا تھا.... یہ کام نہ آیا.... یہ پانچ نسبتیں بے جان ہو گئیں....

نسبت سیدنا بلالؓ:

لیکن ایک ایسا آدمی ہے کہ جس میں یہ پانچوں نسبتیں نہیں ہیں۔ لیکن وہ پیغمبرؐ کے اتنا قریب ہوا کہ دیکھو اس کا رنگ بھی کالا تھا۔ وہ قریشی بھی نہیں تھا.... وہ عربی بھی نہیں جانتا تھا.... وہ مکے میں کبھی آیا نہیں تھا.... وہ نبی کا رشتہ دار بھی نہیں تھا.... ولادت رسول پر اس نے کبھی خوشی بھی نہیں کی تھی.... وہ حبشہ سے چل کر آیا تھا۔ اس کو رتبہ کتنا ملتا ہے کہ وہ بلال ٹہلتا مکے کی گلیوں میں ہے اور قدموں کا کھٹکا جنت میں ہو رہا ہے۔ نبیؐ کا آنا احسان ہے۔ وہ کون سی چیز ہے۔ جو ان تمام نسبتوں پر حاوی ہے۔ وہ چیز ایک ہے، اس کا نام ہے ''نسبت صحابیتؓ'' ابولہب نے نسبت صحابیت حاصل نہیں کی.... چچا تو رہا.... قریشی

تو رہا.... حسین و جمیل تو رہا.... سردار قریش بھی رہا.... لیکن نسبت صحابیت نہ ملی تو قرآن نے.... ابی لھب وتب کہا.... اصل چیز نبی کا رشتہ دار ہونا نہیں، اصل چیز ہے ''نسبت صحابیت'' وہ نسبت صحابیت روم کے صہیب کو مل جائے تو جنت کا وارث بن جاتا ہے۔ اور وہ نسبت صحابیت حبشہ کے بلال کو مل جائے تو کہا جاتا ہے۔ جآء سیدنا بلال.. ''ہمارا سردار بلال آگیا''۔

وہ نسبت صحابیت خالد بن سعیدؓ کو مل جائے تو وہ جنت کا وارث بن جاتا ہے۔

سیدنا بلالؓ اور نسبت صحابیتؓ:

اس نسبت صحابیت کو دیکھو اور سیرت رسولؐ کو دیکھو کہ جب یہ نسبت حبشہ کے بلال کو ملی تو بلالؓ اتنا اونچا ہو گیا کہ جب خانہ کعبہ فتح ہوا تو حضورؐ نے فرمایا: بلال کعبے کی چھت پر چڑھ جا اور اذان دے۔ عرض کیا۔ اللہ کے رسول کعبے کی چھت پر فرمایا، ہاں کعبے کی چھت پر چڑھ۔

کعبے کی چھت پر نبیؐ کا کوئی رشتہ دار نہیں چڑھا، کوئی عام سردار کعبے کی چھت پر نہیں چڑھا۔ کعبے کی چھت پر کالے رنگ کا بلال چڑھا اور جب جوتا اتارنے لگا تو حضورؐ نے فرمایا کہ جوتے سمیت چڑھ جا۔ رنگ کالا ہے ہونٹ لمبے لمبے ہیں، لیکن اندر کیا ہے؟ نبی کی رشتہ داری نہیں ہے۔ پیغمبرؐ کی برادری نہیں ہے، نبی کی قرابت داری نہیں ہے، لیکن اندر نسبت صحابیت ہے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کعبے کی چھت پر جوتے سمیت چڑھ کر اذان دے۔ اور دنیا کو بتادے کہ جن کے اندر نسبت صحابیت ہوتی ہے وہ اتنا اونچا شرف پاجاتا ہے کہ کعبے کی چھت پر کھڑا ہوتا ہے۔ یہ نسبت صحابیت ہے۔ اور یہ نسبت اتنی بلند ہے کہ کعبے سے بھی بلند ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ ''نسبت صحابیت'' کا مقابلہ کوئی نہیں کرسکتا۔ اور اسی وجہ سے مجھے کہنا چاہئے کہ حضورؐ کا آنا احسان ہے۔

حضورؐ کی خدمت میں اونٹ کی شکایت:

بخاری شریف میں ہے کہ نبیؐ کے دروازے پر ایک اونٹ آیا اور سر رکھ کر شکایت کرتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جبرئیلؑ نے مجھے بتایا ہے کہ یہ اونٹ اپنے مالک کی شکایت کررہا ہے۔ یہ حضورؐ کا معجزہ ہے۔ حضورؐ نے مالک کو بلاکر فرمایا کہ اس کو چارہ کم دیتا ہے اور کام زیادہ لیتا ہے آئندہ اس کو چارہ زیادہ ڈالا کر اور اس کے مطابق کام لیا کر، مجھے بتاؤ کہ میرے پیغمبرؐ کا آنا اس اونٹ کے لئے احسان ہے یا نہیں؟ (ہے) نبیؐ کا آنا احسان ہے۔

حضورؐ کی آمد عورتوں اور بچیوں پر احسان: وہ عورت جس کو لوگ بازاری جنس سمجھتے تھے آج عورتیں کہتی ہیں

آزادی ملنی چاہئے۔ کیسی آزادی؟ رسول اللہؐ کے آنے سے پہلے تو تمہیں بازاروں میں فروخت کیا جاتا تھا تمہاری منڈیاں لگتی تھیں۔ روم اور ایران میں عورتوں کی منڈیاں لگتی تھیں۔ محمد مصطفیٰ ہی وہ پیغمبرؐ تھا جس نے اعلان کیا کہ جو کسی عورت کو بری نظر سے دیکھے گا تو کل قیامت کے دن اس کی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔

اے میری ماں اور بہن! وہ رسولؐ تیری عزت کا رکھوالا بن کر آیا، اس لئے مجھے کہنا چاہئے کہ نبی کا آنا عورتوں پر احسان ہے۔

بچیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا، پیغمبرؐ نے فرمایا: کہ جو شخص دو بچیوں کی تربیت کر کے جوان کر کے ان کی شادیاں کر دے گا میں (محمد) اعلان کرتا ہوں کہ اس پر جنت واجب ہوگئی۔

نبی کا آنا احسان ہے۔

معجزہ پیغمبر ﷺ: حضورؐ گھر میں تشریف فرما ہیں ابوبکر و عمرؓ نے آ کر عرض کیا۔ حضرت کچھ کھایا پیا نہیں حضورؐ نے فرمایا: کہ کیا ہوا؟ صدیق و... نے کہا کہ ہمارے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے ہیں کئی دن ہوگئے، کچھ کھایا نہیں نبیؐ نے فرمایا کہ تمہارے پیٹ پر ایک ایک پتھر ہے، تیرے نبی کے پیٹ پر دو دو پتھر ہیں۔ ایک صحابی نے ک... کہ یا رسول اللہ ﷺ میں عصر کی نماز کے بعد حضرت مقداد بن اسود کے گھر کے قریب سے گزرا حویلی کا دروازہ کھلا تھا۔ میں نے دیکھا کہ کھجوروں کا ڈھیر لگا ہوا ہے حضورؐ نے فرمایا: چلو مقداد بن اسود کے گھر چلتے ہیں۔ آدھی رات کا وقت تھا مقصد یہ تھا کہ کھجوروں کا ڈھیر ... صحابہ نے کچھ نہیں کھایا، چلو کھجوریں کھاتے ہیں۔ جس صحابی سے بے تکلفی ہوتی رسول اللہ اس کے گھر چلے جاتے پیغمبرؐ نے آدھی رات کے وقت جا کر دروازہ کھٹکھٹایا، تو دروازے اندر سوراخوں سے مقداد کی بیٹی نے دیکھا دنیا کا سردار ہمارے دروازے پر ہے، پیغمبرؐ کا ... چمک رہا ہے، اس نے کہا کہ ابا جان! اٹھو دنیا کی دولت ہمارے دروازے پر آئی ہے، تو ا... نے پاؤں میں جوتا بھی نہیں پہنا، بھاگ کر آئے دروازہ کھولا فرمایا۔

فداک امی وابی یا رسول اللہ

میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ چل کر آئے۔ حضورؐ نے فرمایا: اے مقداد!... ہم نے کچھ کھایا پیا نہیں، ہم نے کہا چلو مقداد کے گھر کھجوروں کا ڈھیر ہے۔ جا کر کچھ کھائیں گے۔

حضرت مقداد نے جب یہ بات سنی تو آنکھوں سے آنسو نکل آئے مقداد کیوں روتے ہو؟ فرمایا اس لئے روتا ہوں کہ آج آپ گھر میں تشریف لائے اور آج کچھ نہیں ہے۔ ع

خبر گرم ہے ان کے آنے کی
آج ہی گھر میں بوریا نہ ہوا

وہ کھجوروں کا ڈھیر تو ضرور تھا، نماز سے پہلے میں نے وہ ساری کھجوریں مدینہ کے فقیروں میں بانٹ دی ہیں، اب تو میرے گھر میں ایک کھجور بھی نہیں ہے۔

روؤں کیوں نہ کہ سب سے بڑی دولت میرے دروازے پر آئی ہے اور میرے پاس کھلانے کے لئے کچھ نہیں، پیغمبرؐ نے جب مقداد کی آنکھوں کے آنسوؤں کو دیکھا تو دریا رحمت جوش میں آیا۔ بخاری شریف میں پیغمبرؐ کا یہ معجزہ موجود ہے حضورؐ نے فرمایا کہ یہاں کوئی کھجوروں کا درخت ہے؟ حضرت مقداد ابن اسود نے عرض کیا کہ یہاں کھجور کا درخت تو کوئی نہیں، صرف یہ ایک کھجور کا تنا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جاؤ یہ میری نبوت والی چادر اس کے نیچے بچھا کر کہو کہ محمد مصطفیٰؐ تجھ سے کھجور مانگتے ہیں۔ حضرت مقداد فرماتے ہیں کہ میں نے پیغمبرؐ کی چادر کو اٹھایا اور اس چادر کو اٹھا کر میں نے اس درخت کے نیچے رکھا اور میں نے حضورؐ کا سلام کہا، اس خشک تنے میں بہار آگئی تھوڑی دیر کے بعد میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کھجوریں مانگتے ہیں، اتنا کہنے کی دیر تھی کہ اس خشک تنے سے کھجوریں جھڑنے لگیں اور تھوڑی دیر کے بعد کھجوروں سے وہ ساری چادر بھر گئی، میں چادر اٹھا کر لے آیا حضورؐ نے فرمایا کہ "اگر تو چادر کو نہ اٹھاتا، قیامت کی صبح تک دنیا دیکھتی کہ خشک تنے سے کھجوریں جھڑتی رہتیں"۔ حضورؐ کا آنا احسان ہے....

معجزہ میں براہ راست دخل خدا کا ہوتا ہے: یہ حضور کے معجزات ہیں اور کوئی شخص پیغمبرؐ کے معجزات کا انکار نہیں کر سکتا۔ معجزے میں دخل براہ راست اللہ کی ذات کا ہوتا ہے معجزے میں اللہ کے سوا

کسی کا دخل نہیں ہوتا خدا چاہتا ہے تو معجزہ صادر کرادیتا ہے نہیں چاہتا تو نہیں کراتا۔ یہ اللہ کی قدرت ہے.... حضورؐ کا آنا احسان ہے۔

حضورؐ کا وجود اللہ کا احسان.... اور.... صحابہؓ کا وجود نبی کا احسان:

میرے بھائیو! حضور ﷺ کے اردگرد جو حلقہ قائم ہوا یہ حلقے کا قیام بھی نبیؐ کا احسان ہے۔ حضورؐ کا وجود اللہ کا احسان ہے اور صحابہ کا وجود نبی کا احسان ہے۔ اور جو کچھ بھی بعد میں قیامت تک ہوگا یہ سب رسول اللہؐ کے صدقے سے ہورہا ہے۔ کیا مطلب؟ میں اور آپ مسلمان ہیں حضورؐ کی وجہ سے ہیں حضورؐ قیامت تک کے لئے ہدایت کا پیغام نہ بتاتے۔ تو میں اور آپ مسلمان ہوتے؟ (نہیں) کائنات میں جہاں اسلام پھیل رہا ہے حضورؐ کا احسان ہے یہ حضورؐ کی وجہ سے ہے حضورؐ کی تعلیمات کے صدقے میں ہے۔ تو میرے بھائیو! جب اللہ نے حضورؐ کو بھیجا اور احسان جتلایا تو پھر مجھے کہنے دو کہ حضورؐ کا وجود اللہ کا احسان ہے۔ صحابہؓ کا وجود نبیؐ کا احسان ہے، تو پھر یہ بات مان لینی چاہئے کہ حضورؐ کا آنا احسان ہے۔ اور ابوبکرؓ کا صدیقؓ بننا.... نبیؐ کا احسان ہے.... عمرؓ کا فاروق بننا.... نبیؐ کا احسان ہے.... عثمانؓ کا ذوالنورین بننا.... نبیؐ کا احسان ہے.... علیؓ کا اسد اللہ الغالب بننا.... نبیؐ کا احسان ہے.... بلالؓ کا سردار بننا.... نبیؐ کا احسان ہے.... روم سے خبیبؓ کا آنا.... نبیؐ کا احسان ہے.... ابن عباسؓ کا مفسر قرآن بننا.... نبیؐ کا احسان ہے.... ابن مسعود کا محدث بننا.... نبیؐ کا احسان ہے.... ابوذر غفاریؓ کا تارک الدنیا ہونا.... نبی کا حسان ہے۔ خالد بن ولید کا سیف اللہ ہونا.... نبیؐ کا احسان ہے.... اور ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہؓ کا محمد مصطفیٰ ﷺ کی جھولی میں آنا.... نبی کا احسان ہے اور قیامت کی صبح تک ولیوں کی ولایت.... خطیبوں کی خطابت.... اماموں کی امامت.... مفکرین کی فکر.... محققین کی تحقیق.... یہ سب کچھ میرے محمد ﷺ کا دنیا پر احسان ہے۔

"وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"

❁❁❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتبہ اسلامیہ

اسلام میں عورت کا مقام

بمقام:-............جامع مسجد سمندری

مؤرخہ:-....................

❁❁❁

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِO

تیرہ سالہ مکی زندگی

وقال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ فی کلامہ المجید والفرقان الحمید.
'وانذر عشیرتک الاقربین
وقال فی موضع آخر ..... لعلّک باخعٌ نفسک.

اشعار

وہ آئے جن کے آنے کی زمانے کو ضرورت تھی
وہ آئے جن کی آمد کے لئے بے چین فطرت تھی
وہ آئے نغمہ داؤد میں جن کا ترانہ تھا
وہ آئے گریہ یعقوب میں جن کا فسانہ تھا
وہ آئے جن کی خاطر مضطرب تھی وادی بطحٰی
وہ آئے جن کے قدموں کے لئے کعبہ ترستا تھا
وہ آئے جن کو حق نے گود کی خلوت میں پالا تھا
وہ آئے جن کے دم سے عرش اعظم پہ اجالا تھا

تمہید: میرے واجب الاحترام قابل صد احترام ساتھیو! گذشتہ جمعہ آپ حضرات کے سامنے حضور سرور کائنات ﷺ کی سیرت طیبہ کے ابتدائی چالیس سالوں تک حضور کی سیرت کا بیان آپ کے سامنے آچکا ہے.... جس میں حضور کی ولادت باسعادت ،آپ کی رضاعت ،آپ کا بچپن ،آپ کا لڑکپن ،آپ کی جوانی کے واقعات شامل ہیں.... اور غار حراء میں جو ابتدائی وقت آپ نے گذارا.... اور ابتدائی اوقات آپ نے غار حراں میں بسر کئے.... ان کا ذکر پچھلے جمعہ کو آچکا ہے اور آج کے بیان میں حضور کی تیرہ سالہ مکی زندگی کا انشاء اللہ ذکر ہوگا.... پیغمبر کی تیرہ سالہ مکی زندگی ،بہت لمبا اور طویل موضوع ہے....

لیکن میں کوشش کروں گا کہ آج ہی اس کی تفصیلات آپ کے سامنے پیش کردی جائے....
کیونکہ (مسلسل) چھٹا جمعہ ہے حضور کی سیرت پر اور تمام موضوعات پر تفصیلی تقاریر پہلے بھی گذر چکی ہیں۔ اگر اس سے دس گناہ زیادہ تقریریں بھی ہوں.... حضور علیہ السلام کی سیرت کا حق پھر بھی ادا نہیں ہوسکتا.... میں نے جو آیت کریمہ آپ کے سامنے پڑھی ہیں....

نبی پر سب سے پہلی وحی: اس میں اللہ تعالیٰ نے حضور کی تبلیغی زندگی کا ذکر فرمایا ہے.... آپ کو حکم دیا ہے کہ اے پیغمبر! تم میرے دین کی تبلیغ کرو.... میرا پیغام آگے پہنچاؤ.... میری دعوت کو آگے عام کرو.... یہ اللہ کا حکم ہے ،تو پیغمبر پر جس وقت غار حرا میں قرآن کی پہلی آیت نازل ہوئی.... اور آپ کے سر پر نبوت کا تاج رکھا گیا.... اس کے فوراً بعد آپ واپس تشریف لائے۔ جو کیفیت آپ کی تھی.... اس کا ذکر میں پچھلے جمعہ میں بھی بیان کر چکا ہوں.... لیکن اگلی گفتگو کو سمجھنے سے پہلے میں اس کا پھر ذکر کرنا چاہتا ہوں.... کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ گھر میں موجود تھیں.... آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ کئی کئی دن کا کھانا اور سامان لے کر غار حرا میں تشریف لے جاتے.... وہاں اللہ کی وحدانیت پر غور وفکر فرماتے.... تو ایک دن جبرئیل امین آپ کے پاس آئے.... اور آپ کو غار حرا میں فرمایا "اقرأ".... پیغمبر نے جواب میں کہا "ما انا بقاری".... میں پڑھا ہوا نہیں ہوں.... جبرئیل نے پھر کہا اقــــرأ.... پیغمبر نے جواب میں کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں.... لیکن اس تبلیغی زندگی کے آغاز پر پیغمبر اسلام نے ان کے بار بار کہنے پر پھر وہی آیتیں پڑھیں.... "اقرأ باسم ربک الذی خلق" یہ آیت پڑھنے کی دیر تھی.... اس آیت کو پڑھتے ہی آپ کے سر پر نبوت کا تاج رکھ دیا گیا.. اس آیت کا پڑھنا گویا کہ آپ کو نبی بنانا تھا.... آپ کو باضابطہ نبوت عطا کردی گئی.... آپ نے "اقرأ باسم رب الذی خلق" کی آیت پڑھی تو گویا آپ پیغمبر بن گئے.... آپ نبی بن گئے۔

غار حرا سے واپسی پر آپ کی کیفیت: لیکن اللہ کے کلام کا اتنا بوجھ تھا اتنا اثر تھا.... کہ رسول اللہ کے جسم پر کپکپی طاری ہوگئی.... پیغمبر پر کپکپاہٹ آئی.... رسول کپکپانے لگے.... تو ایسی حالت میں.... آپ گھر

تشریف لائے.... واپس گھر آئے.... اور آپ کانپ رہے ہیں.... حضرت خدیجہؓ سے فرمایا" زملونی !زملونی!".... اے خدیجہؓ مجھے کمبل اوڑھادو.... تو خدیجہؓ نے آپ کو کمبل اوڑھادیا.... اور آپ کپکپی کے عالم میں لیٹے رہے.... لیکن آپ کے جسم کی یہ کپکپاہٹ دیکھ کر حضرت خدیجہؓ پریشان ہوئیں.... کہ میرا شوہر، میرا پیغمبر، میرا لاڈلا اور میرا خاوند، جو بڑا ہی حسین وجمیل، اور بڑا ہی خوب صورت اور بڑا ہی وجیہ، اور بہت ہی عظمتوں والا ہے.... اس کو کیا ہوا....؟ کہ کانپ رہا ہے.... تو جس طرح میں نے پچھلے جمعہ کہا....

حضرت خدیجہؓ کا اعزاز:

کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو لے کر اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس گئی جو تورات کا عالم تھا.... اور یہاں یہ بھی بات آپ یاد رکھیں کہ حضرت خدیجہؓ کو یہ مرتبہ اور مقام حاصل ہے.... کہ خدیجۃ الکبریٰؓ دنیا میں وہ پہلی خاتون ہے.... جس نے محمد ﷺ کو رسولؐ بننے کے بعد سب سے پہلے دیکھا.... یعنی خدیجہ کے پاسؓ وہ آنکھ ہے جس آنکھ نے نبوت کے بعد رسول اللہ ﷺ کو سب سے پہلے دیکھا.... یہ آنکھ صرف خدیجۃ الکبریٰؓ کے پاس ہے اور خدیجۃ الکبریٰؓ کے وہ کان ہیں، جن کانوں نے نبی کے علاوہ قرآن کا لفظ سب سے پہلے سنا۔

پیغمبرؐ ورقہ بن نوفل کے پاس بحیثیت مریض کے:

خدیجۃ الکبریٰؓ ورقہ بن نوفل کے پاس رسول اللہ ﷺ کو لے کر گئیں.... اور جا کر کہنے لگیں کہ بھائی دیکھو!.... یہ میرا شوہر ہے اور یہ کہتا ہے کہ مجھ پر کپکپی طاری ہے.... تو ورقہ بن نوفل جس کی عمر سو سال یا اس سے زیادہ ہوگی.... اور وہ بستر مرگ پر پڑا تھا.... اور بڑھاپا اس پر طاری تھا.... اور اس کی آنکھوں کے اوپر آبرو آئے ہوئے تھے.... بڑھاپے کی وجہ سے سارا اس کا جسم لڑکھڑاہٹ کا شکار تھا.... جب اس نے حضرت خدیجہؓ سے یہ سنا.... کہ یہ میرا شوہر ہے اس کا نام محمدؐ ہے.... اور یہ غار حرا میں گیا تھا اور وہاں اس نے کئی کئی دن گزارے.... اور ایک دن اس نے آکر کہا کہ مجھے ایک غائب سے فرشتے نے آکر بھینچ لیا.... اور کہا کہ "اقرأ" اے محمد پڑھو.... تو اس نے کہا "ما انا بقاری".... میں پڑھا ہوا نہیں ہوں.... تو اس نے زبردستی یہ کلمہ پڑھایا اور اس کلمے کا بوجھ

اس کے اوپر پڑا.... اور اس کی وجہ سے اس کا جسم کانپنے لگا.... اور یہ کپکپاہٹ طاری ہے اس کا کوئی علاج کرو.... اس پر کوئی دم پڑھو.... اس کا کوئی علاج مجھے بتاؤ میں بڑی پریشان ہوں.... تو ورقہ بن نوفل نے جب یہ بات حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ سے سنی.... خدیجہ اس کی بہن لگتی تھی.... تو ورقہ نے کہا مجھے اٹھا کر بیٹھاؤ.... ورقہ کو بٹھایا گیا اور اس نے کہا میری آنکھوں سے پردہ ہٹاؤ.... تو پردہ ہٹادیا گیا....

ورقہ بن نوفل کی طرف سے خدیجہؓ کو مبارک باد:

اس نے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ دیکھا.... اور چہرہ دیکھ کر کہا خدیجہؓ تجھے مبارک ہو.... خدیجۃ الکبریٰؓ نے کہا بھائی کیسی مبارک بادی؟ تو ورقہ نے کہا تیرا شوہر نبی بن چکا ہے.... اور تو صرف محمد کی بیوی نہیں، بلکہ رسول اللہ ﷺ کی بیوی بن چکی ہے.... تیری آنکھیں اب نبوت کا دیدار کر رہی ہیں....

ورقہ بن نوفل کا رونا:

یہ کہہ کر ورقہ بن نوفل رو پڑا.... خدیجہ کہتی ہیں بھائی کیوں روتے ہو؟ کہنے لگا میں اس لئے روتا ہوں کہ میری زندگی لمبی ہوگئی.... میں اپنی عمر کے آخری حصے میں گزر رہا ہوں، میں اس لئے روتا ہوں کہ کاش اس وقت تک میں زندہ رہوں جب دنیا میں اس محمد ﷺ کی نبوت کا سورج چمکے گا.... اور میں اس وقت تک زندگی چاہتا ہوں جب مکے کے لوگ اس کو دھکے دے کر اس کو مکے سے نکال دیں گے.... میں چاہتا ہوں اس وقت میں چوک میں کھڑا ہو کر محمد کا ساتھ دوں.... میں گلیوں میں کھڑا ہو کر آمنہ کے لعل کا ساتھ دوں.... چوک میں کھڑے ہو کر تیرے شوہر کی چوکیداری کروں.... خدیجہؓ کہتی ہیں کہ ورقہ بن نوفل روتا رہا.... اور رو کر کہا خدیجہؓ اس محمد کو لے جاؤ.... اس کو کچھ نہیں ہوگا یہ تو نبیوں کا سردار ہے۔

تورات، زبور وانجیل کی تحریر محمدؐ پہ صادق:

تورات میں جو نشانیاں میں نے اس کے چہرے کی پڑھی ہیں.... وہ تو اسی میں پائی جاتی ہیں.... انجیل میں جو نشانیاں پڑھی ہیں.... وہ اسی کے چہرے میں پائی جاتی ہیں.... اور اسی طرح زبور میں جو کچھ لکھا ہے وہ اس محمدؐ پر صادق آرہا ہے....

پیغمبرؐ کو نبوت پہلے ملی اور تبلیغ کا حکم بعد میں:

میرے بھائیو! خدیجۃ الکبریٰؓ واپس آئیں ....

اوراس کے بعد کیا ہوا....وہ بات بھی گزر چکی ہے کہ قرآن کی ایک آیت اتری ۔ وانذر عشیرتک الاقربین ہ لیکن یہ آیت کچھ عرصہ بعد اتری....وہاں سے میں بات شروع کرتا ہوں....کہ جس دن آپ کو نبوت ملی اسی دن آپ کو تبلیغ کا حکم نہیں ہوا....یہ بات یاد رکھیں!....نبوت پورے چالیس سال کے بعد ملی....اوراعلان تبلیغ آپ نے کس تاریخ کو کیا ؟ ۴۳ سال کے بعد....حضورؐ کو نبوت ملی ۴۰ سال کے بعد، اور تبلیغ کا آغاز کیا آپ نے ۴۳ سال بعد....یعنی جو زمانہ ہے درمیان میں تین سال کا....اس کو عربی میں ''قطع وحی'' کا زمانہ کہتے ہیں۔ کہ ایسا دور کہ جس میں وحی نہیں آئی آسمانوں سے۔

تبلیغ کا آغاز:

تین سال کے بعد پھر یہ آیت اتری....وانذرعشیرتک الاقربین .... اے محمدؐ اپنے رشتہ داروں کو میرے عذاب سے ڈرائے....تو اب تبلیغ کا آغاز ہوتا ہے....کہ اپنے رشتے داروں کو سب سے پہلے تبلیغ کرو....اپنے گھر والوں کو بلاؤ....اپنی دعوت پہلے گھر والوں کو پیش کرو....تبلیغ گھر میں پیش کرو....

پیغمبرؐ کا فاران کی چوٹی پر اور لوگوں پر آزمائش:

تو پیغمبرؐ نے اس آیت کے بعد مکے کے قریشوں کو چودھریوں کو پہاڑ کی چوٹی پہ بلایا....اور بلا کر کہا کہ تم مجھے کیسا سمجھتے ہو؟ یہ پچھلے جمعہ واقعہ گذر چکا ہے کہ رسول اللہؐ نے سب سے پہلے کتاب زندگی پیش کی....اپنی زندگی کی کتاب ان کے سامنے کھولی اور کہا کہ '' ان وجد تمونی صادقاً او کاذباً فقد لبثت فیکم عمراً من قبل '' او قریشیو! او چودھریو! چالیس سال کا عرصہ محمدؐ نے تمہارے اندر گزارا، مجھے تم نے کیسا پایا....؟ مجھے تم نے سچا پایا یا جھوٹا پایا؟ جب حضورؐ نے فرمایا: قد لبثت فیکم عمراً من قبل . چالیس سال میں نے تم میں گزارے بتاؤ مجھے کیسا پایا؟....

سرداران مکہ کی طرف سے پیغمبرؐ کو جواب:

توسب لوگوں نے یک زبان کہا.... ماوجدناک الاصدقاء....

اے محمدؐ تیری صداقت والی چادر پہ کوئی داغ نہیں ۔ تیری صداقت والی چادر بے داغ ہے....تو صادق اور امین ہے....تو سچا ہے....حضورؐ نے فرمایا اگر میں یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے دامن میں ایک لشکر آرہا ہے....اور وہ لشکر تم پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے....تو میری بات مانو گے؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں مانیں گے....تو تو وہ سچا ہے کہ تیرا مخالف بھی کہے گا کہ محمد سے زیادہ سچا کوئی نہیں....اے محمدؐ تو گلیوں سے گزرتا ہے تو چھوٹے چھوٹے بچے کہتے ہیں یہ سچا آ گیا....یہ صادق آ گیا....یہ امین آ گیا....تیرا ایسا کردار ہے....تیری ایسی عظمت ہے کہ گلیوں کے بچے بھی تیری صداقت کی گواہی دے رہے ہیں....

پیغمبرؐ کا اعلان نبوت:

تو حضورؐ نے فرمایا اچھا پھر میری بات سنو! ایک قیامت کا دن آنے والا ہے جس دن حساب و کتاب ہوگا....تمہیں اللہ کی عدالت میں پیش ہونا ہوگا....اس قیامت کے حساب سے پہلے اگر تم چاہتے ہو کہ ہم اس سے سرخرو ہوں تو اللہ کی توحید کا اقرار کرو۔ یہ اقرار کرو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں....اللہ کے سوا کوئی مشکل کشا نہیں....کوئی بگڑی بنانے والا نہیں....اور میں اس کا رسول ہوں....'' یا ایھا الناس قولو الاالٰہ الا اللّٰہ تفلحوا .... اور لوگو کہو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ '' انی رسول اللہ '' اور میں اللہ کا رسول ہوں....یہ کہو گے ''تفلحوا'' کامیاب ہو جاؤ گے....

اعلان نبوت کے بعد لوگوں کا پیغمبر کے ساتھ سلوک:

جب محمد الرسول اللہؐ نے یہ بات پہاڑ کی چوٹی پہ کہی....تو وہ قریشی وہ سردار بڑے بڑے کلبیوں والے چودھری جو وہاں کھڑے تھے۔ انہوں نے کہا الھذا جمعتنا یا محمد؟ .... اے محمدؐ تو نے ہمیں اس لئے بلایا تھا، کہ یہاں آکر ہمارے تین سو ساٹھ خداؤں کی خدائی کا خاتمہ کر کے یہ کہے کہ اللہ کے سوا کوئی مشکل کشا نہیں....کوئی حاجت روا نہیں....اسی لئے بلایا تھا؟ تبت لک یا محمد (نعوذ باللہ) اے محمدؐ تو ہلاک ہو جائے....یہ قریشیوں نے کہا، چودھریوں نے کہا، سرداروں نے کہا۔ مکے کی اکثریت کے نمائندوں نے کہا....تو جب رسول اللہؐ نے یہ بات سنی ۔ پیغمبرؐ پریشان ہو گئے....علماء کہتے ہیں کہ اسی جگہ سے پتھر اٹھائے ان چودھریوں نے

اور پیغمبر انقلاب کے چہرے پر مارے.....رسول اللہ ؐ کے چہرے پر مارے.....رسول اللہ ؐ کے چہرے کو خون آلود کر دیا.....پیغمبر کے چہرے سے لہو بہنے لگا۔رسول اللہ ؐ کے سارے کپڑے خون آلود ہو گئے.....اور پیغمبر یہ کہتے تھے کہ لوگوں اللہ کے سوا کوئی مشکل کشا نہیں ، کوئی حاجت روا نہیں ،کوئی کچھ نہیں دے سکتا.....قولوا لاالٰہ الا اللّٰہ کوئی ہیلہ نہیں اللہ کے سوا.....یہ تین سو ساٹھ خدا تمہیں کچھ نہیں دے سکتے.....تمہاری حاجت روائی نہیں کر سکتے.....یہ تو پتھر کی مورتیاں ہیں ان کو اپنے ہاتھوں سے بناتے ہو، انہی کو سجدہ کرتے ہو.....اپنے ہاتھوں سے ان کو بنایا، انہی کو مشکل کشا کہتے ہو.....یہ تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتے.....او لوگو! آؤ ایک خدا کے دروازے پر جھک جاؤ.....ساری کائنات کے سردار نے جب اعلان توحید کیا تو لوگوں نے پتھر نبی کے چہرے پر مارے.....

اہم سوال کا جواب:

آج کل بعض لوگ کہتے ہیں مولوی جی ایسی بات نہ کرنا جس سے کسی کا دل دکھے.....مجھے بتاؤ کہ پیغمبر ؐ نے پہاڑ کی چٹان پہ یہ کہا تھا.....کہ تین سو ساٹھ خدا کچھ نہیں کر سکتے تو ان چودھریوں اور قریشیوں کا دل دکھا تھا یا خوش ہوا تھا۔(دکھا تھا) اگر آج کے نصیحت کرنے والے وہاں ہوتے تو رسول اللہ ؐ سے بھی کہتے کہ حضور جی! کسی کا دل نہ دکھاؤ.....یہ فلسفہ اپنے پاس رکھو.....دل دکھانا دل کو خوش کرنا اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے اسلام میں.....اسلام میں اہمیت اس بات کی ہے کہ جو سچی بات ہے منہ پر کہہ دو.....

حضرت ابراہیم ؑ کی اپنے باپ اور قوم سے گفتگو:

مجھے بتاؤ! کہ ابراہیم ؑ نے کیا کہا تھا.....؟ اذقال لابیہ وقومہ ماھذہ التماثیل التی انتم لھا عاکفون اے ابا جان! اے میری قوم! جن مورتیوں کو سجدہ کرتے ہو یہ تمہیں کچھ نہیں دے سکتیں.....تو انہوں نے کہا ابراہیم ؑ! تمہیں کیا ہو گیا ہے۔تو (نعوذ باللہ) آباؤ اجداد کے راستے سے بھٹک گیا ہے.....انہوں نے کہا "بل وجدنا آباء نالھا عابدین" تمہارے آباؤ اجداد بھی مورتیوں کو سجدہ کرتے تھے.....تو پیغمبر ؑ نے جواب میں کیا کہا.....؟ انتم و اباؤ کم تم اور تمہارے آباؤ اجداد فی ضلال مبین کھلی گمراہی میں تھے.....تم بھی گمراہ ہو اور تمہارے باپ دادا بھی گمراہ ہی تھے.....یہ کس نے

کہا.....؟ (ابراہیم ؑ نے) پیغمبر نے نہیں کہا.....؟ یہ لفظ رسول نے نہیں بولے؟ تم رسول سے بھی بڑے نصیحت والے آ گئے ہو.....؟ کہ ایسی بات نہ کرو جس سے کسی کا دل دکھے.....اوئے! پیغمبر نے تو باپ کے سامنے کہہ چھوڑی.....جس کے گھر میں پرورش پائی اسی کے سامنے بتوں کا بیڑہ غرق کر دیا.....بتوں کی خدائی کا خاتمہ کر دیا.....بات وہ کرو جو سچی ہو.....چاہے اس سے کسی کا دل دکھتا ہے دکھے نہیں دکھتا نہ دکھے ہمیں تو اسلام اور قرآن نے یہ سبق دیا۔

دل دکھانے والا مسئلہ:

اور جو کہتے ہو کہ کسی کا دل نہ دکھے وہ اور بات ہے.....وہ مسئلہ ہی اور ہے.....کہ تمہارا کوئی پڑوسی ہے.....ایسی بات نہ کرو کہ پڑوسی کی ہوا بند ہو جائے.....پڑوسی یہ کہے کہ یار یہ بد اخلاق ہے.....یہ بدتمیز ہے مجھے رات کو سونے نہیں دیتا.....تمہاری ذات کو کسی نے گالی دی تم معاف کر دو۔اور بات ہے.....

دین کے معاملے میں نرمی کی گنجائش نہیں ہے:

لیکن جب دین کا معاملہ آئے گا تو نرمی نہیں.....شریعت کا معاملہ آئے گا کوئی نرمی نہیں.....ایک آدمی نے تمہیں کنجر کہا، بدمعاش کہا، کتا کہا، بلا کہا معاف کر دو، اسلام کہتا ہے معاف کر دو بہتر ہے۔ایک آدمی نے تیرے بھائی کو قتل کر دیا، اسے معاف کر دو بہتر ہے ایک آدمی نے تیرے باپ کو مار دیا، اس کو معاف کر دو بہتر ہے۔ثواب ہے.....لیکن ایک شخص نے تیرے پیغمبر کو گالی دی۔تم کہو میں نرمی کروں گا.....مجھے نرمی کا حکم ہے۔یہ نرمی نہیں ہے یہ لعنت ہے.....ایک آدمی نے تیرے باپ کو بڑا کہا تیری ماں کو بُرا کہا.....مجھے بتاؤ! باپ کو بُرا کہنے سے اگر آدمی بے غیرت ہو گا تو معافی دے گا.....ہاں میں تجھے قتل کر دوں۔تیرے بیٹے کو ماردوں تو معاف کر دے.....؟ میں تیری ذات کا نقصان کر دوں۔تیرے بیٹے کو ماردوں تو معاف کر دے.....؟ میں تیری ذات کا نقصان کر دوں تو معاف کر دے۔میں تیرا دس لاکھ کا نقصان کر دوں تو معاف کر دے.....میں تجھے گالیاں دوں کہ تو بے ایمان ہے تو معاف کر دے۔میں تیرا گریبان پکڑ لوں تو معاف کر دے یہ بہتر ہے۔قرآن نے کہا کہ اگر معاف کر دو تو بہتر ہے.....لیکن قرآن نے یہ کہیں نہیں کہا کہ رسول اللہ ؐ کو ایک آدمی گالی دے تو معاف کر دو.....

سود کھانا اللہ کے ساتھ اعلان جنگ ہے:

تمہیں اختیار ہی نہیں معاف کرنے کا.... پیغمبر کے صحابہ کو کوئی گالی دے تم معاف کردو یہ تمہیں اختیار ہی نہیں معاف کرنے کا.... تمہیں کس نے کہا معاف کرو....؟ دین کا مذاق اڑایا کسی نے، شریعت کا مذاق اڑایا، قرآن کا مذاق اڑایا.... اس کے بارے میں کوئی نرمی نہیں.... اگر نرمی ہے تو مجھے بتاؤ! کہ قرآن نے یہ کیوں کہا؟ ''فأذنوا بحرب من اللہ ورسولہ'' .... جس نے سود کھایا اس نے اللہ کے ساتھ اعلان جنگ کیا۔ اعلان جنگ کرنا یہ نرمی ہے یا سختی....؟ (سختی) کہتے ہیں کہ مولوی جی نرمی کرو.... اللہ تو کہہ رہے ہیں کہ جس نے سود کھایا اس نے میرے ساتھ جنگ کی۔ تو کہاں گئی نرمی....؟ دین کے معاملے میں کوئی نرمی نہیں یہ یاد رکھو.... یہ جو معاف کرنے کی بات ہے جی نرمی کرو معاف کردو.... یہ اپنی ذات کے لئے ہے.... تمہیں کسی نے برا کہا ہے تم معاف کردو.... ٹھیک ہے.... تمہیں کسی نے گالی دی معاف کردو ٹھیک ہے۔ تم ہر بات اسی پر فٹ کرتے جارہے ہو.... یہ کوئی اسلام نہیں ہے۔ یہ بے غیرتی ہے.... کوئی معافی نہیں ہوتی دین میں....

منکرین ختم نبوت کے خلاف صدیق اکبرؓ کی جنگ:

مجھے بتاؤ کہ جس وقت صدیق اکبرؓ کا دور خلافت تھا.... آپ نے یہ واقعہ کئی مرتبہ جمعوں میں سن ہی رکھا ہے.... لیکن میں بات سمجھانے کے لئے کہتا ہوں.... کہ صدیق اکبرؓ جب خلیفہ بنے تو منکرین زکوٰۃ کھڑے ہوئے یا نہیں ہوئے....؟ (ہوئے) تو ابوبکر صدیقؓ کہتے کہ یاران کو معاف کردو.... ان سے نرمی کرو.... نرمی؟ منکرین ختم نبوت کھڑے ہوئے.... ابوبکر صدیقؓ نے جنگ یمامہ لڑی یا نہیں لڑی۔ (لڑی) منکرین حدیث کھڑے ہوئے۔ ابوبکر صدیقؓ نے جنگ لڑی یا نہیں لڑی۔ اب اس جنگ کا ذکر قرآن میں ہے۔ آپ حیران ہوں گے کہ حالانکہ صدیق اکبرؓ کے دور میں تو قرآن نہیں اترا، رسول اللہ ﷺ کے دور میں قرآن اترا.... کہ اے کملی والے! تیرے جانے کے بعد ایک جماعت ہوگی.... جو اسلام سے پھر جائے گی.... اور تیرے صحابہ میں ایک گروہ کھڑا ہو کر اس سے جنگ کریگا.... اور جو گروہ اس سے جنگ کرے گا.... میں آج اعلان کرتا ہوں کہ خدا اس

سے محبت کرتا ہے.... پڑھو قرآن کا چھٹا پارہ ''یا ایھا الذین آمنوا من یرتدّ منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ''.

منکرین زکوٰۃ کے خلاف جنگ و فاروق اعظمؓ کی رائے:

دین کے معاملے میں کوئی نرمی نہیں .... جس وقت منکرین زکوٰۃ کھڑے ہوگئے.... انہوں نے کہا ہم زکوٰۃ نہیں دیتے.... حضرت عمر فاروقؓ جیسا شخص کہنے لگا کہ ابوبکر! اسلام کا لشکر تو سارا شام میں گیا ہوا ہے.... ایک لشکر یمامہ میں جارہا ہے.... اور مدینہ کے بعض لوگ جنہوں نے کہا ہم زکوٰۃ نہیں دیتے.... تم ان سے جنگ نہ کرو۔

حضرت ابوبکر کی حضرت عمرؓ کو تلقین:

ابوبکر صدیقؓ ممبر رسول پر کھڑے ہوگئے .... عصا مبارک ہاتھ میں لے کر صدیق نے کہا.... یا عمر۔ اے عمر انت جار فی الجاھلیہ وخوار فی الاسلام .... تو جہالت میں تیز تھا.... اسلام میں آکر نرم ہوگیا.... ابوبکر کو لوگ کہتے تھے یہ نرم ہے.... کہتے تھے یا نہیں (کہتے تھے) لیکن جب دین کا معاملہ آیا تو صدیق اکبر انصاف پر تھے.... دین کے معاملے میں کوئی نرمی نہیں۔ تو ابوبکر صدیقؓ نے ممبر رسول پر بیٹھ کر عصاء ہاتھ میں لے کر کہا....

صدیق اکبر کا مدینے کے لوگوں کو خطاب:

کہ اے مدینہ کے لوگو! اینکث الدین وانا حی....؟ محمد کا دین کمزور ہو جائے اور میں زندہ رہوں یہ نہیں ہوسکتا یہ دو باتیں نہیں جمع ہوسکتیں.... اور پھر صدیق اکبرؓ نے فرمایا....

او مدینے کے لوگو! جس شخص نے رسول اللہ کے دور میں زکوٰۃ دی اور بکری کے گلے میں جو رسی ہے وہ رسی بھی زکوٰۃ میں وہ دیتا تھا.... آج اگر کوئی شخص بکری زکوٰۃ میں دے اور رسی روک لے میں اس رسی کو لینے کے لئے بھی جنگ کروں گا.... کیوں؟ اگر میں نے آج جنگ نہ کی تو زکوٰۃ کا جو فرض ہے۔ یہ ڈھیلا پڑ جائے گا.... اور قیامت تک لوگ زکوٰۃ روک لیں گے.... محمد کے دین کو کمزور ہوتا میں نہیں دیکھ سکتا.... یہ کہہ کر فرمایا مدینہ کے لوگو! میں

جنگ میں نکل جاؤں گا.... میں اکیلا چلا جاؤں گا....اور تلوار ہاتھ میں لے کر ممبر سے نیچے اتر آئے....اور کہا کہ تم بیٹھے رہو.... میں اکیلا جنگ لڑوں گا....جنگل میں نکل جاؤں گا.... جنگل میں جا کر.... میری نعش کو کوے نوچ جائیں....صدیق تنہا اس سے جنگ لڑے گا.... جو رسی زکوٰۃ کی روکے گا.... میں اس سے بھی لڑائی کروں گا.... یہ دین کا معاملہ تھا یا نہیں تھا (تھا) دین کے معاملے میں کوئی کمزوری نہیں....

اب دیکھو! حضورؐ سے بڑا کوئی دنیا میں ہوسکتا ہے؟ (نہیں) لیکن پیغمبر انقلاب کو دیکھو.... کہ رسول اللہؐ فاران کی چوٹی پہ کھڑے ہیں.... فاران کی چوٹی پہ آپ نے فرمایا.... قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا اولوگو! ایک اللہ کی عبادت کرو۔ ایک خدا کو مشکل کشا حاجت روا کہو.... پھر تم کامیاب ہو.... لیکن ان لوگوں نے پتھر اٹھائے اسی پہاڑ سے ....اور پیغمبر کے چہرے پر مارے....اور نبی کا چہرہ خون آلود ہو گیا.... وہ نبی کا چہرہ جو معراج کی رات عرش پر گیا تھا.... وہ چہرہ جس چہرے کی قسم قرآن نے کھائی.... وہ چہرہ جس چہرے کو قرآن نے والضحیٰ کہا تھا.... اس چہرے کو خون آلود کر دیا گیا.... کس لئے؟ توحید کیلئے.... توحید کے لئے خون آلود کیا یا نہیں کیا۔ (کیا) پیغمبر کو دین کی وجہ سے گھر سے نکالا گیا یا نہیں اور ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں کوئی پیغمبر ایسا نہیں جس کو دین کی وجہ سے گھر سے نہ نکالا گیا ہو....

یہ مسئلہ یاد رکھیں۔ دو کام ہر نبی میں تھے.... دو صفتیں ہر نبی میں پائی گئیں.... ایک صفت یہ تھی کہ ہر پیغمبر کو دین کے جرم میں گھر سے نکالا گیا.... دھکے دے کر.... اور دوسرا یہ تھا کہ ہر پیغمبر نے بکریاں چرائیں.... بخاری شریف میں ہے کہ کوئی نبی ایسا نہیں کہ جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں.... اس میں بڑی حکمتیں ہیں.... علماء نے وہ حکمتیں لکھی ہیں....؟ کہ بکریاں چرانے کا کیوں حکم ہوا انبیاء کو۔ وہ علیحدہ عنوان ہے.... لیکن دو صفتیں ہر پیغمبر میں تھیں.... کہ ہر نبی نے بکریاں چرائیں.... اور ہر پیغمبر کو دھکے دے کر گھر سے نکالا گیا..

تو رسول اللہؐ سے بڑا تو کوئی نہیں۔ پیغمبر کا چہرہ خون آلود ہو گیا.... رسول اللہ زخموں کی حالت میں گھر آئے.... اور اس کے بعد جب آپ نے پہلی مرتبہ کعبہ میں اعلان توحید کیا۔ تو وہ منظر

بڑا عجیب تھا حضورؐ پہلی مرتبہ بڑے پریشان ہوئے۔ کیونکہ رسول اللہؐ پر پتھر پڑے.... پیغمبر کو مارنا شروع کر دیا۔

پریشانی کے وقت پیغمبر کا سب سے پہلا رفیق:

جب رسول اللہ کو مارنے لگے تو پیغمبر کے آگے جو آیا سب سے آگے سب سے پہلے وہ صدیق اکبر تھا.... رسول اللہؐ نیچے گر گئے.... ابوبکر اوپر گر گئے....

صدیق اکبرؓ پہ ظلم:

جب رسول اللہ کو لوگ دھکے دیتے تھے۔ ابوبکر اوپر آئے تو ابوبکر نے ایک لفظ کہا تھا۔ اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ. اوئے مکے کے لوگوں اس شخص کو قتل کرتے ہو جس کا جرم صرف یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب صرف اللہ ہے.... اس جرم میں مارتے ہو؟ یہ کہہ کر ابوبکر اوپر لیٹ گئے.... ابوبکر کو مارا گیا ابوبکر صدیقؓ کو تکلیف آئی.... ابوبکر صدیق کو زخمی کر دیا گیا اور علماء کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ کو نیچے سے صحابہ نے نکال لیا اور ابوبکر پڑے رہے.... ابوبکر کو لوگ مارتے رہے.... ابوبکر پیغمبر کے اوپر تھے.... صدیق اکبر کو اتنا مارا کہ ابوبکر بے ہوش ہو گئے....

صدیق اکبرؓ پہ ظالمین نے کیسے ظلم کئے:

اور مارا کیسے؟ آپ حیران ہوں گے کہ جوتا اٹھا کر، لاٹھیاں اٹھا کر، کسی نے صدیق کے چہرے پر ماری اور ابوبکر کے منہ پر اتنے جوتے مارے کہ ناک سے خون نکل آیا.... منہ سے خون نکل آیا.... جسم سارا خون آلود ہو گیا....

صدیق اکبرؓ بے ہوشی کی حالت میں:

اور ابوبکر صدیق زخموں کی حالت میں پڑے رہے، بے ہوش ہیں....

ابوبکر صدیق کے پورے خاندان میں کسی نے کلمہ نبی کا نہیں پڑھا تھا.... صرف ابوبکر مسلمان ہوئے سارے مخالف تھے.... سارے مشرکوں کے ساتھ تھے.... قریشیوں کے ساتھ تھے.... سرداروں کے ساتھ تھے.... اور ابوبکر صدیق کوئی معمولی آدمی نہیں تھے۔ مکے میں کپڑے کا سب سے بڑا تاجر تھا۔ سارا کپڑا مکہ مکرمہ میں صدیق اکبر کے خاندان کے ذریعے شام کے ملک سے آتا تھا۔ وہ بڑے رئیس امیر تھے ۔ بڑا پیسہ تھا.... لیکن سارا خاندان یہ کہتا تھا ابوبکر! تم مار کھا رہے ہو۔ کیوں مار کھاتے ہو محمد کے لئے.... چلو

پیچھے تھوڑا اسار ہو کوئی بات نہیں.... لیکن صدیق کا (آگے سے) کیا جملہ تھا.... ابوبکر صدیق کا کیا کردار تھا.... جب صدیق اکبر کو بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر گھر لے گئے.... اور ابوبکر کو شام کو ہوش آیا۔

ماں کا شہد کا پیالہ صدیق کو پیش کرنا اور صدیق کا انکار: تو ابوبکر کی والدہ جس کا نام زینب ام رمّان تھا۔ وہ دودھ کا پیالہ لے کر ابوبکر کے سرھانے کھڑے تھیں.... اور ایک شہد کا چمچ تھا۔ جب ابوبکرؓ کو ہوش آیا تو دودھ کا پیالہ ابوبکر کے قریب کیا۔ اور کہا بیٹا یہ دودھ تم پیو! تا کہ تمہاری صحت ٹھیک ہو جائے.... سارے جسم سے لہو بہہ رہا ہے.... تو ابوبکر نے ہوش میں آتے ہی فرمایا.... اماں میں دودھ اس وقت تک نہیں پیتا۔ جب تک یہ پتہ نہ چلے کہ میرے پیغمبر کا کیا حال ہے.... ساری حدیث کی کتابوں میں یہ واقعہ موجود ہے.... والدہ نے دودھ بھر دیا.... تو رشتے داروں نے کہا تمام چچاؤں نے کہا.... والد نے کہا.... بھائیوں نے کہا.... کیا ہو گیا تجھے....؟ تجھے نہیں کہا تھا کہ ہر وقت محمدؐ کے ساتھ نہ رہو.... ابوبکر نے فرمایا اگر میں نبی محمد کے ساتھ نہ رہوں تو کہاں رہوں....؟ کیا کروں....؟ میری زندگی اس کے ساتھ ہے.... دودھ نہیں پیا.... ابوبکر صدیقؓ نے اپنی والدہ سے کہا.... کہ ایک عورت رہتی ہے یہاں محلے میں اس کا نام ہے ام جمیل.... اس ام جمیل سے پوچھ کر آؤ.... کہ رسول اللہ کہاں ہیں....؟

صدیق اکبر کی والدہ کا ام جمیل کے پاس جانا: تو ام جمیل سے جب ابوبکر کی والدہ پوچھنے گئی.... تو اس نے کہا.... کہ میں تجھے نہیں بتا سکتی کہ رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں.... اس لئے کہ تو نے نبی کا کلمہ نہیں پڑھا.... اس نے کہا میرا بیٹا ابوبکر پوچھتا ہے.... اس نے کہا چلو میں ابوبکر کے پاس چلتی ہوں.... تو آدھی رات کے وقت ام جمیل ابوبکر کے پاس آئی۔ اور ابوبکر کے کان میں کہا.... کہ رسول اللہ دار ارقم میں ہیں....

صدیق اکبرؓ کا زخموں کی حالت میں پیغمبرؐ کے پاس جانا: حضرت زید بن ارقم کی جو حویلی ہے رسول اللہ وہاں ہیں.... تو ابوبکر نے فرمایا چلو چلتے ہیں.... آدھی رات کا وقت ہے.... کوئی بجلی

نہیں.... کوئی ٹیوب نہیں.... کوئی روشنی نہیں.... پہاڑ ہیں.... پتھر ہیں.... گلیاں ہیں.... ابوبکر نے ایک ہاتھ ام جمیل کے کندھے پر رکھا.... زخموں کی حالت سے چور تھے.... ایک ہاتھ اپنی ماں کے کندھے پر رکھا۔ اور حضورؐ کے پاس چل پڑے.... ابوبکرؓ کے میں قدموں پہ قربان جاؤں.... کہ زخموں کی حالت میں چہرے سے لہو بہہ رہا ہے.... سارا جسم خون آلود ہے.... اور پیغمبر کی تلاش میں مکے کی اندھیری گلیوں میں ابوبکر جا رہا ہے.... اور جس وقت رسول اللہ کے گھر کے پاس دار ارقم میں پہنچے.... چراغ جل رہا تھا.... ابوبکر صدیقؓ نے رسول اللہ کا چہرہ دیکھا....

صدیق اکبرؓ کو دیکھ کر پیغمبر کی کیفیت: پیغمبرؐ نیچے جھک گئے.... نیچے جھک کر رسول اللہ نے ابوبکر کے ماتھے (پیشانی) کو بوسہ دیا۔ ابوبکر صدیق نے جب پیغمبر کا یہ عشق اور محبت دیکھی.... تو حضورؐ نے فرمایا ابوبکر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں تیرے زخموں کی وجہ سے میرا دل بڑا پریشان ہے۔ صدیق نے فرمایا کملی والے! جب آپ کا چہرہ دیکھا کہ آپ ٹھیک ہیں تو میرے سارے زخم ختم ہو گئے.... پیغمبرؐ سے اتنی محبت تھی۔ کہ صدیق اکبرؓ نے رسول اللہ کے لئے جان وقف کر دی تھی.... تو اس کے.... یہ سلسلہ بند ہو گیا.... کیونکہ آپ نے خانہ کعبہ میں تبلیغ کا اعلان کیا تو آپ کو تکلیف آئی۔ آپ کو مشکل آئی۔

دار ارقم میں تبلیغ کا آغاز: دار ارقم ایک حویلی ہے آپ وہاں رہنے لگے.... اور وہیں بیٹھ کر تبلیغ کرتے۔ وہیں لوگ آتے.... آہستہ آہستہ لوگ کلمہ پڑھنے لگے.... اور پھر ایسا وقت بھی آیا.... کہ جب رسول اللہؐ دار ارقم میں قرآن پڑھتے تھے۔

مشرکین کے سرداروں کا چھپ کر پیغمبر کا قرآن سننا: رات کا وقت ہے ابوجہل قریب سے گزرا.... ابوجہل نے دیکھا کہ رسول اللہ قرآن پڑھ رہے ہیں.... کھڑا ہو گیا۔ اخنس بن شریک آیا اس نے دیکھا رسول اللہ قرآن پڑھ رہے ہیں کھڑا ہو گیا۔

راستے میں سرداروں کی آپس میں ملاقات: اور جب وہاں سے چلنے لگے.... تو راستے میں ان کی آپس میں ملاقات ہو گئی۔ تو ایک نے کہا تو کیوں آیا تھا۔ دوسرے نے کہا تو کیوں آیا تھا۔ تیسرے

نے کہا تو کیوں آیا تھا۔ ایک نے کہا قسم کھاؤ لات وعزیٰ کی۔ کہ کل کو کوئی نہیں آئے گا.... جب اگلا دن آیا.... تو ابوجہل نے کہا عتبہ کو تو پتہ نہیں ہوگا.... شیبہ کو تو پتہ نہیں ہوگا.... پھر وہ آگئے.... آپس میں وہ جب ملے تو کہنے لگے کہ سچی بات یہ ہے.... کہ جیسا قرآن محمدؐ پڑھتا ہے ایسا دنیا میں کلام کوئی پڑھ نہیں سکتا۔ میرے بھائیو! مکہ مکرمہ میں ایک سو چودہ آدمیوں نے رسول اللہ کا کلمہ پڑھا.... اور کچھ عرصے کے بعد پھر وہ وقت بھی آیا کہ دارارقم میں پیغمبر موجود ہیں۔

دارالندوہ میں پیغمبر کے خلاف پروپیگنڈہ:

اور دارالندوہ میں میٹنگ ہوئی خانہ کعبہ میں میٹنگ ہوئی۔ میٹنگ میں بڑے بڑے سارے سردار جمع ہوئے.... قریشی جمع ہوئے.... چودھری جمع ہوئے.... انہوں نے کہا کہ اس محمدؐ کا راستہ روکو! اگر تمہیں مکہ میں سرداری کرنی ہے تو اس کو روکو.... اگر اس کو نہیں روکتے تو مکہ میں تم سردار نہیں بن سکتے مکہ میں تمہاری سرداری اور چودھراہٹ نہیں چل سکتی.... انہوں نے کہا کہ وہ کیسے روکیں.... عقبہ بن ابومعید ایک بوڑھا کھوسٹ تھا بڑا پرانا بوڑھا تھا.... وہ بھی وہاں موجود تھا.... بڑے بڑے اور بھی سردار تھے.... انہوں نے کہا بات یہ ہے.... کہ محمد الرسول اللہ کو جب تک قتل نہیں کردیا جاتا اس وقت تک بات نہیں بنتی.... تو دوسرے نے کہا قتل کون کرے گا....؟

عمر بن خطاب کا قاتل بن کر جانا:

چنانچہ جب کوئی تیار نہیں ہوا.... تو عمر بن خطاب تیار ہوا.... عمر ابن خطاب جس کو بعد میں فاروق اعظم بننا تھا.... کہنے لگا میں محمدؐ کا سر لاتا ہوں.... فیصلہ ہوگیا کہ کل کو میں محمدؐ کا سر لاؤں گا.... اگلا دن ہوا.... میرے بھائیو! فاروق اعظم جو ابھی عمر بن خطاب تھے رسول اللہ کا سر لینے کے لئے جارہے ہیں۔

عمر بن خطاب کی راستے میں ابونعیم سے ملاقات:

راستے میں ابونعیم سے غالباً ملاقات ہوگئی.... ابونعیم نے پوچھا عمر! کہاں جاتے ہو....؟ فرمایا میں محمدؐ کا سر لینے جارہا ہوں.... اس نے کہا محمدؐ کا سر بعد میں لینا۔ اپنے بہنوئی سعید ابن زید کی خبر لو جو اس محمدؐ کا کلمہ پڑھ چکا ہے۔ عمر نے

کہا اچھا.... پہلے میں اس کی خبر لیتا ہوں.... عمر پیچھے ہٹے.... جب پیچھے ہٹے.... تو وہاں گھر آئے دروازہ بند ہے بہنوئی کا.... دروازہ کھلا.... جب دروازہ کھٹکھٹایا جارہا تھا....

عمر کے بہنوئی کے گھر سے قرآن کی آواز:

اندر سے قرآن کی تلاوت کی آواز آرہی تھی.... طٰہٰ ماانزلنا علیک القرآن یہ قرآن کی تلاوت ہورہی ہے۔ عمر فاروق حیران ہوگئے....

عمر بن خطاب کا فاطمہ کو مارنا:

اندر جاتے ہی فاطمہ بنت خطاب کو مارنا شروع کردیا۔ مار مار کر جب بہن بے ہوش ہوگئی.... تھوڑی دیر کے بعد فاطمہ کو ہوش آئی۔

فاطمہؓ کا عمر کو جواب:

فاطمہؓ نے کہا عمر! جس باپ کا خون تیری رگوں میں ہے اسی باپ کا خون میری رگوں میں ہے.... تو مارتا ہوا تھک سکتا ہے، میں محمدؐ کا کلمہ پڑھتی ہوئی تھک نہیں سکتی.... اس عمر نے کہا اتنا میں نے مارا میری بہن نے تو کبھی آج تک میرے سامنے سر نہیں اٹھایا تھا.... آج یہ سامنے بول پڑی ہے.... قرآن (حضرت عمر کے) کانوں میں پڑ چکا تھا۔

قرآن سننے کی خواہش:

حضرت عمر نے کہا جلدی کرو وہ قرآن تو مجھے سنا.... فاطمہ نے کہا تو ناپاک ہے غسل کرکے آ.... جب فاروق اعظم غسل کرکے آئے.... فاطمہؓ نے قرآن پڑھنا شروع کردیا.... فاطمہؓ بنت خطاب نے عمر کے دل کا زنگال اتارنا شروع کردیا....

عمر کا قاتل بن کر جانا عادل بن کر آنا:

تو عمر نے کہا اچھا فاطمہ جلدی کر مجھے بھی محمدؐ کے پاس لے چل.... تو فاطمہ بنت خطاب نے کہا میں نہیں لے کر جاسکتی.... سعید ابن زید کو (فاطمہ) کہنے لگی کہ چلے جاؤ.... عمر بن خطاب تھوڑی دیر پہلے نبی کا سر لینے جارہا تھا۔ اور ابھی تھوڑی دیر بعد محمدؐ کو سر دینے جارہا ہے....

میرے بھائیو! یہ تبلیغ کا وہ انداز تھا جو رسول اللہ کے صحابہؓ کی وساطت سے امت تک پہنچا.... حضورؐ کے پاس حضرت عمر جارہے تھے دارارقم میں.... میں دارارقم کی بات سنارہا تھا.... دارارقم میں حضرت حمزہؓ بھی بیٹھے ہیں.... اور بھی لوگ بیٹھے ہیں.... دور سے لوگوں نے

دیکھا۔عمرؓ آرہا ہے۔کسی نے کہا عمرؓ آرہا ہے.....حضورؐ نے فرمایا کوئی بات نہیں۔رسول اللہ کو اس بات کی خبر ہو چکی تھی.....کہ دار الندوہ میں میرے خلاف میٹنگ ہوئی ہے.....پیغمبر اسی وقت رات کی تاریکی میں کعبہ بھی گئے تھے.....اور کعبہ میں ہاتھ اٹھا کر فرمایا تھا.....اللّٰھم اعزّ الا سلام بعمر ابن خطاب اوعمر بن ھشام.....اے اللہ اگر اسلام کو عزت دینا چاہتا ہے۔یا عمر بن خطاب دیدے۔یا عمر ابن ہشام دیدے.....

میرے بھائیو! پیغمبرؐ دعا کر چکے تھے..... جب رسول اللہ کو بتایا گیا کہ عمر آرہا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا عمر نہیں آرہا۔رات والی محمدؐ کی دعا آرہی ہے..... فاروق اعظم قریب آئے.....حضرت عمر نے سر جھکا دیا۔حضورؐ نے فرمایا عمر! کیسے آئے ہو.....؟ کہا کلمہ پڑھنے آیا ہوں.....تو کلمہ پڑھنے کو چند منٹ نہیں گذرے.....

فاروق اعظم کا کلمہ پڑھنے کے بعد فوری کردار:

تو عمر نے کہا اے اللہ کے رسول! میں نے کلمہ پڑھ لیا ہے.....اب یہ اذان جو دار ارقم میں ہوتی ہے۔یہ اذان دار ارقم میں نہیں ہوگی، اب یہ اذان کعبے میں ہوگی.....حضورؐ نے فرمایا تیری قوم میرے صحابہؓ کو مارتی ہے۔بُرا کہتی ہے تکلیفیں پہنچاتی ہے.....حضرت عمرؓ نے فرمایا اب میں نے کلمہ پڑھ لیا ہے اب یہ نہیں ہوسکتا.....کہ کلمہ عمر بھی پڑھ لے.....اور اذان پھر چھپ چھپ کر ہو.....اسلام کا اعلان چھپ چھپ کر ہو۔یہ نہیں ہوگا۔اب اذان کعبے میں ہوگی۔اس لئے ابن حجر نے کہا۔اول من اسلم علانیة فھو عمر دنیا کا ایک انسان پیغمبرؐ کی زندگی میں ایسا ہے۔جن کا نام عمر بن خطاب ہے..... جس نے علانیہ پیغمبر کا کلمہ پڑھا.....چنانچہ فاروق اعظم کے کلمہ پڑھنے کے بعد اللہ کا نام کعبے میں بلند ہوا.....

مکے کی گلیوں میں آگے پیغمبرؐ پیچھے ابوجہل:

پیغمبرؐ مکے کی گلیوں میں تبلیغ کر رہے ہیں..... پیغمبرؐ مکے کی گلیوں میں اعلان توحید کر رہے ہیں.....اور رسول اللہ کے پیچھے پیچھے ابوجہل جا رہا ہے..... ابوجہل کہتا ہے اولوگو! محمدؐ کی بات نہ سنو! یہ دیوانہ ہے.....(نعوذ باللہ) یہ مجنوں ہے یہ پاگل

ہے.....محمد ﷺ آگے آگے جا رہا ہے.....اور چوکوں میں کہتے ہیں....."قولو الا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ" اولوگو! کلمہ پڑھو۔اولوگو! اللہ کی بات مانو.....

کوڑا کرکٹ ڈالنے والی خاتون کے ساتھ پیغمبر خدا کا عظیم اخلاق:

سمندر کے لوگو! ایسا تصور انسان نہیں کر سکتا.....وہ شخص جو آسمانوں پہ معراج کی رات گیا تھا.....وہ شخص جس کے لئے قرآن اترا تھا آج کعبہ کی گلیوں کے اندر وہ پیغمبر چلتا ہے تو راستے میں کانٹے بچھائے گئے ہیں.....عورتیں مکانوں کی چھتوں پر کھڑی ہو گئیں ہیں..... سارا دن صفائی کر کے جو کوڑا ملتا ہے جب رسول اللہ گذرتے ہیں تو کوڑا رسول اللہ کے چہرے پر ڈال دیتی ہیں.....وہ پیغمبر جس کے چہرے کو قرآن نے والضحیٰ کہا ہے، لیکن اس توحید کے جرم میں.....کلمہ طیبہ کے جرم میں.....لا الٰہ الا اللہ کے جرم میں اس کے شفاف چہرے پر کوڑا ڈالا گیا.....جو عورت روزانہ کوڑا ڈالتی ہے.....دس دن گذر گئے۔دس دن گذرے تو ایک دن وہ عورت نہیں ملی.....پیغمبرؐ نے پوچھا کہ جو بوڑھی عورت میرے سر پر کوڑا ڈالتی تھی کہاں ہے.....؟ بتایا گیا وہ بیمار ہے.....رسول اللہ اس کا دروازہ کھٹ کھٹا کر اس کی تیمارداری کے لئے چلے گئے.....اسی کی تیمارداری کے لئے جب گئے.....تو پیغمبرؐ اس کے سرہانے کھڑے ہیں۔اس کا بیٹا بیٹھا ہوا ہے.....اس کے بیٹے نے کہا اماں! محمدؐ آیا ہے۔ بیٹا کیسے آیا ہے.....؟ حضورؐ نے فرمایا اماں مجھے پتہ چلا ہے تو بیمار ہے میں تیری عیادت کرنے کے لئے آیا ہوں.....بوڑھی عورت نے جب رسول اللہ کا یہ اخلاق دیکھا، علماء کہتے ہیں اسی جگہ پر اس نے رسول اللہ کا کلمہ پڑھ لیا.....پیغمبر گلیوں میں پھرتے ہیں.....پیچھے پیچھے مشرکین مکہ سردار رسول اللہ کو گالیاں دیتے ہیں.....پیغمبرؐ کا مذاق اڑاتے ہیں.....

بازار عکاظ میں پیغمبر اسلامؐ کی تبلیغی سرگرمیاں:

حضورؐ بازار عکاظ میں گئے..... عکاظ میں ایک میلہ لگتا تھا۔عکاظ میں میلہ تھا۔بہت بڑا بازار تھا۔رسول اللہ اکیلے اس میلے کے بازاروں میں چلے گئے۔اور آگے آگے کہتے اولوگو! اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔اللہ کے سوا کوئی خالق و مالک نہیں.....

ابوجہل نے لوگوں کو پیغمبر اسلام سے دور رکھنے کی ہر تدبیر کی:

اور پیچھے ابوجہل ہے ابوجہل کہتا ہے لوگو اس کی بات نہ سنو.... یہ دیوانہ ہوگیا.... یہ مجنوں ہوگیا.... نعوذ باللہ یہ پاگل ہوگیا.... یہ ساحر ہوگیا.... اس کی بات سنو گے تو آپس میں لڑ پڑو گے.... اس کی بات سنو گے تو ماں باپ سے علیحدہ ہوجاؤ گے.... اس کی بات سنو گے تو تم رشتے داروں کو علیحدہ کردو گے.... اس کی بات نہ سنو.... لیکن ساری کائنات کا سردار اللہ کا یہ حکم پاتا ہے کہ "بلّغ ما انزل الیک من ربک".... اللہ کے رسولؐ جو عرش سے تجھ پر اتارا گیا ہے.... اس کو لوگوں کے گھر گھر تک پہنچاؤ.... اللہ کا رسول ایک ایک بات کو گھر گھر پہنچانے کے لئے۔ گلیوں میں پھرتا ہے۔ بازاروں میں پھرتا ہے۔ لوگ پتھر مارتے ہیں پھر بھی اللہ کی توحید کے پیغام سے باز نہیں آتا۔

مصائب کا کوہ گراں اور پیغمبرؐ کا صبر واستقلال:

اور پھر ایسا وقت بھی آیا کہ جب رسول اللہ نے اتنی تکلیفیں اٹھائیں۔ اتنی مشقتیں اٹھائیں، کہ قرآن کو پھر یہ کہنا پڑا.... لعلک باخع نفسک .... اے پیغمبرؐ اتنی تکلیف نہ اٹھاؤ۔ کہ تم اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالو.... ایسا نہ کرو.... لیکن پیغمبر گلیوں میں پھر رہے ہیں....

میرے بھائیو! اتنے سال گذر گئے۔ گلیوں میں پتھر.... بازاروں میں پتھر چوکوں میں پتھر.... مذاق.... گلی میں رسول اللہ جا رہے ہیں.... چند نوجوان چوک میں کھڑے ہیں.... کہتے ہیں دیکھو! یہ نوجوان نبی بن کے آگیا۔ اے کہندے میں نبی ہاں.... یہ مذاق اڑا رہے ہیں.... ایسا کوئی تصور کرسکتا ہے مسلمانو! تم بتاؤ؟ ایک آدمی محلے کا مولوی ہو.... اس کو ایک لڑکا آمادہ کردے.... تھانے میں پہنچ جائے گا.... پنچایت جمع کرے گا۔ لیکن دیکھو مسلمانو! جو ساری کائنات کا پیغمبر ہے.... وہ گلیوں میں.... چوراہوں میں.... اللہ کا پیغام سناتا ہے۔ لوگ مذاق اڑا رہے ہیں.... لیکن اس کے دل میں ایمان کی روشنی میں فرق نہیں آتا.... پیغام پہنچا رہا ہے۔

حبیب خدا کی طائف کے تین سرداروں سے تبلیغی ملاقات:

رسول اللہ مکے کی گلیوں سے

پریشان ہوکر.... طائف پہنچے.... جب آپ طائف پہنچے.... تو آپ کا ایک غلام حضرت زید (بن حارثہ) رسول اللہ کے ساتھ تھا.... زید پیغمبر کے ساتھ ہیں.... آپ طائف میں ہیں.... زید کہتے ہیں میں رسول اللہ کے ساتھ تھا۔ جب آپ طائف پہنچے تو لوگوں نے کہا کہ ہم تمہیں یہاں بات نہیں کرنے دیں گے جب تک ہمارے سردار نہ کہیں.... تین سردار تھے۔ ایک کا نام عبد یالیل تھا.... ایک کا نام حبیب تھا۔ ایک کا نام کچھ اور تھا.... تین سردار تھے۔

حضورؐ کی پہلے سردار سے ملاقات اور اس کا مایوس کن جواب:

حضورؐ سب سے پہلے عبد یالیل کے پاس گئے.... عبد یالیل سے کہا کہ عبد یالیل! میں تیرے پاس آیا ہوں میں اللہ کا رسول ہوں آخری پیغمبر ہوں۔ تو عبد یالیل نے کہا کہ اے محمدؐ! تیرے سوا اللہ کو کوئی آدمی نبی بنانے کے لئے نہیں ملا اس نے مذاق اڑائی۔

دوسرے سردار سے ملاقات:

حضورؐ دوسرے سردار کے پاس گئے اس نے کہا چلے جاؤ.... نبی اس طرح در، در نہیں پھرا کرتے.... اس نے یہ کہا۔ پاگل تھے ان میں عقل مند کوئی نہیں تھا.... نبی در در پہ نہیں پھرتے۔ اور اللہ کا پیغام کیسے پہنچایا....؟

حضورؐ کی تیسرے سردار سے ملاقات:

حبیب کے پاس چلے گئے۔ اس نے کہا اے محمدؐ اگر تم اللہ کے سچے نبی ہو۔ تو پھر میرے دل میں خود بخود تیری بات آنی چاہئے، تمہیں کہنا نہیں چاہئے۔ اگر تم سچے نبی نہیں ہو تو پھر کوئی ضرورت نہیں ہے مجھے تیری۔ یہ کہہ کر رسول اللہ کو اپنی مجلس سے اٹھادیا محفل سے اٹھادیا۔ پیغمبر پریشان ہوگئے.... آپ جا رہے ہیں۔

طائف سے مایوسی کے بعد آپ کی انگور کے باغ میں تشریف آوری:

تو راستے میں ایک باغ تھا انگوروں کا.... اسی حبیب کا جو سردار تھا۔ اس کا باغ تھا۔ حضورؐ تھک کر چور ہوکر.... اس باغ میں بیٹھ گئے.... جب باغ میں بیٹھے تو باغ کا ایک ملازم

تھا۔نسطورا اس کا غالباً نام تھا۔اس نے دیکھا کہ ایک مسافر ہے.... بڑا خوب صورت ہے نوجوان ہے .... اور بڑا نیک بخت معلوم ہو رہا ہے .... اس نے ایک رقابی میں انگور ڈالے....اور رسول اللہ کے سامنے رکھ دیئے۔حضورؐ ان انگوروں کو کھانے لگے....

آپ نے بسم اللہ پڑھی تو غلام حیرت زدہ رہ گیا:

بسم اللہ پڑھی۔تو اس نوجوان نے کہا.... کہ اے مسافر! تم کون ہو....؟ حضورؐ نے فرمایا میرا نام محمدؐ ہے.... میں آخری رسول ہوں دنیا کا....تو اس نوجوان نے کہا.... یہ کلام آپ نے کیسا پڑھا بسم اللہ....؟ پیغمبر نے کہا یہ اللہ کا کلام ہے....وہ حیران ہوا....حضورؐ نے فرمایا تم کون ہو....؟ کہنے لگا میں نینوا کی بستی کا ایک نوکر ہوں....جو حبیب سردار کے پاس ملازم ہوں....حضورؐ نے فرمایا نینوا کی وہ بستی جہاں میرا بھائی آیا تھا؟ اس نے کہا کون سا تمہارا بھائی تھا؟ پیغمبر نے کہا میرا بھائی تھا جس کا نام یونسؑ تھا.... یونسؑ بھی نینوا کی بستی میں آئے تھے۔

غلام نے آقا کا ہاتھ چوما اور فوراً مشرف باسلام ہو گیا:

جب حضورؐ نے حضرت یونسؑ کا نام لیا تو اس غلام نے آگے بڑھ کر رسول اللہ کا ہاتھ چوم لیا.... ہاتھ چوما اور کہا رسول اللہ سے اے محمدؐ مجھے اپنا کلمہ پڑھا دے۔مسلمان کر دے۔وہ غلام،وہ نوکر،مسلمان ہو گیا....سرداروں کو تو توفیق نہ ہوئی....لیکن اس نوکر کو توفیق ملی....جب وہ نوکر رسول اللہ کے ہاتھ چومتا تھا....تو سردار نے اس کو بلایا....اور بلا کر کہا.... کہ تجھے کیا ہو گیا؟ کہ اس مسافر کے ہاتھ چوم رہا تھا.... تو اس نوکر نے کہا.... سردار! محمدؐ روئے زمین کا سب سے بڑا انسان ہے....جو بات اس نے اب کہی ہے وہ پیغمبر کے سوا کوئی کہہ نہیں سکتا....

پیغمبرؐ کی زندگی کے مصیبت زدہ دن طائف میں ہی گذرے:

میرے بھائیو! حضرت زید کہتے ہیں کہ ہم طائف کی گلیوں میں گئے....رسول اللہ چوک میں اعلان توحید کرتے تھے ....لوگ پتھر مارتے تھے .... چوکوں پر پتھر مارتے تھے۔ بازاروں میں پتھر مارتے تھے....اور حضور کے گلے میں چادریں ڈال کر پیغمبرؐ کو گھسیٹا جاتا تھا....

طائف میں نبوت کا چہرہ خون آلود ہو گیا:

ایک چوک میں اتنا لوگوں نے آپ کو مارا کہ سارے کپڑے آپ کے خون آلود ہو گئے.... جوتا خون سے چپک گیا.... پیغمبر پریشان ہو گئے.... حضرت زید کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کو پکڑ کر باہر تالاب کے پاس لایا.... میں نے پیغمبر کو ایک کنارے پر بٹھایا....اور حضرت زید رو پڑے کہنے لگے تمہیں میں کیا بتاؤں....اب میرے نبی کا کیا حال تھا کہ میں جوتا اتارتا تھا خون کی وجہ سے جوتا اتنا چپک گیا تھا کہ اترتا نہیں تھا۔کپڑے اترتے نہیں تھے....

پیغمبر نے طائف میں فرشتوں کے تعاون کی پیشکش کو ٹھکرا دیا:

اتنے میں پیغمبر کے پاس ایک فرشتہ آیا اور فرشتہ کہنے لگا یا رسول اللہ میں ان پہاڑوں کا فرشتہ ہوں....ان دونوں پہاڑوں کے درمیان میں طائف کا شہر ہے ان پہاڑوں کا میں فرشتہ ہوں.... آپ حکم کرو.... میں پہاڑوں کو ملا دوں.... طائف والوں کا قیمہ، قیمہ کر دوں.... حضورؐ نے فرمایا اے فرشتے تم خود آئے ہو یا اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے.... فرشتے نے کہا میں خود آیا ہوں.... تو حضورؐ نے فرمایا جس پروردگار کے لئے میں توحید کا پیغام پہنچا رہا ہوں....

محمدؐ خدا کی رضا پر راضی ہے:

اگر وہ اس بات پر راضی ہے.... کہ میرے چہرے پر لوگ پتھر ماریں .... مجھے راستے میں گھسیٹیں۔ میرا چہرہ خون آلود ہو جائے.... تو محمدؐ اس بات پر بھی راضی ہے....ایک اور فرشتہ آیا (اس نے کہا) کملی والے ان کے لئے بددعا کر دیں....

حضورؐ کا اہل طائف کے لئے دعائیں کرنا:

حضور نے نبوت والے ہاتھ اٹھائے....فرمایا اللّٰھم اھد قومی فانھم لایعلمون اے اللہ طائف کے لوگوں کو ہدایت دے....یہ میرا رتبہ نہیں پہچانتے.... شاید ان کی نسلوں میں کوئی محمدؐ کا نام لیوا پیدا ہوگا....یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک: پیغمبر نے مکے کی گلیوں میں اعلان توحید کیا....طائف کی بستی میں اعلان توحید کیا....

صحابہ کرام کی ہجرت حبشہ اور ابوجہل کے نمائندوں کا تعاقب:

صحابہ کرام کا ایک قافلہ ملک حبش چلا گیا حضرت جعفر طیارؓ کی قیادت میں.... ستر آدمی تھے.... وہ دریا سے کشتیوں میں بیٹھ کر ملک حبش پہنچے.... تو پیچھے ابوجہل نے اپنے آدمی بھیج دئے.... ابوجہل نے حبشہ کے نجاشی بادشاہ سے کہا.... یہ ہمارے بھگوڑے مکہ سے آئے ہیں ان کو نکال دو.... بادشاہ نے کہا میں تمہارے کہنے پر ان کو اپنے ملک سے نہیں نکالتا....

نجاشی کے دربار میں مہاجرین حبشہ اور ابوجہل کے قاصدوں کا آمنا سامنا:

بادشاہ نے دربار سجایا.... ایسا دربار سجایا.... کہ نجاشی بادشاہ تخت پر بیٹھے تھے.... ادھر حضرت جعفر طیارؓ اور ستر آدمی تھے.... جن میں حضرت عثمان غنیؓ اور ان کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت رقیہؓ بھی تھی.... اور بھی بڑے صحابی تھے.... ایک طرف مشرکین مکہ کا وفد بیٹھا تھا ادھر صحابہ کا وفد تھا.... درمیان میں بادشاہ کا تخت تھا۔

نجاشی نے مشرکین مکہ سے ان کا موقف طلب کیا:

بادشاہ نے کہا.... او مکہ کے سردارو! او قریشیو! او ابوجہل کے لوگو.... بتاؤ ان مسلمانوں کے ساتھ تمہارا کیا اختلاف ہے.... ان پر کیا اعتراض ہے؟

نجاشی کے دربار میں مشرکین مکہ کا موقف:

تو مکے کا سردار جو ابوجہل کا نمائندہ بن کر گیا تھا.... اس نے کہا دیکھو.... یہ ہمارے مکہ کے رہائشی ہیں.... یہ بھگوڑے ہیں یہ مکہ سے بھاگ کر آئے ہیں.... ان کو یہاں سے نکالو....

نجاشی نے مہاجرین سے انکا موقف طلب کیا:

نجاشی بادشاہ نے کہا جعفر طیار بتاؤ! تم یہاں میرے ملک میں کیا لینے آئے ہو.... جعفر طیار کھڑے ہوئے.... نجاشی بادشاہ عیسائی تھا وہ تورات اور انجیل پڑھ چکا تھا....

مہاجرین حبشہ کے امیر جعفر طیارؓ کا موقف:

حضرت جعفرؓ نے خطبہ پڑھ خطبہ پڑھ کر کہا کہ اے نجاشی بادشاہ ہم گمراہی میں مبتلا تھے.... ہم پتھر کی مورتیوں کو سجدہ کیا کرتے تھے.... ہم اپنے ہاتھو سے بنائے ہوئے پتھروں کے سامنے سر جھکاتے تھے.... ہماری دنیا میں کوئی عزت نہ تھی.. کوئی قانون نہ تھا.... کوئی غیرت نہ تھی.... کوئی ایمان نہ تھا.... ہمارے اندر سے اللہ نے ایک آخر الزماں محمدؐ پیدا کیا.... اور وہ محمدؐ پیدا کیا کہ جس محمدؐ پر اللہ کا قرآن اترا....

جعفر طیار نے نجاشی کے سامنے سورۃ مریم پڑھی تو نجاشی اشک بار ہو گیا:

اور وہ قرآن اترا جس قرآن میں سورۃ مریم آئی.... جس سورۃ مریم کو تم بھی مانتے ہو.... تم عیسائی ہو.... حضرت جعفر طیار نے جس وقت یہ بات کہی.... اور سورۃ مریم کی آیتوں کی تلاوت کی "کھیعص ذکر رحمت ربک عبده زکریا" جب یہ سورت شروع کی۔ نجاشی بادشاہ کی آنکھوں سے آنسوں نکل آئے ... ادھر وہ سورۃ مریم پڑھ رہے تھے.... نجاشی بادشاہ رو رہا تھا۔ حضرت جعفر طیار نے کہا اے بادشاہ ہم کفر میں مبتلا تھے.... ہم جہالت میں مبتلا تھے.... ہم تاریکی میں مبتلا تھے ہم اندھیروں میں مبتلا تھے.... ہم پتھروں کو سجدہ کرتے تھے.... چنانچہ ہمارے درمیان میں ایک آخر الزماں رسول آیا.... اس نے ہماری پیشانیوں کو پتھروں سے ہٹایا.... ایک خدا کے سامنے جھکایا.... پتھروں سے ہٹایا.... ایک پروردگار کے سامنے جھکایا۔

ہم نے جب بتوں کی تردید کی تو مشرکین مکہ مخالف ہو گئے:

ہم نے جب ان تین سو ساٹھ بتوں کی خدائی کے خاتمے کا اعلان کیا.... تو یہ لوگ ہمارے دشمن ہو گئے .... یہ ہمارے مخالف ہو گئے .... انہوں نے ہمارے پیغمبر کے راستے میں کانٹے بچھائے .... ہمارے رسول کو گالیاں دیں.... جب ہم ان کے شہر میں دکھوں میں مبتلا تھے دکھوں سے نکل کر.... ہم نے جب ملک کو چھوڑ دیا.... تو یہ آج ہمارے پیچھے چلے آئے .... ہمیں گالیاں دینے لگے.... بتاؤ ہمارا کیا قصور ہے....؟ چھوٹے چھوٹے بچے لے کر ہم ان جنگلوں میں بھٹک رہے ہیں....

اس لئے کہ انہوں نے بچوں کو مارا.... جوانوں کو مارا.... ہمارے آخر الزماں پیغمبر کے چہرے کو خون آلود کیا.... ان کے پاؤں کو زخمی کیا.... اس کے کپڑوں کو خون آلود کر دیا.... آج ہجرت کر کے ہم تمہارے پاس آئے ہیں.... یہ پیچھے چلے آئے ہیں....

نجاشی نے مہاجرین اسلام کی بجائے مشرکین مکہ کو حبشہ سے نکال دیا:

بادشاہ رو رہا تھا.... بادشاہ نے کہا اور مکہ کے قریشی سردارو! محمدؐ کے ان صحابہ کو میں اپنے ملک سے نہیں نکال سکتا.... تم یہاں سے چلے جاؤ! نجاشی بادشاہ نے حضرت جعفر طیار کا خطبہ سن کر رسول اللہ کا کلمہ پڑھ لیا تھا.... نجاشی بادشاہ مسلمان ہو گیا....

نجاشی نے اسلام قبول کر لیا تھا:

اور یہ بھی مسئلہ یاد رکھیں .... کہ نجاشی بادشاہ مسلمان ہو گیا تھا.... نجاشی بادشاہ نے مسلمان ہونے کے بعد پیغمبرؐ کی شان میں ایک محفل کرائی .... جس میں رسول اللہ کی تعریف کی گئی تھی.... اور جب نجاشی بادشاہ نے یہ اعلان کیا کہ میں مدینہ منورہ میں رسول اللہ کی زیارت کے لئے جاؤں گا: اس وقت رسول اللہ مکے سے مدینہ چلے گئے.... تو اس نے اعلان کیا کہ میں مدینہ جاؤں گا.... لیکن اعلان کے چند دنوں کے بعد وہ فوت ہو گیا.... جب وہ فوت ہوا تو جبرئیل امین نے رسول اللہ کو خبر دی.... جبرئیل نے بتایا کہ نجاشی بادشاہ فوت ہو گیا....

پیغمبرؐ نے نجاشی کا جنازہ پڑھا:

اور مسلمان ہو کر فوت ہوا۔ لیکن وہ آپ کا صحابی نہیں بنا.... آپ کا چہرہ اس نے نہیں دیکھا.... تو حضور نے فرمایا اے اللہ! نجاشی بادشاہ میرے پاس تو نہیں آیا۔ میرے لئے کیا حکم ہے .... اللہ نے فرمایا.... میرا حکم ہے کہ تم نجاشی کا جنازہ پڑھو.... حضورؐ نے فرمایا کیسے جنازہ پڑھوں وہ تو حبشے میں ہے....؟

اللہ نے تمام حجابات اٹھا دیئے:

چنانچہ یہ رسول اللہ کا معجزہ تھا کہ حبشہ اور مدینہ کے درمیان جتنے فاصلے تھے جتنے درخت تھے.... اللہ نے ان کو ہٹا دیا.... اور نجاشی بادشاہ کی قبر کو پیغمبر کے سامنے کر دیا.... چنانچہ یہ رسول اللہ کا

معجزہ تھا۔ کہ پیغمبر نے اس قبر کو سامنے دیکھ کر جنازہ پڑھا.... میرے بھائیو! حضور ﷺ نجاشی بادشاہ کی تعریف کرتے تھے.... کہ اس نے میرے صحابہ کو سہارہ دیا....

حضرت عثمان غنیؓ کو ذوالہجرتین کیوں کہتے ہیں؟

میرے دوستو! مکے کی زندگی میں دو ہجرتیں ہوئیں.... ایک ہجرت مکہ سے صحابہ نے مدینے کی طرف کی.... ایک ہجرت مکہ سے حبشہ کی طرف کی حضرت عثمان غنی دونوں ہجرتیں والے تھے.... ان کو ذوالنورین بھی کہتے ہیں.... ذوالہجرتین بھی کہتے ہیں.... کہ حضرت عثمانؓ نے دو ہجرتیں کیں.... ایک ہجرت مکہ سے مدینہ کی طرف کی.... اور ایک ہجرت مکہ سے حبشہ کے ملک کی طرف کی.... اپنے بچوں کو لے کر گئے....

حضورؐ کے اخلاق کا عجیب ترین واقعہ:

میرے بھائیو! رسول اللہ کے خلاف پروپیگنڈہ کتنا تھا.... آپ کو بڑا کتنا کہا گیا.... اور آپ کا کیا کردار تھا کہ رسول اللہ مکے کی گلیوں سے گزر رہے تھے.... ایک بوڑھی عورت کو دیکھا کہ بوڑھی عورت کے سر پر گٹھڑی ہے.... اور بوڑھی عورت اس گٹھڑی کو لے کر جا رہی ہے.... لیکن بڑی تکلیف میں ہے.... بڑی پریشان ہے.... گٹھڑی بہت بھاری ہے.... لیکن بوڑھی عورت بہت لاغر.... اور بہت ناتواں ہے.... حضور نے فرمایا اماں! یہ گٹھڑی میرے سر پہ رکھو.... بوڑھی عورت نے کہا.... ٹھیک ہے.... تو تو بہت خوب صورت اور بڑا حسین وجمیل نوجوان ہے.... اے نوجوان! میری گٹھڑی تو مکہ میں کسی نے نہیں اٹھائی .... حضور نے فرمایا میں اپنے سر پر تیری گٹھڑی رکھتا ہوں.... مجھے بتاؤ.... مسلمانو! رسول اللہ کی عمر چالیس، سنتالیس سال تھی.... آپ رسول بن چکے تھے.... نبی بن چکے تھے.... آخر الزماں پیغمبر بن چکے تھے.... بوڑھی عورت کی گھٹڑی اپنے سر پر اٹھائی.... اور اماں سے کہا.... اماں کہاں لے جانا ہے....؟ باہر کیوں جاتی ہے.... کہنے لگی میں نے سنا ہے کہ مکہ میں ایک جادوگر محمدؐ نامی آیا ہوا ہے.... نعوذ باللہ وہ لوگوں کا ایمان خراب کر رہا ہے مجھے ابو جہل نے کہا.... مکہ سے نکل جاؤ.... میں مکے سے جا رہی ہوں.... مکے سے باہر نکلوں گی تا کہ اس کے جادو سے بچ جاؤں.... حضورؐ نے فرمایا اماں! وہ محمدؐ جو ہے.... وہ تجھے کیا کہتا ہے....

تو اماں کہنے لگی کہ وہ محمدؐ کہتا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں.... یہ تین سو ساٹھ بت کچھ نہیں کر سکتے.... وہ لوگوں کے سامنے ہمارے بتوں کی توہین کرتا ہے۔ میں اپنا ایمان بچا کر مکہ سے باہر جا رہی ہوں.... حضورؐ خاموش ہیں۔ حضورؐ کے سر پر گٹھڑی پڑی ہے۔ پیغمبرؐ مکہ سے باہر نکلے.... بوڑھی عورت ساتھ ہے۔ جس جگہ پر رسول اللہ نے جا کر گٹھڑی نیچے رکھی.... جہاں اس نے قیام کرنا تھا.... بوڑھی عورت نے کہا.... اے نوجوان! بتاؤ تیرا نام کیا ہے.... میں جب مکہ میں آؤں گی تیرے پاس ٹھہروں گی.... جب میں مکے میں آؤں گی تجھے ضرور ملوں گی.... بڑے بڑے قریشی تھے.... میری اولاد بھی مکے میں رہتی تھی.... میری گٹھڑی اٹھا کر کوئی نہیں لایا.... لیکن تو ایسا صالح آدمی ہے.... کہ میری گٹھڑی تو اٹھا کر لایا ہے.... حضورؐ نے فرمایا اماں! میرا نام کیوں پوچھتی ہو....؟ کہنے لگی تو بڑا نیک بخت ہے.... بڑا سعادت مند لڑکا ہے.... تیرے پاس آ کر ٹھہروں گی....

حضورؐ نے فرمایا وہ محمدؐ میرا ہی نام ہے:

حضورؐ نے فرمایا.... سارا راستہ جس محمدؐ کو گالیاں دیتی آئی ہے وہ محمدؐ میرا ہی نام ہے.... اس بوڑھی عورت نے کہا.... اے محمدؐ! تیرا چہرہ جھوٹے (آدمی) کا نہیں ہو سکتا۔ تیرا چہرہ غلط آدمی کا نہیں ہو سکتا.... جلدی کر.... اسی جگہ مجھے اپنا کلمہ پڑھا کے مسلمان کر دے حضورؐ کا کلمہ پڑھ کے مسلمان ہو گئی.... اور پیغمبرؐ کے پاس دوبارہ مکے میں آئی.... وہاں وہ رہائش کرنے لگی.... یہ تھا وہ اعلان توحید.... جس کی وجہ سے مکے کی گلیوں میں.... مکے کی بازاروں میں.... مکے کے پہاڑوں میں.... مکے کی بستیوں میں محمدؐ کا دین پھیل گیا.... یہ پیغمبرؐ کی تیرہ سالہ زندگی ہے.... پیغمبر کی مکے کی تیرہ سالہ زندگی میں ایک سو چودہ آدمیوں نے رسول اللہ کا کلمہ پڑھا.... اور اسی دوران آپ کو بڑی تکلیفیں آئیں.... آپ پر بڑی اذیتیں آئیں....

حضورؐ پر ایک ہی سال میں بے شمار صدمات:

آپ پر ایک ایسا سال آیا.... جس میں حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ بھی فوت ہو گئیں.... اسی سال میں ابو طالب بھی فوت ہو گئے.... اسی سال میں رسول اللہ کا ایک بیٹا بھی فوت ہو گیا.... اسی سال میں پیغمبرؐ کے اوپر اور بڑی مشکلات آئیں.... اس کو "عام الحزن" کہا جاتا

ہے.... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں.... کہ یا رسول اللہ آپ پر پوری زندگی میں سب سے زیادہ تکلیفیں کب آئیں.... حضورؐ نے فرمایا.... ایک وہ سال آیا کہ جب ابو طالب بھی دنیا سے چلے گئے.... وہ سال آیا.... کہ اس سال میں میں نے یہ دیکھا کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ بھی چلی گئی، یہ دیکھا کہ میرا ایک بچہ تھا وہ بھی چلا گیا اتنی مجھے پریشانی زندگی میں کبھی نہیں آئی....

سب سے زیادہ مصائب طائف میں اٹھائے:

عائشہؓ نے فرمایا.... یا رسول اللہ اس سے بھی زیادہ کبھی تکلیف آئی.... تو حضور نے فرمایا عائشہؓ! مجھے اس سے بھی زیادہ ایک دن تکلیف آئی.... جب میں طائف کی گلیوں میں تھا.... لوگوں نے مجھے گھسیٹا.... میرے گلے میں رسیاں ڈالیں.... اور مجھے گلیوں میں گھسیٹا.... مجھے بازاروں میں گھسیٹا.... میں اللہ کا نام لیتا تھا.... لیکن کسی کو ترس نہیں آتا تھا.... میرے چہرے سے لہو نکلتا تھا.... کسی کو ترس نہیں آتا تھا.... ناک سے لہو نکلتا تھا لیکن کسی کو ترس نہیں آتا تھا.... میرے دل میں یہ تھا.... کہ جس پروردگار کا میں نے پرچم اٹھایا ہے.... اگر وہ خدا میرے چہرے کو خون آلود دیکھ کر راضی ہے تو مصطفیٰ خدا سے راضی ہے.... مجھ پر ایسی تکلیف بھی آئی ہے۔

رسول کون:

میرے بھائیو! ایسی تکلیف کس جرم میں اٹھائی....؟ توحید کے جرم میں.... وہ رسول جو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کا رسول ہے.... وہ رسول جو ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہؓ کا رسول ہے.... وہ رسول جو قیامت کی صبح تک آنے والی انسانیت کا رسول ہے.... وہ رسول جس کے دروازے پر جبرئیل نوکر بن کر آتا ہے.... وہ رسول جس کے چہرے کا ذکر قرآن میں کئی مرتبہ آیا ہے.... وہ رسول جس کی زلفوں کا ذکر قرآن میں آیا ہے.... لیکن اس رسول کو دیکھو.... کہ اتنا بڑا رسول ہے.... اتنا بڑا پیغمبرؐ ہے.... اور ایک ایسا بھی وقت آیا کہ اس کے چہرے پر پتھر مارے گئے.... اس کو گالیاں دی گئیں.... اس کے کپڑے پر لہو آیا.... اس کو دکھ میں مبتلا کیا گیا.... معلوم ہوا کہ کوئی ایسی چیز ہے جو اس رسول سے بھی بڑی ہے.... کوئی ایسی چیز ہے جو اس پیغمبرؐ سے بھی بڑی ہے.... وہ چیز کون سی ہے.... جس کی وجہ سے اتنے بڑے پیغمبرؐ کا چہرہ زخمی کر دیا گیا.... اور اللہ تعالیٰ دیکھتا

رہا.....وہ چیز کون سی ہے.....؟ وہ ہے کلمہ توحید.....کلمہ توحید بڑا ہے.....اسی وجہ سے تو رسول اللہ کا چہرہ زخمی ہوا.....آج اس توحید کو ہم نے چھوڑ دیا.....اس پیغام کو ہم نے چھوڑ دیا۔ اللہ کے سوا کوئی مشکل کشا نہیں.....کوئی حاجت روا نہیں.....کوئی بگڑی بنانے والا نہیں.....کوئی نفع ونقصان دینے والا نہیں.....کوئی کائنات میں ذرّے ذرّے کا مالک نہیں.....صرف اللہ ہے ۔یہی وہ پیغام تھا.....جس پیغام کی وجہ سے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کو اذیتوں میں مبتلا کیا گیا.....حتی کہ ہمارے رسول کا چہرہ زخمی کر دیا گیا.....مکے میں زخمی کیا گیا.....مدینے میں زخمی کیا گیا.....طائف میں زخمی کیا گیا.....گلیوں میں زخمی کیا گیا.....راستے میں کانٹے بچھائے گئے.....اوجھڑی پیغمبر کے چہرہ پر ڈالی گئی.....خانہ کعبہ میں رسول اللہ کا چہرہ زخمی کر دیا گیا..... معلوم ہوا کہ جن چیزوں کی وجہ سے اتنے بڑے پیغمبر کو زخمی کر دیا گیا.....وہ چیز پیغمبرؑ سے بھی بڑی ہے.....وہ چیز اسلام کا پیغام ہے.....آج جس پیغام کو میں نے بھی چھوڑ دیا تم نے بھی چھوڑ دیا.....چھوڑنے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم انکار کر بیٹھے.....نہیں اس کا مطلب ہے کہ ہم تقاضوں کو بھول گئے.....لا الٰہ الا اللہ کے تقاضے کو بھول گئے.....کہ تقاضا کیا ہے.....اس کی ضرورت کیا ہے تیرہ سال پیغمبرؑ کی تبلیغ کا زمانہ ہے۔

صحابہ کرامؓ پر مصائب کے پہاڑ توڑے گئے؟:

اس میں اور بھی بڑے واقعات پیش آئے.....اور بھی صحابہ نے بڑی ماریں کھائی.....اس تیرہ سال میں.....بلالؓ کو تپتی (گرم) ریت پہ کلمہ کے لئے لٹایا گیا.....سُمیہؓ کے ٹکڑے کلمے کے لئے ہوئے.....زنیرہ کی آنکھیں نکال دی گئیں.....لبینہ کی چمڑی ادھیڑ دی گئی.....ان تیرہ سالوں میں پیغمبرؑ کو اتنی اذیتیں آئیں کہ نبی پریشان ہو گئے.....ان تیرہ سالوں میں اتنی پریشانی آئی کہ صحابہؓ کو کہنا پڑا ''متی نصر اللہ'' اللہ کی مدد کب آئے گی.....؟ ان تیرہ سالوں کی یہ ساری اذیتیں تھیں.....میرے بھائیو! جن لوگوں نے ان تیرہ سالوں میں نبی کا ساتھ دیا ان کو کیا کہتے ہو.....؟ (صحابہ) جب نبی پر دکھ آئے انہوں نے نبی کا ساتھ دیا یا نہیں دیا (دیا) پیغمبر ﷺ کو پتھر مارے گئے نبی کا ساتھ نہیں دیا.....؟ (دیا) نبی کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے ساتھ نہیں دیا.....؟ (دیا) پیغمبرؑ کو

اذیتیں دی گئیں ساتھ نہیں دیا.....؟ (دیا) اور میں نہیں کہتا.....قرآن کہتا ہے: الذین اخرجوھم من دیارھم واوذو فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا..... یہ وہ صحابہ ہیں کہ جن کو میرے راستے میں اذیتیں دی گئیں میرے راستے میں گھروں سے نکال دیا گیا..... لیکن ان میں سے کسی نے بھی میرے نبی کا کلمہ نہیں چھوڑا.....

ہم صحابہؓ کا دامن کیسے چھوڑیں؟:

میرے بھائیو! جنہوں نے میرے نبیؐ کا دامن نہیں چھوڑا.....پیغمبرؑ کے لئے دکھ اٹھائے تکلیفیں اٹھائیں.....مشکلات اٹھائیں.....ان کا کوئی مقابلہ کر سکتا ہے.....؟ (نہیں) اور آج جو شخص ان کو کافر کہتا ہے۔ جو شخص ان کو برا کہتا ہے.....وہ مسلمان ہو سکتا ہے.....؟ (نہیں) مجھے بتاؤ تو سہی.....تیرہ سال رسول اللہ.....مکے میں رہے.....ان تیرہ سالوں میں ایک سو چودہ آدمیوں نے نبی کا کلمہ پڑھا.....

صحابہ حضراتؓ ایماندار ہی نہیں بلکہ معیار ایمان تھے:

اگر وہ نبی کا کلمہ پڑھنے والے لوگ مسلمان نہیں تھے.....تو بتاؤ مسلمان تھا کون.....؟ پھر مسلمان ابو جہل تھا.....پھر مسلمان عتبہ اور شیبہ تھا.....پھر مسلمان وہ تھے جنہوں نے راستے میں کانٹے بچھائے تھے.....جو پیغمبرؑ کے دکھوں کے وقت گئے.....نبیؐ کے جسم پر لیٹ گئے.....جو پیغمبر کی وجہ سے تپتی ریت پہ لٹائے گئے.....جو پیغمبرؑ کی وجہ سے چمکتی ہوئی تلواروں کے نیچے لائے گئے.....جو نبی کی وجہ سے ابلتے ہوئے پانی میں ڈالے گئے.....جو پیغمبروں کی وجہ سے دہکتے ہوئے انگاروں پر لٹائے گئے.....خباب سے فاروق اعظم نے پوچھا.....خباب اپنی کمر سے کپڑا ہٹاؤ! جب کمر سے کپڑا ہٹایا.....ہڈیوں کے سوا کچھ نہ تھا.....تو خباب نے کہا.....جب مجھے دہکتے ہوئے انگاروں پہ لٹایا جاتا.....میری چمڑی پگھلنے سے انگارے بجھ جاتے (لیکن) دشمن کو بھی (بھی) ترس نہ آتا.....آج اس خباب کو کوئی شخص کہے کہ یہ تو مسلمان نہیں تھا.....یہ تو کلمہ نبی کا چھوڑ گیا تھا.....ہم تسلیم کر سکتے ہیں.....؟ (نہیں)

''وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ''

بسم اللہ الرحمن الرحیم

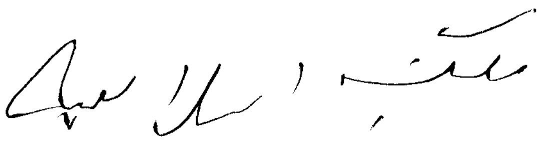

ہجرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

بمقام:-............جھنگ سٹی

مؤرخہ:-............محرم الحرام

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِO

ہجرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

وقال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ فی کلامه المجید والفرقان الحمید.

الاتنصروه فقد نصره اللّٰہ اذاخرجه الذین کفروا ثانی اثنین اذهما فی الغار

چاند یثرب کا نہ جب تک میرے دل میں چمکا
دل و جان مطلعِ انوار نہ ہونے پائے
رب نے محبوب سے پردے میں جو باتیں کیں
جبرئیل بھی ان سے خبردار نہ ہونے پائے
شافعِ محشر شفاعت کے لئے آ پہنچے
ہم ابھی خواب سے بیدار نہ ہونے پائے
مجھ سے ناخوش ہے زمانہ تو کوئی بات نہیں
مجھ سے ناراض میرے سرکار نہ ہونے پائے

تمہید: میرے واجب الاحترام جھنگ کے غیور نوجوانو اور دوستو! اس سے قبل بھی آپ کے اس جھنگ میں حاضری کا اتفاق ہوتا رہتا ہے۔ ابھی پچھلے دنوں ۱۰ رمحرم کے کے دن بھی احرار پارک میں حضرت سیدنا حسینؓ کے فضائل ومناقب کے سلسلے میں مجھے یہاں آنے کا موقع ملا اور آج پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ میرے دوستو! ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ: ہمارا تعلق ابوبکرؓ کے ساتھ ہے ہمارا تعلق عمرؓ کے ساتھ ہے عثمانؓ کے ساتھ ہے علیؓ کے ساتھ ہے معاویہؓ کے ساتھ ہے حسنینؓ کے ساتھ ہے

نسبت پیغمبرؐ کی وجہ سے صحابہ کی عظمت:

صحابہ کرام کو جو عظمت حاصل ہے اور ہم صحابہ کی عظمت کو نہیں سمجھتے۔ بات تو ہم کرتے ہیں کہ صحابہ کا مقام بہت اونچا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ یہ جو صحابہ کو اتنا اونچا مقام ملا ہے تو کیوں ملا ہے؟ جنگ میں صحابہ گئے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔

جنگ احد میں گئے۔صحابہ کرام کی عظمت اس وجہ سے نہیں ہے کہ حضورؐ کے ساتھ ۲۷ غزوات میں گئے۔صحابہ کی عظمت اس وجہ سے بھی نہیں ہے کہ صحابہ کرام مکے میں رہے یا مدینے میں رہے یا پیغمبرؐ کے ساتھ جنگوں میں گئے، نہیں صحابہ کی عظمت صرف اس وجہ سے ہے کہ صحابہؓ کی نسبت رسول اللہؐ کے ساتھ ہے۔

اس مسجد کو بنے ہوئے پچاس سال ہوگئے ہوں گے آج سے ۵۰ سال پہلے اس جگہ پر جہاں آج مسجد ہے۔عام آدمی جوتا پہن کر گزر سکتا تھا۔لیکن اب یہاں جوتا کوئی آدمی نہیں پہن سکتا اوراس سے پہلے ایک وقت آیا تھا کہ جوتوں سمیت یہاں آیا کرتے تھے اوراب ایک وقت ایسا ہے کہ میں بے شک یہاں تقریر کرنے کے لئے آیا ہوں۔مجھے بھی جوتا وہاں اتارنا پڑا۔اورآپ کو بھی اتارنا پڑا اورکوئی قطب آئے تو وہ بھی جوتا اتار کرآئے کیوں؟اس لئے کہ اس جگہ کی نسبت ۲۰ سال پہلے کسی کے ساتھ نہیں تھی،آپ جوتا لا سکتے تھے،اب اس کی نسبت خدا کے گھر کے ساتھ ہے۔اب مولوی بھی جوتا نہیں لا سکتا۔اس لئے کہ نسبت بدل گئی ہے۔

اگرابوبکر صرف ابوبکر ہوتا تو آپ اس کو برا کہہ دیتے،جب سے ابوبکر کی نسبت نبوت کے ساتھ ہوگئی ہے۔قطب اوراولیاء کو بھی ابوبکر کی عزت کرنے پڑے گی۔جب تک نسبت نہیں بدلی آپ مسجد میں جوتوں سمیت آجائیں اور جب نسبت بدل جاتی ہے،جب اللہ کے گھر کے ساتھ نسبت ہوجائے،تو مولوی بھی جوتا اتار کر مسجد میں آئے گا۔ابوبکر کی نسبت جب نہیں بدلی تھی۔ابوبکرؓ جب ابوبکر تھا عمرؓ جب عمر تھا عثمانؓ جب عثمان تھا علیؓ جب علی تھا آپ ان کو جو مرضی کہئے۔لیکن ابوبکر جب نبیؐ کے ساتھ مل کر صدیق اکبرؓ بن گیا۔عمرؓ جب نبیؐ کے ساتھ مل کر فاروق اعظمؓ بن گیا۔عثمانؓ جب نبیؐ کے ساتھ مل کر ذوالنورین بن گیا۔علی جب نبیؐ کے ساتھ مل کر اسد اللہ الغالب بن گیا۔حنظلہ جب نبیؐ کے ساتھ مل کر غسیل الملائکہ بن گیا۔ابن عباس جب نبیؐ کے ساتھ مل کر مفسر قرآن بن گیا۔عبداللہ ابن مسعود جب نبیؐ کے ساتھ مل کر محدث بن گیا۔بلال حبشی جب نبیؐ کے ساتھ مل کر جنت کا وارث بن گیا۔تواب دنیا کے کسی آدمی کو صحابہ کی توہین کی اجازت نہیں ہے۔اس لئے کہ صحابہ کی نسبت بدل گئی ہے۔

اب اگر نسبت بدلنے کے بعد صحابہ کو برا کہو گے تو یہ برا صحابہ کو نہیں کہا جائے گا۔یہ برائی پیغمبرؐ کے لئے ہوجائے گی۔پیغمبرؐ کو برا کہنا ہوجائے گا۔

اس لئے جب نسبت نبیؐ کے ساتھ ہوگئی،تو اب ان کو برا کہنے سے نبیؐ کی عظمت پر داغ لگے گا۔اور پیغمبرؐ پر انگلی اٹھانے والا مسلمان نہیں ہے۔

رسول اللہؐ کے شہر سے نسبت:

فیصل آباد میں ایک آدمی آیا،لوگ اس کے ہاتھ چومنے لگے۔ایک آدمی نے پاؤں پکڑ لیا،ہم بھی وہاں موجود تھے۔میں نے اس سے کہا کہ جس کے تم ہاتھ چومتے ہو یہ کون ہے؟اس نے کہا کہ یہ وہ مولوی صاحب ہیں جو تین سال پہلے مدینہ منورہ گئے تھے اور مدینہ کی یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں اوران کو تیسرا سال ہے۔ان کے ہاتھ نہ چومیں تو کیا کریں؟

میں نے کہا کہ یہ اگر مدینہ یونیورسٹی میں پڑھتا ہے تو پھر کیا ہے؟اس آدمی نے کہا کہ تجھے حضورؐ کا ادب نہیں ہے؟ وہ مسئلہ سمجھ گیا آدمی،اس نے کہا کہ تمہیں حضورؐ کا ادب نہیں ہے؟میں نے کہا کہ ادب ہے اس نے کہا کہ حضور مدینے میں موجود ہیں اور جو مدینے میں پڑھ کرآئے اس کا ادب ہونا چاہئے۔

ایک آدمی صحابہ کا دشمن تھا،وہ بھی اس کو سلام کررہا تھا۔میں نے اس کو مسئلہ سمجھانے کے لئے کہا،میں نے کہا کہ اس کی عزت کرتے ہو۔اس نے کہا بالکل اس لئے کہ یہ مدینے سے آیا ہے۔میں نے کہا کہ مجھے یہ بتاؤ مدینہ میں کہاں پڑھتا ہے۔جواب دیا کہ مدینہ یونیورسٹی میں پڑھتا ہے۔میں نے کہا کہ میں نے مدینہ یونیورسٹی اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے اور وہ یونیورسٹی روضہ رسولؐ سے آٹھ میل کے فاصلے پر ہے اوراس یونیورسٹی میں حضور بھی موجود نہیں ہیں،حضورؐ بھی نہیں پڑھاتے۔حضور بھی خود درس نہیں دیتے اور یہ جو طالب علم ہے جس کے تم ہاتھ چومتے ہو،یہ حضورؐ کا براہ راست شاگرد بھی نہیں ہے،اس نے حضورؐ سے پڑھا بھی نہیں ہے۔

میں نے کہا کہ چودہ سو سال کے بعد وہ مدینہ یونیورسٹی۔جہاں کا استاد نبیؐ نہیں ہے۔جہاں کا استاد پیغمبر نہیں ہے۔اس مدینہ یونیورسٹی میں چودہ سو سال کے بعد جو آدمی چلا جائے،حالانکہ وہ پیغمبرؐ کے روضے سے بھی دور ہے۔اس کے ہاتھ چومتے ہو اور جن

ایک لاکھ چوالیس ہزار (۱۴۴۰۰۰) شاگردوں کو جنہوں نے محمدی یونیورسٹی میں پیغمبرؐ کے سامنے بیٹھ کر علم حاصل کیا ان شاگردوں کا حال کتنا بلند ہوگا؟ ان کی عظمت کیا ہوگی؟ بات تو نسبت کی ہے۔ جب صحابہ کی نسبت نبیؐ کے ساتھ ہوگئی۔ تو ان کی کیا قدر و منزلت ہوگی۔

کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا:

جب آپ فیصل آباد سے آئیں جھنگ کی طرف، تو راستے میں پہلے بڑی نہر آتی ہے، پھر چھوٹی نہر آتی ہے۔ آپ کو یہ معلوم ہے کہ یہ جو نہر ہے، یہ دریائے چناب سے نکل کر آتی ہے۔ مجھے بھی معلوم ہے کہ فلاں بڑی نہر فلاں جگہ سے نکلتی ہے، اگر آپ کو کوئی آدمی یہ بتائے کہ یہ جو دریائے چناب ہے اس دریائے چناب کا پانی پلید ہے اور پینا ٹھیک نہیں ہے۔ اس میں غلاظت ہے۔ اور چار پانچ دریاؤں اور نہروں سے ہو کر جو ندی آپ کے جھنگ میں آئے گی اس کا پانی پاک ہو سکتا ہے؟ (نہیں) جب دریا کا پانی پلید ہے۔ تو ندی کا پانی پاک نہیں ہو سکتا۔

اسلام کا ایک دریا مدینے سے چلا ہے۔ ایک سمندر ہے تاجدار مدینہ کا اس سمندر سے ایک نہر نکلا ہے ابوبکرؓ کا ایک نہر نکلا ہے عمرؓ کا ایک نہر نکلا ہے عثمانؓ کا ایک نہر نکلا ہے علیؓ کا ایک لاکھ چوالیس ہزار دریا نکلے ہیں۔ ان دریاؤں کا پانی کوئی ہندوستان میں پہنچا ہے، کوئی پاکستان میں پہنچا ہے۔ اگر وہ دریا مدینے والا پاک نہیں ہے، تو پھر یہ نہر اسلام والی پاک کیسے ہو سکتی ہے؟ بات تو دریا کی ہے، صحابہ والا دریا اگر پاک ہے، تو اسلام والی نہریں ٹھیک ہیں ورنہ ان کے پانی میں بھی شک پڑ جائے گا۔ صحابہ کا مقام بہت اونچا ہے۔

امامت صدیقؓ:

لوگ آج ابوبکر کو برا کہتے ہیں۔ وہ ابوبکر جس کے بارے میں حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ: **یا عائشہؓ!** اے عائشہ اپنے باپ ابوبکر کو بلاؤ کہ وہ میرے مصلے پر آ کر نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا۔ جمع الفوائد ابن عساکر کی روایت ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ .... **ان ابائی قدسقیم ....** میرے باپ ابوبکر بیمار ہیں۔ آپ عمر کو کہہ دو کہ عمر آ کر نماز پڑھائیں۔ حضورؐ نے فرمایا:

یا عائشةؓ ، ابوبکر فلیصل باالناس. عائشہ ابوبکر ہی کو بلاؤ کہ وہی آ کر میرے مصلّٰی پر نماز پڑھائیں تین دفعہ جب حضورؐ نے فرمایا تو حضرت عائشہؓ نے تین دفعہ ایک ہی

جواب دیا تو حضورؐ نے ارشاد فرمایا.... عائشہ میں کیا کروں؟ **یابی اللّٰہ الا ابابکر ....** اللہ تعالیٰ ابوبکر کے علاوہ اور کسی کو میرے مصلیٰ پر کھڑا کرنے کی اجازت نہیں دیتا ہے۔

منکرین صدیقؓ کا سوال اور جواب علیؓ:

حضرت علی المرتضیٰ کو لوگوں نے کوفہ کی جامع مسجد میں پکڑ لیا اور کہا کہ اے علیؓ!.... آپ نے ابوبکر کے ہاتھ پر بیعت کیوں کی ابوبکر کو امام کیوں مانا؟ ابوبکر کو خلیفہ کیوں مانا؟ ابوبکر صدیقؓ کے بارے میں حضرت علیؓ کا جواب سنو! حضرت علیؓ نے ارشاد فرمایا کہ تم ابوبکر کی:

امارت.... خلافت .... بیعت.... کا طعنہ دیتے ہو، میں نے حضور کی زندگی میں دیکھا کہ ہم آپس میں خلافت کی باتیں کر رہے تھے۔ ہماری باتوں کے دوران، ہماری بحث کے دوران ہماری گفتگو کے دوران تاجدار مدینہ نے فرمایا او لوگو! جاؤ ابوبکر کو بلا لاؤ، وہ مسلمانوں کو آ کر جماعت کرائے۔ جب ہم نے دیکھا کہ اسلام کا سب سے بڑا فریضہ نماز ہے اور اسلام کے اس بڑے فریضے کے لئے، جب پیغمبرؐ نے ابوبکر کو ہمارا قائد بنا دیا، اور حکومت تو دین کا دوسرا فریضہ ہے۔ جس دین کے فریضے کے لئے ابوبکر کو نبیؐ نے ہمارا قائد بنا دیا اور حضورؐ کی وفات کے بعد اسی ابوبکر کو ہم نے دنیا کے لئے قائد بنا لیا۔ حضورؐ نے جس کو دین کے لئے قائد بنایا، اس ابوبکر کو ہم نے دنیا کے لئے قائد بنا لیا یہی بڑی عظمت کی بات ہے۔

نبیؐ و صدیقؓ کی امامت:

میرے دوستو! وہی ابوبکر صدیق ہے جس نے حضورؐ کی زندگی میں ۱۷ نمازیں حضورؐ کے مصلے پر پڑھائیں۔ ان ان سترہ نمازوں میں پندرہ نمازیں ایسی ہیں کہ جو بلا واسطہ ابوبکر صدیقؓ نے لوگوں کو پڑھائیں اور دو نمازیں ایسی ہیں کہ ابوبکر مصلّٰی پر کھڑے ہیں اور جماعت کرا رہے ہیں۔ اتنے میں حضور تشریف لے آئے۔ حضورؐ کا اشارہ پا کر آپ کی آہٹ سن کر ابوبکر اپنے مصلے پر پیچھے ہٹتے ہیں۔ آنحضرتؐ ہاتھ کے اشارے سے ان کو مصلی پر ہی کھڑا رہنے کو کہتے ہیں۔ جب ابوبکر زور سے پیچھے ہٹے تو حضورؐ نے اشارہ کر کے ابوبکر کو اپنے ساتھ کھڑا کر لیا۔ تصور کریں یہ مصلّٰی ہے، یہاں مسلمانوں کی جماعت ہے۔ ابوبکر صدیق اس مصلے پ

کھڑے ہیں۔حضورؐ تشریف لے آئے ہیں ۔جب اس مصلی کے قریب پہنچے تو ابوبکرؓ پیچھے ہٹنے لگے۔حضورؐ نے روکا،لیکن ابوبکر جب پیچھے ہٹ گئے۔تو حضورؐ نے ابوبکر صدیق کو پیچھے لوگوں کے ساتھ کھڑا نہیں کیا، بلکہ اپنے ساتھ ہی مصلے پر کھڑا کرلیا۔حضورؐ ابوبکر کو جماعت کرارہے ہیں۔ اور ابوبکر پوری امت کو جماعت کرارہے ہیں اور دنیا کو بتایا جارہا ہے اولوگو!میری اقتدا ابوبکر کررہا ہے اور ابوبکر کی اقتدا پوری امت کررہی ہے۔

مشکل کشا کون؟: کہتے ہیں کہ ہجرت والی رات حضرت علیؓ بستر پر لیٹ گئے، بستر پر سونا آسان ہے، پہاڑوں پہ کندھے پراٹھا کر چڑھنا مشکل ہے۔

حضور گھر میں موجود ہیں، حضور گھر میں تشریف فرما ہیں علی المرتضیٰ بھی موجود ہیں۔ حاجیوں کو پتہ ہے کہ حضورؐ کا جہاں گھر تھا، وہ گھر چھتہ بازار میں تھا، جہاں آج بہت بڑا مکتبہ ،کتب خانہ بنا ہوا ہے اور درمیان میں خانہ کعبہ آتا ہے۔خانہ کعبہ سے گذر کر آگے محلّہ مصفلہ میں جاکر ابوبکرؓ کا مکان آتا ہے۔اوپر والی جگہ پر حضورؐ کا مکان ہے اور علی اندر موجود ہیں ۔باہر ۱۹ سرداروں کی تلواریں چمک رہی ہیں۔حضورؐ موجود ہیں علی المرتضیٰ موجود ہیں۔حضورؐ کو معلوم ہوا کہ ۱۹ سردار آج میرے قتل کے درپے ہیں۔

حضورؐ نے حضرت علی المرتضیٰ کو بلایا اور بلاکر کہا کہ علیؓ! یہ لوگوں کی امانتیں تیرے سپرد ہیں۔تم میرے بستر پر لیٹ جاؤ،علی کو بستر پر لٹادیا،اور خود ان تلواروں کے نیچے سے گزرنے کے لئے حضورؐ اکیلے ہی آگئے۔

آج جو کہتا ہے کہ علی المرتضیٰ بستر پر لیٹ گئے اور حضور تلواروں کے نیچے سے اکیلے کیوں گزرے؟ علی ساتھ کیوں نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ یہ مسئلہ سمجھانا چاہتے تھے کہ آج اگر تلواروں کے نیچے سے گزرنے کے لئے علی نبی کے ساتھ ہوتا تو رافضی کہتا کہ علی مشکل کشا ہے۔رافضی کہتے کہ علی وہ ہے جس نے نبی کو تلواروں سے بچایا ہے،لیکن اللہ نے حضور کو حکم دیا کہ اے کملی والے! اپنے بستر پر علی کو لٹادو اور تم اکیلے تلواروں سے گزرو، تاکہ دنیا کو پتہ چل جائے، کہ مشکل کشا علی نہیں ہے۔مشکل کشا وہ ہے جو علی کو بستر پر بچاتا ہے اور نبی کو تلواروں کے نیچے سے بچاتا ہے۔

نبوت صداقت کے دروازے پر: حضورؐ اپنے گھر سے باہر نکلے، اپنے گھر سے نکل کر خانہ کعبہ کے راستے سے آئے، علی بستر پر ہے۔علی کے پاس لوگوں کی امانتیں ہیں اور حضورؐ خانہ کعبہ سے گزر کر ابوبکر کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں۔

ابن حجر کہتا ہے کہ خانہ کعبہ سے گزر کر حضورؐ گئے ابوبکر کے گھر۔حضورؐ تو روزانہ خانہ کعبہ ہی میں آیا کرتے تھے۔آج خانہ کعبہ سے بھی گزر کر آگے چلے گئے۔اور ابوبکر کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔اور دروازہ کھٹکھٹانے سے پہلے اگر خدا چاہتا تو ابوبکر صدیق کو اتنا کہہ دیتا کہ میرا نبیؐ آرہا ہے۔دروازہ کھول کر رکھو لیکن اتنا نہیں کہا گیا،تاکہ دنیا کو پتہ چلے کہ وہ دیکھو نبوت صداقت کے دروازے پر دروازہ کھٹکھٹا رہی ہے۔دروازہ کھٹکھٹانے کا پتہ کیسے چلے گا؟ اگر دروازہ پہلے کھلا ہو؟ نبوت دروازہ کھٹکھٹا رہی ہے۔اور ابوبکر صدیق کے گھر کا دروازہ ہے۔ابوبکر صدیق آواز لگاتے ہیں۔

من دق الباب کون ہے دروازہ کھٹکھٹانے والا؟....آواز آئی: **انا محمد رسول اللہ** میں محمد رسول اللہؐ ہوں۔ابوبکر صدیق نے جوتا نہیں پہنا، اسی حالت میں آئے دروازہ کھولا اور فرمایا: **فداک ابی و امی یا رسول اللہؐ** میرے ماں باپ آپ کے قدموں پر قربان ہوجائیں۔آپ مجھے حکم دیتے نوکر سر کے بل چل کر آجاتا، آپ میرے دروازے پر چل کر آگئے ہیں۔کملی والے نے فرمایا کہ ابوبکر! میں وہ پیغمبر ہوں جس کے دروازے پر:

قیصر چل کر آیا کسریٰ چل کر آیا نبیؐ چل کر آئے انبیاء چل کر آئے قطب چل کر آئے

میں وہ ہوں، جس کے دروازے پر جبرئیل چل کر آیا، لیکن اے ابوبکرؓ آج میں خود تیرے دروازے پر چل کر آیا ہوں، تاکہ دنیا کو پتہ چلے کہ آج پیغمبر اس کے دروازے پر چل کر گیا ہے کہ جس کو پیغمبرؐ کے بعد پہلا خلیفہ بننا ہے۔

دو راتیں دو رفیق: میرے دوستو! اسلام میں راتیں دو ہیں۔ایک ہجرت والی رات، ایک معراج والی رات اور قطرے بھی اسلام میں دو ہیں۔

ایک ہجرت والی رات کا رفیق ہے اور ایک معراج کی رات کا رفیق ہے۔یاری دو قسم

پر ہے۔ ایک توڑ کی یاری ایک موڑ کی یاری۔ معراج کی رات جو یار بنا وہ یار موڑ پر جا کر نبیؐ کا ساتھ چھوڑ گیا اور ایک یاری ہجرت والی رات کی ہے۔ وہ موڑ کی نہیں ہے وہ توڑ کی ہے اور وہ آج تک توڑ میں نبیؐ کے ساتھ سویا پڑا ہے، قرآن کہتا ہے۔

الذی جاء بالصدق و صدق به

اے نبیؐ تیری تصدیق کرنے کے لئے میں نے صدیق کو بھیج دیا۔

ہجرت کا آغاز:

میں ابن حجر عسقلانی کے نقطے کھول رہا ہوں۔ ابن حجر کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ابوبکر آئے اور ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ حکم ہے؟ حضورؐ نے فرمایا ابوبکر چلنا ہے کہاں چلنا ہے؟ یہ ابوبکرؓ نے نہیں پوچھا کہ کہاں چلنا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا چلنا ہے ابوبکر نے کہا چلو۔ او صدیق کو گالیاں دینے والے! ابوبکر نبوت کو لے کر جا رہا ہے۔ اگر تجھے دکھ ہوتا ہے تو روک کر دکھا۔ چلے، گھر سے نکلے ہیں۔ چند قدم چلے ابوبکر سے رہا نہ گیا، ابوبکر نے فرمایا: اللہ کے نبیؐ!.... یہ پہاڑ آ گئے یہ پتھر آ گئے ہیں۔ یہ سنگ ریزے آ گئے ہیں، میرا جی چاہتا ہے کہ آپ میرے کندھوں پر سوار ہو جائیں۔

نبوت صداقت کے کندھے پر:

کیا عجیب بات کہی ہے ابن تیمیہ کہتا ہے کہ ابوبکر نے کہا کہ آپ میرے کندھے پر سوار ہو جائیں۔ نبیؐ کو زندگی میں کسی نے نہیں کہا کہ میرے کندھے پر چڑھ جائیں۔ اس لئے کہ نبی کا بوجھ کوئی اٹھا نہیں سکتا تھا۔ ایک ابوبکر تھا جو نبیؐ کے جسم کا بوجھ دنیا میں اٹھاتا ہے اور حضورؐ کی وفات کے بعد آپ کی خلافت کا بوجھ اٹھاتا ہے۔

پیغمبرؐ نے فرمایا ابوبکر تم کیا کہتے ہو؟ فرمایا کہ آپ میرے کندھے پر سوار ہو جائیں۔ حضرت صدیق اکبر نے حضورؐ کو اپنے کندھے پر سوار کیا ابن حجر کہتا ہے.... کہ دیکھو کتنا اچھا منظر ہے کہ ابوبکر کا کندھا ہے اور نبوت کا وجود ہے۔ جھنگ کے دوستو! ذرا تصور کرنا عشق و محبت کا یہ معیار ہے، یہ عشق و محبت ہے، رات کی تاریکی ہے، ہاتھ کو ہاتھ نظر نہیں آتا، تلواریں چمک رہی ہیں ۱۹ سردار، پیغمبرؐ کے خون کے پیاسے ہیں، گلی گلی میں دشمن ہے، چاروں طرف اندھیرا ہے۔ اگر ابوبکر پیغمبرؐ کا راز دار نہ ہوتا، تو آج اس ہجرت والی رات نبیؐ اپنے اس راز کو ابوبکر کے سامنے کبھی نہ کھولتا۔

میرے دوستو! راستے میں حضورؐ تیار ہو گئے کہ میں ابوبکر کے کندھے پر سوار ہو جاؤں حضورؐ ابوبکر کے کندھے پر سوار ہو گئے۔ یہ کتنی بڑی بات ہے کہ نبوت ابوبکر کے کندھے پر۔ ابن حجر کہتا ہے کہ تم نے آج تک یہ سنا ہو گا کہ رسول اللہؐ کے کندھے پر مہر نبوت ہے۔ حضورؐ کے کندھے پر مہر نبوت ہے، لیکن ابوبکر تیری عظمت پر قربان جاؤں کہ تیرے کندھے پر وجود نبوت ہے۔ اور اس وجود نبوت کو ابوبکر لے کر جا رہا ہے۔ ابوبکر کے حصے میں نبوت آئی ہے۔ ابوبکر تیرا انتخاب اچھا ہے۔

پروانے کو شمع بلبل کو پھول بس
صدیق کے لئے ہے خدا کا رسولؐ بس

نبوت وصداقت غار ثور میں:

دونوں غارِ ثور کے سامنے پہنچے اور ابوبکر صدیق نے حضور کو اتارا اور اتار کر یہ نہیں فرمایا کہ میں آپ کو اٹھا کر لایا ہوں، میں تھک گیا ہوں، تھوڑی دیر آرام کرتے ہیں، باہر ہی بیٹھتے ہیں، ابوبکر حقیقت میں پہریدار تھا پیغمبرؐ کو اپنا کپڑا اچھا کر نیچے بٹھا دیا اور ابوبکر صدیق نیچے غار میں اتر گئے۔

میرے دوستو! رات کی تاریکی ہو، پہاڑ کی چڑھائی ہو، اندھیرا ہو، دشمن ہو اور غار میں پہلے کوئی اترا نہ ہو، غار کو دیکھا نہ ہو، غار کو پہچانا نہ ہو، اسے کہتے ہیں۔ ع

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق

اگر ابراہیمؑ کو آگ کا خطرہ نہیں ہے۔ تو ابوبکرؓ کو بھی سانپوں کا خطرہ نہیں ہے، ابوبکر کو بھی کالے ناگ کا خطرہ نہیں ہے۔ کیونکہ کالے رنگ والے ابوبکر کو ڈنک مارا ہی کرتے ہیں اور اس وقت تک مار رہے ہیں اور اس غار میں بھی مارا تھا اور آج تک مارتے آتے ہیں۔

اور کالے ناگ نے جب غار میں ڈنک مارا تھا، تو اس زہر کو ختم کرنے کے لئے نبوت نے لعاب کا مرہم لگا دیا تھا، اور قیامت تک ابوبکر کو دنیا کا کالے رنگ والا ناگ ڈنگ مارے گا تو قیامت تک حضورؐ اسی طرح مرہم لگاتے جائیں گے۔

میرے دوستو! حضور باہر تشریف فرما ہیں، ابوبکر غار میں اترے اور ابوبکر صدیق نے غار میں اتر کر بلوں (سوراخوں) میں کپڑا دے دیا، ایک بل بچ گیا اس پر اپنی ایڑی دے دی

۔یہ امتحان تھا، یہ بھی تو ہوسکتا تھا کہ کپڑا پورا آجاتا، یہ بھی ہوسکتا تھا کہ بل ہی نہ ہوتی۔ یہ بھی ہوسکتا تھا کہ سانپ ہی نہ آتا، یہ بھی ہوسکتا تھا کہ ابوبکرؓ کے جسم میں زہر اثر نہ کرتا، یہ بھی ہوسکتا تھا کہ سانپ ڈنک ہی نہ لگاتا، لیکن سانپ کو ڈنک لگانا تھا، سانپ کا زہر آنا تھا اور ابوبکر کے آنسوؤں کے قطرے نکلنے تھے، اور وہ موتی جھڑنے تھے اور جھڑ کر رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر پڑنے تھے۔ اور اس سے رسول اللہ ﷺ کی آنکھ کھل جانی تھی۔ اور عشق ومحبت کا امتحان ہونا تھا۔ یہ امتحان تھا غار کے سارے بلوں میں ابوبکر نے کپڑا دے دیا اور آخری بل پر ایڑی دے دی اور پھر اس کے بعد فرمایا: یارسول اللہ! تشریف لے آئیں۔ حضور ﷺ تشریف لے گئے۔

نبوت صداقت کی گود میں:

ابن حجر کہتا ہے کہ تشریف لے جانے کے بعد ابوبکر نے یہ نہیں کہا کہ اے اللہ کے نبی ہم دونوں آرام کرتے ہیں، ابوبکر تو تھکے ہوئے ہیں، لیکن جمال جہاں آرائے نبوت کا کر کے ابوبکر کو تھکاوٹ محسوس نہیں ہوتی ہے، اس لئے کہ جمال کو دیکھا ہے، اس جمال کو دیکھا ہے جس کے بارے میں غیر کہتا ہے:

اک نام محمد ﷺ ہی تسکین دل وجان ہے
ہرغم کا مداوا ہے ہر درد کا درماں ہے

یہ عشق ومحبت ہے یہ حسن وجمال ہے۔ وہ پیکر اناں ہے۔ وہ جمال صباحت کی رنگینی ہے۔ وہ جمال صباحت کی نارنگی ہے۔ وہ حسن وجمال کا چرچہ ہے۔ وہ دل نشینی ہے۔

میرے دوستو! ابن حجر کہتا ہے غار میں حضور تشریف فرما ہیں اور ابوبکر صدیق بھی موجود ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا کہ اے اللہ کے نبی! رات کا وقت ہے آپ آرام فرمائیں۔ میں اپنی گود کو پھیلاتا ہوں۔ اس گود کو کھولتا ہوں آپ اپنا نبوت والا سر میری گود میں رکھیں۔ حضور ﷺ نے اپنا نبوت والا سر..... وہ سر جو عرش پر گیا تھا۔ وہ سر جس کے بالوں کی قسم قرآن نے کھائی ہے۔ وہ سر جس کے بارے میں جابر بن سمرہ کہتے ہیں: کہ چودہویں رات کا چاند چمک رہا تھا، میں کبھی پیغمبر ﷺ کے چہرے کو دیکھتا کبھی چاند کو دیکھتا۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے پیدا کرنے والے کی قسم ہے، مجھے عرش سے زیادہ فرش کا چاند خوبصورت

نظر آیا۔ وہ حسن وجمال والا جس کے بارے میں شاعر کہتا ہے۔ ع

چاند سے تشبیہ دینا یہ بھی کوئی انصاف ہے
چاند کے منہ پر چھائیاں مدنی کا چہرہ صاف ہے

وہ نبوت والا سر ابوبکر صدیق کی گود میں ہے۔ ابن حجر کہتا ہے کہ جب پیغمبر ﷺ کا نبوت
سر ابوبکر کی گود میں آیا تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے رحل پر اللہ کا قرآن پڑا ہوا ہے۔ اور
صدیق حضور ﷺ کے چہرے کو دیکھ رہے ہیں۔ کیا عجیب کہہ گیا ابن تیمیہؒ:
وہ کہتا ہے کہ دیکھو کتنا اچھا منظر ہوگا کہ غار میں صداقت اور نبوت تنہا ہے نبوت
صداقت ہے اور کوئی چیز نہیں ہے اور ابوبکر تجھے اتنا موقع ملا نبوت کے دیدار کرنے کا کہ
ہے اور نبوت ہے تیسری کوئی چیز نہیں ہے۔ ابوبکر تو دیدار کر رہا ہے اور ابوبکر کی گود ہے
میں کوئی شریک نہیں ہے جو نظارے ابوبکر نے اٹھائے ہیں.... اور جب سانپ نے ڈ
مارا اور پھر اس کے بعد ابوبکر کے جسم میں زہر اثر کر گیا لیکن اس زہر سے بھی ابوبکر نے حر
نہ کی۔ کہ گود میں مدنی کی ذات کی ہے۔

امام مالک کا عشق رسول ﷺ:

ہم لوگ قصے بیان کرتے ہیں کہ امام مالک کے حد
کے درس میں ۱۷ مرتبہ بچھو نے ڈنک مارا اور انہوں
حرکت نہیں کی۔ امام مالک حدیث کا بھی اتنا ادب نہ کرتا اگر ابوبکر پیغمبر ﷺ کے چہرے کا اد
نہ کرتا۔ یہ سبق ابوبکر دے کر گیا ہے کہ نبی ﷺ کا جب سر گود میں ہو تو مجھے حرکت کرنے کی اجاز
نہیں ہے۔ یہ نبوت ہے جس نبوت کا پاس ابوبکر نے کیا ہے۔

قیمتی قطرہ:

اور جب ابوبکر صدیقؓ کے آنسوؤں کا قطرہ جذبات کی ترجمانی کا پیکر بن
نبوت کے چہرے پر گرتا ہے تو نبوت کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ ذرا تصور ک
حضور ﷺ کے چہرہ اقدس پر ابوبکر کے آنسوؤں کا قطرہ گرا۔ وہ آنسوؤں کا قطرہ زمین پر گر سکتا
۔ وہ آنسوؤں کا قطرہ غار کے پتھروں میں جذب ہوسکتا تھا۔ وہ آنسوؤں کا قطرہ پتھروں میں
جا سکتا تھا۔ وہ آنسوؤں کا قطرہ غار میں نہیں گیا۔ پتھروں میں نہیں گیا۔ وہ آنسوؤں کا قط
پیغمبر ﷺ کے چہرے پر گرا، اس لئے کہ وہ قطرہ بڑا قیمتی تھا اور قیمتی قطروں کے لئے زمین بھی قیمتی

ہوا کرتی ہے..... جو قطرے قیمتی ہوتے ہیں، ان کے لئے زمین بھی قیمتی ہوتی ہے۔ جب ابوبکر صدیقؓ کے آنسوؤں کا قطرہ نبوت کے چہرے پر گرا تو دنیا کو بتادیا گیا کہ اولوگو.....!!

دو قطروں کا تذکرہ:

دنیا میں دو ہی قطرے ہیں۔ ایک ابوبکرؓ کے آنسوؤں کا قطرہ جو اتنا پسند خدا کو آیا کہ اس کے لئے زمین اللہ کے نبیؐ کا چہرہ منتخب کیا گیا۔ اور ایک عثمانؓ کے خون کا قطرہ کہ اس کے خون کا قطرہ گرا تو قرآن کے صفحات پر گرایا گیا۔

دو راتیں:

دو قطرے ہیں اور دو راتیں ہیں: بات یہاں ختم نہیں ہوگئی.....ذرا آگے چلتے ہیں۔ بات آگے آتی ہے۔

دو راتیں خدا کو پسند ہیں اور دو قطرے خدا کو پسند ہیں: ایک رات میں ابوبکر نبیؐ کا رفیق ہے اور ایک رات میں جبرئیلؑ نبیؐ کا رفیق ہے۔ جبرئیلؑ کی یاری عارضی ہے اور ابوبکرؓ کی یاری توڑ تک ہے۔ اگلی بات جو ابن حجر نے لکھی ہے وہ کہتا ہے کہ جب ابوبکرؓ کے آنسو کا قطرہ نبوت کے چہرے پر گرا تو نبوت کی آنکھ کھل گئی اور نبوت کی آنکھ جب اس وقت غار میں کھلی تو اس نے پیار والی نگاہ ابوبکر کی طرف اٹھائی۔ آج تک تو تم نے یہ سنا ہوگا کہ جو نبوت کو دیکھے وہ صحابی ہے اور جس کو نبوت پیار سے دیکھے، جس کو نبوت محبت سے دیکھے، جس کو نبوت عشق سے دیکھے، جس کو نبوت راعنائی سے دیکھے، جس کو نبوت صحابت سے دیکھے اسے صدیق کہتے ہیں۔ جس کو نبوت دیکھے وہ صدیق ہے اور جو نبوت کو دیکھے وہ صحابی ہے۔

میرے دوستو! بات ایک رفاقت کی نہیں ہے اس طرح کی رفاقت دنیا میں کوئی پیش نہیں کرسکتا۔

چندے کی اپیل اور ولولہ:

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے ایک بڑا عجیب واقعہ لکھا ہے۔ آپ نے یہ تو سنا ہوگا کہ غزوۂ تبوک میں حضورؐ نے چندے کی اپیل فرمائی۔ ایک عورت تین مہینے کا بچہ لے کر آگئی۔

صحابی کا جذبہ جہاد:

ایک آدمی نے حضورؐ کی اپیل سنی بازار میں جا رہا تھا۔ حضورؐ کی اپیل سن کر رونے لگا۔ کسی نے کہا کہ کیوں روتا ہے؟ کہنے لگا کہ میرے پاس تو اس تہبند کے سوا کچھ نہیں ہے۔ کیا دوں گا ساری رات مدینے کے محلے میں آوازیں لگاتا رہا کہ کوئی مجھ سے مزدوری کرائے۔ ایک یہودی کی گری ہوئی دیوار کو ٹھیک

کردیا اور صبح کو دو سیر چھوہارے اس مزدوری کے بدلے میں لے آیا۔ ادھر سے جبرئیلؑ آگیا۔ فرمایا: کملی والے! یہ چھوہارے بڑی برکت والے ہیں۔ یہ عشق تھا۔

غزوہ تبوک میں صدیق اکبرؓ کی اعانت:

میرے دوستو! تفسیر عزیز میں لکھا ہے اسی غزوہ تبوک میں ابوبکر گھر کا سارا سامان لے کر آئے۔ اسی غزوہ تبوک میں جب سارا سامان نبی کے قدموں پر ڈال دیا اور واپس گھر چلے گئے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ اس دن میں اپنے والد کے گھر میں تھی۔ تو میں کیا دیکھتی ہوں کہ میرا اباپ ابوبکر رات کے وقت آیا اور اس طرح دیوار پر ہاتھ پھیر رہا ہے۔ میں نے کہا ابا جان کیا ہوا؟ فرمانے لگے کہ کپڑا سینے والی ایک سوئی ادھر رہ گئی ہے۔ سب کچھ نبیؐ کے قدموں میں ڈال آیا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ سوئی بھی ابوبکر کے گھر نہ رہے سوئی مل گئی۔ وہ بھی نبیؐ کے قدموں میں ڈال دی۔

سیدنا صدیقؓ کا عشق رسولؐ:

اور جب پیغمبرؐ نے دوبارہ اپیل فرمائی کہ اڑھائی لاکھ رومیوں سے مقابلہ ہے اور دس ہزار صحابہ کے لئے ابھی تن وتوش کا چارہ پورا نہیں ہوا ہے۔ ابھی تو روٹی کا خرچہ پورا نہیں ہوا۔

تو ابوبکر صدیق نے اپنے آپ کو خطاب کر کے کہا کہ اے ابوبکر! تو اچھے کپڑے پہنتا ہے اور تیرے محبوب کو ابھی چندے کی ضرورت ہے۔ ۳۲ درہم کا کپڑا ابوبکر نے پہنا ہوا ہے۔

لیکن مدینے کے بازار میں ابوبکر گئے۔ ۳۲ درہم کا کپڑا اتار کر وہ کپڑا مدینے کے بازار میں بیچ دیا۔ ٹاٹ کا لباس پہنا اور ٹاٹ کا لباس پہن کر ابوبکر رسول اللہ کے پاس تشریف لائے اور وہ جو پیسے بچ گئے تھے۔ وہ پیسے بھی نبیؐ کے قدموں میں ڈال دیئے اور خود ٹاٹ کا لباس پہنا ہوا ہے۔ تفسیر عزیزی میں لکھا ہے کہ جب ٹاٹ کا لباس پہن کر ابوبکر نبیؐ کے پاس آئے، تو کیا عجیب منظر تھا کہ نبوت موجود ہے صداقت موجود ہے اور صداقت کے جسم پر ٹاٹ کا لباس ہے۔ حضورؐ نے مسجد نبوی کے دروازے پر دیکھا حضورؐ حیران ہوگئے کہ دروازے پر جبرئیلؑ کھڑا ہے۔ حضورؐ نے غور سے دیکھا کہ جبرئیلؑ بھی ٹاٹ کا لباس پہن کر کھڑا ہے۔ تفسیر عزیزی میں لکھا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جبرئیلؑ تو کیسے آیا ہے؟ جبرئیلؑ نے کہا کہ اے اللہ کے نبی!..... جب تیرے عشق میں

..... جب تیری محبت میں..... جب تیرے پیار میں..... تیرے ایک عاشق صادق نے مدینے کے بازار میں اپنے کپڑے اتار دیئے اور اپنے کپڑے اتار کر ٹاٹ کا لباس پہن لیا اور ٹاٹ کا لباس پہن کر آ گیا۔ تو خدا کی رحمت جوش میں آ گئی فرمایا جبرئیلؑ جلدی کر..... میرے نبیؐ کے پاس جاؤ اور ابوبکر کی سنت پر عمل کر کے..... فرشتوں کو ٹاٹ کا لباس پہنا دو۔ اور مدینے میں جا کر میرے نبیؐ کو مبارک دو کہ اے اللہ کے نبیؐ..... جب تک تیری امت میں ابوبکرؓ جیسے عاشق موجود ہیں دنیا کی کوئی طاقت تجھے شکست نہیں دے سکتی ہے۔ یہ ابوبکر کا عشق ہے۔ اور تمام صحابہ کا یہی عشق تھا۔

حضرت معاویہؓ کا عشق رسولؐ:

سیدنا معاویہؓ اتنے بڑے صحابی ہیں۔ حضرت معاویہ مدینہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائے۔ اور اماں کے پاس بیٹھ کر کہنے لگے کہ اماں جی مجھے نبیؐ کے کپڑے تو دکھاؤ، حضورؐ کے کپڑے دیکھے اور حضرت معاویہؓ حضورؐ کے کپڑوں کو آنکھوں سے لگاتے تھے۔ پانی میں بھگو کر پانی جسم پر ملتے تھے۔ اور پانی کا گھونٹ پیتے تھے اور کہتے تھے کہ میری نجات کے لئے یہ کافی ہے۔

سیدنا معاویہؓ کا عشق رسولؐ کا دوسرا واقعہ:

حضرت معاویہ کو کسی نے کہا کہ کعب ابن ربیعہ ایک صحابی مصر میں رہتا ہے۔ اس کا چہرہ رسول اللہ کے چہرے سے ملتا ہے۔ حضرت معاویہؓ نے اسی وقت تیز رفتار قاصد بھیجا کہ اس کو سواری پر سوار کر کے لاؤ۔ جب وہ قاصد اس کو سوار کرا کر لایا۔ تو حضرت معاویہؓ تخت سے نیچے اتر آئے اور باہر نکل کر اس کا استقبال کیا۔ جب وہ قریب آیا تو حضرت معاویہؓ نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔ فرمایا کہ..... مجھے تیری ذات سے محبت نہیں ہے۔ تیرے چہرے سے محبت ہے۔ اسلئے کہ تیرا چہرہ رسول اللہؐ کے چہرے سے ملتا ہے۔ یہ حضرت معاویہؓ کا عشق تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ.....

انبیاء رسل اور صحابہؓ کی تعداد:

ایک لاکھ چوالیس ہزار کم وبیش صحابہ آئے ہیں اور آپ حیران ہوں گے کہ انبیاء کی تعداد ایک لاکھ چوالیس ہزار ہے کم وبیش اور بعض روایات کے مطابق ایک لاکھ چوبیس ہزار اور صحابہ کی تعداد بھی ایک لاکھ چوبیس ہزار یا ایک لاکھ چوالیس ہزار ہے۔

نبیؐ اور رسول میں فرق:

ایک نبی ہوتا ہے اور ایک رسول ہوتا ہے۔ نبی اس کو کہتے ہیں کہ جو نئی شریعت لے کر نہ آئے۔ اور رسول اسے کہتے ہیں کہ جسے نئی شریعت ملے۔ جتنے رسول ہیں۔ ان کی تعداد ایک سو چودہ (۱۱۴) ہے۔ اور مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ کی طرف جتنے صحابی آئے ان کی تعداد بھی ایک سو چودہ ہے۔

اسلامی معلومات:

خانہ کعبہ کی دیواریں بھی چار، بڑی کتابیں بھی چار اور بڑے فرشتے بھی چار اور میرے محمدؐ کے دوست بھی بڑے چار۔

بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے:

حضورؐ نے فرمایا..... خیر القرون قرنی ..... میرا زمانہ سب سے بہتر ہے، عربی میں میرے زمانے کا لفظ ہے ''قرنی'' قرن عربی میں زمانے کو کہتے ہیں، اس قرنی کے چار لفظ ہیں۔ ''ق، ر، ن، ی'' اور چار یاروں کے آخری حروف بھی یہی ہیں۔ خیر القرون قرنی ..... میرا زمانہ، قرنی میں پہلا حرف ''ق'' ہے اور صدیقؓ کا آخر حرف ق ہے۔ قرنی میں دوسرا حرف ''ر'' ہے اور عمرؓ میں آخری حرف ''ر'' ہے۔ قرنی میں تیسرا حرف ''ن'' ہے اور عثمانؓ کا آخری حرف ''ن'' ہے۔ قرنی کا چوتھا حرف ''ی'' ہے اور علیؓ کا آخری حرف ''ی'' ہے۔ حضورؐ نے فرمایا..... خیر القرون قرنی..... میرا زمانہ سب سے بہتر ہے میرا زمانہ کون سا؟ یہ چار یاروں کا زمانہ ہے، یہ میرا زمانہ ہے۔

دشمن صحابہؓ کا تعارف:

اس زمانے کی محبت جزو ایمان ہے اور دشمن صحابہؓ کے متعلق حضورؐ نے فرمایا کہ قرب قیامت میں ایک قوم آئے گی۔ جو میرے صحابہ کو برا کہے گی۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں: نہ ان کے جنازوں میں جاؤ۔ نہ ان کے پاس بیٹھ کر کھانا کھاؤ۔ نہ ان کے ساتھ تعلق رکھو۔ جو ابوبکر وعمر کا عاشق ہے۔ اس کو صحابہ کے دشمنوں کے ساتھ تعلق نہیں رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہوں۔

''وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ''

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

بمقام:۔..................بہاولپور

مؤرخہ:۔..................

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِO

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

وقال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ فی کلامه المجید و الفرقان الحمید.

"قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ"....

وقال النبیؐ....لایُؤمِنُ اَحدُکُمۡ حتّٰی اَکُوۡنَ هَوَاهُ تَبۡعًا لِمَا جِئۡتُ بِه....

قال النبیؐ.... مَنۡ اَحۡیَاءَ سُنَّتِیۡ عِنۡدَ فَسَادِ اُمَّتِیۡ فَلَهٗ اَجۡرُ مِائَةِ شَهِیۡدٍ....

وقال النبیؐ.... مَنۡ اَحۡدَثَ فِیۡ اَمۡرِنَا هٰذَا لَیۡسَ مِنۡهُ فَهُوَ رَدٌّ....

اشعار:

ہم نے ہر دور میں تقدیس رسالت کیلئے
وقت کی تیز ہواؤں سے بغاوت کی ہے
توڑ کر سلسلہ رسم سیاست کا فسوں
ایک فقط نام محمد سے محبت کی ہے
حقیقت کرونگا بیاں دوستو !
چاہے کٹ جائے میری زبان دوستو !
جس زمین پر نبوت کی توہین ہو
گر پڑے نہ کہیں آسمان دوستو !
اور اپنی منزل کی دھن میں رہے گا رواں
بخاری کا یہ کارواں دوستو !

تمہید: میرے واجب الاحترام بہاولپور کے غیور نوجوانو اور دوستو! مجھے یہاں آکر انتہائی خوشی ہوئی ہے.... پہلے بھی میں آپ کے سامنے اسی اسٹیج پر ایک مرتبہ حاضر ہو چکا ہوں.... مولانا غلام یٰسین صاحب صدیقی اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور ان کے

کام میں دین کی خدمت میں بہت زیادہ برکات اور عنایات اللہ پاک عطا فرمائیں....اس جگہ پر جو دین کا وہ کام کر رہے ہیں وہ نہ صرف یہ کہ لائق تحسین ہے، بلکہ وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔

اور میں سمجھتا ہوں .... کہ ابھی جو ایک افسوسناک واقعہ پیش آنے لگا تھا.... یہ صرف مولانا کی خدمت اللہ کے فضل اور رحمت سے اور بالخصوص علماء دیوبند کے حق پر ہونے کی ایک دلیل تھی.... کہ ایسا سانحہ اللہ پاک نے اس سے ہمیں محفوظ رکھا....

میرے دوستو! علماء کی زبان سے آپ لمبی چوڑی وعظیں تقریریں سنتے رہتے ہیں.... میں شاید آپ کے سامنے لچھے دار باتیں اور لچھے دار تقریریں....اور ارد گرد کی کہانیاں اور وعظوں کی وارفتگی اور چند مولویوں کی ہاہا کار.... بیان نہ کرسکوں.... لیکن.... جو موضوع آج مجھے دیا گیا ہے.... میں سمجھتا ہوں کہ اگر آج یہ باتیں آپ کی سمجھ میں آگئیں.... تو بہت ساری نئی چیزیں انشاء اللہ آپ کے سامنے آئیں گی۔

صحابہ کرام کا عشق رسول:

نبیؐ کے ساتھ عشق کرنا اور محبت کرنا۔ یہ پہلے معنی سمجھ لیں.... بعد میں آپ کو پتہ چلے گا کہ دیوبند کے علماء نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشق کیسے کیا اور کس طرح کیا.... اس موضوع کو سمجھنے کے لئے پہلے آپ مجھے یہ بتائیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ عشق ہم لوگوں کو زیادہ ہے یا صحابہ کو زیادہ تھا....؟ (صحابہ کو) یہ بات تو پکی ہوگئی کہ حضورؐ کے ساتھ عشق صحابہ کو زیادہ تھا.... اب صحابہ کو نبی کے ساتھ جس طرح عشق تھا.... اسی طرح نبی کے ساتھ عشق کرنا عشق ہے؟ یا اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ اختیار کرنا نبی کے ساتھ عشق ہے؟ جس طرح صحابہ نے کیا وہی طریقہ اختیار کرنا عشق ہے یا نہیں....؟ (بے شک) صحابہ کرامؓ نے حضور کے ساتھ عشق کس طرح کیا.... کیا بارہ ربیع الاول کی تاریخ کو صحابہ کرامؓ نے لوبانوں کی بتیاں جلا کر.... قمقمے جلا کر.... اور جھنڈیاں لگا کر.... ہاہا کار کرکے اور جلوس نکال کر....اور جناب عالی قمقمے جلا جلا کر.... اور پورے ملک کو سر پہ اٹھا کر شور مچا کر کیا اسی طرح صحابہ نے نبی کے ساتھ عشق کیا ہے؟ یا صحابہ نے پیغمبر کے نقش قدم پر اپنے خون کا آخری قطرہ بہا کر عشق کیا ہے.... کیا ہے کہ نہیں کیا....؟ (کیا)

نبی کی ولادت:

اور ایک تو یہ بھی ستم ظریفی ہے اس ملک کی کہ حضورؐ کی ولادت نو ربیع الاول کو ہوئی .... یہ بات سمجھو ذرا.... ولادت نو ربیع الاول کو ہوئی علی روایۃ الاختلاف.... علی اختلاف الروایۃ نو ربیع الاول کو ولادت ہوئی اور بالاتفاق آپ کی وفات بارہ ربیع الاول کو ہوئی.... اس میں اتفاق ہے کہ وفات بارہ ربیع الاول کو ہوئی.... بارہ ربیع الاول کو جس دن حضورؐ کی وفات پر اتفاق ہے جب بارہ ربیع الاول چودہ سو سال پہلے مدینہ منورہ میں آیا تھا تو صحابہ کرامؓ کی کیا حالت تھی۔ اور جب وہی بارہ ربیع الاول یہاں پاکستان میں آتا ہے تو ہماری کیا حالت ہوتی ہے.... میرے دوستو! اگر عشق ان کو زیادہ تھا تو ان والے بارہ ربیع الاول کے مطابق ہمیں بارہ ربیع الاول کو کرنا چاہئے اور اگر عشق ہم کو زیادہ ہے تو بات ہی ساری ختم ہوگئی کہ صحابہ کرامؓ تو پھر معیار حق ہی نہ ہوئے....

بارہ ربیع الاول وہاں بھی آیا ہم ذرا سارے کے سارے جو اس وقت یہاں موجود ہیں ہم سارے کے سارے چلتے ہیں مدینہ منورہ میں! مدینہ کی گلیوں میں چلتے ہیں مدینہ میں جاتے ہیں۔ چودہ سو سال پہلے ذرا اپنے تصور کو مدینہ لے جاتے ہیں اور لے جا کر، ہم مدینہ منورہ میں بارہ ربیع الاول کو لوگوں کو دیکھتے ہیں، صحابہ کرام کو دیکھتے ہیں کہ بارہ ربیع الاول جو چودہ سو سال پہلے مدینہ میں آیا تھا تو صحابہ نے بارہ ربیع الاول کو کیا کیا تھا....

رسول ﷺ کی وفات کی خبر سے صحابہ کی حالت:

میرے دوستو! بارہ ربیع الاول جب مدینہ میں آیا ....

ابوالکلام آزاد کہتے ہیں .... حضورؐ کی وفات کی خبر جب نشر ہوئی.... حضورؐ کی وفات کا اعلان جب ہوا تو جو آدمی کھڑا تھا کھڑا رہ گیا جو بیٹھا تھا وہ بیٹھا رہ گیا.... صحابہ روتے ہوئے جنگلوں کی طرف نکل گئے صحابہ نے کہا کہ اگر حضورؐ دنیا میں نہیں رہے تو ہمیں دنیا میں زندہ رہنے کا حق نہیں .... صحابہ روتے رہے.... صحابہ پریشان رہے.... اور حتی کہ.... میرے دوستو! حضورؐ کی وفات کی بات جب آئی تو فاروق اعظمؓ اتنے جوش میں آگئے کہنے لگے اے عمرؓ تجھے کیا ہوگا.... **ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل** .... فاروق اعظمؓ کہتے ہیں کہ جب ابوبکرؓ نے یہ آیت پڑھی تو ایسے معلوم ہوا کہ یہ آیت ابھی آسمانوں سے نازل ہوئی ہے۔ اس آیت کا یہ

مطلب تھا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی پہلے بھی آئے وہ بھی چلے گئے.... حضورؐ کو بھی جانا تھا آپ بھی چلے گئے.... اور اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا **من کان یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت، ومن کان یعبد محمداً فان قد سحمداً ، قدمات** ..... جو اللہ کی پوجا کرتا تھا وہ سمجھ لے کہ اس کا خدا معبود ابھی بھی زندہ ہے، جو محمد کی پوجا کرتا تھا وہ سمجھ لے کہ حضورؐ فوت ہو چکے ہیں۔ میرے دوستو! یہ بات ابوبکر صدیقؓ نے اعلان میں بیان فرمائی یعنی بارہ ربیع الاول جب مدینہ میں آیا تو صحابہ رو رہے ہیں اور جب بارہ ربیع الاول پاکستان میں آیا تو ہم ناچ رہے ہیں خوشیاں منا رہے ہیں.... کتنا فرق ہے؟ یہ بارہ ربیع الاول کی بات تھی۔

عشق کسے کہتے ہیں:

اب ہم ذرا آگے چل کر قرآن سے یہ پوچھتے ہیں کہ عشق کسے کہتے ہیں؟ قرآن کہتا ہے: **قل ان کنتم تحبون اللہ**.... اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو، اللہ سے پیار کرنا چاہتے ہو، اللہ سے تعلق رکھنا چاہتے ہو، اے پیغمبر لوگوں کو کہہ دو کہ **فاتبعونی**... لوگ میرے نقش قدم پر چلیں۔ میرے طریقے پر چلیں.... میرے اسوۂ حسنہ پر چلیں۔ میرے کردار پر چلیں.... جس طرح میں نے خوشی منائی اس طرح خوشی منائیں.... جس طرح میں نے غمی کی اس طرح غمی کریں.... جس طرح میں چلتا تھا اسی طرح چلیں.... میں نے گالیاں سن کر دعائیں دیں تم دعائیں دو.... میں نے اپنی بیٹی کی جس طرح شادی کی اس طرح تم شادیاں کرو.... جو کچھ جس طرح میں نے کیا اسی طرح کرو.... یہی اللہ سے محبت ہے یہی پیغمبر سے محبت ہے....

رسولؐ کے حکم پر صحابہ کرام کا عمل:

یہ عشق ہے .... ہم صحابہ کرامؓ کو دیکھتے ہیں۔ حضورؐ مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں.... آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ بیٹھ جاؤ.... سارے صحابہ بیٹھ گئے۔ حضورؐ اٹھ کر ایک کام کی غرض سے باہر جانے لگے، تو آپؐ نے ایک صحابی کو دیکھا کہ اس کا ایک قدم دہلیز کے اوپر ہے ایک نیچے ہے.... وہ وہیں بیٹھا ہوا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا تو سیدھا ہو کر کیوں نہیں بیٹھا؟.... اس نے جواب دیا کہ اے کملی والے جب آپ کی آواز میرے کانوں میں پڑ گئی تو میں نے کہا کہ اب اگر سیدھا ہوتا ہوں تو فرمان کی بجا آوری میں دیر ہو جاتی ہے....

حضورؐ آگے گئے سامنے بکریوں کا ایک باڑہ ہے .... اس باڑے میں آپؐ نے دیکھا کہ ایک صحابی اس باڑے میں بیٹھے ہوئے ہیں.... اس صحابی کا نام ابوالدردا ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضورؐ نے فرمایا کہ اے ابوالدرداؓ! تو یہاں بیٹھ گیا ہے میں نے تو مسجد والوں سے کہا تھا بیٹھ جاؤ.... تو یہاں کیوں بیٹھ گیا؟ اس نے بڑی عجیب بات کہی زبان حال سے جو کچھ اس نے کہا اس کا ترجمہ کسی نے کیا ہے کہ ابوالدرداؓ نے کہا۔

درد مندوں سے نہ پوچھ کہاں بیٹھ گئے
تیری محفل میں غنیمت ہے جہاں بیٹھ گئے

عشق رسول صرف حضور کی تعریف کرنے کا نام نہیں ہے:

جب تیرا حکم آ گیا تیری بات آ گئی، جب تیرا کہنا آ گیا۔ ہمیں سر تسلیم خم کرنا پڑا تو میرے دوستو! عشق رسول جو ہے یہ عشق رسول اللہ کے کہنا ماننے کا نام ہے۔ آپ حیران ہو جائیں گے کہ یار عجیب بات ہے کہ عشق رسول، رسول اللہ کے کہنا ماننے کا نام ہے۔ ہاں میرا یہ دعویٰ ہے اور اس دعویٰ پہ دلائل بھی آپ سن سکتے ہیں.... کہ عشق رسول حضورؐ کا کہنا ماننے کا نام کس طرح ہے....؟ عشق رسول حضورؐ کی تعریف کرنے کا نام نہیں ہے.... عشق رسول حضورؐ کی شان میں قصیدے پڑھنے کا نام نہیں ہے.... عشق رسول کا نام سن کر جھومنے کا نام نہیں ہے.... عشق رسول اگر حضورؐ کی تعریف کرنے کا نام ہوتا۔ تو ابوطالب کبھی کافر ہو کر نہ مرتا.... وہ بھی اپنے بھتیجے کی تعریف کرتا تھا.... عشق رسول اگر حضورؐ کی تعریف کرنے کا نام ہے۔ تو میرے دوستو! دنیا کے بڑے بڑے کافر وہ سارے عاشق رسول ہو جائیں گے اس لئے کہ کوئی کافر ایسا نہیں کہ جس نے حضورؐ کی تعریف نہ کی ہو۔ عشق رسول حضورؐ کی صرف تعریف کا نام نہیں.... حضورؐ کی شان میں نعتیں کہنے کا نام بھی عشق رسول نہیں ہے....

ابوطالب کے انتقال کا وقت جب آیا تو حضورؐ سرہانے کھڑے ہیں.... حضورؐ نے فرمایا کہ چچا میرا کلمہ پڑھو چچا نے کیا کیا؟ کہ **ان الدین محمد خیر الدیان بریا** کہ اے بھتیجے! مجھے پتہ ہے کہ تیرا دین ساری دنیا کے دینوں کا سردار ہے.... اور ابوطالب نے یہ بھی کہا **وابیض یستسقی الغمام بوجھہ** کہ اے پیغمبر! تیرا چہرہ ایسا ہے کہ جس چہرے کی برکت سے آسمانوں

سے بارش آتی ہے.... تو حضورؐ کی شان میں ابوطالب نے کتنا اچھا قصیدہ کہا، لیکن وفات سے قبل حضورؐ نے فرمایا کہ چچا میرا کہنا مان لو.... میرا کلمہ پڑھ لو.... چچا نے کہا نہ تیرا کہنا مانوں گا نہ تیرا کلمہ پڑھوں گا۔ صرف تیری تعریف کروں گا۔ تیری شان بیان کروں گا۔ تیری عظمت بیان کروں گا۔ یہ بھی کہوں گا کہ تیرے چہرے کی وجہ سے بارش آتی ہے، لیکن میں تیرا کہنا نہیں مان سکتا....

میرے دوستو! ایک سگا چچا ہے۔ پیغمبر کے گھر میں رہنے والا ہے پیغمبر کا رشتہ دار ہے۔ پیغمبر کی تربیت کرنے والا ہے۔ اس نے کہنا نہیں مانا۔ وہ دوزخ میں چلا گیا.... ایک اور آدمی ہے اس کا رنگ کالا ہے۔ وہ حبشہ سے چل کر آیا ہے، وہ پیغمبر کی برادری میں سے نہیں ہے، وہ پیغمبر کا رشتہ دار نہیں، عربی النسل نہیں، وہ حضورؐ کا کہنا مانتا ہے.... سگا چچا کہنا نہ مان کر دوزخ میں چلا گیا اور کالے رنگ والا بلال کہنا مان کر یہ مرتبہ پاتا ہے کہ ٹہلتا مکہ کی گلیوں میں ہے اور اس کا کھٹکا جنت میں ہو رہا ہے.... معلوم ہوا کہ عشق رسول حضورؐ کا کہنا ماننے کا نام ہے۔ عشق رسول تعریف کرنے کا نام نہیں، تعریف تو بڑے بڑے لوگوں نے کی ہے، کافروں نے کی ہے۔ کس نے حضورؐ کی تعریف نہیں کی؟ ایک ہندو شاعر جگن ناتھ آزاد، وہ حضورؐ کی تعریف کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ: حضورؐ جب دنیا میں نہیں آئے تھے تو دنیا کی حالت یہ تھی کہ....

وہی یونان کہلاتا تھا جو تہذیب کی دنیا
وہی روئے زمین پر آج تھا تخریب کی دنیا
یہ تحقیق و تجسس کا جہاں تھا آج ویرانہ
فلاطوں کی خرد سقراط کی دانش تھی افسانہ
غرض دنیا میں چاروں سمت اندھیرا ہی اندھیرا تھا
نشان نور گم تھا اور ظلمت کا بسیرا تھا
کہ دنیا کے افق پر دفعتاً سیلاب نور آیا
جہاں کفر و باطل میں صداقت کا ظہور آیا
حقیقت کی خبر دینے بشیر آیا نذیر آیا
شہنشاہی نے جس کے پاؤں چومے وہ فقیر آیا

مبارک ہو زمانے کو ختم المرسلین آیا
سحاب رحم بن کر رحمۃ اللعالمین آیا

میرے دوستو! حضورؐ کی تعریف میں بڑے بڑے کافروں نے کافی کچھ کہا ہے۔

حضورؐ کی تعریف میں شاعر مشرق کہتا ہے: یہ پھول نہ ہوتا تو کلیوں کا تبسم بھی نہ ہوتا یہ **گل** نہ ہوتے بلبل کا ترنم بھی نہ ہوتا نبض ہستی میں یہ غنچے بھی پریشان ہو تیرخت بردوش میں سب دست وگریباں ہوتے خیمہ افلاک میں پھر سے تشتت ہوتا بزم توحید کے نعروں میں تردد ہوتا نہ دست وجبل توحید کے حدی خواں ہوتے نہ مزین تیرے ذکر سے بیاباں ہوتے حصول وحی میں موسیٰ طور پہ پہنچے پر کیا عجب جو وحی تیرے حضور پہ پہنچے

حضورؐ کی صرف تعریف کرنے سے جنت نہیں ملتی:

میرے دوستو! حضور کی تعریف میں بڑے لوگوں نے کلام کیا ہے، لیکن کیا صرف تعریف کرنے سے وہ لوگ جنت کے وارث بن گئے ہیں؟ (نہیں) اگر صرف تعریف کرنے سے، اگر پیغمبر کی شان میں قصیدے پڑھنے سے، صرف اسی بات سے جنت کی وراثت ملتی تو.... بدر کے میدان میں چودہ صحابہ کی لاشیں نہ تڑپتیں۔ احد کے میدان میں ۷۰ صحابہ کی لاشیں نہ تڑپتیں۔ حضرت حمزہؓ کی لاش کے بارہ ٹکڑے نہ کئے جاتے.... سمیّہ کے ٹکڑے نہ کئے جاتے.... لبینہ کی چمڑی نہ ادھیڑی جاتی.... میدان خیبر میں ۱۷ اصحابہ شہید نہ ہوتے.... اگر میرے دوستو! صرف تعریف کرنے سے بات بنتی.... تو حضورؐ کے دور میں ۲۵۶ صحابہ شہید نہ ہوتے.... اگر صرف تعریف کرنے سے بات بنتی.... تو خلافت راشدہ کے ۵۰ سالہ دور خلافت میں ۲۷ ہزار صحابہ کبھی شہید نہ ہوتے۔ معلوم ہوا کہ صرف تعریف سے بات نہیں بنتی۔ یہ بات ذہن میں آئی کہ نہیں آئی؟ کہ عشق رسول تعریف کا نام نہیں ہے، بلکہ عشق رسول اللہ کا کہنا ماننے کا نام ہے یہ تو عام لوگوں کی بات ہے....

عبداللہ بن ابی عتیقؓ کا عشق رسول:

مدینہ منورہ میں حضورؐ مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں آپؐ نے فرمایا.... اولوگو! تمہیں کیا ہوگیا۔ فلاں آدمی جس کا نام کعب ابن اشرف ہے یہودیوں کا سردار

ہے وہ مجھے گالیاں دیتا پھر رہا ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو..... وہ مجھے گالیاں دیتا ہے۔ وہ میرا دشمن ہے تم خاموش بیٹھے ہو.....

یہاں عشق کا پتہ چلتا ہے کہ حضورؐ کو کوئی گالی دے اور آدمی خاموش ہو جائے..... یہاں پاکستان میں تو عجیب رواج ہے۔ ادھر کہتے ہیں کہ دیوبندی حضورؐ کے گستاخ ہیں حضورؐ کی گستاخی کرتے ہیں ادھر یہ ہمیں قتل ہی نہیں کرتے۔ بات ذرا سمجھو، ادھر کہتے ہیں کہ دیوبندی حضورؐ کے گستاخ ہیں..... ہائے! ہائے! ادھر ہمیں کچھ بھی نہیں کہتے..... کہتے ہیں کہ یہ حضورؐ کے گستاخ رسول ہیں..... یہ کون ہیں بھئی؟..... یہ وہابی ہیں..... کیوں وہابی ہے؟..... اس لئے کہ یہ گستاخ رسول ہے،..... ان عقل کے اندھوں سے کوئی پوچھے کہ گستاخ رسول وہابی نہیں ہوتا، بلکہ کافر ہوتا ہے، گستاخ رسول مرتد ہوتا ہے، گستاخ رسول زندیق ہوتا ہے، گستاخ رسول وہابی نہیں ہوتا۔ وہاب تو اللہ کا نام ہے لاہوری لاہور والا، بھاولپوری بھاولپور والا اور وہابی وہاب والا، بات تو یہ سمجھنے کی ہے یہ کون سمجھے؟ اور کون سمجھائے۔ کہتے ہیں کہ یہ نبی کے گستاخ ہیں اور پھر ہمیں کچھ نہیں کہتے..... اور پھر ہم سے ووٹ بھی مانگتے ہیں۔

ہائے میرے سامنے کوئی حضورؐ کی گستاخی کرے خدا کی قسم یا خود نہیں رہوں گا یا اس کو نہیں چھوڑونگا۔ میرے دل میں اتنی محبت ہے..... میرے سامنے کوئی پیغمبر کی شان میں گستاخی کرے کوئی گالی دے میرے اندر الحمدللہ اتنا جذبہ موجود ہے کہ میں اس کو ٹھکانے لگائے بغیر چین اور آرام نہیں کروں گا۔ اس لئے کہ میرے بزرگوں نے مجھے اس طرح سکھایا ہے..... حضورؐ فرماتے ہیں کہ فلاں آدمی مجھے گالی دیتا ہے اور تم چپ کر کے بیٹھے ہو..... جو آدمی اس آدمی (کعب ابن اشرف) کو ٹھکانے لگائے گا۔ میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا:..... بڑے لوگوں نے یہ بات سنی ہر صحابی کی خواہش تھی کہ میں اس کو قتل کروں، لیکن ایک صحابی کی دعا عرش چیرتی ہوئی چلی گئی۔ وہ کون صحابی ہے؟ آپ حیران ہو جائیں گے..... بھاولپور کے دوستو! صحابی ہے۔ اس کا نام ہے عبداللہ ابن ابی عتیق ہے..... اس نے حضور کی یہ بات مسجد نبوی میں سنی۔ وہ باہر صحن سے اٹھ کر اندر آ گیا..... اندر آ کر سجدے میں گر کر رونے لگا کہنے لگا۔

اے اللہ میں میدان بدر میں نہیں جا سکا..... احد میں نہیں جا سکا..... میں تیرے نبی کے ساتھ نہیں جا سکا آج میرے ہاتھ سے اس دشمن کو قتل کرا کے میرے عشق رسول کا فیصلہ فرما دے۔ دنیا کو پتہ چل جائے کہ میرا عشق کیسا ہے.....؟

میرے دوستو! اس صحابی کی دعا قبول ہو گئی، اس کا نام عبداللہ ابن ابی عتیق ہے..... دعا کر کے باہر نکلا، صبح کا وقت ہے، گھر گیا، ایک خنجر کہیں سے تلاش کیا..... خنجر لے کر کپڑے میں چھپا کر کعب بن اشرف کا مکان تلاش کرتا کرتا مدینہ منورہ سے باہر نکلا..... کسی نے بتایا کہ دو میل کے فاصلے پر اس کا محل ہے، وہ محل میں پہنچا..... شام کا وقت ہو گیا اندر گھس گیا محل کا گیٹ کھلا ہے اندر داخل ہو گیا..... محل کے دربان نے سوچا کہ یہ آدمی تو کوئی معزز سائل ہے، یہ تو کوئی مسافر ہے، اس کو کچھ نہ کہا۔ اس لئے کہ اس کی دعا عرش پہ جا چکی تھی..... ایک طرف بیٹھ کر چھپ گیا..... عشاء کی نماز کا وقت آیا تو کعب ابن اشرف کے بارے میں پوچھنے لگا کہ یہودیوں کا سردار کہاں ہے؟ کسی نہ کہا کہ تجھے یہودیوں کے سردار سے ملنا ہے..... کیا تو اس سے ملے گا؟ تو وہ خاموش ہو گئے..... اس نے کہا کہ سردار ہمارا رات کو نہیں ملا کرتا..... اس نے کہا بتاؤ تو سہی سردار ہے کہاں؟..... تو بتایا گیا کہ وہ سردار اپنے بڑے بالا خانے میں جوا کھیل رہا ہے، اور رات جب آدھی ہو جائے گی تو وہ سو جائے گا صبح کو مل لینا..... صحابی عشق کے دریا میں موجزن تھا۔ عشق کے ولولے میں موجزن تھا۔ پیغمبر کی محبت اس کے جان و جگر میں سرایت کر چکی تھی۔ اس نے یہ بات سن کر اس آدمی کو دوسری طرف متوجہ کر لیا اور خود وہ سیڑھیوں کو تلاش کر کے رات کے وقت خود مکان کے اوپر چڑھ گیا، اس بالا خانے میں پہنچ گیا، جہاں کعب بن اشرف سو چکا تھا..... اس کے کمرے میں داخل ہو گیا اور اس کے کمرہ میں جب داخل ہوا تو اس کے خراٹوں کی آواز اپنے کانوں سے سنی جہاں سے خراٹوں کی آواز آتی تھی وہیں اس نے خنجر کو نکال کر، نشانہ بنا کر اسی جگہ خنجر مار دیا جہاں سے خراٹوں کی آواز آتی تھی..... اس کی ایک چیخ نکلی۔ جب چیخ نکلی پھر دوسرا خنجر مارا جب دوسرا خنجر مارا تو چیخ بند ہو گئی..... یہ صحابی آہستہ آہستہ باہر نکلتے ہیں، سیڑھیوں سے گزر کر محل کی فصیل میں یعنی محل کی بڑی دیوار کے اوپر چڑھ جاتے ہیں، دل میں خیال آیا کہ کہیں دشمن رسول زندہ نہ ہو..... اس فصیل کے

اوپر بیٹھ گئے اور دل میں ارادہ کیا۔ کہ جب تک اس کے قتل کی خبر اپنے کانوں سے نہ سن لوں ۔اس وقت تک زمین پہ نہیں اتروں گا۔ اس فصیل کے اوپر عاشق رسول بیٹھا ہے۔۔۔۔ دوستو! تہجد صبح کا وقت ہوا عربی زبان میں جو آدمی موت کی خبر نشر کرتا ہے۔۔۔۔اسے ناعی کہتے ہیں ایک ناعی اٹھا۔۔۔اور اس نے مکان کے محل کی چھت پر کھڑے ہو کر کہا۔۔۔۔

او یہودیو! انّ سیّدنا کعب ابن اشرف قد قتل۔

ہمارا سردار کعب بن اشرف قتل ہو چکا ہے۔۔۔۔

یہ خبر اس صحابی نے اپنے کانوں سے سنی اس نے دل ہی دل میں کہہ دیا "فزت برب الکعبہ" او کعبہ کے رب کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔۔۔یہ کہہ کر اس نے اس فصیل کے اوپر سے چھلانگ لگائی، چھلانگ جب لگائی تو پاؤں پر ورم آ گیا۔ ضرب آ گئی۔ آنکھوں سے معذور تو پہلے ہی تھے۔ جب چھلانگ لگائی تو ٹانگ پر ورم آ گیا، چلا نہیں جاتا تھا۔۔۔ضرب لگ گئی۔۔۔محسوس ہوا کہ جیسے ایڑی نکل چکی ہے گھسیٹتے گھسیٹتے مدینہ منورہ میں پہنچے مسجد نبوی میں آئے۔۔۔آ کر اعلان نہیں کیا بڑائی نہیں بگھاری۔ شور نہیں مچایا۔ مسجد نبوی میں آ کر اسی کونے میں بیٹھ گئے جہاں کل صبح اسی وقت رو کر خدا سے دعا مانگی تھی۔۔۔اسی کونے میں بیٹھ گئے۔ اور اس کونے میں نماز پڑھی۔۔۔نماز پڑھنے کے بعد تاجدار مدینہ مصلے پر تشریف فرما ہیں اور ابھی آپ نماز سے فارغ ہوئے ہیں آپؐ کو پھر بھی نہیں بتایا کہ میں قتل کر کے آیا ہوں۔۔۔حدیث میں ہے کہ حضورؐ مصلے پر تشریف فرما تھے، اتنے میں صحابہ کرام کہتے ہیں کہ لوگوں نے حضورؐ کے چہرے پر پسینہ دیکھا۔ کسی نے کہا: لوگو! حضورؐ پہ وحی اتر رہی ہے حضورؐ کے قریب آدمی آئے۔۔۔وحی ختم ہو گئی۔۔۔حضورؐ نے فرمایا کہ عبداللہ ابن ابی عتیق کہاں ہے؟۔۔۔عبداللہ بن ابی عتیق کو بلایا گیا۔ آپ نے پوچھا کعب ابن اشرف کو قتل تو نے کیا ہے اور جبرئیل نے آ کر بتایا کہ اے اللہ کے نبی تیرے دشمن کو تیرے ایک عاشق نے جہنم رسید کر دیا ہے تجھے مبارک ہو۔۔۔تو میرے دوستو! عرش سے سلام کس کو آیا! جو عاشق رسول تھا اور اس کے بعد عبداللہؓ کہتے ہیں میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے حضورؐ نے فرمایا کیا ہوا؟ میں نے کہا قبولیت کی دعا کرو! اور اس کے بعد میرے پاؤں پہ ورم آ گیا۔۔۔حضورؐ نے اپنا نبوت والا لعاب میرے پاؤں پہ لگایا۔۔۔وہ کہتے ہیں کہ ایسا ہوا کہ جیسے آج تک کبھی چوٹ لگی ہی نہیں۔۔۔۔

میرے دوستو! یہ عشق رسول ہے۔ اسی کو عشق رسول کہتے ہیں۔۔۔۔کہ حضورؐ کے ساتھ عمل عبداللہ بن ابی عتیق نے کیسے کیا کہ پیغمبر کے دشمن کی دشمنی آپؐ سے برداشت نہ ہو سکی اب دو چیزیں ہو گئیں (۱) حضورؐ کا کہنا ماننا نبی کا عشق ہے (۲) پیغمبر کی عزت پر پہرہ دینا بھی عشق ہے۔۔۔پیغمبر کی ناموس پر پہرہ دینا پیغمبر کی عزت پر پہرہ دینا ہے۔

عطاء اللہ کے خطاب سے غازی علم الدین جاگ اٹھا

میں مدینہ منورہ میں سے آپ کے تصورات کو لاہور کے موچی دروازے پر لاتا ہوں،۔۔۔موچی دروازہ ہے ۱۹۲۶ء ہے اور اس موچی دروازہ میں دس لاکھ انسانوں کا اجتماع ہے اس جلسہ کی صدارت سید انور شاہ کشمیریؒ فرما رہے ہیں اور اس جلسہ میں خطیب عطاء اللہ شاہ بخاری ہیں بس بات ذرا سمجھیں میں عشق رسول بتانا چاہتا ہوں۔۔۔عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے جلسہ رکھا ہے کیوں رکھا؟ کہ لاہور میں ایک آدمی تھا "ماشے راجپال" اس راجپال نے حضورؐ کے خلاف ایک کتاب لکھی "رنگیلا رسول" نعوذ باللہ۔۔۔اور اس کے خلاف مقدمہ ہو گیا تھا۔۔۔یہ جلسہ اس لئے منعقد کیا گیا کہ انگریز کی عدالت نے اس راجپال کو اس جرم سے بری کر دیا تھا۔ جب بری ہو گئے تو تیسرے دن عطاء اللہ بخاریؒ لاہور آئے انہوں نے جلسہ کا اعلان کیا۔۔۔جلسہ شروع ہو گیا۔۔۔شیخ احسان الدین قرارداد لے کر کھڑے ہوئے کہ اس کتاب کو ضبط کیا جائے۔۔۔اور اس کی برائت کو ختم کیا جائے گا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے اس کی قرارداد پکڑ لی اور پھاڑ دی۔۔۔۔ اور فرمایا کہ شیخ صاحب قراردادوں کا وقت اب گزر چکا ہے عطاء اللہ بخاریؒ سٹیج پر آئے اور آ کر کہا۔۔۔او لاہوریو! تمہاری غیرت کہاں چلی گئی ہے تمہیں کیا ہو گیا؟ تمہارے دروازے پر عائشہ صدیقہؓ اور حفصہ ہیں وہ دیکھو تمہارے دروازے پر کھڑی ہیں اور ان کے سروں سے دوپٹے اتر چکے ہیں۔۔۔وہ رو رہی ہیں۔۔۔وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ روضہ اطہر میں تڑپ رہے ہیں اور لاہور میں ایک آدمی نے پیغمبرؐ کی عزت کے خلاف ایک کتاب لکھی ہے۔۔۔یا وہ قلم نہ رہے یا وہ زبان نہ رہے ۔۔۔ یا وہ کتابیں دیکھنے اور پڑھنے والے اور سننے والے ہمارے جیسے آدمی نہ رہیں۔

میرے دوستو! شاہ جی نے یہ بات کہی....شاہ جی کی بات سن کر مجمع دھاڑیں مار مار کر رونے لگا۔اور اپنے اپنے بچے عطاء اللہ شاہ بخاریؒ پہ پھینک دیئے....

میرے دوستو! اس مجمع میں سے ایک نوجوان اٹھا وہ لوہار تھا....اس نوجوان نے گھر سے جا کر خنجر لیا اور رات ہی رات میں اس راجپال کو قتل کر کے عطاء اللہ شاہ کے حلقہ میں آ گیا....اس نوجوان کا کیا نام تھا؟ اس نوجوان کا نام غازی علم دین تھا....اس نوجوان کا نام کیا تھا؟ (غازی علم دین) اور غازی علم دین نے کون سا کردار ادا کیا؟ عبداللہ ابن ابی عتیق والا....عبداللہ ابن ابی عتیق نے عشق رسول کا سبق دیا اور عطاء اللہ شاہ نے اس سبق کو پڑھا اور پڑھ کر اپنے لوگوں کو بتایا....تو اس کے رضا کاروں نے وہی سبق لے لیا....معلوم ہوا کہ عشق رسول وہی ہے کہ جس کا مظاہرہ عبداللہ ابن ابی عتیق نے کیا، جس کا مظاہرہ عطاء اللہ شاہ بخاری نے کیا عشق رسول یہ ہے اور آپ ؐ کے افعال کو سینے سے لگانا بھی عشق رسول ہے یہ دونوں باتیں آ گئیں....

سنت کی اقسام:

اور تیسرے نمبر پر سنت کی تین قسمیں ہیں۔(۱) یعنی آپ ؐ نے قول کیا ہو آپ ؐ نے حکم دیا ہو۔ اس کو جو مانے وہ بھی عاشق رسول ہے۔

(۲) سنت فعلی: آپ ؐ کے طریقہ پر عمل کرنا جو آپ کے طریقہ پر عمل کرے وہ بھی عاشق رسولؐ ہے۔

(۳) سنت تقریری: یعنی آپ ؐ کے قول وفعل سے تو کوئی بات ثابت نہ ہو، لیکن آپ کے صحابہؓ نے کوئی کام کیا ہو اور آپ ؐ نے اس کام کے کرنے سے منع نہ کیا ہو، وہ بھی پیغمبر کی سنت ہے....اس لئے کہ آپ کا منع نہ کرنے سے حضور کی رضا شامل ہوگئی ہے، اس لئے اس سنت کو سنت تقریری کہا جاتا ہے....

میرے دوستو! جو آدمی ان تینوں سنتوں پر چلے گا وہی عاشق رسول ہوگا اور جو آدمی ان تینوں سنتوں سے باہر ہو خدا کی قسم کروڑ مرتبہ وہ آدمی اپنے آپ کو عاشق رسول کہے کروڑ مرتبہ نعرہ لگائے کروڑ مرتبہ بتیاں جلائے کروڑ مرتبہ جھنڈیاں لگائے وہ عاشق رسول نہیں ہوسکتا نہیں ہوسکتا نہیں ہوسکتا....عاشق رسول وہی ہے جو ان تین چیزوں پر عمل کرے....اب ہم ان تینوں

چیزوں پر اپنے اکابر کو پرکھتے ہیں یہ تین چیزیں ہیں صحابہ کرامؓ بھی انہی چیزوں پہ پرکھے گئے۔(۱) نبی کے عشق پر (۲) نبی کی عزت پر (۳) نبی کی ناموس پہ صحابہ کرام نے جانیں دیں....کوئی آدمی بتا سکتا ہے کہ صحابہ کرامؓ نے عشق رسول میں کوئی کوتاہی کی ہو اور....

میرے دوستو! حضورؐ فرمائیں کہ چندہ لاؤ....ایک عورت اپنا تین ماہ کا بچہ لے کر آ جائے....حضورؐ فرمائیں چندہ لاؤ....عثمان غنیؓ ۹۰۰ اونٹ لے آئیں....حضورؐ فرمائیں چندہ لاؤ....ابوبکر صدیقؓ گھر کے کپڑے اتار کر ٹاٹ کا لباس پہن کر آ جائیں اور کپڑوں کے پیسے پیغمبر کے قدموں میں ڈال دے....حضورؐ فرمائیں کہ چندہ لاؤ....ابوبکر صدیقؓ گھر کی سوئی اٹھا کر لے آئیں، عشق رسول اسے کہتے ہیں۔

غزوۂ تبوک میں چندہ کی اپیل:

تفسیر عزیزی میں بڑی عجیب بات لکھی ہے....کہ جس وقت غزوہ تبوک میں حضورؐ نے چندہ کی اپیل کی مدینہ میں فرمایا کہ....

اولوگو! مجھے چندہ کی ضرورت ہے ایک آدمی گلی سے گزر رہا تھا....یہ بات اس کے کانوں نے سنی اور رونے لگا....کسی نے کہا کہ تو روتا کیوں ہے؟ کہنے لگا کہ میرے پاس تو اس تہبند کے سوا تو کوئی چیز نہیں ہے میں کیا دوں گا....یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلا گیا....اور دوسرے محلہ میں جا کر رات کے وقت لوگوں سے یہ اعلان کرتا ہے کہ کسی نے مزدوری کرانی ہو تو مجھ سے کرا لو....ہائے ہائے دوسرے محلہ میں اعلان کرتا ہے۔ میں آپ کو عشق بتا رہا ہوں....ہم نے عشق کا معنی ہی نہیں سمجھا....اعلان کیا ایک یہودی نے کہا کہ میری دیوار گر پڑی ہے....ساری رات دیوار بناتا ہے....اور صبح کو اس دیوار کے بنانے کے بدلے میں اسے دو سیر چھوہارے ملتے ہیں....وہ دو سیر چھوہارے لے کر رسول اللہ کے قدموں میں آ کر ڈال دیتا ہے....حضورؐ نے فرمایا کہ جتنا سامان ہے اس سارے سامان کے اوپر ان چھواروں کو ڈال دو....ان چھواروں میں بڑی برکت ہے....یہ عشق تھا....صدیق اکبرؓ نے جب بات سنی....

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میرے باپ صدیق اکبر گھر کی دیواروں کے ساتھ ہاتھ پھیر رہے تھے، میں نے پوچھا ابا جان کیا کر رہے ہو؟ تو ابا جان نے جواب دیا بیٹی تجھے پتہ

نہیں گھر کا سارا سامان تو میں نے دے دیا ایک سوئی رہ گئی تھی، وہ میں نے یہاں لٹکائی تھی۔ میں سوچتا ہوں کہ وہ سوئی بھی ابوبکرؓ کے گھر میں نہ رہ جائے، وہ سوئی یہاں سے ملے گی تو وہ سوئی بھی پیغمبرؐ کے قدموں میں لے جاؤں گا، کسی مجاہد کے کپڑے سینے کے کام آجائیگی....

میرے دوستو! عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ وہ سوئی بھی میرے باپ لے گئے اور جب حضورؐ نے آخری مرتبہ چندہ کا اعلان کیا تو ابوبکر صدیقؓ نے اپنے کپڑوں کو دیکھا اور خود کو خطاب کیا کہ ابوبکرؓ تیرے کپڑے بڑے اچھے ہیں....اور تیرے پیغمبرؐ کو تکلیف ہے.... بازار گئے ۳۲/درہم گز کا وہ کپڑا بہت مہنگا تھا۔ اسی وقت وہ کپڑا مدینہ کی منڈی میں بیچ آئے.... کپڑے بیچ کر ٹاٹ کا لباس پہن لیا....اور جب ٹاٹ کا لباس صدیق اکبرؓ نے پہن لیا، تو جو بقایا پیسے بچ گئے یعنی کپڑے بیچ کر اور ٹاٹ کا لباس لے کر جو بقایا پیسے بچ گئے وہ پیسے بھی صدیق اکبرؓ نے حضورؐ کے قدموں میں ڈال دیئے....

اور میرے دوستو! حضورؐ نے ابوبکر صدیقؓ کو دیکھا کہ ابوبکرؓ ٹاٹ کا لباس پہنے کھڑے ہیں ....حضورؐ نے پوچھا....کہ ابوبکر کیا ہوا؟....تو ابوبکر خاموش ہو گئے تو اتنے میں آسمانوں سے جبرئیل آئے۔ تفسیر عزیزی میں یہ سارا واقعہ موجود ہے جبرئیل آسمانوں سے آئے اور آکر کہا کہ اے کملی والے تجھے مبارک ہو.... حضورؐ نے جبرئیل کو غور سے دیکھا کہ مسجد نبوی کے دروازے کے سامنے جبرئیل کھڑا ہے....اور اس کے ساتھ اور بھی ملائکہ کھڑے ہیں تو حضورؐ نے غور کیا....کہ جبرئیل بھی ٹاٹ کا لباس پہن کر کھڑا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا جبرئیل کیسے کھڑا ہے؟ تو جبرئیلؑ نے جواب دیا کہ اے اللہ کے نبی تجھے پتہ نہیں جب ابوبکر صدیقؓ نے تیرے عشق میں تیری محبت میں مدینہ کے بازار میں اپنے کپڑوں کو اتارا، تیری محبت میں تو خدا کی رحمت جوش میں آئی اور کہا کہ جبرئیلؑ جاؤ ستر ہزار فرشتوں کو ٹاٹ کا لباس پہنا کر مدینے کی گلیوں میں لے جاؤ اور ابوبکر کی سنت پر عمل کرو اور میرے نبی کو مبارک باد دو کہ جب تک تیری امت میں ابوبکر صدیقؓ جیسا عاشق موجود ہے دنیا کی کوئی طاقت تجھے شکست نہیں دے سکتی.... یہ عشق رسول ہے....

آج رافضی کا بچہ پیدا ہوتا ہے....تو اس کو بارہ اماموں کے نام یاد ہو جاتے ہیں، لیکن سنی! ہمیں چار یاروں کے ناموں کا پتہ نہیں ہے۔

سیدنا صدیق اکبرؓ کو ابوبکر کیوں کہتے ہیں:

ایک ضمنی بات عرض کرتا ہوں۔ چار یاروں میں ابوبکر پہلے خلیفہ ہیں نا....؟ ابوبکر کے نام کا آپ کو پتہ ہے....کہ ابوبکر تو ان کی کنیت تھی....اصلی نام کیا تھا....؟ عبداللہ۔ اور ابوبکر صدیقؓ کے والد کا کیا نام تھا؟ والد کا نام تھا عثمان، اور والدہ کا نام سلمٰی بنت فخر۔ اور ایک بات میں آپ سے پوچھتا ہوں....کہ ابوبکر صدیقؓ کو ابوبکر کیوں کہتے ہیں....؟ بکر تو ان کا بیٹا کوئی نہیں....اس طرح تو عربی زبان میں کنیت ہوتی ہے۔ مثلاً آپ کا کوئی بیٹا طارق ہے....تو آپ کو ابوطارق کہیں گے....آپ کا بیٹا کوئی خالد ہے آپ کو ابوخالد کہیں گے....تو ابوبکر کیوں کہتے ہیں....؟ ظاہری قاعدے کے مطابق ابوبکر کو ابوبکر کہنا اس لئے چاہئے کہ ان کا کوئی بیٹا بکر ہو....تو وہ ابوبکر بن جائے۔

سیدنا صدیق اکبرؓ کی اولاد اور ان کے اسماء گرامی:

لیکن جب ہم نے تاریخ کا مطالعہ کیا تو ہمیں معلوم ہوتا ہے....کہ ابوبکر صدیق کے تین بیٹے تھے۔ ایک بڑے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن۔ چھوٹے بیٹے کا نام عبداللہ۔ اور اس سے چھوٹے بیٹے کا نام محمد۔ اور تین بیٹیاں تھیں۔ بڑی بیٹی کا نام اسماء، دوسری بیٹی کا نام عائشہ صدیقہ اور تیسری بیٹی کا نام ام کلثوم۔ یہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے تھے۔ لیکن ان تینوں بیٹیوں اور بیٹوں میں بکر کسی کا نام نہیں، تو ابوبکر کو ابوبکر کیوں کہتے ہیں....؟ اس کا کسی کو عام طور پر علم نہیں ہوتا....میں نے سرگودھا کے حضرت صاحب کے جلسہ میں بڑے بڑے علماء بھی موجود تھے۔ ان سے ہاتھ جوڑ کر میں نے کہا....کہ میں تو ایک طالب علم ہوں....لیکن یہ مسئلہ میرا آپ حل کریں۔ کہ ابوبکر کو ابوبکر کیوں کہتے ہیں....؟ میں حیران ہو گیا....میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کتابوں کو کافی کھنگالا ہے اس سلسلے میں....لیکن بڑے بڑے اکابر جو ہمارے موجود تھے، عام آدمی کو تو کیا پتہ ہے....اس لئے کہ اس طرف توجہ کوئی نہیں دیتا۔ اور ضرورت ان چیزوں کی ہے کہ ہم اپنے اسلاف کے پورے تعارف کو یاد رکھیں....ابوبکر کو ابوبکر کیوں کہتے ہیں....؟ آپ کو یہی پتہ نہ ہو.... تو آپ خلیفہ اول کو کیسے مانیں گے....؟ آپ کیسے ابوبکر کی خلافت راشدہ کو تسلیم کریں گے۔ میرے دوستو! ابوبکر کو ابوبکر کیوں کہتے ہیں....یہ میں آپ لوگوں کو آج سمجھانا چاہتا ہوں یہ بات ایک ضمنی ہے۔

سیدنا صدیق اکبرؓ کی بیویاں اوران کے نام: میرے دوستو! .... ابوبکر صدیق کوابوبکراس لئے کہتے ہیں....کہ ابوبکرصدیق کے چارنکاح ہوئے تھے....ابوبکرصدیق کی بیویاں چار ہیں....

پہلی بیوی کا نام ہے حبیبہ بنت خارجہ۔ دوسری بیوی کا نام ہے۔قتیلہ بنت عبدالعزیٰ تیسری بیوی کا نام ہےام رمان....ام رمان عائشہ صدیقہؓ کی والدہ ہے۔اورام رمان کا نام کیا ہے اصل میں۔ام رمان تو کنیت ہے....اس کا نام کیا ہے اصل میں....؟ اس نام کوتلاش کرنے کے لئے....ہم نے (۱۰۰) سوکتابوں کا مطالعہ کیا ہے.... بڑی بڑی کتابوں میں نہیں ملا....بڑے بڑے ذخیروں میں نہیں ملا....

تو میرے دوستو!....ایک کتاب میں ام رمان کا نام مل گیا....جوام رمان عائشہ صدیقہؓ کی والدہ ہے۔اورام رمان کا اپنا نام زینب ہے۔

یہ ام رمان بھی ابوبکرصدیق کی تیسری بیوی ہے....اور چوتھی بیوی کا نام ہے اسماء بنت اویس .... یہ چار بیویاں ہیں۔ ان چاروں بیویوں میں سے کسی کے بیٹے کا نام بکر نہیں ہے....لیکن پھر ابوبکر کو ابوبکر کیوں کہتے ہیں....؟ اس لئے کہ اسلام لانے سے پہلے ابوبکر صدیقؓ نے مکہ مکرمہ میں ایک عورت سے شادی کی تھی....وہ عورت بیوہ تھی۔اس عورت کا پچھلے خاوند سے ایک لڑکا تھا بکر....اوراس عورت کا نام تھا۔ام بکر....ابوبکر کے جب وہ گھر میں آئی....تو وہ بکر جواس عورت کا جو بیٹا پچھلے خاوند سے تھا....وہ ابوبکر کا سوتیلا بیٹا بن گیا۔

میرے دوستو! وہ عورت بکر کی ماں ام بکر کہلائی....اور یہ اسلام کے پہلے خلیفہ اس کے سوتیلے باپ بن کر ابوبکر کہلائے....میرے دوستو! یہ ایک ضمنی بات تھی....میرا یہ موضوع نہیں ہے ورنہ اس سلسلے میں، کئی اور چیزیں ہیں....

عشق رسولؐ اتباعِ رسول کا نام ہے: میرے دوستو! میں عرض یہ کر رہا تھا۔کہ عشق رسول اتباع رسول کا نام ہے۔عشق رسول ایمان کی بنیاد ہے....اور عشق رسول اتباع رسول کا نام ہے۔اتباع کرنا....پیغمبر کے نقشِ قدم پہ چلنا....یہ عشق رسول ہے....ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ آئے....کوئی صحابی ایسا نہیں

کہ جس نے حضورؐ کا کہنا چھوڑ کر عشق رسول کا دعویٰ کیا ہو....ہر ایک نے پہلے نبی کا کہنا مانا....اس کے بعد اپنے آپ کو پیغمبر کا محبّ ثابت کیا....

مکے کی صنف نازک اور عشق رسولؐ: میرے دوستو!....حضور کے ساتھ عشق تو مکے کی ان عورتوں کو بھی تھا....کہ نوے سال ایک بوڑھیا کی عمر ہے....اوراس کو کسی نے آکر کہہ دیا....کہ احد کی لڑائی میں تیرا بیٹا شہید ہوگیا....تیراباپ شہید ہوگیا۔تیراخاوند شہید ہوگیا....تیرا بھائی شہید ہوگیا....

میرے دوستو!....یہ آکر کہا....وہ عورت کچھ نہ بولی۔لیکن جب کسی نے یہ کہہ دیا کہ حضورشہید ہوگئے ہیں کتابوں میں موجود ہے۔یہ وہ نوے سال کی عورت لاٹھی کے ذریعے مدینہ سے باہر نکلی....اور میدان احد کی طرف جارہی ہے....راستہ میں کسی نے پوچھ لیا۔اماں کہاں جاتی ہے....؟ کہنے لگی حضورؐ کا پتہ کرنے جاتی ہوں....

حفیظ جالندھری نے کیا عجیب بات کہی ہے۔حفیظ کہتا ہے۔کہ:

چلی تھی اک ضعیفہ جستجوئے حال کرنے کو
کسی اچھی خبر کا بڑھ کر استقبال کرنے کو
مارے گئے جنگ میں اس کا برادر اور شوہر بھی
نچھاور کردیئے تھے اس نے فرزندوں کے گوہر بھی
ملے ان سب کے راستے میں شہادت کے پیام اس کو
سناتے ہی سناتے جارہے تھے خاص وعام اس کو
مگر اس کی زبان پر ایک ہی اسم گرامی تھا
اسی کا نام ونامی تھا جو مظلوموں کا حامی تھا
بھائی کا نہ بیٹوں کا نہ شوہر کا خیال آیا
رسول اللہؐ کیسے ہیں یہی لب پہ سوال آیا
لوگوں نے کہہ دیا رسولؐ زندہ ہیں
کہا چل کر دکھا دو مجھ کو صورت کملی والے کی

کہ ان تاریک آنکھوں کو ضرورت ہے اجالے کی
اونظر آیا کہ ہاں جلوہ فگر نور تجلی ہے
پکار اٹھی کہ اب میری تسلی ہی تسلی ہے

یہ عشق رسولؐ ہے کہ حضورؐ کے لئے زندہ ہیں....

حضورؐ فرماتے ہیں تو دنیا سے چلے جاتے ہیں.... حضورؐ کہتے ہیں تو دنیا میں رہ جاتے ہیں۔ حضورؐ فرماتے ہیں تو جان دے دیتے ہیں.... حضورؐ نہیں فرماتے تو جان نہیں دیتے۔ یہ عشق رسولؐ ہے۔ عشق رسولؐ حضورؐ کا حکم ماننا ہے.... حضورؐ کی خواہش پہ عمل کرنا.... حضورؐ کے کردار پہ عمل کرنا ہے.... حضورؐ کے اخلاق پہ چلنا.... حضورؐ سے عشق کرنا، یہی سب سے بڑا تقاضہ ہے.... آج پاکستان میں حضورؐ کا کہنا ماننا، حضورؐ کے کردار پہ چلنا، اسے کہتے ہیں سیرت رسولؐ پہ چلنا۔

مروجہ میلاد عیسائیت کی سازش ہے: بات اور میں سمجھانا چاہتا ہوں .... ایک ہوتی ہے سیرت .... سیرت کا معنی ہے طریقہ۔ سیرت کا معنی ہے نقش قدم، سیرت کا معنی ہے اسوۂ حسنہ، سیرت کا معنی ہے کردار۔ جب دیوبند کے علماء کہتے ہیں۔ کہ ہم سیرت رسولؐ پر جلسے کریں گے تو بعض لوگ کہتے ہیں کہ میلاد کو نہیں مانتے یہ صرف سیرت کو مانتے ہیں.... بات سمجھو۔ جو بات میں سمجھانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے.... کہ ولادت کا ذکر کرنا بھی عشق رسول ﷺ نہیں ہے.... اس لئے کہ ولادت کا جوڑ کرنا ہے.... یہ پاکستان میں ایک سازش ہے.... یہ بھی سمجھیں۔ سازش یہ ہے کہ آپ نے دیکھا ہوگا عیسائیوں کو کہ ۲۵ ردسمبر کو پوری دنیا کا عیسائی، اپنے پیغمبر عیسیٰ کی ولادت کا ذکر تو کرتا ہے۔ اپنے پیغمبر کی سیرت کا ذکر نہیں کرتا۔ عیسائی اپنے پیغمبر کی ولادت کا ذکر تو کرتا ہے۔ کہ عیسیٰ ۲۵ ردسمبر کو پیدا ہوئے.... لیکن اپنے پیغمبر عیسیٰؑ کی سیرت کا ذکر کوئی عیسائی نہیں کرتا.... عیسائی یہ چاہتے ہیں کہ مسلمان بھی اسی طرح پیغمبر کی سیرت کو چھوڑ کر صرف میلاد کا تذکرہ کریں.... لیکن دیوبند کے فرزند یہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کی ولادت کا ذکر کرنا جہاں عبادت ہے۔ وہیں پیغمبر کی سیرت کو سینے سے لگانا اس سے بھی بڑی بڑی عبادت ہے.... میلاد یعنی پیغمبر کی ولادت کا ذکر کرنا یہ بھی عبادت ہے.... لیکن اس سے بڑی

عبادت یہ ہے کہ پیغمبر کی سیرت کو سینے سے لگایا جائے۔ پیغمبر کے کردار کو سینے سے لگایا جائے .... پیغمبر کے اخلاق کو سینے سے لگایا جائے....

مولانا نانوتویؒ اور عشق رسولؐ: میرے دوستو! .... اللہ تعالیٰ دیوبند کے فرزندوں پہ رحم کرے.... (آمین)

علمائے دیوبند کی قبروں کو منور کرے۔ جنہوں نے برصغیر میں عشق رسولؐ کی بنیاد رکھی۔ خدا کی قسم: اگر قاسم نانوتویؒ برصغیر میں نہ آتے.... اور اللہ تعالیٰ ان کو دین کے کام کے لئے کھڑا نہ کرتا.... اور پیدا نہ کرتا۔ آج میں اور آپ، سارے کے سارے رسول اللہؐ کے نہ عاشق ہوتے، نہ پیغمبر کی سنت پہ چلتے، بلکہ ہمارا دین پتہ نہیں کیا کچھ ہوتا۔ قاسم نانوتویؒ نے آ کر کیا کہا....؟ قاسم نانوتویؒ نے آ کر یہی کہا.... کہ پیغمبرؐ کے طریقہ پہ چلو، حضورؐ کے کردار پہ چلو۔ اس پر فتویٰ لگا دیا.... کہ وہ گستاخ رسول ہے.... کتنی بد قسمتی ہے اس قوم اور ملک کی.... کہ جہاں ایک آدمی یہ کہتا ہے.... کہ پیغمبرؐ کے روضۂ اقدس کے سامنے جو حضورؐ کا مصلیٰ ہے۔ اس مصلیٰ پہ کھڑے ہونے والا امام کافر ہے (لعنت) اس مصلیٰ پہ کھڑے ہونے والے امام کے پیچھے نماز جائز نہیں.... جو یہ کہتا ہے۔ وہ تو عاشق رسول ہے.... اور جو آدمی مدینہ سے سات میل پیچھے اپنا جوتا اتار دیتا ہے۔ اور لوگ پوچھتے ہیں حضرت....! آپ جوتا کیوں اتارتے ہیں؟ ان پتھروں پہ آپ کے پاؤں زخمی ہو جائیں گے۔ تو قاسم نانوتویؒ کہتے ہیں .... کہ جوتا اسلئے اتارتا ہوں کہ شاید اس سرزمین پہ چودہ سو سال پہلے رسول اللہؐ کے نبوت والے قدم آئے ہوں.... نانوتویؒ کا جوتا کہیں قدموں کے اوپر نہ آ جائے۔ جو آدمی پیغمبرؐ کے مصلیٰ پہ کھڑے ہوئے امام کو کافر کہے.... وہ عاشق رسولؐ ہو جاتا ہے۔ اور جو حضورؐ کے روضے سے سات میل پہلے عزت و عظمت اور ادب کے لئے اپنا جوتا اتار دے اسے گستاخ رسول کہا جاتا ہے.... ہائے.... قاسم نانوتویؒ کے پاس ایک آدمی جوتا لے کر آیا۔ حضرت نے فرمایا میں یہ جوتا نہیں پہن سکتا۔ اس (آدمی) نے کہا کیوں....؟ فرمایا اس لئے کہ اس جوتے کا رنگ سبز ہے۔ اور سبز رنگ میرے پیغمبر کے گنبد کا ہے، اس لئے میں یہ جوتا نہیں پہن سکتا۔ اس سے بڑا کوئی عاشق ہو سکتا ہے؟

مولانا نانوتویؒ کی دنیا سے بے رغبتی:

نواب (صادق) صاحب نے خط لکھا کہ آپ میرے مدرسہ میں آجائیں۔ ایک گھنٹہ روزانہ پڑھانا ہوگا اور تین سو روپے مہینے تنخواہ ہوگی.... حضرت نانوتویؒ نے کیا عجیب جواب لکھا ہے.... میرے پیرومرشد نانوتویؒ ہیں۔ مجھے اس پر فخر ہے.... قاسم نانوتویؒ نے جواب میں کیا عجیب بات لکھی۔ فرمایا کہ اوئے نواب صاحب!.... میں اب دیوبند کے مدرسہ میں پڑھاتا ہوں۔ میری یہاں کل بارہ روپے مہینہ تنخواہ ہے۔ بارہ روپے میں چار روپے مہینہ خرچہ ہے.... چار روپے میں اپنی والدہ کو دے دیتا ہوں میرے پاس تو باقی چار روپے رکھنے کے لئے جگہ نہیں ہے.... میں تیرے تین سو کو کیا کروں گا....؟ کوئی ایسا عاشق تو پیدا کر کے دکھاؤ....

مولانا نانوتویؒ اور ایک عیسائی میں مکالمہ:

قاسم نانوتویؒ کے پاس ایک عیسائی آیا، عیسائی آ کر کہنے لگا کہنے لگا، حضرت جی! آپ کہتے ہیں رسول اللہؐ ہمارے پیغمبر بہت بڑے ہیں، حالانکہ آپ کے پیغمبر کا درجہ تو اتنا بڑا نہیں ہے (نعوذ باللہ) اس عیسائی نے کہا.... حضرت نانوتویؒ نے کہا عقل کے اندھے تو کیا کہتا ہے....؟ اس نے کہا میں مسئلہ سمجھنا چاہتا ہوں۔ حضرت نانوتویؒ نے فرمایا اگر سمجھنا چاہتا ہے تو کہہ.... اس نے کہا ہمارے پیغمبر عیسیٰؑ وہ تو مردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔

تمہارے پیغمبر حضورؐ نے تو کبھی کسی مردہ کو زندہ نہیں کیا.... قاسم نانوتویؒ حضورؐ کا عاشق تھا، اس سے سوال کیا عیسائی نے .... کیا عجیب جواب دیا حضرت نانوتویؒ نے فرمایا کہ تمہارے پیغمبر نے مردوں کو زندہ کر دیا.... یہ کوئی کمال نہیں ہے.... ایک آدمی سے روح نکل جائے۔ باقی تو وہ آدمی ہوتا ہے، جسم تو پورا ہوتا ہے اس میں صرف روح نکلی ہوئی ہوتی ہے، اس کو زندہ کرنا کیا کمال ہے ....؟ ہمارے پیغمبر محمد رسول اللہؐ نے تو پتھروں کو زندہ کر دیا درختوں کو زندہ کر دیا، اوئے۔ پتھروں سے کلمے کی آوازیں آئیں اور درختوں سے کلمہ کی آوازیں آئیں.... ایک آدمی سے روح نکل جائے تو اس کو زندہ کرنا کیا کمال ہے.... ایک چیز آدمی نہیں ہے۔ ایک چیز جامد ہے اس کو زندہ کر کے کلمہ پڑھا دیا یہ سب سے بڑا کمال

آپ یہ بتائیں؟ ہمارے پیغمبر عیسیٰؑ کی والدہ مریمؑ کے بارے میں تمہارا قرآن کہتا ہے کہ ''امہ صدیقہ'' .... کہ عیسیٰؑ کی والدہ مریم پاکدامن تھی۔ اور تمہارے پیغمبر حضورؐ کی والدہ آمنہ کے بارے میں تو قرآن نے صدیقہ نہیں کہا.... قاسم نانوتویؒ عاشق رسول تھے۔ فرمانے لگے عقل کے اندھے.... یہی تو عظمت کی دلیل ہے .... کہ تمہارے پیغمبر عیسیٰؑ کی والدہ پر لوگوں کو شک پڑ گیا تھا۔ اس شک کو دور کرنے کے لئے ہمارے قرآن نے صفائی پیش کی۔ عقل کے اندھے ہمارے پیغمبر کی والدہ پر کبھی کسی کو شک ہی نہیں پڑا۔

مولانا نانوتویؒ کی بصیرت:

ایک آدمی آ کر کہنے لگا.... حضرت اوپر والی چیز کا درجہ زیادہ ہوتا ہے یا نیچے والی چیز کا درجہ زیادہ ہوتا ہے۔ اس کا ارادہ تھا کہ اگر کہیں گے کہ اوپر والی چیز کا درجہ زیادہ ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰؑ کا درجہ زیادہ ہو گیا۔

حضرت نانوتویؒ نے کیا عجیب جواب دیا۔ فرمانے لگے کہ اوپر نیچے کی چیزیں میں نہیں جانتا۔ میں یہ جانتا ہوں کہ جھاگ اوپر ہوتی ہے، موتی نیچے ہوتے ہیں۔ یہ عشق رسولؐ ہے۔

مولانا نانوتویؒ کا علمی شجرہ:

ہائے ہمارے پیرومرشد قاسم نانوتویؒ نے حدیث پڑھی شاہ اسحاقؒ سے اور شاہ اسحاقؒ نے، شاہ عبدالغنیؒ سے، شاہ عبدالغنیؒ نے شاہ عبدالعزیزؒ سے اور شاہ عبدالعزیزؒ بھی ہمارے پیر ہیں....

شاہ عبدالعزیزؒ سے ایک عیسائی کا عجیب سوال:

شاہ عبدالعزیزؒ کے پاس ایک عیسائی آیا۔ بڑا مشہور واقعہ ہے لیکن عشق رسول کے ضمن میں اس کا ذکر کرنا ضروری ہے.... عیسائی آ کر حضرت شاہ عبدالعزیزؒ سے کہنے لگا.... کہ شاہ جی ایک بات کا آپ مجھے جواب دیں کہ ایک آدمی جا رہا ہے کسی منزل کی طرف.... وہ راستہ بھول گیا ہے.... جب راستہ بھول گیا۔ اس نے دور دیکھا تو ایک درخت کے نیچے ایک آدمی سویا ہوا ہے۔ اور اس کے پاس ایک آدمی جاگ رہا ہے .... یہ راستہ بھولا ہوا آدمی جو کہ سویا ہوا ہے اس کے قریب پہنچ گیا اور سوئے ہوئے کے پاس ایک آدمی جاگنے والا بھی بیٹھا تھا۔

عیسائی نے سوال کیا کہ یہ جو راستہ بھول گیا ہے بتائیں؟ یہ راستہ جاگنے والے سے پوچھے یا سوئے ہوئے کو جگا کر اس سے راستہ پوچھے....؟ اگر شاہ عبدالعزیز یہ کہہ دیتے کہ یہ راستہ جاگنے والے سے پوچھے....تو عیسیٰ کا مسئلہ حل ہو جاتا۔ کہ آپ کے پیغمبر حضور ﷺ سوئے پڑے ہیں۔ اور ہمارے پیغمبر عیسیٰ بقول آپ کے جاگ رہے ہیں۔ تو ساری کائنات راستہ بھول گئی ہے۔ تو اب وہ راستہ عیسیٰؑ سے پوچھ لے....

میرے دوستو! شاہ عبدالعزیزؒ نے کیا عجیب کہا....اس نے کہا عقل کے اندھے تو کہتا ہے کہ اس جاگنے والے سے راستہ پوچھ لے۔ یہ پوچھ کہ یہ جاگنے والا کیوں بیٹھا....؟ جاگنے والا اس لئے بیٹھا ہے کہ راستہ کا اس کو بھی پتہ نہیں ہے۔

اور وہ اس لئے بیٹھا ہے کہ سونے والا اٹھے گا.... یہ مجھے بھی راستہ بتائے گا، اور تجھے بھی راستہ بتائے گا۔ یہ عشق رسول کی بات ہے۔

مولانا فاروقیؒ کنیت وکیل علمائے دیوبند:

میرے دوستو! ایک بات آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں، علمائے دیوبند کے سلسلے میں کوئی اعتراض کسی کے ذہن میں ہو.... وہ لکھ کر بھیج سکتا ہے۔ کوئی اعتراض کسی عبارت پہ علمائے دیوبند کی کسی تحریر پہ۔ کسی مسئلہ کے بارے میں کوئی اعتراض ہو۔ کہ آپ کا یہ عقیدہ ہے....اور اس کے بارے میں آپ وضاحت کریں....تو آپ کو کھلی چھٹی ہے۔ جو آدمی بھی یہاں موجود ہے۔ انشاء اللہ، اللہ کے فضل سے ایک ایک بات کا جواب آپ کو ملے گا۔

مولانا گنگوہیؒ اور عشق رسولؐ:

میرے دوستو! میں عرض یہ کر رہا تھا۔ کہ یہ عشق رسول ہے۔ کہ جس کی بنیاد دیوبند کے فرزندوں نے رکھی۔ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی خدمت میں ایک آدمی رومال لے کر آیا.... کہنے لگا یہ میں رومال مدینہ منورہ سے لے کر آیا ہوں.... حضرت گنگوہیؒ نے اس رومال کو ہاتھ میں پکڑنے کے لئے اٹھ کر کھڑے ہو گئے....اور کھڑے ہو کر اس رومال کو آنکھوں سے لگایا....اس کو منہ سے لگایا، اس کو بوسہ دیا۔ ایک مرید نے کہہ دیا کہ حضرت یہ رومال تو سیلون سے بنتے ہیں....

آپ اس کو چوم رہے ہیں....فرمایا بنتے جہاں بھی ہوں میں تو اس لئے چومتا ہوں کہ اس **رومال** کو مدینہ کی ہوا لگی ہوئی ہے....آپ کے پاس ایک آدمی کھجوریں لے کر آیا، حضرت **گنگوہیؒ** نے کھجوریں سارے ساتھیوں میں تقسیم کر دیں، فرمایا کوئی آدمی اس کی گٹھلیاں زمین **پہ نہ گرنے** دے.... گٹھلیاں اکٹھی کر دیں، اکٹھی کر کے گٹھلیوں کو ہاون دستے میں پیس لیا ان **کا برادہ** بنا لیا۔ اور صبح کو اٹھ کر روزانہ اس برادہ کی چٹکی منہ میں رکھ لیتے.... کسی نے کہا۔ حضرت **ان کھجوروں** کی گٹھلیوں میں کیا رکھا ہے؟ حضرت گنگوہیؒ نے فرمایا....کہ تم کھجوروں کی گٹھلیوں **کی بات** کرتے ہو۔ میرا عقیدہ تو یہ ہے....کہ محمد ﷺ کے مدینہ کی مٹی میں بھی شفاء ہے....

مولانا گنگوہیؒ کا ایک عجیب واقعہ:

آپ حدیث پڑھا رہے ہیں .... بارش آ گئی .... طلباء حدیث کی کتابیں اٹھا کر لے گئے....اور حضرت گنگوہیؒ نے طلباء کی جوتیوں کے قریب اپنی پگڑی بچھا دی اور جوتیاں اپنی پگڑی میں ڈالنے لگے.... طلباء نے کہا.... حضرت جوتیاں آپ اٹھاتے ہیں....فرمایا میں اٹھاتا ہوں....اسلئے کہ آپ میرے نہیں، بلکہ پیغمبر کے مہمان ہیں....کیا شان ہے پیغمبر کے مہمانوں کی۔ سبحان اللہ! آپ نبی کی حدیث پڑھ رہے ہیں۔

میرے دوستو! اسے عشق رسول کہتے ہیں....ایسے نہیں انہوں نے جانیں دے دیں۔

مولانا گنگوہیؒ اور استغنیٰ:

ایک آدمی کہنے لگا حضرت سونا بنانے کا ایک نسخہ میں لے کر آیا ہوں۔ آپ یہ نسخہ استعمال کریں....آپ لاکھوں بلکہ کروڑوں کے مالک بن جائیں گے.... حضرت نے فرمایا کہ میرا یہ نسخہ کس کام کا ہے....وہ اصرار کرتا رہا.... حضرت نے فرمایا: کہ اس نسخے کو فلاں الماری کے اوپر رکھ دو....وہ رکھ کر چلا گیا۔ گیارہ سال کے بعد وہی آدمی نسخہ دینے والا....اس کے دل میں آیا کہ چلو میں ملتا ہوں۔ وہ ملنے کے لئے آ رہا ہے۔ اس کے دل میں خیال آیا کہ حضرت گنگوہیؒ کروڑ پتی ہو گئے ہونگے سونا بنا بنا کر.... جب وہاں آیا حضرت گنگوہیؒ سے پوچھنے لگا کہ حضرت اس نسخے سے کتنے پیسے کمائے، فرمایا بھائی بات یہ ہے کہ جب سے تم چلے گئے ہو.... چونکہ دنیا حاصل کرنے کا میرا کوئی ارادہ نہیں تھا....اس لئے نسخہ جہاں رکھا تھا، وہیں پڑا ہوگا....وہ آگے ہوا، آگے

دلر اس نے دیکھا کہ اتنی مٹی چڑھی ہوئی ہے....اور وہ نسخہ وہاں پڑا ہے جہاں وہ رکھ کر گیا تھا ....اسے بے نفسی کہتے ہیں.... عشق رسول یہی ہے....کہ دین کے لئے کام کرنا۔ دین کے لئے مرجانا۔ پیغمبر کی سنت پہ کٹ جانا.... پیغمبر کی سنت کو سینے سے لگانا....یہی عشق رسول ہے....

اصل اہل سنت والجماعت علمائے دیو بند ہی ہیں:

میرے دوستو! قاسم نانوتویؒ کو ہم پیر و مرشد کیوں مانتے ہیں....؟ رشید احمد گنگوہیؒ کو پیر کیوں مانتے ہیں....؟ اسلئے نہیں وہ ہمارے کوئی رشتہ دار تھے....ہمارے چچازاد کوئی بھائی تھے۔نہیں خدا کی قسم صرف اس لئے ان بزرگوں کے ہم قائل ہیں....کہ یہ علماء اس برصغیر میں صحیح معنی میں اہل سنت والجماعت تھے....اور صحیح معنی میں یہی بزرگ اس دور میں عاشقان رسول تھے....

اہل سنت کا لفظ ہی غلط ہے:

اور میرے دوستو!....آج کل پاکستان میں کوئی آدمی اپنے آپ کو اہلسنت کہتے ہیں....اور بھی کئی جماعتیں ہیں....ایک جماعت ایسی ہے کہ جس نے اپنے نام کے ساتھ یہ نام ہی لکھا لیا، جماعت اہل سنت کا لفظ ہی غلط ہے آپ حیران ہوں گے کیسے غلط ہے....؟ اہل سنت کا معنی سنت والا اور جو سنت والا ہوگا وہی صحابہ والا ہوگا....اہل سنت کا معنی سنت والا اور سنت کے بعد جب جماعت کا لفظ آتا ہے تو یہ اہل کا عطف سنت پہ بھی پڑے گا اور جماعت پہ بھی پڑے گا....اہل سنت یعنی سنت والا والجماعت یعنی جماعت والا....جو سنت والا ہوگا وہی جماعت والا ہوگا، جو سنت والا نہیں ہے وہ جماعت والا نہیں ہے، جنہوں نے سنت کے آگے سے جماعت (کے لفظ) کو اڑا کر سنت سے پہلے لگا دیا ہے نہ وہ سنت والا رہتا ہے نہ وہ جماعت والا رہتا ہے، میری بات کا پتہ چلا ہے....؟ کہ سنت والا وہ ہے، جو صحابہ والا ہو اس لئے کہ صحابہ سے سنت ملی ہے صحابہ سے طریقہ ملا ہے کہ جب ہم صحابہ والے ہوں گے تب سنت والے ہوں گے اگر ہم صرف سنت والے بننا چاہیں تو نہیں بن سکتے۔ یار لوگوں (بریلوی) نے ''جماعت'' کا لفظ پہلے کر کے اس جماعت سے مراد اپنے آپ کو لے لیا اور صرف اہل سنت کا لفظ آگے بڑھا دیا جب صرف اہل سنت کوئی کہے گا۔ وہ سنت کو پا نہیں سکتا....اس لئے

صحابہ کی جماعت کے بغیر پیغمبر کی مل نہیں سکتی....بڑی اور باتیں ہیں....سنت کو سمجھنے کی.. سنت نبی کے طریقے کو کہتے ہیں....اور میں نے آپ کے سامنے ایک تمہید باندھی تھی اور وہ تمہید یہ تھی کہ اسلام کی بنیاد عشق رسول ہے اور عشق رسول نام ہے اتباع سنت کا....اور اتباع سنت حضورؐ کے طریقے پہ عمل کرنے اور طریقہ کو سینے سے لگانے کا نام ہے گویا کہ اسلام نام ہوا پیغمبرؐ کے طریقے پہ چلنے کا....اگر پیغمبر کے طریقے کو چھوڑ دیں گے....اسلام چھوٹ جائے گا ....دین چھوٹ جائے گا....نمازیں پانچ ہیں....آپ کہیں کہ پانچ نمازوں کا کیا تعلق ہے، ہم تو چھ پڑھیں گے....آپ کی نمازیں نہیں ہونگی....عشا کی سترہ رکعتیں ہیں....آپ کہیں کہ بھائی سترہ رکعتیں کا کیا تعلق ہے....؟ ہم تو اٹھارہ رکعتیں پڑھیں گے۔ آپ کی نماز نہیں ہوگی....اس لئے کہ یہ سترہ (رکعتیں) چونکہ نبی کا طریقہ ہے....اور اسلام نبی ہی کے طریقے کا نام ہے....اس لئے سترہ سے اٹھارہ نہیں کر سکتے....دین کو زیادہ کرنا....دین کو کم کرنا....اسی کا نام بدعت ہے....اور سنت کے مقابلے میں یہی بدعات ہیں....حضور ﷺ کی حدیث ہے....فرمایا:من احدث في امرنا هذا فليس منه فهورد.... جس نے میرے دین میں کوئی نیا طریقہ گھڑا فهورد اس کا وہی طریقہ مردود ہے....وہ طریقہ جو دین میں پہلے شامل نہ ہو بعد میں وہ طریقہ شامل کیا جائے وہ رد ہے۔ وہ مردود ہے....وہ آدمی بھی مردود ہے۔

میرے دوستو!....اب پاکستان میں جتنے بھی لوگوں نے بعض (من گھڑت) طریقے بنا لئے ہیں....وہ طریقے نبی کے طریقے نہیں ہیں.... پیغمبر کا طریقہ وہی ہے۔ جو سنت کا طریقہ ہے....اور سنت سے ہٹ کر شیخ سعدی کہتا ہے....

خلاف پیمبر کسے راگذی....کہ ہرگز بمزل....(الخ)

حضرت عبداللہ بن عمر اور اتباع رسول مقبول:

میرے دوستو! ایک آدمی عبداللہ بن عمر کے پاس آیا....حضرت عبداللہ ابن عمر خود ان کو چھینک آئی....انہوں نے کہا ''الحمد اللہ'' جب انہوں نے الحمد اللہ کہا تو الحمد اللہ کے جواب میں کیا کہنا چاہئے؟(یرحمک اللہ) تو اس صحابی نے جو حضرت عبداللہ ابن عمر کے پاس دوسرا آیا ہوا تھا۔ تو اس دوسرے صحابی نے جو کہہ دیا

"یرحمک اللّٰہ وصلی علی رسول اللّٰہ" یہ "صلی علی رسول اللّٰہ" کا معنی یہ ہے کہ نبی پہ درود ہو۔ اس نے یہ کہہ دیا۔ حضرت عبداللہ ابن عمر نے فرمایا.... کہ بھائی لیس ھٰکذا علمنا رسول اللّٰہ ہمیں تو حضور نے اس طرح نہیں سکھایا۔ یہ تو نے کیا کیا.... اس آدمی نے آگے سے یہ نہیں کہا کہ عبداللہ ابن عمر تو درود کا منکر ہو گیا ہے.... میں نے تو یہی کہا.... یرحمک اللّٰہ وصلی علی رسول اللّٰہ .... کہ اے نبی تجھ پر اللہ کی رحمت ہو.... اور نبی پہ درود ہو، میں نے تو نبی پہ کے درود کی بات کی ہے.... میں نے اور تو کچھ نہیں کہا اس نے یہ نہیں کہا کہ تو درود کا منکر ہے، بلکہ عبداللہ ابن عمر نے.... فرمایا: کہ ہم نے حضور ﷺ سے سنا ہے.... اذا عطس احدکم جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے۔ فلیقل الحمدللّٰہ. تم کہو الحمدللّٰہ .... ثم یرحمک اللّٰہ.... اور دوسرا آدمی سننے والا پھر یہ کہہ یرحمک اللّٰہ.... یہ کہا، یرحمک اللّٰہ .... حضورؐ نے یرحمک اللّٰہ کے بعد آ کر صل علی رسول اللّٰہ نہیں فرمایا: تو پھر تجھے بھی صل علی رسول اللّٰہ کہنے کا اختیار نہیں ہے بے شک تو درود کا کلمہ کہتا ہے.... جو کلمہ نبی نے نہیں کہا.... اس کلمے کو اپنی طرف سے بڑھا دینا یہ بدعت ہے.... اس آدمی نے اسی جگہ پہ توبہ کی.... اس نے یہ نہیں کہا کہ عبداللہ نبی کے درود کا منکر ہے.... میرے دوستو! معلوم ہوا کہ جو طریقہ نبی کا ہے.... اسی طریقے پہ چلنا، یہی اسلام ہے۔

قبروں پر چراغ جلانے کی شرعی حیثیت:

حضور علیہ السلام نے فرمایا: قبروں پہ چراغ جلانا حرام ہے....

حضور ﷺ نے فرمایا: لعن اللّٰہ الیھود و النصاریٰ اتخذو قبور انبیاء ھم مساجداً و اتخذوا علیھم السروج فرمایا یہودیوں اور نصرانیوں پہ لعنت ہو.... اس لئے لعنت ہو.... کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا.... اور نبیوں کی قبروں پہ چراغ جلانا شروع کر دیے تھے.... حضورؐ نے اس لئے ان پر لعنت فرمائی.... کہ وہ قبروں پہ چراغ جلایا کرتے تھے.... لیکن آج پاکستان میں کون سا مزار ایسا ہے....؟ جہاں چراغ نہ جلائے جاتے ہوں.... جو آدمی یہ حدیث سن کر بھی قبر پہ چراغ جلائے.... پھر وہ اپنے آپ کو اہل سنت کہلوائے.... اس سے بڑی ستم ظریفی اس ملک میں کیا ہو سکتی ہے....؟

موجودہ مزارات درحقیقت بدعات خانہ ہیں:

سنت تو یہ ہے کہ نبی کا حکم مانا جائے.... حضور ﷺ کی حدیث ہے حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ نھیٰ رسول اللّٰہ ان یجصّ القبر و ان یقعد علیه و ان یبنی علیه . حضرت جابرؓ فرماتے ہیں.... کہ حضورؐ نے پکی قبر بنانے سے منع فرمایا....

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں.... کہ حضورؐ نے قبر کے اوپر بیٹھنے سے منع فرمایا.... حضورؐ نے قبر کے اوپر چھت بنانے سے منع فرمایا.... ان تین چیزوں سے منع فرمایا.... لیکن آج قبروں پہ چھتیں بھی ڈالی جائیں، آج قبروں پہ چراغ بھی جلایا جائے، آج قبروں کا طواف بھی کیا جائے.... میرے دوستو! آج پاکستان میں جو آدمی تین سال نہ نہائے.... جب وہ مر جائے.... ملنگ کہہ کر اس کو دفن کر دیتے ہیں.... اور تین سال وہ اپنی زندگی میں نہیں نہایا.... جب وہ مر گیا تو عرق گلاب کے ساتھ اس کی قبر کو غسل دیا جا رہا ہے.... ہائے ہائے! حضورؐ کی حدیث کا کتنا انکار ہے.... حضورؐ کی سنت کی کتنی خلاف ورزی ہے.... قبروں پہ چراغ جلانا جائز ہوتا.... تو سب سے پہلے ابوبکر صدیقؓ حضورؐ کی قبر پہ چراغ جلاتے.... فاروق اعظم چراغ جلاتے، قبر پہ طواف کرنا جائز ہوتا.... تو خانہ کعبہ کا طواف چھوڑ کر پیغمبر کی قبر کا طواف لوگ کرتے.... اگر قبر پہ پھولوں کی چادر چڑھانی جائز ہوتی.... تو سب سے پہلے صحابہ کرام حضورؐ کی قبر پہ پھولوں کی چادر چڑھاتے.... پھولوں کی چادر چڑھانا حرام ہے.... قبر کا طواف کرنا حرام ہے.... قبر پہ چراغ جلانا حرام ہے.... میرے دوستو! جو چیز رسول اللہ! نے فرمائی ہے.... وہ دین ہے.... جو پیغمبر نے نہیں فرمائی وہ دین نہیں ہے.... یہی دیوبند کا مسلک ہے.... یہی پیغمبرؐ کا عشق ہے.... یہی نبی کی سنت ہے....

گیارہویں خور کا پیٹ یا لیٹر بکس:

ایک آدمی کہنے لگا کہ مولوی صاحب آپ عجیب بدعات کی تردید کر رہے ہیں.... اس نے کہا کہ بدعت جو ہوتی ہے.... یہ تمہارا مولویوں کا جھگڑا ہے.... یہ ایسے فلاں کو بدعت بنا دیتے ہیں۔ اور ایسے فلاں کو سنت بنا دیتے ہیں میں نے کہا.... جھگڑا ہمارا نہیں ہے.... جھگڑا دین کا نہیں ہے.... جھگڑا اسلام کا نہیں ہے.... جھگڑا بعض لوگوں نے اس لیٹر بکس (بمعنی پیٹ) کا بنا لیا ہے.... یہ لیٹر بکس دیکھ رہے ہو؟ یہ جو لیٹر بکس ہے نا.... یہ بکس اس کا

جھگڑا ہے....وہ آدمی مجھے کہنے لگا کہ مولوی صاحب آپ نے اس کو لیٹر بکس کیوں کہا....؟ میں نے کہا کہ لیٹر بکس میں نے اس کو اس وجہ سے کہا....؟ لیٹر بکس جو ہوتا ہے ڈاک کا.... اس میں آپ پارسل بھی ڈال سکتے ہیں....اس میں رجسٹری بھی ڈال سکتے ہیں....اس میں بک پوسٹ بھی ڈال سکتے ہیں....اور اس میں بیرنگ بھی ڈال سکتے ہیں....میں نے کہا کہ یہ مولوی صاحب والا لیٹر بکس (پیٹ) ہے....اسی لیٹر بکس میں حلوہ شریف بھی ڈال سکتے ہیں....اس میں کھیرنی شریف بھی آسکتی ہے....اور اس میں سویاں بھی آسکتی ہیں....اور اس میں گیارہویں والا برنگ بھی آسکتا ہے....

رضا خانیت اور تحریف القرآن:

ایک آدمی کہنے لگا کہ یہ بارہویں شریف جو ہے یہ تو قرآن سے ثابت ہے....ایک جگہ میں تقریر کے لئے گیا....تو چٹ آئی....کہنے لگے کہ یہ گیارہویں تو قرآن سے ثابت ہے .... میں نے کہا کہ گیارہویں قرآن کی کس آیت سے ثابت ہے....؟ کہنے لگے کہ یہ گیارہویں شریف جو ہے نا....ماشاء اللہ یہ قرآن سے ثابت ہے۔قرآن کہتا ہے .... **والفجر ولیال عشر.** دن دسواں رات گیارہویں۔

قرآن سے ثابت ہوگئی....میں نے کہا کہ عجیب بات ہے کہ ہمیں تو کہیں قرآن کا اس طرح ترجمہ نہیں ملا۔ کہنے لگے کہ تم تو اس کی بات کرتے ہو۔

گیارہویں اور پاکپتن کی موری کے بارے میں سوالات:

قرآن شریف سے تو پاکپتن کی موری ثابت ہے....میں نے کہا وہ کہاں سے ثابت ہے....کہنے لگے **والعادیات ضبحاً فالموریات قدحاً....** **فالموریات** سے مراد موری ہے۔نعوذ باللہ کتنی قرآن میں تحریف۔ کہنے لگے کہ یہ بھی قرآن سے ثابت ہے۔ میں نے کہا کہ یہ بات نہیں ہے.... گیارہویں شریف جو آپ کرتے ہیں نا....وہ بدعت ہے اس زمانے کی بہت بڑی....وہ کہنے لگا کہ کیسے بدعت ہے....میں نے کہا بات سمجھیں....کہ حضورؐ اپنی امت کو استنجے کرنے کا طریقہ بھی بتا کر چلے گئے....اگر امت کے لئے گیارہویں ضروری ہوتی....پیغمبر گیارہویں کا

حکم دے کر جاتے۔اگر حضورؐ استنجے کا طریقہ بتا کر جا سکتے ہیں کہ استنجا اس طرح کرو....تو کیا گیارہویں اسلام سے خارج ہو جاتی....؟ اس نے کہا کہ پھر یہ ثابت کہاں سے ہے....میں نے کہا....کہ قرآن وحدیث سے تو یہ کوئی چیز ثابت نہیں....ایک عقل سے بات ثابت ہے.... ایک عقلی دلیل ہے گیارہویں کی وہ میں آپ کو دیتا ہوں....اگر آپ کی سمجھ میں آجائے۔تو پھر آپ بھی گیارہویں دینا....اس نے کہا کیا....؟ میں نے کہا۔ کہ عام طور پر فارسی کا ایک مقولہ ہمارے اندر مشہور ہے۔ کہ جب آدمی پریشان ہو جاتا ہے....تو کہتا ہے کہ بھائی میں تو شش وپنج میں پڑ گیا....میں نے کہا کہ فارسی میں شش کہتے ہیں۔ چھ کو....اور پنج کہتے ہیں پانچ کو .... چھ اور پانچ....؟ گیارہ....جب آدمی پریشان ہو جاتا ہے تو شش وپنج میں پڑ جاتا ہے....اور جب مولوی پریشان ہو جاتا ہے تو گیارہویں میں پڑ جاتا ہے....اور کوئی بات نہیں ہے....

احیاء سنت پر سو شہداء کا اجر:

ہائے ہائے....! سنتوں کا مذاق اڑانے والوں.... پیغمبرؐ کی سنت کی دھجیاں اڑانے والو....اس ملک میں تم نے پیغمبر کی سنت پہ چھریاں چلائیں۔آج صاحب سنت پکار پکار کر کہتا ہے کہ **من احیی سنتی عندفسادامتی فله اجر مائه شهید.** حضورؐ فرماتے ہیں۔ جو آدمی میری کسی ایک مردہ سنت کو زندہ کرے گا۔ اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا....ایک شہید کے ثواب پر آدمی جنت میں پہنچ جاتا ہے....اور یہاں سو شہیدوں کا ثواب ایک مردہ سنت کو زندہ کرنے پہ ملتا ہے....

سنت اور بدعت کی تعریف:

میرے دوستو! بدعت کہتے ہیں جعلی طریقے کو، سنت کہتے ہیں اصلی طریقے کو ایک دفعہ میں نے تقریر کی واہ فیکٹری میں....ایک آدمی نے میرے پاس چٹ بھیجی....کہ مولوی صاحب! سنت جو ہے یہ اصلی طریقہ ہوا ٹھیک ہے....اور بدعت جعلی طریقہ ہے تو جعلی طریقے کے خلاف تو آپ بڑا بولتے ہیں....جعلی نوٹ بھی تو پاکستان میں چلتے ہیں۔ اس نے کہا کہ اگر جعلی نوٹ لوگ چلاتے ہیں....تو آپ کو تکلیف نہیں ہوتی۔ اگر ہم نے جعلی طریقہ چلا لیا تو آپ کو کیا تکلیف ہے....؟ میں نے کہا کہ جعلی نوٹ اس وقت تک چلتے ہیں جب تک کہ حکومت کے

نوٹس میں بات نہ آجائے....جب بات حکومت کے نوٹس میں آجائے تو کوڑوں کی سزا بھی ملتی ہے.... میں نے کہا کہ سنت وبدعت کے فرق کو سمجھو سنت آفاقی چیز ہے .... بدعت علاقائی چیز ہے....آفاقی کا معنی یہ ہے کہ پاکستان میں اگر آپ کھانا کھانے لگیں....تو یہاں بھی حضور ﷺ کی ایک ہی سنت ہے کہ دائیں ہاتھ کے ساتھ کھانا کھائیں....

مصر میں چلے جائیں وہاں بھی یہی سنت ہے امریکہ میں چلے جائیں۔لندن میں چلے جائیں تو وہاں بھی یہی سنت ہے....سنت آفاقی چیز ہے کہ دنیا کے ہر خطے میں....سنت ایک ہی طرح رہتی ہے....اور بدعت بدلتی رہتی ہے.... یہاں پاکستان میں ثواب پہنچانے کا اور طریقہ ہے.... یہاں تیجے، ساتویں، چالیسویں، کے دن لوگوں نے مقرر کردیئے ہیں اور افغانستان میں سات دن کے بعد کٹھ ہوتا ہے۔(موجودہ وقت میں جب سے ملا عمر آیا ہے، اس قسم کی مصیبت سے افغانستان پاک ہے....مرتب) وہاں ثواب پہنچانے کا یہ طریقہ تھا....اور مصر میں وارث کے پاس لوگ کھڑے ہوکر....اس کے کندھے سے کندھا لگاتے ہیں....ان کا ثواب پہنچانے کا یہ طریقہ ہے.... میں نے کہا کہ ہر ملک کے طور پر جو طریقہ بدلتا رہا ہے....وہ علاقائی طریقہ ہوتا ہے....اور حضورؐ چونکہ آفاقی پیغمبر ہیں، ہمارے اس لئے ان کا طریقہ علاقائی نہیں ہوسکتا....ان کا طریقہ بھی آفاقی ہوگا....

اور جو آفاقی طریقہ ہوگا وہی نبی کی سنت ہے۔اور جو علاقائی ہوگا وہ بدعت ہے....

جس چیز پر نبی کی مہر ہو وہ سنت ہوگی:

سنت آفاقی چیز ہے ۔اور بدعت علاقائی چیز ہے .... بدعت کہتے ہیں نئی چیز کو، چمکنے والی چیز کو....ایک آدمی کہنے لگا کہ سنت کو تو چودہ سو سال ہوگئے ہیں پرانی ہوگئی ہے۔اب نیا طریقہ بھی ہمیں اپنا لینے دو....مثال سے یہ بات سمجھو۔ایک دُکاندار کریانے کی دُکان کرتا ہے....اس دُکان دار کے پاس ایک گاہک آیا....اس نے دوکان دار سے کہا کہ مجھے چھ روپے کا شکر دو۔اس نے شکر دیدیا۔جب اس نے شکر دیدی تو گاہک پیسوں کی جگہ ایک چمکتا ہوا عید کارڈ دینے لگا....اور چمکتا ہوا عید کارڈ اس کے سامنے رکھ کر کہنے لگا کہ شکر بھی دیدو اور بقایا پیسے بھی دیدو، وہ دوکاندار کہنے لگا کہ تو بیوقوف تو نہیں ہوگیا....یہ کہنے کی دیر تھی کہ ایک اور آدمی آگیا....وہ کہنے لگا کہ پانچ روپے کا مجھے بھی شکر دیدو....شکر لے کر اس نے دس

روپے والا پھٹا پرانا نوٹ دیدیا....اس دکاندار نے دس روپے والا پھٹا پرانا نوٹ لے لیا۔اور لے کر اس کے بدلے میں شکر بھی پانچ روپے کی دیدی اور بقایا پانچ روپے بھی دے دیئے۔وہ آدمی جس نے عید کارڈ دیا تھا....یہ دُکاندار سے لڑ پڑا....کہنے لگا کہ تیرا دماغ خراب ہوگیا ہے ....اس نے پرانا پھٹا ہوا نوٹ دیا تو نے لے لیا....اس کے بدلے میں تو نے شکر بھی دیدی اور بقایا پیسے بھی دیدیئے۔ میں نے عید کارڈ چمکتا ہوا دیا۔دیکھ کیسے چمک رہا ہے۔ تیرا دماغ خراب ہوگیا ہے۔وہ کہتا ہے کہ دماغ تیرا خراب ہوگیا ہے۔کہ تو مجھے عید کارڈ دیتا ہے پیسوں کی جگہ پر....وہ کہتا ہے کہ تو پھٹا پرانا کاغذ تو لیتا ہے چمکتا ہوا کاغذ نہیں لیتا.... ہائے۔اس نے کیا آگے سے جواب دیا....اس نے کہا عقل کے اندھے چاہے پھٹا ہوا پرانا نوٹ تھا لیکن اس نوٹ پہ حکومت کی مہر لگی ہوئی تھی....اس لئے یہ بازار اور منڈی میں چل گیا....چاہے یہ پرانا تھا....اور تیرا یہ عید کارڈ چمکنے والا چاہے وہ چمک رہا تھا....اس پہ حکومت کی مہر نہیں تھی۔اسی طرح میرے دوستو حضورؐ کا طریقہ چاہے چودہ سو سال پرانا ہے۔ان طریقوں پہ مدینہ والے کی مہر لگی ہوئی ہے....اور بدعت چاہے چمکنے والی ہے آج کا طریقہ ہے۔لیکن آج کے طریقے پہ نبی کی مہر نہیں ہے....یہی چیز علمائے دیوبند کی تعلیمات ہے....

شریعت محمدیہ میں تعظیمی سجدہ کی بھی اجازت نہیں ہے:

میں نے ایک جگہ پہ جا کر کہہ دیا.... کہ اوئے! قبروں کو سجدے نہ کرو....کہنے لگے کہ تو بڑا مولوی آگیا....قبر کو سجدہ تعظیمی کرنا جائز ہے....میں نے کہا کہ تعظیمی سجدہ کہاں سے آگیا....؟ یہ کس نے کیا....؟ میں نے کہا کہ تو اس بزرگ کی زیادہ تعظیم کرتا ہے....؟ ابوبکرؓ وعمرؓ سے کہ ابوبکرؓ وعمرؓ نے حضورؐ کی تعظیم نہیں کی....؟ ابوبکرؓ وعمرؓ نے حضورؐ کی قبر کو سجدہ کیا....؟ (نہیں) تو پھر ان سے زیادہ تم تعظیم کرنے لگے ہو....کہ قبر پہ سجدہ کرتے ہو....

جنازہ میں سجدہ کیوں نہیں ہے؟:

ہائے ہائے....میں نے ایک جلسے میں کہا.... میں نے کہا لوگو مجھے بتاؤ! کونسی نماز ایسی ہے....جس نماز میں سجدہ نہ ہو....کوئی ایک نماز تو بتاؤ؟ پانچ نمازوں میں سجدہ....تراویح کی بیس

رکعتوں میں سجدہ....عید کی نماز میں سجدہ....استسقاء اور کسوف میں سجدہ اور خسوف میں سجدہ.... سب میں سجدہ....ایک نماز ہے نماز جنازہ....اس میں سجدہ نہیں ہے....بات ذرا سمجھیں....اس میں سجدہ کیوں نہیں رکھا....حالانکہ اگر ہم لوگ سجدہ کریں گے....تو یہی کہیں گے **سبحان ربّی الاعلیٰ**....اگر ہم لوگ رکوع کریں گے....تو یہی کہیں گے **سبحان ربّی العظیم**....اے اللہ ہم تیری ہی بڑائی بیان کریں گے۔ تیری عظمت بیان کریں گے....تو نے سجدہ کیوں نہیں رکھا....؟ آواز آئی او بھولے بھالے انسان! تجھے پتہ نہیں ہے کہ میت....سامنے پڑی ہوتی ہے....تم کھڑے ہوتے ہو دعا کرتے ہو....چاہے تم جھک کر میری تسبیح بیان کرو گے....چاہے سجدہ میں جا کہ میری تسبیح بیان کرو گے....لیکن اس موقع پہ مجھے اپنی تسبیح بھی بیان کرانے کی تمہیں اجازت نہیں ہے تم میری بھی تسبیح نہ بیان کرو....جب آدمی سامنے پڑا ہے....اے اللہ کیوں....؟ فرمایا اس لئے کہ جب آدمی کو سامنے رکھ کر تم سجدے میں پڑ کے خواہ تم میری تسبیح بیان کرو....دیکھنے والا یہ سوچ نہ لے....کہیں شبہ نہ کرے۔ کہ سجدہ اس میت کو ہو رہا ہے....اس شبہ کی بنا پر میں نے اپنے آپ کو سجدہ کروانے سے تمہیں روک دیا ہے....میرے دوستو!....جس خدا نے میت کو سامنے رکھ کر....اپنے آپ کو سجدہ کرنے سے روک دیا ہو....جب وہ میت میں نے کہا قبر میں چلی جاتی ہے....تو اس کے بعد اس میت کو سجدہ کرنے کی اجازت کہاں سے آ گئی....؟ سامنے میت پڑی ہے تو سجدے کی اجازت نہیں ہے۔

اوقات مکروہہ میں سجدہ نہ کرنے کی وجہ:

اور میں نے کہا کہ تین موقع پر سجدے کی اجازت نہیں ہے۔

(۱) سورج طلوع ہو رہا ہو....(۲) سورج غروب ہو رہا ہو....(۳) سورج ڈھل رہا ہو....کیوں سجدے کی اجازت نہیں ہے....؟

اے اللہ ان (تین) موقعوں پہ سجدہ تو نے کیوں روکا....؟ ہم سجدہ تو تجھے ہی کرتے فرمایا اس لئے میں نے روکا ہے....کہ تم ان تین موقعوں پر چاہے مجھے سجدہ کرو....لیکن دیکھنے والا یہ کہیں شبہ نہ کرے کہ سورج کی پوجا کرنے والے اسی طرح....ان تین موقعوں پہ سورج کو سجدہ کرتے تھے....اس شبہ کی بنا پر اپنے آپ کو سجدہ کروانے سے تمہیں میں نے روک دیا....جو خدا

اپنے آپ کو سجدہ کروانے سے شبہہ کی بنا پر روک دے....وہ خدا تمہیں قبروں پہ سر جھکانا.... پیروں کے سامنے گردن جھکانے کی اجازت کہاں سے دے سکتا ہے....؟

شورش کشمیری کا اکابرین علمائے دیوبند کو خراج عقیدت:

میرے دوستو! یہ بدعات ہیں....سنت ایک طرف ہے....سنت کی روشنی کو سینے سے لگاؤ....یہی دیوبند کے فرزندوں کا طرہ امتیاز ہے....قاسم نانوتویؒ نے سنت کے پرچم کو بلند کیا....اس لئے قاسم نانوتویؒ کے بارے میں شورش کاشمیری نے کیا عجیب بات کہی....شورش کہتا ہے....

شافع کون و مکاں کی راہ دکھلاتا رہا ۞ گمرہان شرک کو توحید سکھلاتا رہا
پرچم اسلام ابر درخشاں کے روپ میں ۞ بت کدوں کی چار دیواری پہ لہراتا رہا
اس کے سینے میں خدا کا آخری پیغام تھا ۞ وہ خدا کی اس زمین میں حجت اسلام تھا

اور مولانا گنگوہیؒ کے بارے میں کہتا ہے....

اس زمین میں عصر حاضر کا فقیہہ ہے ۞ بے مثال سنت خیر الوریٰ کے زمزمے گاتا رہا

اور مولانا شیخ الہندؒ کے بارے میں کہتا ہے....

گردش دوراں کی سنگینی سے ٹکراتا رہا ۞ مالٹا میں نغمہ مہر و وفا گاتا رہا

اور مولانا تھانویؒ کے بارے میں کہتا ہے....

جس کی صحبت سے ہوئے اہل طریقت مستفیض ۞ جس کی ہیبت سے بتوں کا دبدبہ جاتا رہا

اور مولانا حسین احمد مدنیؒ کے بارے میں شورش کہتا ہے....

شہر استبداد کے دیو ارو درگا تارا ۞ گمشدہ اسلاف کی تصویر دکھلاتا رہا
خواجہ کونین کے روضے کی جالی تھام کر ۞ لورکے ترقی دعا کے ہاتھ پھیلاتا رہا

یہ ہمارے اکابر تھے....کیوں تھے....؟ ان کا مقام کیوں بلند تھا ہم ان کی بات کیوں مانتے تھے....؟ اس لئے کہ انہوں نے سنت کا پرچم بلند کیا....حضورؐ نے فرمایا **من یکرم اهل البدعة فقد آن لی هضم الاسلام**. جس نے بدعت کرنے والے کی عزت کی گویا کہ اس نے اسلام کی عمارت کو گرا دینے میں اس کی مدد کی....حضورؐ نے فرمایا **کل بدعة**

ضلالہ....!ہر بدعت گمراہی ہے۔و کل ضلالة فی النار....اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔میرے دوستو! آج میرے سامنے توبہ کرو کہ ہم کوئی بدعت نہیں کریں گے....توبہ کرتے ہیں آپ؟....(جی بے شک)

ہائے نمازیں کیسے قبول ہوں....؟ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ ایک آدمی ساٹھ سال تک تہجد کی نماز پڑھتا رہا....روزے رکھتا رہا....لیکن ایک بدعت اس کے عمل میں شامل ہوگئی خدا کی قسم اس کی ساٹھ سال کی عبادت تباہ برباد ہوگئی....آج میں سنت کی روشنی دکھا رہا ہوں.... اور بدعات کی نشاندہی کرتا ہوں....کہ یہ بدعات ہیں....ان سے توبہ کرنا آپ کا کام ہے.... اگر آج کے بعد بھی آپ توبہ نہیں کریں گے تو میں مجرم نہیں ہوں....میں نے آپ کو سیدھی بات بتادی ہے....آپ مجرم ہونگے....آپ بدعت کریں گے تو اس کا عذاب آپ پر ہوگا....

نبی کا طریقہ ہی سنت ہے:

میرے دوستو!....نماز میں پہلی التحیات کے بعد اگر آپ درود شریف پڑھ دیں تو کیا ہوتا ہے....؟ (سجدہ سہو) کیوں ہوتا ہے....؟ آپ نے درود شریف پڑھ کر کوئی جرم کیا ہے....؟ جس کی آپ کو سزا ملی ہے کہ آپ سجدہ سہو کریں....؟ کبھی اس بات پہ غور کیا ہے....کس لئے سجدہ سہو کا حکم ہے....؟ کہ آپ نے اس طریقے پہ درود شریف نہیں پڑھا جس طریقے پہ نبی نے درود پڑھا ہے....جس طریقے پہ رسول اللہ نے درود کا حکم دیا ہے،یعنی حضورؐ کے حکم کے خلاف اگر درود بھی پڑھیں گے تو وہ درود بھی خدا کو پسند نہیں....معلوم ہوا کہ درود بھی نبی کے طریقے کے مطابق....نمازیں بھی نبی کے طریقے کے مطابق زکوٰۃ بھی نبی کے طریقے کے مطابق۔

نبی کا طریقہ ترک کرنا خدا کے عقب کا سبب ہے:

میرے دوستو!....قرآن پاک نے حضورؐ کی زندگی کو اسوۂ حسنہ قرار دیا....کہ "حضورؐ میں نے تمہارے لئے نمونہ بنا کر بھیجا"....کپڑا سلانے کے لئے قمیص سلانے کے لئے آج پاکستان میں آپ لوگوں میں سے کوئی آدمی درزی کے پاس جائے۔درزی کو کہہ کہ میرے پاس یہ قیمتی کپڑا ہے....یہ Suit آپ سلائی کردیں۔وہ کہے گا کہ کیسا Suit بنانا ہے....؟

آپ اپنا ایک Suit اس کو دیدیں کہ اس نمونے کے مطابق آپ نے Suit ہے۔چار دن کے بعد آپ درزی کے پاس Suit لینے کے لئے چلے گئے۔

آپ کہتے ہیں درزی صاحب کو بھائی میرے Suit کی آپ نے سلائی کرلی....؟

درزی صاحب آگے سے جواب دیتا ہے....کہ جناب آپ کے Suit کی میں سلائی تو کرلی....بڑا اچھا Suit ہے۔

لیکن اس میں تھوڑی سی یہ تبدیلی آگئی ہے....کہ آپ کا جو اپنا Suit نمونے کے طور تھا....اس میں ایک جیب تھی....میں نے دو جیبیں لگادی ہیں....آپ کے Suit پائنچیں سادہ تھے میں نے پائینچوں کی کڑاہی کردی ہے....آپ کے Suit میں utton (بٹن) چھ لگے ہوئے تھے....میں نے بٹن بارہ لگادیئے ہیں....آپ یہ کہیں گے کہ جنا عالی....میں تجھے اس Suit کی سلائی کے پیسے کیا دوں....جو تو نے میرا قیمتی کپڑا خراب ہے،اس کے تو پیسے مجھے دیدے....اس لئے کہ آپ نے جو نمونہ درزی کو دیا تھا....ا درزی نے اس نمونے کے مطابق آپ کا کام نہیں،....کیا....آپ کے نمونے کے مطا درزی کپڑے نہ بنائے....آپ کو تکلیف ہوتی ہے....تو اللہ کے دیئے ہوئے چودہ سو سا پہلے والے ایک نمونے کے مطابق پوری کائنات میں لوگ زندگیاں نہ گزاریں۔تو خدا کو ک تکلیف ہوتی ہوگی....آپ کے نمونے پہ درزی عمل نہ کرے تو آپ کو تکلیف ہے....اور کے نمونے پہ اگر ہم عمل نہ کریں تو خدا کو کتنی تکلیف ہوگی....

میرے دوستو! آج کے بعد وعدہ کرو کہ خدا کے نمونے پہ ہم عمل کریں گے....کرو جی....؟(ہاں) اللہ عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔

"وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"

۞ ۞ ۞

وہ آئے نغمہ داؤد میں جن کا ترانہ تھا
وہ آئے گر یہ یعقوب میں جن کا فسانہ تھا
وہ آئے جن کی خاطر مضطرب تھی وادیٔ بطحیٰ
وہ آئے جن کے قدموں کے لئے کعبہ ترستا تھا
وہ آئے جن کو حق نے گود کی خلوت میں پالا تھا
وہ آئے جن کے دم سے عرش اعظم پہ اجالا تھا

تمہید: میرے واجب الاحترام!....قابل صد احترام علمائے کرام!....مشائخ عظام!.... چاٹگام بنگلہ دیش کے غیور نوجوانو!.... آج کا یہ عظیم الشان اجتماع .... جو عالمی مرکز اسلامی۔ کے زیر اہتمام منعقد ہو رہا ہے....اس میں آپ کی کثیر تعداد میں شرکت باعث سعادت ومحبت ہے اور ذریعہ نجات ہے۔

چونکہ اس اجتماع کی یہ پہلی نشست ہے ....اور پہلا روز ہے....اس لئے میں اس (کانفرنس) کا آغاز....حضور سرور کائنات کی سیرت طیبہ سے کروں گا....

اس طرح کوئی چیز بارگاہ رب العالمین میں قبول نہیں ہوئی:

میرے دوستو....دنیا کا کوئی آدمی اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا....جب تک اس کے دل میں....رسول اللہؐ کی محبت کا چراغ روشن نہ ہو....حضورؐ کی محبت کا چراغ روشن کئے بغیر....نہ انسان کے کلمے کا کوئی اعتبار ہے....نہ کسی انسان کی نماز کا کوئی اعتبار ہے....دعویٰ کرنا بڑا آسان ہے....اور جھنڈیاں لگانا بھی بڑا آسان ہے....لوبانوں کی بتیاں سلگانا بھی بڑا آسان ہے....

نبی کی محبت کے دعویٰ کرنے اور نعرے لگانے بڑے آسان ہیں....لیکن حقیقت میں رسول اللہ سے عشق....اور آپ سے محبت....اور آپ کی سنت پر چلنا....اور آپ کی سیرت کو صحیح معنی میں اپنانا....یہ بڑا مشکل ہے....؟

ہمارے ہاں بہت سے آدمی ایسے ہیں....کہ جن کا کام صرف دعویٰ کرنا....صرف نعرے لگانا....اور صرف محبت کے راگ الاپنا ہے۔

جھوٹی محبت کے مدعی کی مثال:

ان کی مثال ایسے آدمی کی ہے کہ کسی کے گھر میں ایک آدمی مہمان گیا....تو جب مہمان گیا تو گھر والوں نے اس کو خوش آمدید کہا....اھلا وسھلاً ومرحباً کے بینرز (Banners) لگائے....بتیاں لگائیں....خوش بو لگائیں....دوپہر کا وقت تھا دھوپ چڑھی ہوئی تھی....گرمی تھی....مہمان پریشان ہو گیا....کہ میں ان کے گھر میں آیا ہوں....انہوں نے میرے آنے پر خوشی تو بہت کی ہے....لیکن کسی نے مجھ سے پانی تک نہیں پوچھا....کسی نے کھانا نہیں پوچھا جب دوپہر ڈھل گئی....تو مہمان نے کہا کہ پانی لاؤ....تو گھر والوں نے کہا پانی تو کوئی نہیں آپ کے آنے کی خوشی بڑی ہے....مہمان نے کہا کھانے کا وقت گزر گیا....تو گھر والوں نے کہا کھانا تو نہیں ملے گا، لیکن آپ کے آنے کی خوشی بہت ہے....

ہم نے آپ کے لئے چراغاں کیا....ہم نے آپ کے لئے بتیاں سلگائیں....ہم نے آپ کے لئے بینرز (Banners) لگائے....ہم نے آپ کے لئے پھول بچھائے....

آپ کے آنے کی بڑی خوشی ہے....لیکن خوشی کے باوجود ہم اس مہمان کا کہنا نہیں مانتے ....رسول اللہ ﷺ ربیع الاول میں تشریف لائے....آپ کے آنے پر خوشی کی لوگوں نے کی.... بتیاں سلگائیں....جھنڈیاں لگائیں....خوشبو لگائی....لیکن جب رسول اللہؐ نے فرمایا نماز پڑھو....تو کہتے ہیں کہ آپ کے آنے کی خوشی بہت ہے نماز کی کوئی ضرورت نہیں....

حضورؐ فرماتے ہیں روزہ رکھو....کہتے ہیں کہ آپ کے آنے کی خوشی بہت ہے لیکن روزہ رکھنے کی یہاں کوئی ضرورت نہیں....

حضورؐ فرماتے ہیں زکوٰۃ اور حج ادا کرو....تو کہتے ہیں کہ کوئی ضرورت زکوٰۃ اور حج کی نہیں آپ کے آنے کی خوشی بڑی ہے....دیکھو! ہم نے بتیاں سلگائیں ہیں....

ہم نے چراغ جلائے ہیں....ہم نے خوشبو لگائی ہے۔

میرے بھائیو!....جب کسی مہمان کے ساتھ ایسے ہوگا....تو دیکھنے والا کہے گا....کہ ان گھر والوں کو حقیقت میں مہمان سے کوئی تعلق نہیں یہ مذاق کر رہے ہیں....یہ اس مہمان کے ساتھ مذاق اڑایا جا رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتبہ اسلامیہ

شانِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

بمقام:-.................چاٹ گام، بنگلہ دیش

مؤرخہ:-..................

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ○

شانِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

وقال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ فی کلامہ المجید والفرقان الحمید۔ ”واذ اخذ اللّٰہ میثاق النبیّین لما آتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جآء کم رسول مصدق لما معکم لتؤمننّ بہ ولتنصرنّہ. قال ءَ اقررتم واخذ تم علی ذالکم اصری. قالوا اقررنا قال فاشھدوا وانا معکم من الشاھدین“.

وقال النبیؐ ..... فضلت علی الانبیاء بستٍّ: اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب وجعلت لی الارض مساجداً وطھورا وارسلت الی الخلق کافۃ وختم النبیون.

اشعار:

حضورؐ آئے تو سر آفرینش پاگئی دنیا
اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آگئی دنیا
بجھے چہروں کا زنگ اتراتے چہروں پہ نور آیا
حضورؐ آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا
خرد کی شمع افروزی جنوں کی چارہ فرمائی
زمانے کو اسی امی کے صدقے میں سمجھ آئی
ضمیر اس دَر سے گر نسبت نہ رکھے لوح و پیشانی
تو کشکول گدائی ہے چہ درویشی چہ سلطانی
وہ آئے جن کے آنے کی زمانے کو ضرورت تھی
وہ آئے جن کی آمد کے لئے بے چین فطرت تھی

اچھا میزبان:

میرے بھائیو! اچھا میزبان وہی ہے .... جو مہمان کے آنے پر خوشی کرے .... لیکن خوشی کا مطلب اس کے کہنے کو لے .... کہ جب وہ کسی بات کا حکم دے تو کہنا مانے .... نماز کا حکم دے روزے کا حکم دے حج وزکوۃ کا حکم دے .... تو وہ کہنا ماننے کو مہمان کی آمد کی سب سے بڑی خوشی .... اور عظمت قرار دے .... تو وہ کہنا ماننے کو مہمان کی آمد کی سب سے بڑی خوشی .... اور عظمت قرار دے .... لیکن ایک آدمی مہمان کی آمد کی سب سے بڑی خوشی .... اور عظمت قرار دے .... لیکن ایک آدمی مہمان کے آنے پر خوشی سے کودتا پھرے .... بتیاں سلگاتا پھرے .... لیکن مہمان جب کوئی آرڈر کرے .... تو کہے تیرا آرڈر تو ہم نہیں مانیں گے .... تیرے آنے کی خوشی بہت ہے .... اس سے بڑا مذاق اور اس سے بڑا دھوکہ دنیا میں کوئی نہیں ہوسکتا ....

محمدؐ جو پیغام لے کر آئے وہ کوئی نیا نہیں تھا:

میرے بھائیو! .... چودہ سو سال پہلے کائنات میں ایک پیغمبر تشریف لائے .... ایک رسول دنیا میں آئے، اس رسول کی عظمت کا کوئی کلمہ وہ انکار نہیں کرسکتا .... بلکہ کلمہ وہ بھی کیا بات کرتے ہیں .... دنیا کا کوئی یہودی .... کوئی عیسائی .... کوئی ہندو .... کوئی سکھ ایسا نہیں گزرا .... جس نے رسولؐ کی تعریف نہ کی ہو .... جس نے حضورؐ کی شان بیان نہ کی ہو ....

میرے بھائیو! .... چودہ سو سال پہلے .... جو پیغمبرؐ تشریف لائے .... وہ پیغمبرؐ ایک پیغام لے کر آئے تھے .... اور وہ پیغام کوئی نیا نہیں تھا .... وہ بات کوئی نئی نہیں تھی .... پیغام ان کا وہی تھا .... جو آدمؑ کا پیغام تھا .... اس پیغام پر غور کریں .... پیغام کیا تھا؟ ''لا الہ الا اللہ'' .... اس پیغام میں کوئی تبدیلی نہیں .... اس پیغام میں کوئی تحریف نہیں ہوئی .... وہ پیغام کوئی بدلا نہیں گیا .... وہ پیغام روکا نہیں گیا .... اس کو تبدیل نہیں کیا گیا ....

نبی بدلتے رہے پیغام ایک رہا:

انبیاء بدلتے رہے .... پیغام ایک رہا .... اولیاء، اتقیاء، اصفیاء بدلتے رہے .... پیغام ایک رہا .... انبیاء مختلف قوموں میں آئے .... پیغام ایک رہا .... بستیوں کے لئے نبی آئے

.... پیغام ایک رہا .... ملکوں کے لئے نبی آئے .... پیغام ایک رہا .... قوموں کے لئے نبی آئے .... پیغام ایک رہا .... کتابیں بدلتی رہیں .... فرشتے بدلتے رہے .... عنوان بدلتے رہے .... شہر بدلتے رہے .... عبادتیں بدلتی رہیں .... طریقے بدلتے رہے .... قومیں بدلتی رہیں .... لوگوں کے رنگ بدلتے رہے .... زبانیں بدلتی رہیں .... لیکن پیغام ایک رہا .... اور وہ پیغام کتنا اہم تھا .... کہ اس پیغام کے لئے آرے سے چیرا گیا .... پیغام نہیں بدلا .... انبیاء کو پھانسی کے تختے پر لٹکایا گیا .... پیغام نہیں بدلا .... انبیاء پانی کی موجوں پہ اتارے گئے .... پیغام نہیں بدلا .... انبیاء چھریوں سے چیر دیئے گئے .... پیغام نہیں بدلا .... انبیاء سمندروں میں دھکیل دیئے گئے .... پیغام نہیں بدلا .... قرآن کو یہ کہنا پڑا .... **یقتلون النبیین بغیر حق** .... کہ اٹھارہ ہزار پیغمبر ذبح کئے گئے .... لیکن پیغام کسی کا نہیں بدلا .... میرے دوستو! .... پیغام پیغمبروں کا نہیں بدلا .... پیغام ایک رہا .... اور وہ (پیغام) کیا تھا **لا الہ الا اللہ** .... نبی بدلتے رہے .... **لا الہ الا اللہ** .... **آدم صفی اللہ** .... **لا الہ الا اللہ** .... **نوح نجی اللہ** .... **لا الہ الا اللہ** .... **ابراھیم خلیل اللہ** .... **لا الہ الا اللہ** .... **موسیٰ کلیم اللہ** .... **لا الہ الا اللہ** .... **محمد رسول اللہ** .... آپ نے دیکھا کہ نبیوں کے نام بدل گئے .... پیغام ایک رہا .... نبیوں کا دور بدل گیا .... پیغام ایک رہا ....

تو معلوم ہوا .... اس پیغام کے لئے .... ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء تشریف لائے .... وہ پیغام بڑا نرالا تھا .... وہ عنوان بڑا نرالا تھا .... اللہ نے انبیاءؑ کو اذیت میں مبتلا دیکھا .... پیغام نہیں بدلا .... ساڑھے نوسو (۹۵۰) سال نوحؑ نے تبلیغ کی .... ایک ایک دروازے پہ پریشانی اٹھائی .... پیغام نہیں بدلا .... ابراہیمؑ آتش نمرود میں ڈالے گئے .... پیغام نہیں بدلا .... اسماعیلؑ پریشانیوں میں مبتلا رہے .... پیغام نہیں بدلا .... زکریاؑ کو آرے سے چیر دیا گیا .... پیغام نہیں بدلا .... نوحؑ مچھلی کے پیٹ میں چالیس دن رہے .... پیغام نہیں بدلا .... شیثؑ اذیتوں میں مبتلا رہے .... پیغام نہیں بدلا .... فرعون کا مقابلہ موسیٰؑ نے میدان میں کیا .... پیغام نہیں بدلا .... عیسیٰؑ کو جیل میں ڈالا گیا .... پیغام نہیں بدلا .... حنظلہ بن صفوان کو کنویں میں ڈال کر مٹی میں دفن کر دیا گیا .... پیغام نہیں بدلا ....

ہر چیز پر قادر اللہ؟: لاالہ الا اللہ کا معنی کیا ہے....؟ کبھی اس پر غور کیا ہے۔ہم نے سمجھا کہ صرف لاالہ الا اللہ کا معنی یہ ہے....کہ ''اللہ کے سوا معبود کوئی نہیں''....صرف یہ معنی ہے....بلکہ ایسا معنی نہیں ہے....الٰہ کا معنی صرف معبود نہیں.... الٰہ کا معنی ہر وہ چیز جو مشکل کشا ہو....الٰہ کا معنی معبود....الٰہ کا معنی مشکل کشا....الٰہ کا معنی حاجت روا....الٰہ کا معنی ہر جگہ موجود....الٰہ کا معنی عالم الغیب....الٰہ کا معنی بگڑی بنانے والا....نفع دینے والا....نقصان دینے والا....کشتیاں بچانے والا....عزت دینے والا....ذلت دینے والا....لاالٰہ؟ یعنی جب لا کی تلوار اللہ پر پڑی....تو ساری دنیا کے مشکل کشا کاٹ دیئے گئے....چیر دیئے گئے....مشکل کشا نہ کوئی نبی رہا....نہ کوئی ولی رہا....نہ کوئی قطب رہا....نہ کوئی ابدال رہا....نہ کوئی پیر رہا....نہ کوئی فقیر رہا....سارے مشکل کشا جب ''لا کی تلوار میں'' کاٹ دیئے گئے تو صرف ایک اللہ مشکل کشا بھی رہا....حاجت روا بھی رہا....بگڑی بنانے والا بھی رہا....

پیغام کی وجہ سے تکلیفیں: یہی وہ پیغام تھا....جس پیغام پر نبی سولیوں پر چڑھائے گئے....جس پیغام پر....اولیاء کاٹے گئے....جس پیغام پہ....رسول اللہؐ کے دندان مبارک شہید کئے گئے....جس پیغام پہ....صحابہ کو گرم ریت پہ لٹایا گیا....جس پیغام پہ....سمیہؓ کے ٹکڑے ہوئے....زنیرہؓ کی آنکھیں نکالی گئیں....لبینہؓ کی چمڑی ادھیڑی گئی....بدر کے میدان میں چودہ (۱۴) صحابہ شہید ہوئے....احد کے پہاڑوں میں ستر (۷۰) صحابہ شہید ہوئے....حنین کی جنگ میں بارہ (۱۲) صحابی شہید ہوئے....خندق کے میدان میں تیرہ (۱۳) صحابی شہید ہوئے....تبوک کے معرکے میں انیس (۱۹) صحابی شہید ہوئے....بیر معرنہ پر سڑسٹھ (۶۷) صحابہ شہید ہوئے....تختہ دار پہ صحابہ نے لٹک کر....سولیوں پہ چڑھ کر....اور پوری دنیا کے جزیروں میں....اعلان کر کے ایک پیغام دیا....کہ لا الٰہ کے سوا کوئی پیغام نہیں....نبیوں کا پیغام لا الہ الا اللہ....صحابہ کا پیغام لا الہ الا اللہ....

پیغام میں کمزوری کی وجہ سے ہم رسوا ہوئے: لاالہ الا اللہ میں جب کمزوری آئی۔لاالہ الا اللہ کے کہنے والوں میں جب کمزوری آئی....تو ہم رسوا ہوئے۔ہم ذلیل ہوئے....ہم پریشان

ہوئے....جب لا الہ الا اللہ کہنے والے مسلمان غیرت مند تھے تو قیصر وقصریٰ سے ٹکرائے۔تھے۔

لاالہ الا اللہ کا پرچم لے کر صحابہ بادشاہوں سے ٹکرائے تھے کہ نہیں ٹکرائے....؟ (ٹکرائے) اور آج لاالہ الا اللہ بھی کہتے ہیں....بوسنیا میں ذبح بھی ہو رہے ہیں۔

کشمیر میں بچیاں ذبح بھی ہو رہی ہیں....کیوں....؟ کہ لاالہ الا اللہ کہنے والا کمزور ہو گیا۔کمزور کیسے ہوا؟ کہ نماز میں کہتا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین....کہ مدد تجھ سے مانگتے ہیں....عبادت تیری ہی کرتے ہیں....اور پھر مدد قبروں سے مانگتا ہے....پھر مدد غیروں سے مانگتا ہے....پھر اللہ کا دروازہ چھوڑ کر....غیروں کے دروازے پہ سر جھکاتا ہے....لاالہ الا اللہ کہنے والا جب مضبوط تھا....تو پوری دنیا میں اس کے مقابلے میں کوئی نہیں تھا....لاالہ الا اللہ کہنے والے کو مضبوط ہونا چاہئے....

لا الٰہ میں قوت: میرے بھائیو!....اس لاالہ الا اللہ میں کتنی قوت ہے....کہ اللہ نے پوری دنیا میں اسلام کا سر بلند کیا....اسلام غالب آیا....اسلام نے قوت پکڑی جب لاالہ الا اللہ کہنے والا مضبوط تھا۔تپتے ہوئے صحراؤں پر لیٹ کر بھی اس نے لاالہ الا اللہ نہیں چھوڑا تھا۔حضرت بلالؓ کو گرم ریت پہ لٹایا گیا۔ لاالہ الا اللہ نہیں چھوڑا....

کلمے کا رتبہ رسول اللہ سے بھی زیادہ: میرے بھائیو! حضورؐ کے کردار کو دیکھیں....حضور کی عظمت کو دیکھیں....کہ لا الہ الا اللہ کے کہنے کے جرم میں حضورؐ کو کتنی تکلیفیں ہوئیں....حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنی مشکلات ہوئیں۔اور حضور کا مرتبہ کتنا اونچا تھا....سارے انبیاء سے اونچا محمد الرسول اللہ کا مرتبہ تھا۔اور سب سے زیادہ تکلیفیں بھی محمد الرسول اللہ کو آئیں۔کیوں؟ اس لئے کہ جس کلمے کے بارے میں تکلیفیں آئیں۔اس کلمہ کا رتبہ محمد الرسول اللہؐ سے بھی زیادہ تھا۔اور وہ ہے لا الہ الا اللہ۔

مقصود کائنات کی رسالت کا لسان انبیاء سے اقرار: حضورؐ کو اللہ نے کتنا اعزاز بخشا تھا....کتنا کمال بخشا تھا....کتنی عظمت بخشی تھی۔کہ قرآن پاک کی جو آیت میں نے پڑھی ہے....اس میں اللہ نے....اپنے نبی کی کتنی شان بیان کی ہے....انسان حیران ہوتا ہے....کہ رسول اللہ کو اللہ نے

کتنا اونچا مقام بخشا....اور اس آیت میں بتایا کہ حضور علیہ السلام کی عظمت کیا ہے....؟ بلکہ کائنات میں حضورؐ سے پہلے .... کسی کا تصور پیدا نہیں کیا گیا....کسی کی روح کو تخلیق نہیں کیا گیا....حضورؐ کی روح....اور حضور کا تصور کائنات میں سب سے پہلے تھا....اس کا ذکر قرآن میں موجود ہے .... قرآن کہتا ہے...."واذا اخذاللّٰہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتب وحکمۃ"....

اے پیغمبرؐ اس وقت کو یاد کر....کہ جب اللہ تعالیٰ نے....تمام انبیاء کی ارواح کو ایک جگہ جمع کیا....اور جمع کر کے ....ان سے ایک اقرار لیا....اس آیت میں اللہ نے ایک کانفرنس کا ذکر کیا....ایک جلسے کا ذکر کیا....ایک بہت بڑے اجتماع کا ذکر کیا....

ایک آپ کا اجتماع ہے....ایک سیاست دانوں کا اجتماع ہوتا ہے....ایک حکمرانوں کا اجتماع ہوتا ہے....اور ایک مذہبی اجتماع ہوتا ہے....آج کے اجتماع میں....اور اس اجتماع میں بڑا فرق ہے....جو اجتماع پروردگار نے کیا....جب کائنات نہیں بنی تھی....دنیا نہیں بنائی گئی تھی....تو دو قسم کے اجتماع ہوئے....اور دونوں اجتماع کا ذکر اللہ نے قرآن میں کیا ہے....دو کانفرنسیں ہوئیں....ان کانفرنسوں میں ٹیوب لائٹ لگانے کی ضرورت نہیں تھی.... شامیانوں کی ضرورت نہیں تھی....ان کانفرنسوں میں حکومت سے منظوری لینے کی ضرورت نہیں تھی....ان کانفرنسوں میں لاؤڈ سپیکر نصب کرنے کی ضرورت نہیں تھی....

عالم ارواح میں خدا کی ربوبیت کا اقرار عام:

پہلی کانفرنس اس وقت ہوئی کہ جب اللہ نے ساری دنیا کی ارواح کو....عام انسانوں کی روح کو....ایک جگہ جمع کر کے کہا....الست بربکم ....؟ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟....تو روحوں نے جواب دیا بلیٰ.... ارواح نے کہا .... ہاں تو ہمارا رب ہے....یہ کانفرنس اللہ کی الوہیت کے لئے تھی....اللہ کی قدرت منوانے کے لئے تھی....اس کانفرنس کے سامعین عام لوگ تھے....

انبیاء کو نبوت دینا محمد کی رسالت کو تسلیم کرنے پر موقوف:

لیکن ایک دوسری کانفرنس کا ذکر ....اس آیت میں اللہ نے کیا جو میں نے پڑھی ہے.... "واذا اخذاللّٰہ میثاق النبیین لما

اٰتیتکم من کتب وحکمۃ" .... میں تمہیں کتاب دوں گا....تمہیں حکمت دوں گا....تمہیں نبوت دوں گا....تمہیں رسالت دونگا....لیکن ایک شرط ہے....کہ ثم جاء کم رسول ....کہ تمہارے بعد ایک آخر الزماں نبی آئے گا....مصدقا لما معکم .... وہ جب آئے گا تو تمہاری تصدیق کرے گا....کہ تم اللہ کے سچے رسول ہو....تمہاری تصدیق کرے گا....کہ مجھ سے پہلے سارے نبی سچے تھے....مصدقا لما معکم ....لیکن آج....تمہیں اقرار کرنا پڑے گا.... کہ لتؤمنن بہ ولتنصرنہ ....آج تم اقرار کرو....آج تم ایمان لاؤ....آج تم اعلان کرو....آج تم وضاحت کرو....آج تم میرے ساتھ وعدہ کرو....کس چیز کا؟ کہ لتؤمنن بہ ولتنصرنہ .... سامعین کون تھے....؟ انبیاء کی ارواح تھی....اور اس جلسے میں مقرر کون تھا....؟ پروردگار تھا.... مقرر بھی پروردگار تھا....صدارت بھی پروردگار کی تھی اور سامعین نبیوں کی جماعت تھی....اور موضوع شان مصطفیٰ تھا....کہ اللہ نے انبیاء کی ارواح سے پوچھا، سوال کیا....لتؤمنن بہ ولتنصرنہ.... اے نبیو!....تم محمد الرسول اللہ پر ایمان لاتے ہو یا نہیں؟ تو انبیاء کی ارواح نے یک زبان ہوکر بولا....؟اقررنا.... قرآن کہتا ہے لتؤمنن بہ ولتنصرنہ ....جب اللہ نے فرمایا قال أأقررتم .... کیا تم اقرار کرتے ہو....کہ محمد مصطفیٰ ہمارا نبی ہے۔ ہمارا رسول ہے.... ہمارا قائد ہے۔ ہمارا پیغمبر ہے....أأقررتم واخذتم علی ذالکم اصری....کیا تم اس بات پر پکے ہو....اس بارے میں پکے ہو....تو انبیاء کی ارواح نے جواب دیا....اقررنا....ہم اقرار کرتے ہیں....قالوا اقررنا ....اللہ نے فرمایا....اگر تم اقرار کرتے ہو کہ محمد ہمارے نبی ہیں۔ تو پھر میں تمہیں نبوت بھی دوں گا۔ تمہیں رسالت بھی دوں گا....

گویا کہ تمہیں نبوت دینا محمد مصطفیٰ کی رسالت کو تسلیم کرنے پر موقوف ہے....کہ محمد کی نبوت کو تسلیم کرو....تمہارے سر پر نبوت کا تاج رکھونگا....

تمہیں رسالت دوں گا....تمہیں نبوت دوں گا....سب نبیوں نے اقرار کیا....قالوا اقررنا.... قال فاشھدوا وانا معکم من الشاھدین ....اللہ نے فرمایا کہ جب انبیاء نے اقرار کرلیا....حضورؐ کی نبوت کا اعلان کردیا....تو اللہ نے فرمایا....تم گواہ ہو جاؤ....

میں بھی گواہ ہوں کہ محمد تمہارا بھی نبی ہے....اور ساری کائنات کا نبی ہے....

سب سے پہلی قرارداد:

میرے بھائیو! یہ وہ پہلی قرارداد تھی جو محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی قرارداد تھی....

حضورؐ کی سرداری کی قرارداد تھی تو اللہ نے اس آیت کی روشنی میں.... حضورؐ کی عظمت ورفعت کا ذکر کیا.... حضورؐ کی نبوت ورسالت کا ذکر کیا اور انبیاء سے عہد لیا.... کہ تم محمد مصطفیٰ کی.... نبوت کا اقرار کرو.... سب انبیاء نے حضور کی نبوت والی قرارداد کو.... تسلیم کیا.... اس کے بعد انہیں نبی بنانے کا فیصلہ ہوا....

شاہ ولی اللہ نبی کے بارے میں بول اٹھا:

شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں .... کہ یہ حدیث کتابوں میں موجود ہے....

کہ **لولاک لما خلقت الافلاک** . . . اے پیغمبر اگر تمہیں پیدا نہ کیا جانا ہوتا.... تو دنیا میں کوئی چیز پیدا نہ کی جاتی.... یہ حدیث الفاظ کے لحاظ سے ضعیف ہے....

لیکن قرآن کی اس آیت کی روشنی میں.... اس کا معنی صحیح ہے۔ **واذاخذ اللّٰہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتب وحکمة.**

سب سے پہلے ختم نبوت کا اعلان کب ہوا؟:

میرے بھائیو! یہ کب کی بات ہے ....؟ یہ جلسہ کب ہوا تھا.... ؟ یہ کانفرنس کب ہوئی تھی۔ یہ اجتماع کب ہوا تھا....؟ جب شمس وقمر نہیں تھے۔ جب شمال وجنوب نہیں تھے.... جب مشرق ومغرب نہیں تھے.... جب شمس وقمر.... شجر وحجر.... بحروبر.... آسمان وزمین جب پہاڑ.... ندی ونالے.... کوئی چیز نہیں تھی۔ تو اس وقت اللہ نے محمد الرسول کی ختم نبوت کا اعلان کیا....

پیدائش روح پہلے آمد سب سے بعد میں:

میرے بھائیو!.... حضور کو اللہ نے بھیجنے کا فیصلہ کیا.... حضورؐ کے تصور کو.... حضور کی روح کو.... کائنات میں سب سے پہلے پیدا کیا۔ اور آخر میں بھیجنے کا فیصلہ کیا.... میں نے پاکستان کے ایک جلسے میں تقریر کی تھی.... میں نے کہا.... اصل میں حضور کے لئے اللہ نے راستہ بنانا تھا۔ اس لئے اللہ نے انبیاء دنیا میں بھیجے.... اور ان نبیوں نے حضور کی

رسالت کا اعلان کیا۔ حضور کی نبوت کا اعلان کیا.... ایک آدمی کہنے لگا۔ اگر حضور نے آنا تھا.... حضورؐ ہی آجاتے.... آدمؑ کو لانے کی کیا ضرورت تھی۔ نوحؑ کو لانے کی کیا ضرورت تھی....

موسیٰ کو لانے کی کیا ضرورت تھی آتش نمرود میں ابراہیمؑ کو گرانے کی کیا ضرورت تھی.... اور بنی اسرائیل کو لانے کی کیا ضرورت تھی۔ حضور نے آنا تھا.... حضور ہی آجاتے....

تمام انبیاء کو بھیجنے کی وجہ:

میں نے کہا.... حضورؐ کے لانے کے لئے.... محفل کو بنانا تھا.... کائنات کو سجانا تھا.... تو اللہ نے راستہ بنانے کے لئے.... ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء دنیا میں بھیجے.... اس نے کہا بات سمجھ میں نہیں آئی.... میں نے کہا توجہ کریں.... آپ ایک کانفرنس رکھتے ہیں۔ ایک جلسہ کرنا چاہتے ہیں.... اس جلسے میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری جو دنیا کے بڑے خطیب گزرے ہیں.... ان کو بلانا چاہتے ہیں.... اس اشتہار میں سب سے موٹا (بڑا) نام.... عطاء اللہ شاہ بخاری کا لکھ دیتے ہیں.... اور اس کے نیچے چالیس پچاس چھوٹے چھوٹے مقرروں کا نام لکھ دیتے ہیں.... لیکن جب رات کو جلسہ شروع ہوتا ہے.... تو عطاء اللہ شاہ بخاری اسٹیج پر کہیں نظر نہیں آتے۔ میں منتظمین سے پوچھتا ہوں.... کہ جناب موٹا نام عطاء اللہ شاہ بخاری کا لکھا.... لیکن اسٹیج پر عطاء اللہ شاہ بخاری نظر کہیں نہیں آتے.... تو منتظمین کہتے ہیں.... کہ اصل تقریر عطاء اللہ شاہ کی ہے .... یہ جو چھوٹے چھوٹے مقرر ہیں.... مجمع کو جمع کرنے کے لئے.... محفل کو آراستہ کرنے کے لئے لائے گئے ہیں۔ ہر مقرر کہتا ہے .... کہ اصل تقریر تو عطاء اللہ شاہ بخاری (صاحب) کی ہوگی.... میں تھوڑی سی دیر کے لئے آیا ہوں۔ میں نے کہا بالکل اسی طرح.... جب اللہ نے فطرت کا اشتہار شائع کیا.... تو اس اشتہار پر سب سے موٹا نام.... آمنہ کے در یتیم کا لکھ دیا.... محمد الرسول اللہ ﷺ کا لکھ دیا.... اور اس کے نیچے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کا نام بطور مقرر کے لکھ دیا.... جب نبوت کا یہ جلسہ شروع ہوا.... تو سب سے پہلے آدمؑ آئے.... پھر آدم سے عیسیٰ تک انبیاء آئے.... اور ہر نبی نے آکر کہا.... کہ اصل میں محمد مصطفیٰ نے آنا ہے....

محمد مصطفیٰ آخری رسول ہیں.... دنیا کے سردار ہیں.... جس کا ذکر قرآن نے کیا۔ "**مبشراً برسول یاتی من بعد اسمه احمد**" .... کہ آخرالزماں نبی محمد الرسول اللہ آنے والے ہیں

....میرے بھائیو! آدم سے لے کر عیسیٰ تک ایک ایک نبی آیا....اور اس پوری کائنات کے جلسے میں خطاب کرتا رہا....اور جب مخلوقات جوانی پر آ گئی....کائنات شباب پر آ گئی....تو اللہ نے آخر میں مکہ اور مدینے کے اس خطیب کو بھیجا....جس کے لئے کائنات ہستی کا یہ جلسہ بلایا گیا تھا....

اقبال سہیل کا قطعہ:

میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کے لئے....کائنات کو سجایا....محفل کو آراستہ کیا۔ اسی واقعہ کو ہندوستان کے ایک شاعر اقبال سہیل نے نقل کیا ہے....وہ کہتا ہے:

کتاب فطرت کے سرورق پہ جو نام احمد رقم نہ ہوتا
تو نقش ہستی ابھر نہ سکتا وجود لوح و قلم نہ ہوتا
تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا
تو بارگاہ ازل سے تیرا خطاب خیر الامم نہ ہوتا
نہ روئے حق سے نقاب اٹھتا نہ ظلمتوں کا حجاب اٹھتا
فروغ بخش نگاہ عرفاں اگر چراغ حرم نہ ہوتا

اور شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے حضورؐ کی شان میں کہا ہے کہ۔

یہ پھول نہ ہوتا تو کلیوں کا تبسم بھی نہ ہوتا
یہ گل نہ ہوتے بلبل کا ترنم بھی نہ ہوتا
نقش ہستی میں یہ غنچے بھی پریشاں ہوتے
رخت بردوش میں سب دست و گریباں ہوتے
خیمۂ افلاک پہ پھر سے تشتت ہوتا
بزم توحید کے نعروں میں تردد ہوتا
نہ دشت و جبل توحید کے حدی خواں ہوتے
نہ مزین تیرے ذکر سے بیاباں ہوتے
حصول وحی میں موسیٰ طور پر پہنچے
پر کیا عجب جو وحی تیرے حضور پر پہنچے

حضور کے لئے کائنات کو سجایا گیا۔ محفل کو آراستہ کیا گیا....جو مقام محمد الرسول اللہ کو اللہ نے نصیب کیا....وہ کائنات میں اور کسی کے حصے میں نہیں آیا....

جس چیز کی نسبت نبی کی طرف اس کا مرتبہ کوئی نہیں پاسکتا:

میرا دعویٰ یہ ہے....کہ جس چیز کی نسبت نبی کی طرف ہے....اس کا مرتبہ کوئی نہیں پا سکتا....حضور کی طرف نسبت اگر زمین کی ہے....تو زمین زمینوں سے اعلیٰ....علاقہ کی ہے....تو علاقہ علاقوں سے اعلیٰ....شہر کی ہے....تو شہر شہروں سے اعلیٰ....افراد کی ہے....تو فرد فردوں سے اعلیٰ....اور مہینہ کی ہے....تو مہینہ مہینوں سے اعلیٰ....جس چیز کی نسبت....محمد مصطفیٰ کی طرف ہوگئی....وہ چیز بھی دنیا میں سب سے اعلیٰ بن گئی۔ یہ سب کچھ محمد الرسول اللہ کی وجہ سے ہے۔

تورات، زبور اور انجیل کے اترنے کا انداز:

آسمانوں سے کتابیں چار اتریں....لیکن ان کتابوں اور قرآن کے اترنے میں فرق ہے....اس فرق کو دیکھو....کہ جب تورات موسیٰ پہ اترنے لگی....تو اللہ نے موسیٰ کو حکم دیا....کہ طور پہاڑ پہ جاؤ....موسیٰ طور پر پہاڑ پہ گئے....چالیس دن کا چلّہ کیا....پھر کتاب ملی....اور جب داؤد پر زبور اترنے لگی....تو اللہ نے داؤدؑ سے کہا....کہ داؤد جاؤ....اپنے عبادت خانے میں بیٹھو....تو داؤدؑ زبور لینے کے لئے اپنے عبادت خانے میں بند ہوگئے....اور جب انجیل اتری حضرت عیسیٰ پر....تو انہیں اپنے معبد کا پابند بنایا گیا....اپنے معبد میں بھیجا گیا....کہ وہاں جا کر بیٹھو....پھر تمہیں کتاب ملے گی....یعنی باقی انبیاء کتاب کے پیچھے گئے۔

قرآن کے اترنے کا انداز:

لیکن جب محمد الرسول اللہ کی باری آئی....تو حضور کو دیکھو....

حضورؐ مکے میں تھے....قرآن کو مکے میں بھیج دیا۔ حضورؐ مدینہ میں تھے....قرآن کو مدینہ میں بھیج دیا....حضورؐ بدر میں تھے....قرآن کو بدر میں بھیج دیا....حضورؐ احد میں تھے....قرآن کو احد میں بھیج دیا....حضورؐ حنین میں تھے....قرآن کو حنین میں بھیج دیا....حضورؐ تبوک میں تھے....قرآن کو تبوک میں بھیج دیا....حضور عشیرہ میں تھے....قرآن کو عشیرہ میں بھیج دیا....حضورؐ بازار

میں .... قرآن بازار میں .... حضورؐ غار میں .... قرآن بھی غار میں .... حتی کہ حضورؐ عائشہؓ کے بستر پر .... قرآن بھی عائشہ کے بستر پر ....

حضورؐ کی آمد سے قبل دنیا کا نظام:

جس چیز کی طرف رسول اللہ کی نسبت ہوگئی .... وہ چیز بھی سب سے اعلیٰ .... اللہ کو دنیا میں حضورؐ کو بھیجنا تھا۔ حضورؐ کے آنے سے پہلے دنیا کا نظام کیا تھا....؟ ہندو شاعر کہتا ہے .... جگن ناتھ آزاد .... جب حضورؐ دنیا میں تشریف نہیں لائے تھے تو دنیا کی کیا حالت تھی .... وہ کہتا ہے کہ

وہی یونان کہلاتا تھا جو تہذیب کی دنیا
وہی روئے زمیں پر آج تک تخریب کی دنیا
یہ تحقیق و تجسس کا جہاں تھا آج ویرانہ
فلاطوں کی خرد سقراط کی دانش تھی افسانہ
غرض دنیا میں چاروں سمت اندھیرا ہی اندھیرا تھا
نشان نور گم تھا اور ظلمت کا بسیرا تھا
کہ دنیا کے افق پر دفعتاً سیلاب نور آیا
جہاں کفر و باطل میں صداقت کا ظہور آیا
حقیقت کی خبر دینے بشیر آیا نذیر آیا
شہنشاہی نے جس کے پاؤں چومے وہ فقیر آیا
مبارک ہو زمانے کو کہ ختم المرسلین آیا
سحاب رحم بن کر رحمت اللعالمین آیا
یہ سب کچھ حضور کی وجہ سے آیا

میرے بھائیو! جس چیز کی نسبت رسول اللہ کی طرف ہے وہ چیز بھی دنیا میں سب سے اعلیٰ ....

حضور کیلئے جگہ کا انتخاب:

اللہ کو دنیا میں حضورؐ کو بھیجنا تھا .... حضورؐ کے بھیجنے سے پہلے جگہ کا انتخاب ہوا .... کس جگہ بھیجیں ....؟ جگہیں دو تھیں .... ایک عرب کی جگہ .... ایک عجم کی جگہ .... حضور کو کہاں بھیجنے کا فیصلہ ہوا ....؟ عجم کا

معنی .... گونگا .... یعنی جس کی زبان نہ ہو .... عجم کا معنی بے زبان .... لیکن عرب کا معنی فصیح و بلیغ .... چونکہ رسول اللہ فصیح و بلیغ تھے .... اس لئے رسول اللہ کو عجم میں نہیں بھیجا .... عرب میں بھیجنے کا فیصلہ ہوا .... اس لئے کہ عرب کے لفظ میں حضورؐ کی شان تھی .... اور عرب میں علاقہ اور بھی بڑے تھے ....

توجہ فرمائیں! .... میں حضور کی شان کو ایک نئے انداز میں آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں .... کہ جس چیز کی نسبت رسول اللہ کی طرف ہوگئی .... اس چیز کا مقام بھی سب سے اعلیٰ ہوگیا .... توجہ فرمائیں! .... عرب اور عجم میں عرب کا انتخاب کیا نبی کے لئے ....

حضورؐ کے لئے شہر کا انتخاب:

اور عرب میں بستیاں اور بھی بڑی تھیں .... علاقے اور بھی بڑے تھے .... اس شہر کو نبی کے لئے چنا .... جس کا نام مکہ تھا .... کیوں؟ مکہ عربی زبان میں "بکّہ" کو کہتے ہیں .... قرآن کہتا ہے للذی ببکۃ مبارکا .... بکّہ کا معنی درمیانی جگہ .... "وسط زمین" .... وسط زمین پر نبی کو کیوں بھیجا .... تاکہ پوری دنیا کے درمیان میں .... محمد آکر پوری دنیا کو برابر روشنی دے .... کیونکہ حضور ساری کائنات کے پیغمبر تھے۔ اس لئے حضور کو درمیان میں بھیجنے کا فیصلہ کیا .... مکہ میں نبی کو بھیجنے کا فیصلہ ہوا .... اور اس کے بعد قبیلے اور بھی بڑے تھے۔

حضور کے لئے قبیلے کا انتخاب:

کس قبیلے میں نبی کو بھیجنے کا فیصلہ کیا .... ابراہیمؑ کی اولاد میں چالیس قبیلے تھے .... چالیس خاندان تھے .... ان میں ایک کا نام قریش تھا .... تو قریش کے قبیلے میں نبی کو بھیجنے کا فیصلہ کیا .... قریش، قرش سے ہے .... اس کا معنی ہے "پختہ اور سخت جگہ" .... حضور اپنے مشن میں سخت اور پختہ تھے .... اس لئے حضور کو قریش میں بھیجا .... اور قریش کے قبیلوں میں اور بھی قبیلے تھے .... ایک قبیلہ بنو ہاشم تھا .... ہاشم کس کا نام ہے ....؟ ہاشم اصل نام نہیں ہے .... ہاشم کا معنی ہے .... جو آدمی شوربہ میں روٹی ڈال کر ثرید بنا کر لوگوں کو کھلائے۔ اسے عربی میں ہاشم کہتے ہیں۔ چونکہ ہاشم کہتے ہیں مہمان نواز کو .... حضور بھی مہمان نواز تھے .... اس لئے حضور کا پردادا اس کو بنایا .... جو پہلے سے ہی مہمان نواز تھا ....

حضورؐ کے لئے دادے کا انتخاب: اب دیکھو.... ہاشم کے تو بارہ لڑکے تھے.... بارہ لڑکوں میں اس شخص کو رسول اللہ کا دادا بنانے کے لئے چنا.... جس کا نام عبدالمطلب تھا.... جو پہلے سے کعبہ کا متولی تھا.... حضورؐ کو ساری دنیا کا متولی بننا تھا.... اس لئے دادا وہ چنا۔ جو پہلے سے کعبہ کا متولی تھا۔

والد کا انتخاب: اب دیکھو!.... عبدالمطلب کے پھر بارہ بیٹے تھے۔ بارہ بیٹوں میں کس کو نبی کا والد بنایا جائے .... یہ فیصلہ عرش اولیٰ پہ ہوا .... کہ نبی کا والد کس کو بنایا جائے .... عبدالمطلب کے ایک لڑکے کا نام عبدالعزیٰ تھا۔ عبدالعزیٰ ابولہب کو کہتے ہیں .... ایک لڑکے کا نام عبدمناف تھا.... عبدمناف وہی ہے جسے ابوطالب کہتے ہیں .... اللہ نے اپنے نبی کا والد عبدالعزیٰ کو نہیں بنایا.... عبدالعزی کا معنی بت کا بندہ.... عبدمناف کا معنی بت کا بندہ.... عبدحارث کا معنی کھیتی کا بندہ.... عبدشمس کا معنی سورج کا بندہ.... حمزہ کا معنا سخت جگہ.... عباس کا معنی ترش رُو.... سخت چہرے والا.... لیکن اس کے مقابلے میں ایک نام تھا.... عبداللہ .... یعنی اللہ کا بندہ .... خدا نے اور کسی کو نبی کا والد نہیں بنایا۔ اس کو والد بنایا.... جس کا نام عبداللہ تھا.... یعنی اللہ کا بندہ.... تاکہ خدا دنیا کو بتائے کہ میرا بندہ کسی بات کا بیٹا نہیں ہوسکتا.... وہ ہوگا تو اللہ کے بندے کا بیٹا ہوگا.... میرے بھائیو!.... توجہ فرمائیں.... حضور کیلئے.... اللہ نے کتنا اعزاز بنایا.... کہ حضور کے والد کا انتخاب عرش پہ ہوا۔

والدہ کے قبیلہ کا انتخاب: حضورؐ کی والدہ کا انتخاب وہ بھی عرش پہ ہوا.... قبیلے اور بھی بڑے تھے.... ابواء کی بستی میں .... ایک قبیلہ.... شتیبہ کا تھا۔ شتیبہ عربی میں کہتے ہیں ٹہنیوں والا۔ لیکن ان قبیلوں میں ایک قبیلے کا نام تھا بنو ظہرہ.... ظہرہ کہتے ہیں تروتازگی کو .... چونکہ نبی بھی تازگی کا پیغام لا رہا تھا.... اس لئے جو تازگی کا قبیلہ تھا.... اس میں نبی کی والدہ کا انتخاب کیا....

والدہ کا انتخاب: اور نبی کی والدہ کا انتخاب کرتے ہوئے جو قبیلہ بنو ظہرہ چنا اس میں لڑکیاں اور بھی بڑی تھیں.... ایک کا نام حربہ تھا.... لڑائی والی.... ایک کا نام نوہ تھا.... یعنی جس کے چہرے پہ داغ ہو.... ان لڑکیوں میں .... ایک اس لڑکی کو

نبی کی والدہ بنانے کے لئے چنا.... جس کا نام آمنہ تھا....

آمنہ کا معنی امانت والی.... خدا کہتا تھا.... کہ میری سب سے بڑی امانت.... کسی اور کی گود میں نہیں آئیگی.... وہ آئیگی تو اس آمنہ کی گود میں آئیگی.... آمنہ کا معنی.... امانت والی.... نام کا انتخاب پہلے سے ہوا.... اس آمنہ کی گود ہے.... جس میں اللہ کی سب سے بڑی امانت موجود ہے.... میرے بھائیو! حضور کے لئے والدہ کا انتخاب ہوا۔

دایہ کے قبیلے کا انتخاب: اور دیکھیں حضورؐ کے لئے دایہ کے قبیلے کا انتخاب ہوا.... اور بھی دایہ کے قبیلے بڑے تھے.... لیکن دایہ کا پہلے قبیلہ چنا.... دایہ کے قبیلے کا نام کیا رکھا؟ بنو سعد.... سعد عربی میں کہتے ہیں نیک بخت کو.... چونکہ نبی بختوں والا تھا۔ اس لئے دایہ کا قبیلہ پہلے سے بختوں والا بنا دیا۔

دایہ کا انتخاب: اور اس بنو سعد قبیلے میں عورتیں اور بھی بڑی تھیں.... اس عورت کو نبی کی دایہ بنانے کے لئے چنا.... جس عورت کا نام حلیمہ تھا.... حلیمہ کا معنی حلم والی۔ نبی بھی حلم والا تھا.... دایہ وہ چنی جو پہلے سے حلم والی تھی۔

حضورؐ کے نام کا انتخاب: اب دیکھو.... حضور پہلے دنیا میں تشریف لائے.... دایہ تو بعد میں آتی ہے .... پہلے رسول اللہؐ دنیا میں تشریف لائے.... یہ بات درمیان میں رہ نہ جائے.... آپ کا ایمان تازہ ہو جائے....

حضورؐ جب دنیا میں تشریف لے آئے.... تو حضورؐ کا نام کیسے رکھا گیا؟ حضورؐ کے نام کا انتخاب یہ بھی عرش سے ہوا.... عبداللہ کے گھر نبی تشریف لے آئے.... نام وہ رکھا گیا.... جو عرش پہ کسی کا نہیں رکھا گیا۔ جو فرش پہ کسی کا نہیں رکھا گیا.... وہ نام ایسا تھا.... جو عبدالمطلب کی زباں پہ آیا۔ اللہ نے زبان سے وہ نام جاری کر دیا۔ وہ نام ہے ''محمد''.... محمد کتنا خوب صورت نام ہے۔ کہ اس نام پر نقطہ کوئی نہیں۔

اللہ نے دنیا کو بتایا کہ جس نام پہ نقطہ کوئی نہیں اس کی ذات پہ بھی نقطہ کوئی نہیں.... اور پھر اس پر غور کرو۔ لفظ محمد تم بولتے ہو.... تو دونوں لب آپ کے مل جائیں گے.... محمد ایک دفعہ کہو محمد....؟ (محمد) دونوں لب مل گئے.... اللہ نے بتایا جس نبی کے نام لینے سے لب مل

جائیں.... جب نام لوگے لب مل جائیں گے.... جب اس کی بات مانیں گے دل مل جائیں گے.... اور پھر محمد ''حمد'' سے ہے.... اور حمد ہمیشہ آخر میں ہوتی ہے.... محمد بھی آخر میں آئے ہیں.... اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا.... جو آئے گا چاہے قادیانی ہو چاہے مسیلمہ ہو اس کے دجال ہونے میں کوئی شک نہیں۔

انبیاء کے ناموں سے حضور کے ناموں میں فرق:

انبیاء کے ناموں سے حضورؐ کے ناموں میں فرق دیکھیں.... انبیاء کے نام میں آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں.... اور حضورؐ کے ناموں پر غور کریں.... آدم کا معنی ہے.... گندم کے رنگ والا.... نوح کا معنی نوحہ کرنے والا.... زکریا کا معنی صفائی والا.... ادریس کا معنی۔ سبق والا.... یعقوب کا معنی۔ بعد میں آنے والا.... یوسفؑ کا معنی افسوس والا.... اور موسیٰ کا معنی.... پانی سے نکلا ہوا.... ایوبؑ کا معنی۔ لوٹنے والا.... عیسیٰ کا معنی سیاحت کرنے والا....

ان تمام کے مقابلے میں لفظ محمد پہ غور کریں۔ کہ محمد کا معنی.... کہ ساری کائنات.... قیامت کی صبح تک جس کی تعریف کرے وہ محمد بنتا ہے.... اور سب سے زیادہ جو خدا کی تعریف کرے وہ احمد بنتا ہے.... محمد بھی بے مثال.... احمد بھی بے مثال.... آپ کا نام عرش پہ احمد ہے.... فرش پہ محمد ہے۔ اور محمد کا معنی.... کہ ساری دنیا جس کی تعریف کرے.... تعریف مکمل نہ ہو وہ محمد بنتا ہے.... فرشتے تعریف کریں۔ تعریف مکمل نہ ہو، محمد بنتا ہے.... انسان تعریف کریں.... تعریف مکمل نہ ہو۔ محمد بنتا ہے.... جنات تعریف کریں.... تعریف مکمل نہ ہو۔ محمد بنتا ہے.... زمین کے نیچے کی مخلوقات تعریف کرے.... تعریف مکمل نہ ہو، محمد بنتا ہے.... اور خدا کے علاوہ کوئی اس کی تعریف کا حق نہ ادا کرے.... وہ محمد بنتا ہے.... میرے بھائیو.... محمد مصطفیٰ کے لئے.... اللہ نے دایہ کا انتخاب کیا۔ نام کا انتخاب کیا.... قبیلے کا انتخاب کیا.... والد کا انتخاب کیا۔

حضور کے لئے بیویوں کا انتخاب:

اب آگے چلیں.... حضور کے لئے اللہ نے بیویوں کا انتخاب کیا.... پھر بیٹیوں کا انتخاب کیا.... اس پہ غور کریں۔ حضور کو اللہ نے سب سے پہلی بیوی عطاء کی.... اس بیوی کا نام ہے؟

خدیجہؓ.... خدیجہ عربی میں کہتے ہیں.... حاجیوں کی خدمت کرنے والی.... حضور امت کی خدمت کرنے والے.... بیوی حاجیوں کی خدمت کرنے والی....

ایک بیوی وہ دی جس کا نام سودہ.... سودہ کا معنی آرام والی.... نبی بھی آرام والے.... بیوی بھی آرام والی....

ایک بیوی وہ دی.... جس کا نام ہے عائشہؓ.... عائشہ کا معنی زندہ رہنے والی.... نبی بھی زندہ رہنے والا.... بیوی بھی زندہ رہنے والی۔ جو نبی کی صفت ہے وہ بیویوں کے ناموں میں بھی ہے.... بچوں کے ناموں میں بھی ہے.... لڑکوں کے ناموں میں بھی ہے.... اس پہ غور کریں....!

ایک بیوی وہ دی جس کا نام ہے صفیہ.... صفیہ کا معنی منتخب ہونیوالی.... نبی بھی منتخب ہے.... بیوی بھی منتخب ہے.... ایک بیوی وہ دی.... جس کا نام ہے میمونہ.... میمونہ کا معنی بختوں والی۔ نبی بھی بختوں والا.... بیوی بھی بختوں والی.... ایک بیوی وہ دی جس کا نام ہے حفصہ۔ حفصہ کا معنی راتوں کو قیام کرنے والی.... نبی بھی راتوں کو قیام کرنے والا.... بیوی بھی قیام کرنے والی.... ایک بیوی وہ دی.... جس کا نام ہے زینبؓ.... زینب کا معنی استغفار والی.... نبی بھی استغفار والا.... بیوی بھی استغفار والی.... ایک بیوی وہ دی.... جس کا نام ہے ام حبیبہ.... ام حبیبہ کا معنی پیار والی۔ نبی بھی پیار والا۔ بیوی بھی پیار والی.... ایک بیوی وہ دی.... جس کا نام ہے ریحانہ.... ریحانہ کا معنی خوشبو والی.... نبی بھی خوشبو والے.... بیوی بھی خوشبو والی۔ ایک بیوی وہ دی.... جس کا نام ہے ام سلمہ.... ام سلمہ کا معنی سلامتی والی.... نبی بھی سلامتی والے.... بیوی بھی سلامتی والے.... میرے بھائیو! پیغمبر کی طرف جس چیز کی نسبت ہے.... اس کی شان بلند ہے.... اس کا نام بلند ہے.... اس کا ذکر بلند ہے.... جس چیز کی نسبت نبی کی طرف ہوگئی کائنات اوپر بھی چلی جائے.... اور اوپر کی کائنات نیچے آجائے محمد مصطفیٰ کے پائے خاک کا مقابلہ نہیں کرسکتی....

حضورؐ کے لئے بیٹوں کا انتخاب:

توجہ فرمائیں! حضور کو اللہ نے پہلا بیٹا عطاء کیا۔ بیٹے کا نام قاسم رکھا گیا.... قاسم کا معنی تقسیم کرنے والا.... حضور فرماتے ہیں.... انما انا قاسم واللہ یعطی.... دینے والا اللہ ہے

....دینے والا کوئی پیر نہیں ہوتا اللہ ہوتا ہے....خود نبی نے فرمایا واللہ یعطی اللہ دینے والا ہے میں تو تقسیم کرنے والا ہوں....یعنی داتا اللہ ہے....میں تقسیم کرنے والا ہوں تو گویا کہ نبی کا داتا تو اللہ ہوا۔اور میرے اور تیرے داتے....کوئی بندے نہیں ہو سکتے....کوئی پیر نہیں ہو سکتے....کوئی ولی نہیں ہو سکتے....دینے والا ہر انسان کا اللہ ہے....جب نبیوں کو دینے والا اللہ ہے....تو تجھے اور مجھے بھی دینے والا اللہ ہے....حضور فرماتے ہیں انا قاسم ....میں بھی تقسیم کرنے والا....بیٹا بھی تقسیم کرنے والا....اور حضورؐ کے ایک بیٹے کا نام....طاہر طیب ہے....طاہر کا معنی پاک ہے طیب کا معنی بھی پاک ہے....نبی بھی پاک ہے....بیٹا بھی پاک ہے....ایک کا نام ابراہیمؑ ہے....ابراہیم کا معنی بزرگی والا....نبی بھی بزرگی والا....بیٹا بھی بزرگی والا....

حضورؐ کے لئے بیٹیوں کا انتخاب:

اور آپ دیکھیں....حضورؐ کی ایک بیٹی کا نام زینب ہے....زینب کا معنی استغفار والی....نبی بھی استغفار والا....بیٹی بھی استغفار والی....ایک کا نام ہے رقیہ....رقیہ کا معنی خاوند کی خدمت کرنے والی....نبی امت کی خدمت کرنے والا....بیٹی خاوند کی خدمت کرنے والی....

ایک بیٹی وہ دی جس کا نام ہے ام کلثوم....ام کلثوم کا معنی بچوں کی تربیت کرنے والی....نبی امت کی تربیت کرنے والا....بیٹی بچوں کی تربیت کرنے والی۔ایک بیٹی وہ دی جس کا نام ہے فاطمہؓ....فاطمہ کا معنی....دوزخ سے آزاد....نبی بھی دوزخ سے آزاد....بیٹی بھی دوزخ سے آزاد....یہ سب کچھ نبی کی وجہ سے ہے۔

یہ سب کچھ رسول اللہ کی وجہ سے ہے....جس چیز کی نسبت نبی کی طرف ہوگئی....اس کا مقابلہ کوئی نہیں کرسکتا....نہ آسمانوں پہ کرسکتا ہے....نہ زمین پہ کرسکتا ہے....آسمانوں پہ کیوں نہیں کرسکتا....؟ توجہ فرمائیں!....جبرئیلؑ امین فرشتوں کا سردار ہے....جبرئیلؑ کون ہے....جانتے ہو....(جی) ملاقات ہوئی ہے کبھی....(نہیں)....جانتے تو ایسے کہا....کہ جیسے ملاقات ہوئی ہے .... میں نے کہا شاید آپ کی ملاقات ہوئی ہو....اگر آپ کی (ملاقات) نہیں ہوئی....تو مرزا قادیانی کی تو ہوئی ہے....؟

دنیا میں بڑے بڑے جھوٹے آئے....لیکن سب کا رتبہ مرزا قادیانی سے کم تھا....یہ جھوٹوں میں سب سے اعلیٰ....یہ دجالوں میں سب سے اعلیٰ....یہ کذابوں میں سب سے اعلیٰ....اس میں کوئی شک ہے....؟ (نہیں) ایک آنکھ سے ویسے یک چشمے گل تھا....ایک آنکھ ہی نہیں تھی....میں نے برطانیہ میں قادیانیوں سے کہا....کہ یار! نبی مانتے ہو کسی کی شکل تو اچھی ہوتی اس کی تو شکل ہی بڑی خراب تھی....حضور فرماتے ہیں....لو کان بعدی نبی لکان عمرا. اگر میرے بعد نبی بنتا ہوتا کسی کو، تو عمر کا سر اسی لائق تھا....کہ اس کے سر پہ نبوت کا تاج رکھا جاتا....جس چیز کی نسبت محمد مصطفیٰ سے ہوئی....وہ چیز دنیا میں سب سے اعلیٰ ہوگئی....

جب آپ نے یہ بات مان لی....تو پھر یہ بات بھی ماننا پڑے گی....کہ رسول اللہ کی طرف نسبت....ابوبکر کی ہوئی....تو ابوبکر سب سے اعلیٰ....کسی پیغمبر کے صحابہ میں....صدیق جیسا کوئی صحابی نہیں....حضور کی طرف نسبت....ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ کی ہوئی....پوری کائنات کے انبیاء کا کوئی صحابی محمد مصطفیٰ کے صحابہ کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔حبشہ کے بلال کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا....سمیہ اور سلمان فارسی کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتبہ اسلامیہ

شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بمقام:-.................محلہ رسول پورہ، گوجرانوالہ

مؤرخہ:-.....................

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِO

شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

وقال اللّٰه تبارک وتعالیٰ فی کلامه المجید والفرقان الحمید .

"لقد کان لکم فی رسول اللّٰه اسوة حسنة.

قال النبیؐ.... اللّٰهم اهد ام ابی هریرةؓ".

اشعار

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے
نقش روئے محمدؐ بنایا گیا
پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی
بزمِ کون و مکاں کو سجایا گیا
وہ محمدؐ بھی احمد بھی حامد بھی محمود بھی
حسنِ مطلق کا شاہد بھی مشہود بھی
علم و حکمت میں وہ غیر محدود بھی
ظاہراً امیوں میں اٹھایا گیا
اس کی شفقت ہے بے حد و بے انتہا
اس کی رحمت تخیل سے بھی ماورا
جو بھی عالم جہاں میں بنایا گیا
ان کی رحمت سے اس کو سجایا گیا
مجھے حشر کا ڈر کس لئے ہو اے قاسم
میرا آقا ہے وہ میرا مولیٰ ہے وہ

جس کے دامن میں جنت بسائی گئی

جس کے ہاتھوں سے کوثر لٹایا گیا

تمہید: میرے واجب الاحترام!.... قابل صد احترام علماء کرام اور گوجرانوالے محلّہ رسول پورہ کے غیور نوجوانو اور دوستو!

آج کا موضوع شانِ مصطفیٰ ہے میں انشاءاللہ کوشش کروں گا کہ آپ کے سامنے حضورؐ کی سیرت طیبہ پر اپنی معروضات پیش کروں۔

بے مثال سیرت: میرے دوستو! حضور کی سیرت ایک اتھاہ سمندر ہے۔ آپ کی سیرت کا حق تو کوئی بھی نہیں ادا کرسکتا۔ کسی انسان میں یہ قوت نہیں کہ وہ کہے کہ میں نے حضورؐ کی سیرت کا حق ادا کر دیا۔

ایک آدمی نے مجھے کہا، اگر آپ سیرت بیان کرنے کا حق ادا نہیں کر سکتے، تو سیرت بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے کہا کے ہماری مثال مصر کی اس بوڑھیا کی ہے جو یوسفؑ کو خریدنے کے لئے روئی کی ایک گٹھڑی لے کر آئی تھی اور کسی نے کہا تھا کہ اماں! تیری اس گٹھڑی سے بھی یوسفؑ خریدا جائے گا۔ تو کہنے لگی کہ بات یوسفؑ کو خریدنے کی نہیں ہے اصل میں بات یہ ہے کہ کل قیامت کے دن خدا پوچھے گا کہ یوسفؑ کا خریدار کون کون تھا؟ تو میرا نام بھی خریداروں میں آجائے گا۔

بولتا قرآن: قرآن میں ہے کہ **ورفعنالک ذکرک** ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کردیا۔ میرے بھائیو! نبی چلتا ہے.... قرآن بولتا ہے۔ نبی اٹھتا ہے.... قرآن بولتا ہے۔ نبی بیٹھتا ہے.... قرآن بولتا ہے۔ نبی پہاڑ پر ہے.... قرآن بولتا ہے۔ نبی بولتا ہے.... قرآن بولتا ہے۔ نبی غار میں ہے.... قرآن بولتا ہے۔ نبی گلی میں ہے.... قرآن بولتا ہے۔ نبی مکے میں ہے.... قرآن بولتا ہے۔ محمدؐ کی ایک ایک ادا.... قرآن بولتا ہے۔ نبی مسکراتا ہے.... قرآن بولتا ہے۔ نبی روتا ہے.... قرآن بولتا ہے۔ نبی سجدے میں ہے.... قرآن بولتا ہے۔ نبی صحابہ کو اپنے سینے سے لگاتا ہے.... قرآن بولتا ہے۔ نبی اولاد سے پیار کرتا ہے.... قرآن بولتا ہے۔ نبی مسجد میں ہے.... قرآن بولتا ہے۔

اے پیغمبرؐ میں نے تیری ایک ایک ادا پر قرآن اتار دیا، اس لئے کہ تو اتنا بلند ہے کہ تیری وجہ سے مکے کی گلیوں کو بلند کیا.... تیری وجہ سے مدینے کے شہر کو بلند کیا.... میں نے تیری وجہ سے صحابہ کو اتنا بلند کیا کہ قیامت تک کوئی جوان، کوئی ولی، کوئی قطب.... کوئی ابدال آپ کے قدموں کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اس لئے کہ جو تیرا صحابیؓ بنا وہ بھی کائنات میں بلند ہوگیا۔

ہمارا نبی نبیوں کا نبی: اللہ تعالیٰ نے اور انبیاء بھی دنیا میں بھیجے، جتنے بھی نبی دنیا میں آئے۔

کوئی نبی بستی کے لئے.... کوئی شہر کے لئے.... ! کوئی قوم کے لئے.... کوئی علاقے کے لئے.... ! کوئی ایک ملک کے لئے.... کوئی موضع کے لئے.... لیکن ہمارے پیغمبرؐ کو دیکھو ہمارا نبی.... آسمانوں کا نبی زمین کا نبیؐ۔ شمس وقمر کا نبی شجر وحجر کا نبیؐ.... ساری کائنات کا نبی تحت الثریٰ کا نبیؐ.... عرش معلیٰ کا نبیؐ اور ہمارا نبیؐ.... نبیوں کا نبی

ورفعنالک ذکرک.... ہم نے تیرے ذکر اور شان کو اونچا کردیا۔

شانِ مصطفیٰؐ: موسیٰؑ نے لاٹھی پتھر پر ماری، لاٹھی پہاڑ پر ماری، پانی کے بارہ چشمے نکل آئے۔ قرآن کہتا ہے۔ "فَانفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ" کہ موسیٰ نے لاٹھی ماری بارہ پانی کے چشمے پہاڑ سے نکل آئے دنیا حیران ہوگئی کہ پہاڑ سے پانی کے چشمے نکل آئے۔

میرے دوستو! پہاڑ سے پانی کا نکلنا قرین قیاس ہے۔ عقل کے خلاف ہے پانی کے چشمے تو زمین سے نکلتے ہیں، پانی کے چشمے تو پہاڑ ہی سے نکلتے ہیں۔ پانی کے چشمے کو پہاڑ ہی سے نکلنے میں جتنا بڑا کمال ہے اس سے بھی بڑا میرے پیغمبرؐ نے دنیا کو دکھایا، کہ میرا نبی حدیبیہ کے موقع پر موجود ہے صحابہ نے بتایا کہ یارسول اللہؐ پانی ختم ہوگیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ پانی کا ایک پیالہ لاؤ۔ پیالے میں تھوڑا سا پانی ہے آقا نے نبوت والا ہاتھ اس میں ڈالا تو ان کی انگلیوں سے پانی کے چشمے نکل آئے۔

اسی کو قرآن نے کہا۔ **وَرَفَعْنَالَكَ ذِكْرَكَ** ہم نے تیرے ذکر اور شان کو اتنا اونچا کردیا؟ تیرے نام کو کتنا اونچا کردیا۔

دعا کی قبولیت!: حضورؐ کے پاس حضرت ابوہریرہؓ آئے فرمایا رسول اللہؐ میری اماں کے لئے دعا کریں: حضورؐ نے نبوت والے ہاتھ اٹھائے۔فرمایا.....

اللھم اِھدِ امّ ابی ھریرہ ....

اے اللہ! ابوہریرہؓ کی ماں کو ہدایت عطا فرما۔

دعا کرا کے ابوہریرہؓ گھر کی طرف بھاگے جارہے ہیں کسی نے بازو پکڑ لیا ابوہریرہؓ کہاں جاتا ہے فرمایا کہ میں گھر جا کر دیکھنا چاہتا ہوں کہ میں پہلے پہنچتا ہوں یا محمدؐ کی دعا پہلے پہنچتی ہے۔ابوہریرہؓ گھر پہنچے، تو جا کر دیکھا کہ دروازہ بند ہے۔تھوڑی دیر کے بعد دروازہ کھلا، اماں غسل کر کے فارغ ہوئی ہے فرمایا ابوہریرہؓ جلدی کر مجھے رسول اللہ ﷺ کے دروازہ پر لے جا کر کلمہ پڑھوادے۔

ورفعنالک ذکرک.... یہ نبی کی شان ہے۔

معجزہ رسول اللہ ﷺ: ابوہریرہؓ مدینے کے ایک چوک میں لیٹے ہوئے ہیں ابوہریرہؓ کمزور ہے۔ابوبکرؓ آئے گزر گئے۔عمرؓ آئے گزر گئے۔حضورؐ آئے تو دیکھا کہ ابوہریرہؓ کمزور ہے۔حضورؐ نے پوچھا ابوہریرہؓ کیا ہوا؟ اشارہ کر کے بتایا کہ تین دن سے کھانے کے لئے کچھ نہیں ملا۔حضورؐ ابوہریرہؓ کو لے کر گھر چلے گئے۔فرمایا عائشہ کھانے کو کوئی چیز ہے؟ فرمایا اماں نے کہ کھانے کو تو کچھ نہیں پینے کے لئے دودھ کا پیالہ رکھا ہے۔حضورؐ نے فرمایا کہ کام بن گیا۔فرمایا ابوہریرہؓ تیرے لئے یہ دودھ کافی ہوگا۔لیکن تم سے پہلے مدرسہ میں اسی طالب علم اصحاب صفہ، جو قرآن پڑھنے والے بچے ہیں۔

انہوں نے بھی کئی دنوں سے کچھ نہیں کھایا۔ان اسی طالب علموں کو بلاؤ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں ان اسی طالب علموں کو بلانے جارہا تھا۔میرے دل میں خیال آیا کہ پیالہ دودھ کا ایک ہے اسی طالب علم ہیں لیکن یہ میرے پیغمبرؐ کی عظمت ہے.....یہ اس نبی کی عظمت ہے۔

جو چاند کی طرف انگلی کرتا ہے تو چاند دو ٹکڑے ہو کر اس کی گود میں آجاتا ہے یہ اس نبی کی عظمت ہے۔اس نبیؐ کا معجزہ ہے اس نبی کا کمال ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں ان اسی طالب علموں کو بلا لایا قطاروں میں طالب علموں کو بٹھادیا۔حضورؐ نے فرمایا کہ ابوہریرہؓ بسم اللہ پڑھو۔اور ان طالب علموں کو دودھ پلاؤ

فرمایا میں نے بسم اللہ پڑھ کر دودھ پلانا شروع کردیا اور اس پیالے سے دودھ کا ایک قطرہ بھی کم نہیں ہوا۔حضورؐ نے فرمایا ابوہریرہؓ اب تم پیو، میں نے پیا.....حضورؐ نے فرمایا اور پیو، میں نے پھر پیا۔اس کے بعد حضورؐ نے میرے ہاتھوں سے پیالہ لے لیا۔حضورؐ نے پیالہ منہ کو لگایا تو دودھ ختم ہوا۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ہزاروں دنیا ہوتی، دودھ پیتی جاتی، محمدؐ کا پیالہ کبھی ختم نہ ہوتا۔

ورفعنالک ذکرک....

اے پیغمبرؐ ہم نے تجھے اتنی شان عطا فرمائی اتنا اونچا مرتبہ عطا فرمایا تجھے اتنی بلندی عطا فرمائی۔

اعجاز پیغمبرؐ: کہ ایک عیسائی مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے پاس آیا، آکر کہتا ہے مولانا قاسم نانوتویؒ کو کہ ہمارے پیغمبر عیسیٰؑ تو مردوں کو زندہ کردیتے تھے تمہارے نبی نے تو کبھی بھی مردے کو زندہ نہیں کیا۔مولانا قاسم نانوتویؒ نے فرمایا۔کہ تمہارے پیغمبر عیسیٰؑ نے تو مردوں کو زندہ کیا تو مردوں کو زندہ کرنا کیا کمال ہے؟ ہمارے نبی کو دیکھو جس نے پتھروں کو زندہ کردیا، درختوں سے کلمہ پڑھوادیا۔ابوجہل حضورؐ کی خدمت میں آیا اور مٹھی بند کر کے حضورؐ کے سامنے کہا:

اے محمدؐ! بتا میری مٹھی میں کیا ہے؟ حضورؐ نے فرمایا ابوجہل! میں بتاؤں تیری مٹھی میں کیا ہے یا تیری مٹھی میں جو چیز ہے وہ بتائے کہ میں کیا ہوں یہاں تک کہ مٹی میں جو کنکریاں تھیں ان کنکریوں سے آواز آئی۔

"اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ".

یہ نبی کی شان ہے۔

عاشق رسول مولانا محمد قاسم نانوتویؒ: اس عظمت کو دیکھو! اس نبی کے کمال کو دیکھو! اس مقام، اس بلندی کو دیکھو!۔

ایک عیسائی نے کہا مولانا نانوتویؒ سے کہ ہمارے پیغمبر عیسیٰؑ کی والدہ مریم کو قرآن نے "وامہ صدیقہ" کہا کہ حضرت عیسیٰؑ کی ماں پاکدامن ہے اور تمہارے پیغمبر حضورؐ کی والدہ آمنہ کو تو قرآن نے پاک دامن نہیں کہا۔سوال بڑا عجیب تھا بڑا گہرائی والا سوال تھا کہ عیسیٰؑ

کی والدہ کو قرآن پاک دامن کہے اور حضورؐ کی والدہ کو قرآن کچھ بھی نہ کہے۔ مولانا نانوتویؒ عاشق رسولؐ تھے۔ انہوں نے فرمایا! عقل کے اندھے! تمہارے پیغمبر عیسیٰؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے، اس لئے ان کی ماں پر لوگوں کو شک پڑ گیا تھا کہ اس کا تو خاوند کوئی نہیں عیسیٰ کیسے پیدا ہو گیا۔ تمہارے نبی کی اماں پر لوگوں کو شک پڑ گیا تھا اور اس شک کو ہمارے قرآن نے دور کیا۔ اور ہمارے نبیؐ کی والدہ پر کسی کو شک ہی نہیں پڑا۔

ورفعنالک ذکرک.... اے نبیؐ ہم نے تیرے ذکر اور شان کو بلند کر دیا۔

شاہ عبدالعزیز اور عیسائی کی ہم کلامی:

جناب عیسیٰ کی بڑی عظمت ہے۔ مسلمان کا عقیدہ ہے کہ چوتھے آسمان پر عیسیٰ زندہ ہے۔ ایک عیسائی شاہ عبدالعزیز کے پاس آیا آکر کہنے لگا شاہ جی، اوپر والی چیز کا درجہ زیادہ ہے؟ یا نیچے والی چیز کا درجہ زیادہ ہے؟ اگر شاہ عبدالعزیزؒ کہتے ہیں کہ اوپر والی چیز کا درجہ زیادہ ہے تو وہ عیسائی کہتا کہ تمہارے نبی تو نیچے ہیں۔ تو پھر کس کا درجہ زیادہ ہو گیا؟۔

شاہ عبدالعزیزؒ نے فرمایا! اوپر والی چیز کا نہیں نیچے والی چیز کا درجہ زیادہ ہے۔ اس لئے کہ جھاگ سمندر کے اوپر ہوتی ہے۔ اور موتی نیچے ہوتا ہے۔ وہ حیران ہو گیا۔

دوسرا واقعہ:

وہ کہتا ہے کہ شاہ جی یہ بتاؤ ایک آدمی جنگل میں جا رہا ہے۔ وہ ایک منزل پر پہنچنا چاہتا ہے۔ راستہ بھول گیا۔ دور سے اس نے دیکھا کہ درخت کے نیچے ایک آدمی سویا ہوا ہے۔ اور اس کے پاس ایک آدمی جاگ رہا ہے۔ یہ جو راستہ بھول گیا۔ یہ کس سے راستہ پوچھے، جاگنے والے سے .... پوچھے یا سوئے ہوئے سے پوچھے؟ بات عجیب تھی۔ عقل کیا کہتی ہے؟ کہ راستہ جاگنے والے سے پوچھے، سوئے ہوئے کو کیوں جگائے؟ لیکن عیسائی بڑا چالاک تھا۔ اگر شاہ عبدالعزیز یہ کہتے کہ راستہ جاگنے والے سے پوچھے تو عیسائی یہ کہتا کہ دیکھو عیسیٰ چوتھے آسمان پر جاگ رہے ہیں۔ اور تمہارے نبی روضے میں سوئے ہوئے ہیں اور ساری انسانیت ہدایت کا راستہ بھول گئی ہے۔ اب اگر وہ کہتے کہ جاگنے والے سے پوچھو تو پھر عیسائی کہتا کہ دیکھو پوری دنیا کو چاہئے کہ اب عیسیٰ کے پاس جائیں اور ہدایت و جنت کا راستہ تلاش کریں۔ شاہ عبدالعزیزؒ عاشق رسولؐ تھے۔ انہوں نے

کہا کہ یہ جو آدمی جنگل میں راستہ بھٹک گیا ہے۔ اس کو چاہئے کہ یہ اس جاگنے والے کے پاس بیٹھ جائے۔ اس لئے کہ راستہ کا پتہ تو اس جاگنے والے کو بھی نہیں ہے۔ وہ تو اس لئے بیٹھا ہے کہ یہ سویا ہوا اٹھے گا۔ مجھے بھی راستہ بتائے گا تجھے بھی راستہ بتائے گا۔

ورفعنالک ذکرک

اے پیغمبرؐ ہم نے تیرے ذکر کو.... تیری شان کو! تیرے کردار کو.... تیری ہر چیز کو! اے پیغمبرؐ ہم نے بلند کر دیا.... اور اس بلندی کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔

ابراہیمؑ کی دعاؤں کا ثمرہ:

میرے بھائیو! اصل میں دنیا میں حضورؐ نے آنا تھا.... یہ موضوع اور ہے.... میری تقریر کا موضوع اور ہے.... کہ اصل میں حضورؐ نے آنا تھا.... اسی پر بات ہو تو ساری رات گزر سکتی ہے.... لیکن میں چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں.... اصل میں دنیا میں حضور نے آنا تھا.... دیکھئے؟ ابراہیمؑ نے دعا مانگی **ربنا وابعث فیھم رسولاً** .... اے اللہ محمد مصطفیٰ میری اولاد میں پیدا کر.... ابراہیمؑ نے ایک یہ دعا مانگی تھی.... **رب ھب لی من الصالحین** .... اللہ مجھے نیک بیٹا عطا فرما.... ابراہیمؑ کی یہ پہلی دعا.... جس سے ابراہیمؑ کو اسماعیل ملا.... ''ابراہیمؑ کی دوسری دعا.... دوسری دعا سے ابراہیم کو محمد مصطفیٰ ملا.... دیکھو.... ابراہیمؑ نے دو بیٹے مانگے .... ابراہیمؑ نے دو چیزیں مانگی.... ایک دعا میں اسماعیل مانگا.... اور ایک دعا میں محمد مصطفیٰ مانگا۔

عطاء اللہ شاہ بخاری فرماتے ہیں.... کہ ابراہیمؑ تجھے مبارک ہو....!

تو نے ایک دعا میں آب زمزم والا مانگا.... دوسری دعا میں حوض کوثر والا مانگا.... اور دونوں دعائیں قبول ہو گئیں....

''وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ''

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتبہ اسلامیہ

تذکرہ محبوب کبریاء صلی اللہ علیہ وسلم

بمقام:-.........................اوکاڑہ

مؤرخہ:-.........................۶ستمبر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

تذکرہ محبوب کبریاء صلی اللہ علیہ وسلم

وقال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ فی کلامہ المجید والفرقان الحمید.

"ربنا وابعث فیھم رسولاً من انفسھم".

قال النبیؐ.... ان اللّٰہ اصطفانی من بنی کنانہ واصطفانی من بنی ہاشم واصطفانی من بنی عبدالمطلب.

اشعار:

کیا شان ہے اللہ رے محبوب نبی کی
محبوب خدا ہے وہ جو محبوب نبی ہے
بندے کی محبت سے ہے آقا کی محبت
جو پیر و احمد ہے وہ محبوب خدا ہے
جہاں کی زبان پر ہے نامِ محمدؐ
ہر اک دل میں ہے احترام محمدؐ
بلا اذن خالق نے کہا کچھ نہ منہ سے
کلام خدا ہے کلام محمدؐ

تمہید: میرے واجب الاحترام !اوکاڑہ کے غیور نوجوانوں اور دوستو.... جامعہ قاسمیہ دیپال پور روڈ کا یہ تبلیغی جلسہ ہے....جس کا عنوان "سیرت مصطفیؐ" ہے.... حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب نے جیسے فرمایا ہے....میرا پروگرام آج رات اقبال نگر میاں چنوں کے قریب تھا۔ اتفاق سے وہ پروگرام منسوخ ہوا....اور مولانا ایثار القاسمی صاحب کا تعاقب کامیاب ہوا اور انہوں نے ایسا تعاقب کیا کہ میں آپ کے سامنے کھڑا ہوں....اللہ تعالیٰ کی عنایت اور قدرت ہے کہ صبح یا رات تک یہ پروگرام ذہن میں نہیں

تھا۔ وہاں کئی لوگ آتے ہیں۔ دو دو دن کے بعد مایوسی سے جانا پڑتا ہے، وقت نہیں ہوتا، لیکن یہ پروگرام یہاں کے دوستوں کی دعا اور بہت زیادہ کھچاؤ یا تعاقب کا نتیجہ ہے۔ حضورؐ کی سیرت کا جہاں جلسہ ہوتا ہے وہاں بہت احتیاط سے اور بہت ہی زیادہ توجہ سے گفتگو کرنی پڑتی ہے.....

موضوعات کی علیحدگی:

حضورؐ کی آمد ایک علیحدہ موضوع ہے۔ آپ کی سیرت علیحدہ موضوع ہے.... آپ کا حسن علیحدہ موضوع ہے۔ آپ کا کردار علیحدہ موضوع ہے۔

آپ کا آنا علیحدہ موضوع ہے۔ جانا علیحدہ موضوع ہے۔

مکہ کی ۴۰ سالہ (قبل از نبوت) زندگی علیحدہ موضوع ہے۔ بچپن علیحدہ موضوع ہے۔ لڑکپن علیحدہ موضوع ہے۔ جوانی علیحدہ موضوع ہے تیرا سال کی مکی زندگی علیحدہ موضوع ہے۔ دس سال کی مدنی زندگی علیحدہ موضوع ہے۔

حیرت انگیز نکات:

اور ان موضوعات پر دنیا کے بڑے بڑے لوگوں نے قلم اٹھایا ہے اور حیرت انگیز نکات دنیا کے سامنے پیش کئے ہیں .... مولانا مناظر احسن گیلانی نے "النبی الخاتم" کتاب لکھی.... اس کتاب میں ساڑھے چار سو عنوانات ہیں۔ کتاب کے صفحے ہیں ڈیڑھ سو، لیکن عنوانات کتنے ہیں (ساڑھے چار سو) عطاء اللہ شاہ بخاری فرماتے تھے کہ اس ساڑھے چار سو عنوانات میں ہر عنوان پر میں چار گھنٹے تقریر کرسکتا ہوں.... جامعیت دیکھو اس کتاب کو مولانا مناظر احسن گیلانی نے شروع ایسے کیا کہ میں حیران ہوا۔ میرے دوستوں کو معلوم ہے کہ میں نے سیرت النبیؐ پر ایک کتاب چار سو صفحے کی آج سے چھ سات سال پہلے لکھی تھی۔ اس لئے مجھے سیرت النبیؐ کی تقریباً اللہ کی توفیق سے اردو اور عربی کی تمام کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ تو میں نے جب اس کتاب کے ابتدائی صفحوں کو پڑھا تو میں حیرت میں گم ہوگیا۔ انہوں نے حضورؐ کی آمد کا نقشہ کھینچا ہے۔ مولانا مناظر احسن گیلانی نے لکھا ہے کہ یوں آنے کو تو سب آئے.... لیکن جو بھی آیا وہ جانے کے لئے آیا۔ لیکن مکہ میں ایک ایسا آیا جو آنے کے لئے آیا۔

وہ آیا تو.... آتا چلا گیا.... وہ بڑھا تو.... بڑھتا چلا گیا.... وہ پھیلا تو.... پھیلتا چلا گیا.... وہ اٹھا تو.... اٹھتا چلا گیا.... وہ چڑھا تو.... چڑھتا چلا گیا.... وہ گھوما تو.... گھومتا چلا گیا....

یہ نبی کی آمد ہے کہو یہ نبی کی (آمد ہے)

نبی کی ولادت دو مرتبہ:

قاری طیب صاحبؒ سے پوچھئے "مہتاب عرب" کتاب لکھی ہے۔ بے مثال کتاب ہے۔ سراجاً منیراً کی تشریح پر کئی سو صفحات لکھ دیے ہیں اور انہوں نے لکھا حضورؐ کی ولادت دو مرتبہ ہوئی۔ میں بھی حیران ہوا آپ بھی حیران ہوں گے.... ولادت تو ایک ہی مرتبہ ہوئی، لیکن انہوں نے لکھا کہ حضورؐ کی ولادت دو مرتبہ ہوئی۔ ایک ولادت جسمانی ہوئی۔ ایک ولادت روحانی ہوئی، ولادت جسمانی اس وقت ہوئی جب آپ کا وجود دنیا میں آیا اور ولادت روحانی اس وقت ہوئی جب آپ کے سر پر نبوت کا تاج رکھا گیا۔ یہ نبی کی آمد کا نقشہ ہے۔

فانی بدایونی کے دروازے پر:

لیکن جب میں فانی بدایونی سے پوچھتا ہوں تو وہ کہتا ہے حضورؐ کو خطاب کر کے کہ:

بدلا ہوا تھا رنگ گلوں کا تیرے بغیر
اک خاک سی اڑی ہوئی سارے چمن میں تھی

یہ نبی کی آمد کا نقشہ ہے۔

ظفر علی خان کے دروازے پر:

لیکن میں جب مولانا ظفر علی خان کے دروازے پر جاتا ہوں تو ظفر خان کہتا ہے۔

دیار یثرب میں گھومتا ہوں نبی کی دہلیز چومتا ہوں
شراب عشق پی کر میں جھومتا ہوں رہے سلامت پلانے والا

حسین احمد مدنیؒ سے پرسش:

اور جب یہی بات میں مولانا حسین احمد مدنیؒ سے پوچھتا ہوں تو مولانا حسین احمد مدنی جس نے اٹھارہ سال نبی کے روضے پر بیٹھ کر حدیث پڑھائی ہے۔ اس کو انگریز کے حکم سے مدینہ منورہ سے جب گرفتار کیا گیا تو اس نے گنبد خضریٰ کو خطاب کر کے کہا تھا کہ:

دمکتا رہے تیرے روضے کا منظر
سلامت رہے تیرے روضے کی جالی
ہمیں بھی عطا ہو وہ شوق ابوذرؓ
ہمیں بھی عطا ہو وہ جذبہ بلالیؓ

ماہر القادری سے پرسش: ماہر القادری سے میں نے پوچھا تو ماہر القادری نے کہا:

❁❁❁

وہ آئے جن کے آنے کی زمانے کو ضرورت تھی
وہ آئے جن کی آمد کے لئے بے چین فطرت تھی
وہ آئے نغمہ داؤد میں جن کا ترانہ تھا
وہ آئے گریہ یعقوبؑ میں جن کا فسانہ تھا
وہ آئے جن کی خاطر مضطرب تھی وادی بطحیٰ
وہ آئے جن کے قدموں کے لئے کعبہ ترستا تھا
وہ آئے جن کو حق نے گود کی خلوت میں پالا تھا
وہ آئے جن کے دم سے عرش اعظم پہ اجالا تھا

سب چیز کا خلاصہ: لیکن جب میں نے چودہ سو سال کے شعراء کو دیکھا خطباء کو دیکھا.... ائمہ کو دیکھا.... پیروں کو دیکھا.... اولیاء کو دیکھا.... اقطاب کو دیکھا.... حتی کہ جو طالب کو دیکھا.... حتی کہ میں نے عتبہ، عتیبہ کو دیکھا.... حتی کہ میں نے نبی کے دشمنوں کو دیکھا.... پیغمبر کے ثناء خوانوں کو دیکھا.... نبی کے مدح خوانوں کو دیکھا.... میں نے قصیدوں کو پڑھا.... میں نے شعراء کے کلام کو پڑھا.... میں نے قصوں کے جملوں کو پڑھا.... میں نے ہر کتاب کو دیکھا.... تو جب ساری کتابوں کو میں دیکھ چکا.... تو اس ساری تاریخ کا.... سارے جملوں کا خلاصہ مجھے قرآن کے ایک لفظ میں نظر آیا.... ورفعنا لک ذکرک....

❁❁❁

تمام انبیاء کے کمال کملی والے میں: تو ساری کتابوں کا خلاصہ قرآن ہے.... اور قرآن نے پیغمبر کی ہر بات کا ذکر کیا ہے.... اور اعجاز جو رسول اللہ کا ہے وہ قرآن کے ہر جملے سے ظاہر ہے.... قرآن کی ہر بات سے نبی کا اعجاز ظاہر ہے.... نبی کا کمال ظاہر ہے.... اگر اس چیز پر گفتگو کی جائے.... تو بڑی گفتگو ہو سکتی ہے.... آدم کا کمال: کملی والے میں۔ نوحؑ کا کمال کملی والے میں۔ زکریا کا کمال کملی والے میں.... اور عیسیٰ وموسیٰ کے کمالات کملی والے میں.... یہ علیحدہ داستان ہے.... یہ علیحدہ موضوع ہے.... یہ علیحدہ بات ہے.... لیکن آپ دیکھئے کہ قرآن نے لفظ کتنا جامع کہا کہ ورفعنا لک ذکرک.

جس طرح قرآن اسی طرح اور کتب کیوں نہیں: اے پیغمبر ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کر دیا۔ تیرے نام کو اونچا کر دیا۔ تیری بات کو اونچا کر دیا.... ذکر اور نام.... اور بات اور پیغام اس وقت اونچی ہوگئی.... کہ جس وقت پیغمبر پر قرآن اترا.... قرآن کے اترنے کی شان اور ہے.... تورات کے آنے کی شان اور ہے.... زبور کے آنے کی شان اور ہے.... انجیل کے آنے کی شان اور ہے۔ یہ نبی کی وجہ سے ہے.... کتابیں آسمانوں سے چار اتریں.... لیکن مجھے بتاؤ.... جس طرح قرآن اترا.... اسی طرح باقی کتابیں کیوں نہیں اتریں....؟ جس طرح قرآن محفوظ ہوا اسی طرح باقی کتابیں محفوظ کیوں نہیں ہوئیں....؟ جس طرح قرآن جامع ہے اسی طرح باقی کتابیں جامع کیوں نہیں....؟

قرآن پڑھنے والے کے انعامات: جس طرح قرآن کے ایک لفظ پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہے.... دس گناہ معاف ہوتے ہیں.... دس درجے بلند ہوتے ہیں.... باقی کتابوں کو یہ اعجاز کیوں نہیں ملا؟ جس طرح قرآن معجزہ آج بھی زندہ ہے.... باقی معجزے آج تک کیوں زندہ نہیں ہیں....؟

کالی کملی والے کا معجزہ پوری کائنات میں چمکا: میرے دوستو!.... موسیٰ کے معجزات آج موجود نہیں.... عیسیٰ کے معجزات آج موجود نہیں.... ابراہیمؑ کا آج معجزہ موجود نہیں.... اور حضرت داؤدؑ

کا معجزہ آج موجود نہیں....تمام انبیاء کے معجزے نبیوں کے ساتھ چلے گئے....لیکن ایک کالی کملی والا ہے....کہ جس کا معجزہ قرآن آج پوری کائنات میں چمک رہا ہے....

تین انبیاء تابع کتاب:

دیکھئے....تورات کا اترنے کا وقت آیا....تو اللہ نے موسیٰ سے فرمایا....کہ

اے موسیٰؑ....تو طور پہاڑ پر جا۔ میں تجھے کتاب وہاں دوں گا....اور زبور اترنے کا وقت آیا تو حضرت داؤدؑ سے کہا....کہ اپنے عبادت خانہ میں رہو اور انجیل اترنے کا وقت آیا....تو عیسیٰؑ سے کہا....کہ اپنے عبادت خانہ میں رہو....تو دیکھئے....تین نبیوں کو پابند کر دیا گیا....جگہ کے لئے....جہاں کتاب اترنی ہے....وہاں پابند کر دیا گیا....

ایک نبی کی کتاب تابع:

لیکن ایک کالی کملی والا ہے....کہ جس کو پابند نہیں کیا گیا....بلکہ میرا نبیؐ مکہ میں تھا....تو قرآن پیچھے مکہ میں آ گیا....میرا نبیؐ مدینہ میں تھا....قرآن مدینے میں آ گیا....میرا نبی پہاڑ پہ....قرآن پہاڑ پہ....میرا نبی بازار میں....قرآن بازار میں....نبی احد میں....قرآن احد میں....نبی خیبر میں قرآن خیبر میں، نبی خندق میں....قرآن خندق میں....نبی تبوک میں....قرآن تبوک میں....نبی عشیرہ میں....قرآن عشیرہ میں....نبی فتح مکہ میں....قرآن فتح مکہ میں....نبی صلح حدیبیہ میں....قرآن صلح حدیبیہ میں....اور میرا نبی عائشہؓ کے بستر پہ قرآن بھی عائشہؓ کے بستر پہ....اور یہی سارا معنی اس آیت میں بند ہے....**ورفعنا لک ذکرک۔**

نبی کا ذکر اونچا کرنے کا مطلب:

اے نبی ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کر دیا....نبی کا ذکر اونچا لاؤڈ سپیکر کے ذریعے ہوا....؟ یا پہاڑ کی چوٹی پہ ہوا....؟ یا آسمان کے اوپر ہوا....؟ ذکر اونچا کرنے کا مطلب کیا ہے....؟ اونچا نام لینے کا مطلب کیا ہے....؟ ذرا توجہ کرو!....میں تجھے نبی کے ذکر اونچے کی یہ داستان بتانا چاہتا ہوں....کہ نبی کا ذکر اونچا کیسے ہوتا ہے۔ آدم پیدا نہیں ہوئے تھے....نبی کا ذکر ہو رہا تھا....جنت سے آدمؑ آئے تھے....نبی کا ذکر ہو رہا تھا....نوح طوفان سے نکلے تھے....نبی کا ذکر ہو رہا تھا....ابراہیمؑ نے کعبہ کی دیواروں کو کھڑا کیا تھا۔ نبی کا ذکر ہو رہا تھا

....آتش نمرود سے ابراہیمؑ نکلے تھے ....نبی کا ذکر ہو رہا تھا....کعبہ کو ابراہیمؑ نے بنایا تھا۔ نبی کا ذکر ہو رہا تھا....عیسیٰ نے سیاحت کی تھی....نبی کا ذکر ہو رہا تھا۔ موسیٰ نے مقابلہ فرعون کا کیا تھا....نبی کا ذکر ہو رہا تھا....یوسفؑ کے حسن کو دیکھا گیا....تو محمد کا ذکر ہو رہا تھا....یعقوبؑ کے صبر کو دیکھا گیا....تو محمد کا ذکر ہو رہا تھا....اور اگر اس حقیقت کو تو نہیں جانتا....تو پھر اس بات کو تو ضرور جان....کہ اللہ نے فرمایا کہ اے پیغمبر میں نے تیرے ذکر کو اتنا اونچا کر دیا....کہ جہاں خدائی میں میرا ذکر ہے....وہاں تیرا ذکر ہے....جہاں میرا نام ہوگا....وہاں تیرا نام ہوگا....مشرق میں میرا نام....مشرق میں تیرا نام....شمال میں میرا نام....شمال میں تیرا نام....جنوب میں میرا نام....جنوب میں تیرا نام....آسمان پہ میرا نام....آسمان پہ تیرا نام....اور تو اور اذان میں میرا نام....اذان میں تیرا نام....تکبیر میں میرا نام....تکبیر میں تیرا نام....درود میں میرا نام....درود میں تیرا نام....نماز میں میرا نام....نماز میں تیرا نام....

ساری کائنات کی ایک ایک جگہ پر جہاں میرا نام ہوگا وہاں تیرا نام ہوگا۔ تورات میں میرا نام....تورات میں تیرا نام....انجیل میں میرا نام....انجیل میں تیرا نام....زبور میں میرا نام....زبور میں تیرا نام....قرآن میں میرا نام....قرآن میں تیرا نام....

مشرق ومغرب میں شمال وجنوب میں تحت الثریٰ سے عرش معلیٰ تک پوری دنیا میں جہاں میرا نام ہوگا وہاں تیرا نام ہوگا اس لئے کہ:

تکبیر میں کلمے میں نمازوں میں اذان میں ہے، نام الٰہی سے ملا نام محمدؐ
فرماتے تھے یہ آدم کہ، لکھا ہوا طوبیٰ پہ ملا نام محمدؐ

سارا اسلام اسی میں بند ہے:

قرآن نے اسی کو کہا **ورفعنا لک ذکرک** اے پیغمبرؐ ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کر دیا تیری بات کو اونچا کر دیا۔ تیرے نام کو اونچا کر دیا جب میں نے اس پر غور کیا تو میں نے دیکھا کہ سارا اسلام اسی میں بند ہے۔ ساری بات اسی میں بند ہے۔ ساری حقیقت اسی میں پوشیدہ ہے کہ آدم جنت سے آئے وفات کا وقت آیا آدمؑ نے فرمایا بیٹا شیثؑ! میں دنیا سے جا رہا ہوں، میرے جانے کے بعد کسی چیز کی ضرورت پڑے تو خدا سے مانگا کر، دعا قبول نہ ہو تو محمدؐ کا نام لے لیا کر۔ نبی پہ

درود پڑھ دیا کر۔ یہ بات شمائل رسول علامہ یوسف بن اسماعیل لمعانی کی کتاب جو بیروت سے چھپی ہے۔اس میں یہ روایت موجود ہے کہ آدمؑ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ بیٹا جب دعا قبول نہ ہوتو محمدؐ پر درود پڑھ دیا کر۔تو شیث نے کہا ابا جان! میں نے تو محمدؐ کا نام آج سنا ہے۔محمدؐ کون ہے ؟ آدمؑ نے فرمایا بیٹا میں جنت سے آیا ہوں میں نے جنت کا کوئی درخت ایسا نہیں دیکھا جس درخت کے پتے پہ محمدؐ کا نام نہ لکھا ہو۔اور اسی کو قرآن نے کہا۔ورفعنالک ذکرک۔

ذکر اونچا کہاں کہاں:

اے پیغمبرؐ ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کر دیا۔اور ذکر اونچا کہاں کہاں ہوتا ہے۔قرآن کی اس آیت پر غور کرو واذ اخذاللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتاب وحکمہ ایک جلسہ تم نے کیا،ایک جلسہ میں نے کیا،ایک جلسہ ۱۱ر ستمبر کو ہوا،ایک جلسہ ۶ر ستمبر کو ہوا۔اس جلسے کی کاروائی ٹیلی ویژن میں آئی اخبار میں آئی ریڈیو میں آئی جلسے ہوتے رہے۔

لیکن ایک وہ جلسہ تھا،جب شجر وحجر نہ تھے،جب شمس وقمر نہ تھے،جب شمال وجنوب نہ تھے، جب مشرق ومغرب کی یہ کیفیت نہ تھی،جب سمندر نہ تھے،جب ندی نالے نہ تھے،جب نبی نہ تھے،:ب ولی نہ تھے،جب قطب نہ تھے جب ابدال نہ تھے،جب کچھ بھی نہ تھا،ایک جلسہ اس وقت ہوا اس جلسے کے سامعین کون تھے؟ مقرر کون تھے؟ موضوع کیا تھا؟ صدارت کس کی تھی؟ توجہ کرو!....سامعین ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی روحیں تھیں اور مقرر خدا تھا اور موضوع مصطفیٰ تھا۔قرآن تو کھول۔قرآن کیا کہتا ہے۔واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتاب وحکمہ....اے نبیوں کی روحو! میں آج تمہارے سامنے ایک قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں....

ایک Reservation (ریزرویشن) تمہارے سامنے لانا چاہتا ہوں۔قرارداد کیا ہے....قرارداد محمد مصطفیٰ کی ہے۔نبیوں کی روحوں کا اجتماع ہے۔اللہ تعالیٰ خطیب کے طور پر موجود ہے اور اللہ تعالیٰ ان نبیوں کی روحوں کو کہتا ہے کہ ''لما اٰتیتکم من کتاب وحکمہ'' میں تمہیں کتاب دونگا میں تمہیں نبوت دوں گا کیا شرط ہے؟ شرط یہ ہے کہ ''ثم جاء کم رسول'' تمہارے بعد ایک رسول آئے گا ''مصدق لما معکم'' وہ تمہاری تصدیق کریگا ''لتؤمنن به ولتنصرنه'' تم اقرار کرتے ہو کہ وہ محمدؐ واقعی نبی ہوگا۔اوئے!

شمس وقمر نہ ہو اور شمال وجنوب بھی نہ ہو۔آسمان زمین بھی نہ ہو....اور انبیاء نہ ہو،صلحاء نہ ہوں،اقطاب نہ ہوں،ابدال نہ ہوں،اور ایسے وقت میں جلسہ ہو رہا ہو ذکر بھی محمدؐ کا چھڑ گیا ہو تو پھر میں کیوں نہ کہوں ''ورفعنا لک ذکرک''۔

کائنات میں جب کچھ نہ تھا:

جب کائنات میں کچھ بھی نہ تھا پھر ذکر اسی نبی کا تھا تو پھر قرآن کہتا ہے ''لتؤمنن به ولتنصرنه'' ایمان لاتے ہو کہ ہم محمدؐ کو مانتے ہیں۔تو سب نبیوں نے کہا.....بلکہ اللہ نے ان سے اقرار لینا چاہا....قال ءاقررتم تم اقرار کرتے ہو واخذتم علیٰ ذالکم اصری میری اس بات پر پکے ہو....تو سب نبیوں کی روحوں نے کہا....اقررنا قال فاشهدوا وانا معكم من الشاهدين .... نبیوں نے اقرار کیا....کہ واقعی محمدؐ ہمارا بھی نبی ہے.....اللہ نے فرمایا تم گواہ ہو جاؤ...محمدؐ صرف تمہارا نبی نہیں....شمس وقمر کا نبی ہے....آسمان وزمین کا نبی ہے اسی کو قرآن نے کہا....ورفعنا لک ذکرک.....اے پیغمبر ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کر دیا....ہم نے تیرے نام کو اونچا کر دیا۔ہم نے تیری بات کو اونچا کر دیا۔

جلسے میں ایک سوال:

ایک آدمی نے پشاور کے جلسے میں....مجھے کہا....فاروقی صاحب! اگر حضورؐ کو ہی آنا تھا تو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو لانے کی کیا ضرورت تھی....؟ آدمؑ کو جنت سے نکالنے کی کیا ضرورت تھی....؟ نوحؑ کا طوفان لانے کی کیا ضرورت تھی....؟ ابراہیمؑ کو آتش نمرود میں ڈالنے کی کیا ضرورت تھی....؟ اسماعیلؑ کو چھری کے نیچے لانے کی کیا ضرورت تھی....؟ موسیٰؑ کو فرعون سے مقابلہ کرانے کی کیا ضرورت تھی....؟ عیسیٰؑ کو جیل میں ڈالنے کی کیا ضرورت تھی....؟

حضورؐ کو آنا تھا....حضورؐ آجاتے....میں نے کہا حضورؐ....کو آنا تھا....قرآن پاک کی اس آیت میں موجود ہے....کہ حضورؐ کا ذکر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں سے پہلے ہو چکا ہے....حضورؐ کو لانے سے پہلے خدا راستہ بنانا چاہتا تھا....خدا محفل کو سجانا چاہتا تھا....خدا بدل کو آراستہ کرنا چاہتا تھا....خدا زیبائش کرنا چاہتا تھا....آرائش کرنا چاہتا تھا....دنیا کو سجانا چاہتا تھا....جب جلسہ شروع ہوتا ہے....تو چھوٹے چھوٹے مقرر آتے ہیں....اور آخر میں خطیب دوسرا آتا ہے....میں نے

پشاور کے جلسے میں کہا.... آپ ایک جلسہ کرانا چاہتے ہیں.... اس جلسے میں عطاء اللہ شاہ بخاری کا نام اشتہار میں لکھتے ہیں.... اشتہار بہت بڑا ہے.... سب سے موٹا نام عطاء اللہ شاہ کا ہے.... اس کے نیچے چالیس پچاس چھوٹے چھوٹے مقرروں کا ہے.... جلسہ چوک یادگار میں شروع ہوا.... دور سے لوگوں نے دیکھا.... کہ عطاء اللہ شاہ کہیں نظر نہیں آتے.... میں منتظم سے پوچھتا ہوں.... کہ جناب تقریر عطاء اللہ شاہ کی ہے لیکن عطاء اللہ شاہ کہیں نظر نہیں آتے.... مجھے منتظم کہتا ہے.... کہ یار واقعی بات ٹھیک ہے.... کہ اصل عطاء اللہ شاہ کی تقریر ہے.... لیکن چونکہ مجمع کو بلانے کے لئے.... محفل کو سجانے کے لئے.... بزم کو آراستہ کرنے کے لئے.... ان چھوٹے چھوٹے خطیبوں کو.... چھوٹے چھوٹے مقرروں کو لگادیا.... اور جب رات کے بارہ بج جاتے ہیں.... مجمع شباب پہ آجاتا ہے.... تو اس وقت آخری خطیب کو لایا جاتا ہے.... اور جس طرح عطاء اللہ شاہ کا نام اشتہار پر ہے.... اس لئے سارے شہر میں یہ مشہور ہوتا ہے کہ فلاں چوک میں عطاء اللہ شاہ کی تقریر ہے.... اور ہر مقرر آکر یہ کہتا ہے.... کہ اصل تقریر تو عطاء اللہ شاہ کی ہے.... میں تو تھوڑی دیر کے لئے آیا ہوں.... اوئے! جس وقت اللہ نے فطرت کا اشتہار شائع کیا.... اس فطرت کے اشتہار پر سب سے موٹا نام آمنہ کے لال کا لکھ دیا.... اور نیچے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کا نام بطور مقرر کے لکھ دیا.... اور جب یہ جلسہ شروع ہوا.... اور جس طرح چھوٹا مقرر کہتا ہے.... کہ اصل تقریر عطاء اللہ شاہ کی ہے.... اسی طرح ہر نبی نے کہا.... اصل میں تو محمد کو آنا ہے....

معنی ابراہیمؑ سے پوچھئے:

آؤ! ابراہیمؑ سے پوچھو.... **ربنا وابعث فیهم رسولا** کے معنی کیا معنی ہے....؟ **مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد** کا کیا معنی ہے....؟ ہر نبی نے کہا اصل میں محمد کو آنا ہے.... ہر نبی نے یہ اعلان کیا.... جس طرح اشتہار پر سب سے موٹا نام آمنہ کے لال کا ہے۔ ہر آدمی متوجہ ہوتا ہے.... کہ وہ خطیب کب آئے گا.... جس کا نام سب سے موٹا ہے۔

سب چیزیں منتظر:

اسی طرح کائنات متوجہ تھی.... آسمان منتظر تھا.... فرشتے منتظر تھے.... زمین منتظر تھی.... پہاڑ منتظر تھے.... دریا منتظر تھے.... شمس وقمر منتظر تھے.... ستارے منتظر تھے.... وادیاں منتظر تھیں.... کہ وہ خطیب کب آئے گا

....؟ وہ امام کب آئے گا.... وہ لبیب کب آئے گا.... وہ ادیب کب آئے گا.... لیکن جب یہ مجمع عفوان شباب پر پہنچا.... جب یہ جلسہ عروج پر پہنچا.... محفل جم چکی....

آرائش ہو چکی.... بزم ہو چکی.... آدمؑ آچکے.... موسیٰؑ آچکے.... عیسیٰؑ آچکے.... فرعون کا مقابلہ ہو چکا.... جب عیسیٰ کو سیاحت کے لئے بھیجا.... ابراہیمؑ دعا کر چکے.... اسماعیلؑ کعبہ بنا چکے.... جب ابراہیمؑ دیواروں کو کھڑا کر چکے.... جب عیسیٰؑ سیاحت کر چکا.... جب یوسفؑ حسن چمکا چکا.... جب سلیمانؑ ہواؤں میں اڑ چکا....

مجمع جب عروج پر تھا.... تو آخر میں مکہ اور مدینہ کے اس خطیب کو لایا گیا.... جس کے لئے کائنات فطرت کا یہ جلسہ بلایا گیا تھا.... اسی کو قرآن نے کہا.... **ورفعنالک ذکرک** اے پیغمبر ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کر دیا۔ صرف قرآن نے کہا....؟ نہیں اس کی تشریح اقبال سہیل نے کی ہے.... ہندوستان کا سب سے بڑا شاعر ہے.... اقبال سہیل وہ بالکل یہی نقشہ کھینچتا ہے.... کہتا ہے....

کتاب فطرت کے سرورق پہ جو نام احمد رقم نہ ہوتا
تو نقش ہستی ابھر نہ سکتا وجود لوح وقلم نہ ہوتا
تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا
بارگاہ ازل سے تیرا خطاب خیر الامم نہ ہوتا
نہ روئے حق سے نقاب اٹھتا نہ ظلمتوں کا حجاب اٹھتا
فروغ بخشے نگاہ عرفاں اگر چراغ حرم نہ ہوتا

آیئے.... میں اور آپ مل کر شاعر مشرق کے دروازے پر جاتے ہیں تو شاعر مشرق نے بھی اسی حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے.... اقبالؒ کی بات اگر تم سمجھو تو میں بتاتا ہوں.... اقبالؒ نے یہی فلسفہ بیان کیا ہے.... اقبال نے تو اتنی خوب صورت بات کہی.... کہ جو اس موضوع پہ فٹ آتی ہے.... اقبال نے کہا....

یہ پھول نہ ہوتا تو کلیوں کا تبسم بھی نہ ہوتا
یہ گل نہ ہوتے بلبل کا ترنم بھی نہ ہوتا

نبض ہستی میں یہ غنچے بھی پریشان ہوتے
رخت و بردوش پہ یہ سب دست و گریباں ہوتے
خیمہ افلاک میں پھر سے تشتت ہوتا
بزم توحید کے نعروں میں تردد ہوتا
نہ دشت وجبل توحید کے حدی خواں ہوتے
نہ مزین تیرے ذکر سے بیاباں ہوتے
حصول وحی میں موسیٰ طور پر پہنچے
پر کیا عجب جو وحی تیرے حضور پر پہنچے

اور ایک بہت بڑی خوبصورت بات اقبالؒ نے کہی ہے.... وہ کہتا ہے....

تجھ سا نہیں پایا کوئی چشم فلک نے
ناز کیا تیری آمد پہ مالک ملک نے

اور قرآن نے اسی کو کہا.... **ورفعنا لک ذکرک....**

یوسفؑ کو دیکھنے والیوں کا انجام: اصل میں آمنہؓ کے لال نے آنا ہے.... راستہ بن رہا ہے اور راستہ جب بنا.... تو راستہ ایسے بنا.... حسنِ یوسف کو دیدیا گیا.... اس کو دیکھنے والی عورتوں نے انگلیاں کٹادیں۔

تو حضرت عائشہؓ کو یہ کہنا پڑا.... کہ حضرت یوسفؑ کو دیکھنے والیوں نے انگلیاں کٹادیں.... لیکن جنہوں نے میرے محمدؐ کو دیکھا.... انہوں نے گردنیں کٹاڈالیں.... یہ حسن اس لئے دیا گیا تھا.... تاکہ نظارہ ہو سکے.... تاکہ بات بن سکے.... سلیمان کی سواری ہواؤں میں اڑی.... دنیا مبہوت ہوگئی....

لیکن اللہ نے میرے محمدؐ کی سواری وہاں پہنچائی جہاں جبرئیل بھی نہیں پہنچ سکا....

موسیٰ کی دعا: ٹھیک ہے موسیٰ نے دعا مانگی.... **رب ارنی** میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں.... لیکن اللہ نے فرمایا.... **لن ترانی....** تو نہیں دیکھ سکتا....

لیکن جب میرے محمدؐ کی باری آئی.... تو میرے نبی کو کہنا نہیں پڑا.... جبرئیلؑ غلام بن کر

دروازے پر آتا ہے.... اور آکر کہتا ہے اے اللہ کے نبیؐ جس عرش پہ آج تک کوئی نہیں جاسکا.... اسی عرش پہ آج خدا نے تیری دعوت کررکھی ہے.... **ورفعنالک ذکرک....** یہ ٹھیک ہے کہ موسیٰ نے دعا مانگی.... **رب اشرح لی صدری....** اے اللہ میرا سینہ کھول دے.... لیکن جب میرے محمدؐ کی باری آئی تو میرے نبی کو کہنا نہیں پڑا.... کہ میرا سینہ کھول دے۔ بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے کھول دیا.... **ورفعنالک ذکرک....**

قرآن سے سوال: آؤ....! میں اور آپ مل کر قرآن سے سوال کرتے ہیں.... کہ اے قرآن! تو نے میرے محمدؐ کے ذکر کو کتنا اونچا دکھایا ہے....

تو قرآن نے محمدؐ کی ہر ادا کا ذکر کیا.... نبی کی ہر بات کا ذکر کیا.... پیغمبر کے چہرے کا ذکر کیا.... نبی کی زلفوں کا ذکر کیا.... توجہ کر.... پیغمبر کی زلفوں کا ذکر آیا.... قرآن نے **واللیل** کہا.... نبی کے چہرے کا ذکر آیا.... قرآن نے **والضحیٰ** کہا.... نبی کے سینے کا ذکر آیا.... قرآن نے **الم نشرح لک صدرک** کہا.... پیغمبر کی چادر کا ذکر آیا.... قرآن نے **یا ایھا المزمل** کہا.... نبی کے شہر کا ذکر آیا.... قرآن نے **لا اقسم بھذا البلد** کہا.... نبی کے زمانے کا ذکر آیا.... قرآن نے **والعصر** کہا.... پیغمبر کے کردار کا ذکر آیا.... قرآن نے **لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ** کہا.... پیغمبر کے اخلاق کا ذکر آیا.... قرآن نے **انک لعلیٰ خلق عظیم** کہا.... پیغمبر کے کمبل کا ذکر آیا.... قرآن نے **یا ایھا المدثر** کہا.... پیغمبر کے معراج کا ذکر آیا.... قرآن نے **سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ** کہا....

نبی کی ختم نبوت کا ذکر آیا.... قرآن نے **ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین** کہا....

پیغمبر کے ابوبکرؓ کا ذکر آیا.... قرآن نے **الذی جاء بالصدق وصدق بہ** کہا....

قرآن نے **وسیجنبھا الاتقیٰ** کہا.... قرآن نے **وما لاحد عندہ من نعمۃ تجزیٰ o الا ابتغاء وجہ ربہ الاعلیٰ** کہا.... یہ صدیق کا ذکر ہے۔

پیغمبر کے سارے صحابہ کا ذکر آیا.... قرآن نے **اولٰئک ھم المفلحون** کہا....

اولٰئک ھم الفائزون کہا.... **اولٰئک ھم الراشدون** کہا....

اولٰئک کتب فی قلوبھم الایمان کہا.... **اولٰئک ھم المؤمنون** کہا....

ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ کہا....

اورقرآن نے ورضوان وجنت لھم فیھا نعیم مقیم کہا....

قرآن نے اولٰئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقویٰ کہا....

قرآن نے سات آیتوں میں....صحابہ کی شان بیان کی....

قرآن نے محمد الرسول اللہ کے ساتھ جوجڑ گیا....اس کا بھی ذکر کیا....

اوئے! باقی ساری باتوں کو چھوڑو....قرآن نے تو اس ادا کا بھی ذکر کیا....جو مکہ میں پیغمبر سے صادر ہوئی ہے....ادا کیا ہے....؟ پیغمبر عصر کی نماز میں قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہیں اس وقت قبلہ بیت المقدس تھا....نماز کی حالت میں نبی کے دل میں خیال آتا ہے....کہ اے کاش قبلہ بیت المقدس نہ ہوتا....قبلہ خانہ کعبہ ہوتا....خیال آنے کی دیر تھی....

ادھر خیال آیا....ادھر جبرئیلؑ کو اللہ نے فرمایا جبرئیلؑ۔ جلدی کر!....میرے پیغمبر کو پیغام پہنچادے....فلنولینک قبلۃ ترضھا.... جو خواہش تم نے نماز میں کی ہے اللہ نے اس کو پورا کردیا ہے یہ بات خواہش کی ہے....یہ پیغمبر کی ادا ہے....قرآن نے اسی کو کہا ورفعنالک ذکرک....

اے پیغمبر ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کردیا....ہم نے تیری بات کو اونچا کردیا....

سیرت کا فلسفی پہلو:

اور میں آپ کو سیرت النبیؐ کے ایک فلسفی پہلو کی طرف تھوڑا سا اشارہ کر کے میں آگے چلنا چاہتا ہوں....اصل میں رسول اللہؐ کے لئے....راستہ بن رہا تھا....تو اللہ نے حضورؐ کو کس جگہ پیدا کرنا تھا....کس کی اولاد میں پیدا کرنا تھا....اس کا فیصلہ ہو چکا تھا....

ابراہیمؑ نے دعا مانگی تھی چار امتحانوں کے بعد....ربنا وابعث فیھم رسولاً....

اور ابراہیمؑ کی تو دو دعائیں تھیں....ایک دعا میں ابراہیمؑ نے رب ھب لی کہا تھا....ایک دعا میں وابعث فیھم رسولاً کہا تھا....لیکن دونوں دعاؤں میں ابراہیمؑ نے دو چیزیں مانگی تھیں....ایک دعا بڑی عجیب تھی....دوسری اس سے بھی عجیب تھی....دعا یہ ہے کہ اے اللہ مجھے بیٹا عطا کر....ایک سو بیس سال کی عمر ہے اور بیوی کی عمر نوے سال ہے....اس عمر میں

پیغمبر دعا کر رہا ہے....رب ھب لی۔ اے اللہ مجھے بیٹا دیدے....وہ دعا بھی قبول ہوگئی....اسماعیل مل گیا۔ لیکن دوسری دعا ہے....ربنا وابعث فیھم رسولاً ....اے اللہ جس محمدؐ کو تجھے پیدا کرنا ہے اس کو میری اولاد میں پیدا کر....عطاء اللہ شاہ کہتے تھے....کہ ابراہیمؑ نے خدا سے دو دعائیں مانگیں ساری کائنات ایک طرف وہ دونوں دعائیں ایک طرف....ایک دعا میں ابراہیمؑ نے خدا سے زم زم والا مانگا اور دوسری دعا میں حوض کوثر والا مانگا....ایک دعا میں اسماعیل مانگا۔ اس کی ایڑی سے زم زم نکلا....لیکن اس کی ایڑی نے پوری دنیا کو بتادیا....کہ اسماعیلؑ کی ایڑی سے زم زم کا چشمہ نکلا ہے....لیکن جب محمدؐ آئے گا تو اس کے قدموں سے ہدایت کے چشمے نکلیں گے....یہ بھی راستہ ہے....اسی کو قرآن کہتا ہے....ورفعنالک ذکرک....

تاریخی معلومات:

یہ نبی کے آنے کا راستہ بن چکا ہے....پیغمبر کی آمد کا راستہ بنا....ابراہیمؑ کی اولاد میں دو بیٹے ہیں....ایک اسماعیلؑ ہے ایک اسحاقؑ ہے....اسحاق کی اولاد میں اٹھارہ ہزار پیغمبر پیدا ہوئے اور اسماعیل کی اولاد میں آمنہ کا لعل پیدا ہوا....اور آپ کی معلومات کے لئے عرض کرتا ہوں....کہ اسماعیلؑ کے بارہ بیٹے تھے....اسماعیلؑ نے رہائش آ کر عرب میں کرلی تھی....اور عرب کے اندر جتنے بڑے بڑے شہر ہیں....ہر شہر میں اسماعیلؑ کا ایک ایک بیٹا آ کر آباد ہوا....

دیکھئے....یمن میں بھی اسماعیلؑ کا بیٹا آباد ہوا....طائف میں بھی اسماعیلؑ کا بیٹا آباد ہوا....یثرب میں بھی اسماعیل کا بیٹا آباد ہوا....مکہ میں بھی اسماعیل کا بیٹا آباد ہوا....دومۃ الجندل میں بھی اسماعیلؑ کا بیٹا آباد ہوا....تبوک میں بھی اسماعیلؑ کا بیٹا آباد ہوا....مصر میں بھی اسماعیل کا بیٹا آباد ہوا....اور عرب کی ایک ایک بستی میں....ایک ایک علاقے میں اسماعیلؑ کی اولاد بڑھتی رہی۔ اتنی بڑھتی رہی....کہ بالآخر وہ وقت آیا کہ ساری دنیا کا سردار اسی اولاد میں پیدا ہوگیا....یہ تو فیصلہ ہو چکا تھا....کہ اسماعیل کی اولاد میں آمنہ کا لعل پیدا ہوگا....لیکن حضور کے لانے سے پہلے اللہ نے کسی اور نبی کو کیوں نہیں بھیجا؟۔

بظاہر بات یہ تھی.... کہ ابراہیمؑ نے جب دعا مانگی تھی کہ اے اللہ میری اولاد میں محمدؐ کو پیدا کر.... تو اسی وقت حضور آجاتے.... لیکن دیکھئے جس کو ابراہیمؑ نے مانگا تھا.... وہ تو ملا کئی ہزار سال بعد.... اور جس کو خود محمدؐ الرسول اللہ نے مانگا تھا وہ دوسرے دن آگیا.... اور مانگا دونوں نے ایک ہی جگہ پر.... ابراہیمؑ نے خانہ کعبہ کی دیواروں کے نیچے محمد الرسول اللہ کو مانگا تھا.... اور خود محمد الرسول اللہ نے اسی کعبہ کی دیواروں کے نیچے عمر کو مانگا تھا.... ایک کو ہزار سال بعد ملا.... اور ایک کو دوسرے دن مل گیا.... اس لئے کہ جو دوسرے دن ملا اس کا راستہ بن چکا تھا.... نبی کے پتھر کھانے سے.... اور ایک کے لئے راستہ بنانا تھا.... اور اس کے لئے کوئی ہزار سال کی ضرورت تھی....

اسماعیلؑ کے بعد محمدؐ کیوں نہیں آئے:

توجہ کیجئے! اب دیکھئے حضورؐ کے آنے سے پہلے بظاہر حالات ایسے ہیں.... کہ اسماعیلؑ کے بعد حضور آجاتے.... راستہ بن چکا تھا.... نبی آچکے تھے.... صبر کی محفلیں ہو چکی تھیں.... ایوب کا امتحان ہو چکا تھا.... یونس کا امتحان ہو چکا تھا.... اسماعیلؑ کا امتحان ہو چکا تھا.... اسماعیل کے بعد حضورؐ ہی آتے.... لیکن اللہ نے چونکہ راستہ بنانا تھا۔ اور اس راستہ کی اطلاع پانی تھی.... تو حضورؐ سے پہلے اس نبی کو بھیجا.... جس نبی کا نام عیسیٰ تھا.... حضورؐ کے آنے سے پہلے اسماعیل کو نہیں بھیجا....

اسماعیلؑ کے آنے کے بعد عیسیٰ کیوں آئے:

بلکہ عیسیٰؑ کو بھیجا.... کیوں؟ اس لئے کہ عیسیٰؑ کا معنی مسیح ہے.... اور مسیح کا معنی سیاحت کرنے والا ہے.... اسماعیل کے بعد عیسیٰ کو اس لئے بھیجا تا کہ یہ سیاحت کر کے بتائے.... کہ محمدؐ کے آنے کا راستہ بن چکا ہے یا نہیں....؟ اور جب اللہ نے فیصلہ کرلیا کہ میں نے بھیجا اس کو سیاحت کے لئے ہے.... وہ فیصلہ اتنی جلدی میں تھا.... کہ اس کے بارے میں انتظار نہیں کیا.... عیسیٰ کو اتنی جلدی میں بھیجا کہ عیسیٰ کے باپ کا انتظار نہیں کیا.... اور جب عیسیٰ نے بتادیا.... کہ ٹھیک ہے راستہ بن چکا ہے.... تو پھر اللہ نے اس کی موت کا انتظار نہیں کیا....

توجہ کیجئے! عیسیٰ کو اتنی جلدی میں دنیا میں بھیجا کہ اس کے باپ کا انتظار نہیں کیا.... اور جب انہوں نے بتادیا کہ حضورؐ کے دنیا میں آنے کا راستہ بن چکا ہے.... تو پھر اتنی جلدی اٹھالیا کہ اس کی موت کا انتظار نہیں کیا.... اور جو آکر بتاتا ہے.... بعد میں وہی آکر خبر دینا چاہتا ہے.... ذرا توجہ کریں.... میں ایک گہری بات آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں.... دیکھئے! عیسیٰ نے آکر بتایا.... کہ محمد الرسول اللہؐ کے آنے کا راستہ بن چکا ہے....

ایک مطابقی مثال:

اب دیکھئے.... آپ کے اس شہر اوکاڑہ میں کسی وزیر اعلیٰ نے آنا ہو۔ وزیر اعلیٰ کے آنے سے پہلے یہاں کمشنر آئے گا.... آکر انتظامات کا جائزہ لے گا.... اور اس کے بعد خبر دے گا.... کہ وزیر اعلیٰ کے آنے کا راستہ بن چکا ہے.... لیکن جب وزیر اعلیٰ آئے گا.... تو پھر وزیر اعلیٰ کے جانے کے بعد پھر دوبارہ کمشنر آئے گا.... کہ کوئی کام رہ تو نہیں گیا.... کوئی بات رہ تو نہیں گئی.... کسی چیز کی ضرورت رہ تو نہیں گئی.... تو چنانچہ عیسیٰ آئے۔ آکر بتادیا.... راستہ بن چکا ہے....

اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ!.... راستہ کی خبر تو نے دی ہے.... جب محمدؐ جائے گا.... اس کے بعد پھر تجھے دوبارہ آنا ہوگا.... تاکہ جو کسر رہ گئی ہے.... جو انتظار رہ گیا ہے.... وہ تو نے کرنا ہے....

عیسیٰ کی پیدائش کے واقعات و بشر سوی کی حقیقت:

توجہ کیجئے! عیسیٰ حضورؐ کے بعد آئے.... اور قرآن کی یہ آیت ہے۔ فتمثل لھا بشراً سویاً.... اس آیت کا مفہوم کیا ہے....؟ کہ حضرت مریم کے دامن میں پھونک ماری جبرئیلؑ نے.... اور اس پھونک کا نتیجہ یہ تھا.... کہ عیسیٰ بن مریم بغیر باپ کے پیدا ہوگئے.... یہ جبرئیلؑ کی پھونک تھی.... لیکن وہ پھونک جبرئیلؑ نے کس شکل میں ماری....؟ کیونکہ قرآن نے کہا فتمثل لھا بشراً سویاً۔ وہ بشر سوی کی شکل تھی اور عربی کتابوں میں مشہور ہے.... کہ بشر سوی صرف رسول اللہ کی ذات ہے دنیا میں.... اور کوئی ذات نہیں.... صرف محمدؐ ہے جو بشر سوی ہے.... اس لئے کہ بشر سوی کا معنی ہے.... کہ کائنات کا جو سب سے خوبصورت آدمی ہو.... اس کو عرب میں بشر سوی کہتے ہیں.... تو گویا کہ جبرئیلؑ نے پھونک ماری.... لیکن کس شکل میں؟ بشر سوی کی شکل

....حضورؐ کے اجداد میں ایک نام ہے ہاشم کا.... یہ جو ہاشم ہے یہ حضور کے جد امجد کا حقیقی نام نہیں ہے....ان کا اصل نام عمر ہے.... ہاشم عربی زبان میں کہتے ہیں....اس آدمی کو جو شوربہ میں روٹی ڈال کر کھائے....(جس کو ثرید کہتے ہیں)....اور ہاشم کا کام تھا کہ روزانہ لوگوں کی دعوت کرتے اور ثرید بنا کر لوگوں کو کھلاتے....اور ثرید ان کا اتنا مشہور ہو گیا.... چونکہ ثرید بنانے والے کو ہاشم کہتے ہیں اس لئے ان کا نام ہاشم پڑ گیا اور اصل نام لوگ بھول گئے....

ہاشم کے بیٹوں کی تعداد: آپ کی معلومات کے لئے یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں اور ہاشم کے سات بیٹے ہیں۔اور ساتوں بیٹوں میں سے کسی بیٹے کا نام عبدالمطلب نہیں ہے....اس لئے کہ عبدالمطلب اگر ہو...تو یہ تو نام تو حید والا ہے....عبدالمطلب نہیں بلکہ ہاشم کے ایک بھائی کا نام....مطلب تھا....اور یہ جو عبدالمطلب کے نام پر مشہور ہوئے....ان کا اصل نام شیبہ تھا...شیبہ کیوں پڑا....؟ اس لئے کہ پیدائش کے وقت ہی ان کے سر کے بال سفید ہو گئے....اور عربی زبان میں جن کے سر کے بال سفید ہوں اس کو شیبہ کہتے ہیں....تو ان کا نام بچپن میں شیبہ تھا...لیکن ہاشم کے بھائی جن کا نام مطلب تھا....اس مطلب نے اس شیبہ کی پرورش کی....تو اس وجہ سے ان کا نام عبدالمطلب پڑ گیا.... کہ یہ تو مطلب کا بندہ ہے....کہ ہاشم کے بھائی مطلب کی پرورش سے جس نے جوانی حاصل کی....اور اسی سے وقت گزارا...تو اس لئے شیبہ کا نام عبدالمطلب پڑ گیا....

تکرار کی وجہ سے کچھ تقریر حذف کی جا رہی ہے۔

(شبیر حید رفاروقی)

"وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم

بمقام:-..................کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

مؤرخہ:-..................

میں اور بشر سوی محمد الرسول اللہؐ ہے....تو گویا کہ جبرئیلؑ نے جو مریم کے دامن میں پھونک ماری تھی وہ آمنہ کے لعل محمد الرسول اللہ کی شکل میں ماری تھی....

جبرئیلؑ محمدؐ کی شکل میں:

اور جب محمد الرسول اللہؐ کی شکل میں وہ پھونک لگائی گئی ....تو اس پھونک کے نتیجے میں عیسیٰ پیدا ہوئے.... تو عیسیٰ بمنزل بیٹے کے ہوئے....اور محمد بمنزل باپ کے ہوئے۔

اور دنیا کا اصول ہے ....کہ باپ کے بعد بیٹا ہوتا ہے ....اللہ نے اس بات کو پورا کرنے کے لئے بھی عیسیٰ کو بعد میں بھیجا....اور اس کے بعد جس وقت بیٹا باپ کے بعد آتا ہے....تو بیٹے کا یہ کام ہوتا ہے....کہ وہ باپ کا کام کرے....

عیسیٰ نے بجائے اپنی نبوت کے محمدؐ کی نبوت کا کام کیا:

چنانچہ عیسیٰ جب دنیا میں آئے ....انہوں نے اپنی نبوت کا کام نہیں کیا....انہوں نے اپنے روحانی باپ کی نبوت کا کام کیا....اور جب بیٹا کام سے فارغ ہو جاتا ہے....تو وہ باپ ہی کی آغوش میں چلا جاتا ہے.... چنانچہ عیسیٰ جب دنیا سے رخصت ہوں گے....ان کی قبر بھی رسول اللہؐ کے حجرے میں بنے گی....اور باپ کی آغوش میں جا کر سوئیں گے.... یہاں سے بھی نبی کی شان جھلک رہی ہے....

مسلمان عالم اور عیسائی کا مقابلہ:

مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے پاس ایک عیسائی آیا....اور عیسائی آ کر کہتا ہے ....کہ حضرت ہمارے پیغمبر عیسیٰ تو مردوں کو زندہ کر دیتے تھے....تمہارے نبی نے تو کبھی دوسرے مردے کو زندہ نہیں کیا....تو حضرت نانوتویؒ نے فرمایا....کہ تمہارے پیغمبرؑ نے اگر کسی مردے کو زندہ کر لیا تو کیا کمال کیا....ایک آدمی مرجاتا ہے روح نکل جاتی ہے انسان تو ہوتا ہے جسم تو ہوتا ہے ....تو اس کو زندہ کرنا کیا کمال ہے .... ہمارے نبی کو دیکھو....جس نے پتھروں کو زندہ کر دیا.... پہاڑوں سے کلمہ پڑھا دیا....درختوں سے کلمہ پڑھا دیا....

ابوجہل کی رسوائی پیغمبر کا معجزہ:

میرے دوستو! نبیؐ کے دروازے پر ابوجہل آتا ہے ....اس کی مٹھی بند ہے .... ابوجہل کہتا ہے ....

اے محمدؐ بتاؤ....میری مٹھی میں کیا ہے.... حضورؐ نے فرمایا ابوجہل میں بتاؤں تیری مٹھی میں کیا ہے.... یا مٹھی والی چیز بتائے کہ میں کون ہوں؟۔ یہ کہنے کی دیر تھی کہ اس مٹھی کی کنکریوں سے آواز آئی۔ اشهد ان محمداً عبده ورسوله. یہ کنکریوں سے آواز آئی۔ دیکھئے کنکیروں سے کلمہ پڑھا دیا....تو ایک آدمی مرجاتا ہے....اس کو زندہ کرنا کیا کمال ہے ....میرے نبی نے پتھروں کو زندہ کر دیا۔ درختوں کو زندہ کر دیا....اس نے کہا ہمارے پیغمبر عیسیٰ کی والدہ مریم کے بارے میں قرآن کہتا ہے.... وامه صديقة.... کہ عیسیٰ کی ماں مریم پاک دامن تھی....تمہارے پیغمبر حضورؐ کی والدہ آمنہ کے بارے میں تو قرآن نے نہیں کہا....کہ وہ پاک دامن تھی....مولانا نانوتویؒ نے فرمایا....کہ تمہارے پیغمبر عیسیٰ بن مریم کی والدہ پر لوگوں کو شک پڑ گیا تھا....کیونکہ عیسیٰ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے....ہمارے نبی کی ماں پر کسی کو شک ہی نہیں پڑا....ورفعنا لك ذكرك

حضورؐ کے آنے کا وقت:

اور دیکھئے اللہ تعالیٰ نے اسماعیل کی اولاد میں حضورؐ کے بھیجنے کا فیصلہ کیا....اور اب حبیب کے آنے کا وقت ہو چکا ہے....ابھی آیا جائے....نبوت میرے نبی کو مل رہی ہے....توجہ کیجئے....حبیب کے آنے کا وقت ہے .... یہ حبیب آئے گا....تو قیادت بھی اس حبیب کے سپرد کر دی جائے گی....اور نبوت خدا کے پاس جتنی ہے....ساری اس کو دیدی جائے گی....اور نبوت کوئی باقی نہیں رہے گی....اب نبی کے آنے کا راستہ بن چکا ہے ....اسماعیل کی اولاد سارے عرب میں آباد ہے....اور ایک سردار ہے جس کی بیٹی سے حضرت اسماعیلؑ نے شادی کی ہے....اور یہ بنو جرہم کا قبیلہ تھا....جس کی اولاد سارے عرب میں پھیلی ہے....

عبدالمطلب کا حقیقی نام:

اب دیکھئے....حضورؐ نے فرمایا: ان الله اصطفاني من بني كنانة واصطفاني من بني هاشم واصطفاني من بني عبدالمطلب....

حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے بنو کنانہ سے جنا۔ بنو کنانہ سے بنو ہاشم کو جنا....بنو ہاشم سے پھر عبدالمطلب کو جنا....عبدالمطلب سے حضورؐ فرماتے ہیں اللہ نے مجھے جنا....اب دیکھئے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم

وقال اللہ تبارک وتعالیٰ فی کلامہ المجید والفرقان الحمید .
"انا ارسلنک شاھداًومبشراً ونذیراً وداعیاً الی اللہ باذنہٖ وسراجاً منیراً".

تمہید: میرے واجب الاحترام!....قابل صد احترام!....علاقہ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ کے ساتھیو!.... حضرت مولانا قاری اللہ بخش صاحب کے اسرار پر.... ان کے بچوں کی شادی کے موقع پر....آج کی یہ تقریب منعقد ہورہی ہے .... جلسے کا عنوان اشتہارات سے ظاہر ہے ....اور یہ "محبوب خدا کانفرنس" کا انعقاد ....ایک بہت ہی خوبصورت عنوان ہے ....بچیوں کی شادی کے موقع پر ناچ، گانا.... بھنگڑہ ....اور مختلف قسم کی خرافات کے بجائے ....رسول اللہ کی شان میں جلسہ کرنا یہ بہت بڑی سعادت ہے .... یہ روایت قابل تحسین اور قابل تعریف ہے .... چونکہ یہ جلسہ محبوب خدا کانفرنس کے عنوان پہ منعقد ہورہا ہے....اس لئے میں انشاء اللہ ....اسی عنوان کی روشنی میں .... کچھ معروضات آپ کے سامنے پیش کروں گا....

دو گواہوں کا ذکر قرآن میں: میرے بھائیو! جو آیات کریمہ میں نے تلاوت کی ہیں.... ان آیات کریمہ میں .... اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی شان بیان فرمائی ہے .... اور سادہ لفظوں میں میں کہنا چاہتا ہوں.... کہ جو دونوں آیات کریمہ میں نے پڑھی ہیں....ان دونوں آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو گواہوں کا ذکر فرمایا ہے....

دو گواہوں کا ذکر اللہ نے ان آیات میں کیا ہے....گواہ کون ہیں؟....اللہ تعالیٰ گواہ کے بغیر کسی دعویٰ کو مکمل نہیں فرماتے ....دعویٰ اللہ تعالیٰ نے خود کیا ہے....اور دعویٰ کے بعد.... پھر گواہ کا ذکر بھی خود کیا ہے....آپ دنیا کی کسی عدالت میں کوئی دعویٰ کریں....

سول کورٹ میں ....سیشن کورٹ میں .... ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں.... یا تھانے میں .... یا کسی بھی جوری کے سامنے .... کسی گروہ کے سامنے .... کسی استغاثے کے موقع پر....کوئی دعویٰ اس وقت تک ثابت نہیں کرسکتے ....جب تک آپ اس کا کوئی گواہ پیش نہ کریں....تو آپ دیکھیں....اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ....اپنی کبریائی کا گواہ بھی پیش کیا ہے۔اور اپنی خدائی کا گواہ بھی پیش کیا ہے....

گواہ پیش کرنے کی ضرورت: اللہ تعالیٰ کو اپنی ربوبیت ، الوہیت، ملوکیت اور جبروتی قوت کے گواہ پیش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی.... آسمان کا وجود اللہ کی گواہی دے رہا ہے....ستاروں کا وجود اللہ کی گواہی دے رہا ہے ....سمندروں کا خروش اللہ کی گواہی دے رہا ہے .... پہاڑوں کی وسعت اللہ کی گواہی دے رہی ہے....انسانیت کی تخلیق اللہ کی گواہی دے رہی ہے ....لیکن اس کے باوجود.... ربوبیت کے لئے ایک گواہ کا ذکر کیا ہے....اور گواہ کا ذکر بھی قرآن میں کیا ہے....اور جس گواہ کا ذکر کیا ہے....

گواہ کا گواہ: جب اس گواہ کی عظمت کا ذکر آیا تو اللہ نے اس کے لئے بھی ایک گواہ کا ذکر قرآن میں کردیا ہے....یعنی گویا کہ اللہ تعالیٰ نے ....اپنی ربوبیت کا بھی ایک گواہ بنایا اور جو گواہ اپنی ربوبیت کا بنایا....جب اس کی عظمت کا ذکر آیا تو اس کا بھی ایک گواہ قرآن میں پیش کیا....تاکہ دنیا کو یہ پتہ چلے....کہ جو شخص کائنات میں .... مجھے تلاش کرنا چاہتا ہے....وہ میرے گواہ کی عظمت کا اقرار کرے....اور جو اس گواہ کی عظمت کا اقرار کرنا چاہتا ہے....وہ پھر آگے اس گواہ کی عظمت کا اقرار کرے....تو گویا کہ مجھے رسول اللہ کی جس شان کا ذکر کرنا ہے....اس کا عنوان ہے...."دو گواہ"....

شاہد اور شہید کی تعریف: میرے بھائیو! بڑی وضاحت کے ساتھ .... اللہ نے ارشاد فرمایا ہے.... انا ارسلناک شاھداً ....اے پیغمبر تو گواہ ہے....شاہد کا معنی گواہ ہے ....اور شہید کا معنی بھی گواہ ہے....شاہد اور شہید میں فرق ہے....شہید اس آدمی کو کہتے ہیں کہ جو اللہ کے راستے میں مارا جائے....گویا کہ وہ اللہ

کے راستے میں قتل ہو کر.... اللہ کے پاس جب پہنچتا ہے.... تو وہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا گواہ بن جاتا ہے.... اس لئے اس کو شہید کہا جاتا ہے.... شاہد کا معنی بھی گواہ ہے.... جو شخص کسی فعل کی گواہی دے رہا ہو.... اسے شاہد کہتے ہیں.... تو قرآن پاک میں.... اللہ نے ارشاد فرمایا.... **انا ارسلناک شاھداً** .... اے پیغمبرؐ تو گواہ ہے.... کس چیز کا گواہ ہے....؟ خالق میں ہوں.... گواہ تو ہے.... مالک میں ہوں.... گواہ تو ہے.... رزاق میں ہوں.... گواہ تو ہے.... بڑا میں ہوں.... گواہ تو ہے....

گواہی کی وضاحت:

اور گواہی دو قسم کی ہوتی ہے.... ایک نشانیوں کی گواہی.... ایک موقع کی گواہی.... خدانخواستہ آپ کے علاقے میں.... کوئی شخص کسی کو قتل کر ڈالے.... ایک آدمی کہے گا عدالت میں.... کہ فلاں آدمی کو.... فلاں شخص نے قتل کیا.... میں نے آنکھوں سے دیکھا.... لیکن ڈاکٹر یہ کہے گا.... کہ میں نے قتل ہوتے تو نہیں دیکھا۔ میرے پاس فلاں آدمی قتل ہونے کے بعد لایا گیا.... میں نے پوسٹ مارٹم کیا.... وہ اس کی نشانی کی گواہی دے گا۔ ایک موقع کی گواہی دے گا.... ایک نشانی کی گواہی دے گا۔ ایک شخص یہ کہے گا.... کہ میں نے ایک آدمی کو بندوق لے کر بھاگتے ہوئے دیکھا.... دوسرا یہ کہے گا کہ میں نے ایک آدمی کو لاش اٹھا کر لے جاتے ہوئے دیکھا.... پر دونوں گواہ موقع کے نہیں.... نشانی کے گواہ ہیں.... ایک شخص نے کہا میں نے آنکھوں سے قتل ہوتے اور قتل کرتے دیکھا.... یہ موقع کا گواہ ہے.... ایک نشانی کا گواہ.... ایک موقع کا گواہ.... بالکل اسی طرح....

نشانیوں کے گواہ:

توجہ کیجئے!.... اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا.... کہ اے پیغمبرؐ تو میرا گواہ ہے.... اور باقی پیغمبروں کو بھی اللہ نے فرمایا.... کہ وہ بھی میرے گواہ ہیں.... آدمؑ بھی میرا گواہ ہے.... نوحؑ بھی میرا گواہ ہے.... زکریاؑ بھی میرا گواہ ہے.... تمام انبیاء میرے گواہ ہیں.... اے اللہ محمد مصطفیٰ بھی تیرا گواہ.... باقی انبیاء بھی تیرے گواہ.... ان دونوں گواہوں میں فرق کیا ہے؟

آدمؑ بھی تیری گواہی دے.... زکریاؑ بھی تیری گواہ دے....

اللہ نے فرمایا.. ایک طبقہ میری گواہی دیتا ہے.... میری نشانیاں دیکھ کر.... ایک آدمی میری گواہی دیتا ہے موقع پر آ کر.... توجہ کیجئے! میں ذرا آگے چلنا چاہتا ہوں.... میں تفصیل کے ساتھ پیغمبر کی اس گواہی کا ذکر کرنا چاہتا ہوں.... اللہ نے قرآن میں فرمایا.... **انا ارسلناک شاھداً** .... اے پیغمبرؐ تو گواہ ہے.... یعنی میری مالکیت کا تو گواہ ہے.... میری خالقیت کا تو گواہ ہے.... رازقیت کا تو گواہ ہے.... میری تخلیق کا تو گواہ ہے.... میری کبریائی کا تو گواہ ہے.... میری عظمت کا تو گواہ ہے.... اے اللہ گواہ تو آدمؑ بھی ہے.... گواہ تو موسیٰؑ بھی ہے.... گواہ تو عیسیٰؑ بھی ہے.... گواہ تو ابراہیمؑ بھی ہے.... اللہ نے فرمایا وہ گواہ موقع کے نہیں ہیں.... تو موقع کا گواہ ہے.... توجہ کیجئے!.... آدمؑ نے گواہی دی ہے.... میری گواہی دی ہے.... جنت سے نکل کر گواہی دی ہے.... نوحؑ نے طوفان کی موجوں میں اتر کر گواہی دی.... ابراہیمؑ نے آتش نمرود میں گواہی دی.... اسماعیلؑ نے چھری کے نیچے گواہی دی.... موسیٰؑ نے دریائے نیل کی موجوں میں اتر کر گواہی دی.... ایوبؑ نے مشکل میں مبتلا ہو کر گواہی دی.... زکریاؑ نے آرے کے نیچے چر کر گواہی دی.... یوسفؑ نے کنویں کے اندر جا کر گواہی دی.... یعقوبؑ نے چالیس سال رو کر گواہی دی.... عیسیٰؑ نے جیل میں جا کر گواہی دی.... لیکن اے محمدؐ تو نے عرش پر آ کر گواہی دی.... اے پیغمبرؐ **انا ارسلناک شاھداً** .... تو میرا گواہ ہے، تو نے عرش پر آ کر گواہی دی.... حضور نے عرش پر قدم رکھا یا نہیں رکھا....؟ (رکھا) حضورؐ عرش پر تشریف لے گئے یا نہیں لے گئے....؟ (لے گئے)

آپ نے عرش پر جا کر نہیں فرمایا.... کہ **التحیات للہ والصلوٰۃ والطیبات** یہ نہیں فرمایا....؟ یہ کس چیز کی گواہی ہے؟ یہ کس چیز کا اعلان ہے....؟ تو میرے محمدؐ کو قرآن نے کہا۔ **انا ارسلناک شاھداً** .... اے پیغمبرؐ تو گواہ ہے یعنی تو موقع کا گواہ ہے.... باقی پیغمبر نشانیوں کے گواہ ہیں.... آسمان کو دیکھا پیغمبروں نے میری گواہی دے دی.... جبرئیل کو دیکھا.... میری گواہی دے دی.... تورات کو پڑھا.... میری گواہی دے دی.... انجیل کو پڑھا.... میری گواہی دے دی.... نشانیاں دیکھیں.... میری گواہی دے دی.... معجزات دیکھے.... میری گواہی دے دی.... پہاڑوں کو دیکھا.... میری گواہی دے دی.... جنت سے نکلے.... میری گواہی دے دی

.....طوفان میں اترے.....میری گواہی دے دی.....چھری کے نیچے آئے بچ گئے.....میری گواہی دے دی.....آگ میں گئے میں نے بچالیا.....میری گواہی دے دی.....طوفان میں اترے..... میں اترے.....جیل میں آئے.....آرے میں چرے.....میری گواہی دے دی.....لیکن اے پیغمبر تو ایسا گواہ ہے.....کہ جس گواہ نے سفرِ عرش کا کیا ہے.....جس گواہ کو میں آسمانوں پر لے آیا ہوں.....جس گواہ کو میں عرش پر لے آیا ہوں.....جس گواہ کو میں فرشتوں سے اوپر لے گیا ہوں.....جس گواہ کو میں جنت و دوزخ سے وراء لے گیا ہوں.....جس گواہ کے بارے میں۔ میں نے قرآن میں کہہ دیا..... فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ.....جس کے لئے میں نے کہہ دیا ۔والنجم اذا ھویٰ. ماضل صاحبکم وماغویٰ.....

موقع کے گواہ:

میرے بھائیو! محمد مصطفیٰ ﷺ موقع کا گواہ کس چیز کا گواہ؟ (موقع کا گواہ)

باقی پیغمبر نشانیوں کے گواہ.....میرا پیغمبر موقع کا گواہ.....موقع کا گواہ سب سے بھاری ہوتا ہے.....موقع کے گواہ کی گواہی ختم ہو جائے.....مقدمہ خارج ہو جاتا ہے.....تو رسول اللہ کو قرآن نے کہا.....انا ارسلناک شاھداً۔ اے پیغمبر تُو گواہ ہے.....تو سب سے بڑا خدا کا گواہ کون ہے؟.....''محمد الرسول اللہ''۔ تو بڑا گواہ موقع کا گواہ.....ختم ہو جائے، مقدمہ ختم استغاثہ ختم.....دعویٰ ختم.....

دعویٰ کیا تھا؟

اور دعویٰ کیا ہے؟.....خدا ایک ہے.....یہ دعویٰ محمد کی گواہی پر کھڑا ہے..... خود قرآن نے پیغمبر کو گواہ بنا کر پیش کیا.....کہ محمد مصطفیٰ اللہ کا گواہ ہے..... خدا ایک ہے.....خدا مشکل کشا ہے.....خدا حاجت روا ہے.....خدا بگڑی بنانے والا ہے .....خدا ہر چیز کا مالک ہے.....خدا ہر چیز کو جانتا ہے.....یہ دعویٰ ہے.....اس دعویٰ کا گواہ محمد مصطفیٰ ہے.....اس دعوے کی ساری عمارت محمد مصطفیٰ کی گواہی پہ کھڑی ہے.....

محمد مصطفیٰ کو خدا کی گواہی کے لئے تکلیفیں:

اور اس محمد کو دیکھو.....جس محمد مصطفیٰ نے.....گواہی خدا کی دینے کے لئے.....کبھی مکے کی گلیوں میں گواہی دی.....کبھی پیغمبر نے طائف کی وادی میں گواہی

ی.....کبھی جبل ابوقبیس میں گواہی دی.....اور اس محمد مصطفیٰ نے جب خدا کی گواہی دی.....دانت ڑ دیئے گئے.....تب بھی گواہی دی.....مکے میں پھرے.....تب بھی گواہی دی.....مدینے میں پہ.....تب بھی گواہی دی.....بدر میں آئے.....پھر بھی گواہی دی.....احد میں پہنچے.....پھر بھی گواہی ی.....خندق میں اترے.....پھر بھی گواہی دی.....گرم ریت پر.....صحابہ کو لٹایا گیا.....پھر بھی گواہی ی.....اس محمد مصطفیٰ کے دانت توڑے گئے.....پھر بھی گواہی دی.....تیرہ سال مکے میں ہے.....پھر بھی گواہی دی.....سب کچھ تکلیفیں برداشت کر کے.....پھر بھی گواہی دی.....

جبرئیلؑ بھی نوکر بن کر مصطفیٰ کے دروازے پر آیا:

لیکن ساری گواہیوں کے بعد.....خدا نے س محمد کو موقع پر بلانے کے لئے.....جبرئیلؑ کو نوکر بنا کر.....دروازے پر بھیجا.....اور وہ جبرئیل .....جو جبرئیل انبیاء کے دروازے پر آتا ہے.....وہ جبرئیل.....جو فرشتوں کا سردار ہے.....وہ جبرئیل.....نوکر بن کے محمدؐ کے دروازے پر آتا ہے.....دربان بن کے.....محمد کے دروازے پر آتا ہے.....چوکیدار بن کے۔ رسول اللہ کے دروازے پر آتا ہے۔ اور پیغمبر کو عرش پر لے جا کر.....موقع کا معائنہ کراتا ہے.....

آیت قرآنی قوت سے زیادہ روشن:

اور موقع کا معائنہ ہوتا ہے۔ تو قرآن کی اس آیت کو.....قوت سے زیادہ روشن کر کے اللہ قرآن میں نازل کرتا ہے.....انا ارسلناک شاھداً.....اے پیغمبر ہم نے تجھے گواہ بنایا ہے.....

اسلئے کہ میری ملوکیت ..... میری الوہیت
میری قدوسیت ..... میری کبریائی
میری خالقیت ..... میری عظمت
میری بزرگی..... میری تخلیق ..... میری بڑائی

اے محمد۔ یہ ساری عمارت تیری گواہی پر کھڑی ہے.....تیری گواہی قیامت تک ہوگی .....میری خدائی بھی قیامت تک ہوگی.....خدا کی گواہی کس نے دی؟ (محمد الرسول اللہ۔)

خدا نے اپنی گواہی کے لئے کس کو چنا: خدا کا گواہ کون ہے ....؟ محمد الرسول اللہ۔ وہ محمد الرسول اللہ۔ اتنا بڑا گواہ ہے۔جس عدالت کا گواہ جھوٹا ہو....مقدمہ ختم ہو جاتا ہے....

ایک آدمی کی گواہی....ایک کلرک دے....کہ میں جانتا ہوں کہ یہ سچا ہے اس کا وزن اور ہوگا....ایک آدمی کی گواہی ڈپٹی کمشنر دے....کہ میں جانتا ہوں کہ یہ سچا ہے۔اور مضبوط ہوگا....ایک آدمی کی گواہی....وزیر اعلیٰ پنجاب دے....ایک آدمی کی گواہی صدر اسحاق دے....مقدمہ کتنا مضبوط ہو جائے گا۔؟ ایک آدمی کی گواہی....میں دوں....تو دے.... ایک آدمی کی گواہی....ایک عام آدمی دے....اور ایک آدمی کی گواہی پیران پیر دے.... ایک آدمی کی گواہی صحابہ دیں....ایک آدمی کی گواہی اولیاء اللہ دیں....لیکن اللہ نے اپنی گواہی کے لئے....مجھے اور تجھے اور دنیا کے کسی صدر کو نہیں چنا....اپنی گواہی کے لئے اس محمد کو چنا کہ جس محمد کے حسن کا ذکر بھی پھر قرآن نے کر دیا۔جس کی زلفوں کا ذکر بھی قرآن نے کر دیا۔گواہ بڑا ہوگا....دعویٰ کا ثبوت سورج سے بھی زیادہ روشن ہو جائے گا....گواہ جھوٹا ہوگا....دعویٰ کا ثبوت عمل میں نہیں آسکے گا۔تو اس محمد کو جب خدا گواہ بناتا ہے۔تو گواہ بنانے سے پہلے اس کے حسن کو سنوارتا ہے....اس کی زلفوں کو سنوارتا ہے اس کی آنکھوں کو سنوارتا ہے۔عظمت کو تسلیم کرانے کے لئے خدا نے اس پیغمبر کے حسن کا ذکر بھی قرآن میں کیا۔توجہ کیجئے! اس کے چہرے کا ذکر آیا۔قرآن نے والضحیٰ کہا....اس کی زلفوں کا ذکر آیا۔ قرآن نے واللّیل کہا....اس کی آنکھوں کا ذکر آیا۔قرآن نے مازاغ البصر وما طغیٰ کہا....اس کے سینے کا ذکر آیا۔قرآن نے الم نشرح لک صدرک کہا....اس کے ہونٹوں کا ذکر آیا۔قرآن نے لاتحرک به لسانک لتعجل به کہا....اس کے کردار کا ذکر آیا...قرآن نے لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنة کہا....اس کے شہر کا ذکر آیا.... قرآن نے لااقسم بهذا البلد کہا....اس کے قرآن کا ذکر آیا...تو اللہ نے انّا انزلنه فی لیلة القدر کہا....اس پیغمبر کے اخلاق کا ذکر آیا...تو قرآن نے انک لعلیٰ خلق عظیم کہا....اس کی رحمت کا ذکر آیا...قرآن نے وماارسلنک الا رحمة للعالمین

کہا....اور اس کی عظمت کا ذکر آیا...قرآن نے انا ارسلنک شاهدا کہا.... مبشراً کہا.... نذیراً کہا.... داعیا الی اللّٰہ کہاباذنه وسراجاً منیراً کہا یہ نبی کی شان ہے کہو یہ نبی کی (شان ہے)

خلاصہ گواہ ہوا: یہ شان کیوں ہے؟....اس لئے کہ مصطفیٰ خدا کا گواہ ہے.... تو خدا نے دنیا کو بتایا....کہ مجھے تلاش کرنا چاہتے ہو....میرے گواہ کے پاس جاؤ....مجھے پانا چاہتے ہو....تو میرے گواہ کے پاس جاؤ....میں خالق ہوں.... راستہ گواہ بتائے گا....میں مالک ہوں....راستہ گواہ بتائے گا....میری کتاب کون سی ہے؟....گواہ بتائے گا....میری کبریائی کیسی ہے؟....گواہ بتائے گا....میرا حکم کیا ہے؟....گواہ بتائے گا....تو خدا نے اپنی الوہیت کا گواہ....محمد مصطفیٰ کو پیش کر کے پوری دنیا کو بتا دیا....کہ مجھے تلاش کرنا ہے....تو اس گواہ کو تلاش کرو....لیکن وہ گواہ محمد مصطفیٰ ہے....

گواہ کو پانا چاہتے ہو تو اس کے گواہ کو پاؤ: جب اس محمد مصطفیٰ نے اپنی مصطفائی کو....اپنی نبوت کو.... اپنی رسالت کو....اپنی بزرگی کو....اپنی رسالت کی عظمت کو....اپنی عصمت کو....پوری دنیا کے سامنے رکھا....تو اس محمد نے بھی ایک گواہ دنیا کے سامنے پیش کیا اور جو گواہ اس محمد نے پیش کیا....جس طرح خدا کا گواہ بے مثال تھا....اسی طرح اس محمد کا گواہ بھی بے مثال تھا....خدا کے گواہ کے بغیر....خدا نہیں مل سکتا....اور مصطفیٰ کے گواہ کے بغیر بھی مصطفیٰ نہیں مل سکتا....خدا کی الوہیت چاہتے ہو تو محمد کو تلاش کرو....محمد کی نبوت دیکھنا چاہتے ہو....تو محمد کے گواہ صدیق کو تلاش کرو....

"واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین"

* * *

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رفقائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

بمقام:-............حاصل پور

مؤرخہ:-............

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ○

رفقائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

وقال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ فی کلامہ المجید والفرقان الحمید.
"الّذی یؤتی مالہ یتزکّیٰ ومالا حدٍ عندہٗ من نعمۃ تجزیٰ".
وقال فی موضع آخر...."عبس وتولیّٰ .ان جآءہ الا عمیٰ. وما یدریک لعلّہٗ یزکّیٰ. اویذّکر فتنفعہ الذکریٰ".
وقال فی موضع آخر...."انّ الذین جآؤ بالا فک عصبۃ منکم لا تحسبوہ شرّالکم، بل ھو خیر لکم، لکل امری منھم ما اکتسب من الاثم".

اشعار:

اپنے مرکز سے اگر دور نکل جاؤ گے
خاک ہوجاؤ گے افسانوں میں کھو جاؤ گے
اپنے پرچم کا رنگ کہیں بھلا مت دینا
سرخ شعلوں سے جو کھیلوگے تو جل جاؤگے
تیز قدموں سے چلو اور تصادم سے بچو
بھیڑ میں سست چلوگے تو کچل جاؤگے
ہم سفر ڈھونڈو نہ کسی کا سہارہ چاہو
ٹھوکریں کھاؤ گے تو خود ہی سنبھل جاؤ گے

تمہید: میرے واجب الاحترام!....قابل صد احترام علمائے کرام!....حاصل پور کے غیور نوجوانو اور دوستو! جامعہ عائشہ صدیقہؓ کا یہ مرکز جوزیر تعمیر ہے۔ سپاہ صحابہ صوبہ پنجاب کے نائب صدر....مولانا گلزار احمد صاحب کی محنت کا جیتا جاگتا ثبوت ہے....انہوں

نے بڑی ہی محنت کے ساتھ۔اور بڑی کاوش کے ساتھ.... حاصل پور کے شہر میں یہ عظیم الشان مرکز علمی قائم کیا ہے.... اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے۔اور اس کی تعمیر وترقی کے لئے غیبی مدد فرمائے....(آمین)

قرآنی آیات کی تقسیم:

میرے بھائیو!.... میں نے جو آیت کریمہ آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں ان تمام آیت کریمہ میں.... اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیغمبر کے صحابہ کی شان بیان فرمائی ہے....قرآن پاک میں صحابہ کی شان بہت زیادہ تعداد میں موجود ہے....قرآن پاک میں بائیس سو (۲۲۰۰) آیات اللہ کی توحید پر ہے....تیرہ سو آیات تمام انبیاء کرام کے واقعات پر ہیں۔(۲۷) ستائیس آیتیں عیسیٰ علیہ السلام کی جماعت کے لئے ہیں اور انیس (۱۹) آیتیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جماعت کے لئے ہیں ....نو (۹) آیتیں حضرت ابراہیمؑ کی جماعت کے لئے ہیں....لیکن رسول اللہ ﷺ کی جماعت کی شان میں سات سو (۷۰۰) قرآن کی آیات اللہ نے بیان فرمائی.... میں نے تین چار مہینے پہلے بنگلہ دیش میں....ایک بہت بڑے اجتماع میں جوڈھاکہ بیت المکرّم مسجد کے میدان میں ہوا تھا....لاکھوں انسانوں کے اجتماع میں.... جب میں نے اپنی تقریر میں یہ کہا....کہ صحابہ کی شان میں اللہ نے سات سو آیات اتاری ہے....تو اس اسٹیج پر بیٹھے ہوئے علماء کھڑے ہوگئے....اور انہوں نے کہا کہ ہم نے قرآن کو اس انداز سے کبھی نہیں پڑھا تھا....کہ وہاں پر صحابہ کی جماعت کو بحیثیت جماعت کے اللہ نے کامیاب کہا ہو....اور انہوں نے اس پر حیرت کا اظہار کیا....میں نے اسی اسٹیج پر ان سے کہا....کہ سات سو آیات تو وہ ہے....جن میں براہ راست اللہ نے صحابہ کو مخاطب کر کے ان کی شان بیان فرمائی ہے۔ورنہ مولانا عبدالشکور لکھنویؒ نے بڑی عجیب بات لکھی ہے....وہ کہتے ہیں کہ جب میں قرآن کھولتا ہوں تو مجھے ہر آیت سے صحابہ کی شان نظر آتی ہے....حضرت صدیق اکبرؓ کے لئے نو (۹) آیتیں صرف ان کی شان میں اتریں۔ اور ستائیس (۲۷) آیتیں فاروق اعظم کی رائے پر اتریں۔اور گیارہ (۱۱) آیتیں عثمان غنیؓ کی شان میں اتریں۔اور سات (۷) آیتیں حضرت علی المرتضیٰ کی فضیلت میں اتریں۔اور اٹھارہ (۱۸) آیتیں حضرت عائشہؓ کی صفائی میں اتریں۔

میں ایک ایک صحابی کے موضوع پر ایک، ایک آیت پر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے بڑی لمبی گفتگو کرسکتا ہوں....

خدا بحیثیت صحابہ کا وکیل صفائی:

لیکن آج میرا یہ موضوع نہیں .... میں آج کی اس صحبت میں .... اور اس مجلس میں .... رسول اللہؐ کے صحابہ کے بارے میں ایک ایسا موضوع آپ کو سنانا چاہتا ہوں....کہ شاید جس کی طرف آپ کی توجہ ہی نہیں گئی۔اور وہ موضوع یہ ہے....کہ رسول اللہ کے صحابہ کو....رسول اللہ کے دور میں جب کسی نے برا کہا۔تو اس کا جواب رسول اللہ نے نہیں دیا خدا نے دیا.... میری آج کی تقریر کا یہ عنوان ہے....کہ نبی کے دور میں صحابہ کو کسی نے برا کہا....تب بھی جواب خدا نے دیا....صحابہ پر کسی نے تنقید کی....تب بھی جواب خدا نے دیا....صحابہ کو کسی نے ٹوکا....تب بھی جواب خدا نے دیا....صحابہ کرامؓ کو کسی نے کسی بات سے روکا....تب بھی جواب خدا نے دیا...حتیٰ کہ اگر کسی صحابی کے باپ نے اپنے بیٹے صحابی پر تنقید کی....تو اللہ تعالیٰ اس وقت بھی خاموش نہیں رہا....بلکہ اس صحابی کی اللہ نے قرآن میں شان بیان کردی۔

عبداللہ ابن ام مکتوم خدا کی نظر میں:

اور آپ کو میں اس سے بھی آگے بڑھ کر کہتا ہوں .... کہ ایک ایسا موقع آیا.... کہ ایک موقع پر رسول اللہؐ نے ایک صحابی کو روک دیا.... کسی بات پہ ٹوک دیا....اور وہ بات میں آپ کو ابھی بتانا چاہتا ہوں....کہ ایک ایسا موقع آیا....کہ رسول اللہ نے ایک صحابی کو کسی جگہ سے روک دیا.... اللہ تعالیٰ کو نبی کا یہ روکنا بھی پسند نہیں آیا...ٹوکنا تو اور بات ہے....ٹوکا نہیں روکا۔میری طرف توجہ کریں!....کہ رسول اللہ کی محفل ہے۔پیغمبر کی مجلس ہے....اس مجلس میں ایک صحابی آنکھوں سے نابینا۔جس کا نام ہے حضرت عبداللہ بن ام مکتوم .... پیغمبر کی محفل میں بیٹھے ہیں۔نابینا صحابی رسول اللہ کے پاس بیٹھے ہیں....ایک خادم نے آکر کہا کہ باہر یا رسول اللہؐ مکے کا ایک سردار عتبہ....اور ایک سردار عتیبہ اور ایک سردار شیبہ اور ایک سردار اخنس بن شریک آپ سے ملاقات کرنے کے لئے آئے ہیں....اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں .... حضورؐ نے حضرت عبداللہ بن ام مکتوم سے کہا....عبداللہ چلے جاؤ!....اٹھو!

سرداران مکہ سے مجھے ملاقات کرنے دو۔پیغمبر نے اس نیت سے کہا شاید کہ سردار میری گفتگوسن کر مسلمان ہوجائیں اس لئے کہ پیغمبر کو دین کا لالچ تھا.... ہدایت کی حرص تھی۔جس کا ذکر قرآن میں ہے: **حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رّحیم.** میرا پیغمبر حریص ہے لالچی ہے کہ ساری دنیا اس کے ہاتھ پر مسلمان ہوجائے.... یہ قرآن کہتا ہے۔تو اللہ کے پیغمبر نے صحابی سے کہا؟ کہ عبداللہ! تم یہاں سے اٹھ جاؤ تا کہ مکے کے سردار مجھ سے گفتگو کرلیں.... عبداللہ بن ام مکتوم تو نبی کی محفل سے اٹھ گئے.... لیکن پیغمبر کی یہ گفتگو اللہ تبارک وتعالیٰ نے محسوس کرلی ہے.... اور اسی وقت جبرئیلؑ سے کہا.... کہ اے جبرئیل! جلدی کرو.... میرے پیغمبر کے دروازے پر جاؤ اور جا کر کہو: **عبس وتولیٰ.... ان جاء ہ الاعمی وما یدریک لعلّہٗ یزّکی.** اے پیغمبر! تیرے دروازے پر ایک نابینا آیا تھا.... تیری صحبت میں آیا تھا مجھے یہ نہیں پسند آیا.... کہ سرداروں کی وجہ سے اس نابینا کو تو محفل سے اٹھا دے.... یہ بات بھی خدا کو پسند نہیں آئی.... **عبس**، ع، ب، اور "س" عبس کے معنی ہیں سی برجبی ہونا.... کسی بات کو محسوس کرنا.... کسی کو ناگوار سمجھنا.... اے پیغمبر تیری محفل میں ایک غریب.... ایک ناتواں.... ایک مسکین.... ایک بے یارومددگار۔ نابینا آنکھوں سے معذور.... تیری محفل میں بیٹھا تھا۔**عبس وتولی ان جاء ہ الاعمیٰ**، اعمیٰ نابینے کو کہتے ہیں: **عبس وتولی ان جاء ہ الاعمی.** اے پیغمبرؐ تیری محفل میں نابینا بیٹھا.... اور اس نابینے کو تو نے اٹھا دیا.... کہ شاید میں ہدایت سرداروں کو دے سکوں گا....

اے پیغمبر! **اویذکر فتنفعہ الذکریٰ** تجھے کیا پتہ تھا کہ دین کو نفع اس نابینے کی وجہ سے پہنچتا ہے یا ان سرداروں سے پہنچتا ہے....

میرے بھائیو! ایک صحابی کو پیغمبر محفل سے اٹھاتے ہیں۔اور وہ اٹھانا کوئی برائی نہیں تھی.... وہ اٹھانا کوئی گناہ نہیں تھا.... وہ اٹھانا کوئی.... اسلام کے ضابطے کی مخالفت نہیں تھی.... یہ بات یاد رکھیں۔پیغمبر کو اختیار تھا.... کہ وہ سرداران مکہ کو دین کی بات پہنچانے کے لئے ان کو علیحدہ ملاقات کا موقع دے۔لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ بھی پسند نہیں آیا.... کہ میرا ایک نابینا صحابی رسول اللہ کی محفل میں بیٹھا ہے اور پیغمبر اس کو اپنی محفل سے اٹھا دے۔یہ عرش

والے خدا کو پسند نہیں آیا۔اوئے! خدا تو نابینا صحابی کو نبی کی محفل سے اٹھتا ہوا نہیں د سکتا.... اور آج خمینی کہے کہ یہ سارے کافر تھے.... (لعنت بے شمار)

میرے دوستو! میرا موضوع کیا ہے؟ کہ صحابہ پر جب بھی تنقید ہوئی پیغمبر کے دور میں نبی نہیں بولا خدا بولا.... صحابہ پر تنقید کے موقع پر اگر خدا خاموش رہتا.... تو آج میں بھ خاموش رہتا.... اگر صحابہ پر تنقید ہو.... اور خدا چپ نہیں کرتا.... تو آج میں کیسے خاموش رہوں۔ میں تو خدا کی سنت پر چل رہا ہوں....

صدیق اکبر کا سرمایہ صرف اسلام کے لئے تھا:

صدیق اکبر صحابہ ک سردار تھے۔جب کلمہ ن کا پڑھا.... چالیس ہزار درہم نقد پاس ہیں.... لاکھوں روپے کے پیسے ہیں.... لاکھوں رو کا کپڑا ہے۔کاروبار ہے۔ایک شوق تھا.... ایک قرب تھا صدیق اکبر کے دل میں کہ اگر کو کسی یہودی، عیسائی، مشرک کا غلام کلمہ پڑھ لیتا.... تو صدیق کی خواہش ہوتی.... کہ میں فو پیسے دے کر اسے آزاد کراؤں.... یہ صدیق کی خواہش تھی۔کہ اس کا مالک یہودی، عیسائی مشرک اسے تنگ نہ کرے۔

سیدنا بلالؓ اور ابوفقیہہ پر مصائب:

حضرت بلالؓ کو تپتی ریت پر لٹایا گیا.... آٹھ ہزار درہم دے کر اور مسطورا نامی ایک خو صورت غلام دے کر صدیق نے حبشے کے بلالؓ کو آزاد کرایا.... ابوفقیہہ ایک غلام تھا.... صحرا اسے لٹایا گیا۔اور اس کے سینے پر پتھر دشمن نے رکھ دیا.... اس کی زبان بالشت بھر با آگئی.... لیکن اس کے باوجود وہ کلمہ نبی کا پڑھتا رہا.... صدیق اکبرؓ ابوفقیہہ کو چھ ہزار در دے کر آزاد کرا رہے ہیں۔

عامر بن فہیرہ کون؟:

عامر بن فہیرہ کون ہے....؟ صدیق اکبر کی بکریاں چراتا.... صدیق نے فرمایا میری بکریاں چراتے ہوئے، جاؤ میں تجھے بھی آزاد کرتا ہوں.... جتنے بھی غلام تھے صدیق اکبر پیسے ان پر خرچ کر رہا ہے۔کسی پر چ ہزار، کسی پر آٹھ ہزار، کسی پر چار ہزار، کسی پر دس ہزار۔پیسے خرچ ان پر کر کے ان کو آزاد کروا رہا ہے۔

صدیق اکبرؓ صرف رضائے ربانی کا طلب گار تھا:

تو صدیق اکبر کے والد ابو قحافہ عثمانؓ جو بعد میں مسلمان ہوئے.... انہوں نے ایک دن صدیق سے کہہ دیا کہ ابوبکر! مجھے یہ تیری عادت پسند نہیں ہے .... تو اگر پیسے خرچ کرنا چاہتا ہے.... تو امیروں پر پیسے خرچ کر ان نوکروں پر، غلاموں پر۔ چھوٹی ذات والوں پر پیسے خرچ کر کے تو چاہتا ہے تیری شہرت ہو جائے .... تو چاہتا ہے تیری بڑائی ہو جائے۔ اس کی کیا ضرورت ہے۔ نوکروں پہ پیسے خرچ کر کے کیا عزت لے گا؟ غلاموں پہ پیسے خرچ کر کے کیا عزت لے گا....؟ تو چاہتا ہے کہ میری شہرت ہو .... اگر تو شہرت چاہتا ہے تو ابوبکر! یہ دولت امیروں پر خرچ کر.... باوقار لوگوں پہ خرچ کر.... یہ کس نے کہا؟ صدیق اکبر کے والد نے کہا.... تو گویا کہ صدیق اکبر کے والد نے اپنے بیٹے پر تنقید کی.... اپنے بیٹے کو تنقید کا نشانہ بنالیا.... اور کہا بیٹا تو اگر شہرت چاہتا ہے تو ان مسکینوں، فقیروں، غلاموں پر پیسے خرچ نہ کر.... تو یہاں پر صدیق کے والد نے صدیق کی نیت پر شبہ کیا.... یہ محسوس ہوا.... صدیق اکبر نے اپنے والد کی یہ رائے پیغمبر کے سامنے رکھی.... کہ اے اللہ کے رسول میں نے تو بلال کو آزاد کرایا۔ اور ابو فقیہہ، عامر بن فہیرہ کو میں نے تو آزاد کرایا.... اے اللہ کے رسول! صرف اللہ کی ذات کے لئے.... لیکن میرا باپ کہتا ہے کہ تو شہرت چاہتا ہے.... تو دولت مندوں پر پیسا خرچ کر.... میں تو شہرت نہیں چاہتا.... صدیق پر تنقید جب اس کے باپ نے کی تو اللہ کو ان کے باپ کی تنقید بھی پسند نہیں آئی.... اسی وقت جبرئیلؑ کو کہہ دیا.... کہ جبرئیلؑ جلدی کرو.... اور میرے پیغمبر پہ قرآن کی یہ آیتیں لے جاؤ.... کہ: ''الذی یؤتی ماله یتزکیٰ ومالا حدٍ عنده من نعمةٍ تجزیٰ الا ابتغاء وجه ربه الاعلی'' علماء بیٹھے ہیں.... ترجمہ پوچھو!.... الذی یوتی ماله یتزکی وہ شخص جو مال اللہ کے راستے میں لٹاتا ہے.... یتزکی .... تزکیہ کے لئے لٹاتا ہے.... دل کی صفائی کے لئے لٹاتا ہے۔ ومالاحد عنده من نعمة تجزی .... یہ دنیا کے کسی سردار سے بدلا نہیں چاہتا۔ بلکہ الّا ابتغاء وجه ربه الاعلیٰ صدیق تو ان غلاموں کو آزاد کرا کے صرف خدا کی خوشنودی چاہتا ہے.... باپ تنقید کرتا ہے بیٹے پر تو خدا کو وہ تنقید بھی پسند نہیں ہے، جو باپ

بیٹے پر کرتا ہے۔ اوئے! باپ نے صدیق اکبر کی نیت پر تنقید کی ہے.... تو نبی نہیں بولا.... عرش پہ خدا بولتا ہے۔

اوئے! چودہ سو سال پہلے صدیق پر باپ تنقید کرے۔ اور باپ تنقید کر سکتا تھا.... باپ کو حق تھا کہ جس بات کو صحیح سمجھے وہ کہہ چھوڑے.... باپ نے صدیق پر جب تنقید کی ہے.... تو عرش سارا ہل گیا خدا نے جبرئیلؑ کو قرآن دے کر اتارا.... جو صدیق کی شان میں تھا.... تو مجھے یہ سبق ملا.... کہ صدیق پر تنقید باپ بھی کرتا ہے.... تو عرش پہ خدا اس کو بھی پسند نہیں کرتا۔ صدیق اکبر پر تنقید ہو.... تو خدا کو پسند نہیں آتی۔ تو جب خدا کو پسند نہیں تو آج ابوبکر کو کافر کہا جائے تو مجھے پسند ہوگا؟ آج فاروق اعظم کو کافر لکھا جائے.... تو مجھے پسند ہوگا.... جب تنقید صدیق پر ہوئی تو خدا خاموش نہیں رہتا۔ تو آج صدیق پر تنقید ہو تو مجھے خاموش رہنا چاہئے....؟ (نہیں) مجھے زبان پہ تالے لگا لینا چاہئے....؟ (نہیں)

مولویو، پیرو، چوہدریو سیاستدانو، حاصل پور منڈی کے غیور سنیو! آؤ فیصلہ کرو، کہ صدیق اکبر پر ان کا والد تنقید کرتا ہے.... تو عرش پہ خدا کو یہ تنقید بھی پسند نہیں ہے۔ لیکن آج پاکستان میں ایسی کتابیں چھپ رہی ہیں.... جس میں صدیق اکبر کو نعوذ باللہ کافر لکھا گیا ہے.... جس میں صدیق اکبر کے ایمان کو (نعوذ باللہ) شیطان کے ایمان کے برابر کہا گیا ہے.... جس میں صدیق اکبر کو قرآن کا سب سے بڑا دشمن کہا گیا ہے.... تو آپ مجھے بتائیں کہ صدیق اکبر کے بارے میں والد صرف اتنی بات کہتا ہے کہ دولت مندوں پر پیسہ خرچ کرے گا تو تیری شہرت ہوگی.... تو والد یہ سمجھا.... کہ شاید یہ صدیق سب کچھ شہرت کے لئے کر رہا ہے۔ نیت تو اندر کا معاملہ ہے.... لیکن نیت کو جاننے والے خدا نے عرش سے قرآن اتار کر.... صدیق کی صفائی پر مہر لگا دی.... اور قیامت کی صبح تک آنے والوں کو سبق دیدیا.... کہ لوگو! صدیق پر تنقید باپ بھی کرے تو میں (خدا) خاموش نہیں رہتا.... اب اگر تم واقعی ہی خدا کو مانتے ہو.... تو جو زبان صدیق کو بھونکے گی.... ان کو کھینچنا تمہارا فرض ہے.... جو قلم لکھے گا اسے توڑنا تمہارا فرض ہے۔ جو جماعت بھونکے گی، اس جماعت سے ٹکرانا تمہارا فرض ہے.... آج میں صدیق کے دشمن سے ٹکراتا ہوں۔ تو یہ سبق میں نے اللہ کے قرآن سے سیکھا ہے۔

میرے بھائیو! عبداللہ بن ام مکتوم کو پیغمبر نے فرمایا کہ اٹھا جاؤ.... خدا نے فرمایا اے نبی! دین کے لئے عبداللہ زیادہ فائدہ مند ہے ان سرداروں سے ....صدیق اکبر پر والد نے تنقید کی.... تو عرش والا خدا پھر بولا کہ: **الذی یؤتی ماله یتزکّی ومالا حد عنده من نعمة تجزیٰ. الاابتغاء وجه ربه الاعلیٰ** کہ صدیق تو صرف خدا کی خوشنودی چاہتا ہے.... یہ تو صدیق اکبر کی بات ہے، میں آگے چلتا ہوں.... آپ نے صدیقہؓ کی بات بھی سنی ہوگی.... حضور علیہ السلام کی زندگی میں دو واقعات بڑے عجیب پیش آئے۔

ایک جنگ ''بنی مصطلق کا واقعہ'' اور ایک جنگ ''ذات الرقاع کا واقعہ''....

غزوہ ذات الرقاع کی وجہ تسمیہ اور پیش آنے والے واقعات:

''رقاع'' عربی میں کہتے ہیں کپڑے کی پٹی کو.... رقاع پٹیاں.... یعنی اس جنگ میں کچھ صحابہؓ کے جوتے ٹوٹ گئے اور انہوں نے کپڑے کی پٹیاں جوتوں پر باندھی۔ اس لئے اس غزوے کا نام ہی'' ذات الرقاع'' پڑ گیا.... کہ پٹیوں والا غزوہ.... پٹیوں والی جنگ۔ اور حضور علیہ السلام جب بھی کسی جنگ میں تشریف لے جاتے.... تو ایک بیوی کو اپنے ساتھ لے جاتے.... کھانا پکانے کے لئے.... مرہم پٹی کرنے کے لئے۔ آپ کی گیارہ بیویاں تھیں۔ تو آپ ان بیویوں کے نام کا قرعہ ڈالتے تاکہ جس کے نام کا قرعہ نکلے اسے لیجائیں۔ تو دو موقعوں پر حضرت عائشہؓ کے نام کا قرعہ نکلا۔

امت کو تیمّم جیسی نعمت صدیقہ کائنات کے طفیل ملی:

میرے دوستو! غزوہ ذات الرقاع میں حضرت عائشہؓ رسول اللہ کے ساتھ ہیں.... ایک اونٹ کے کجاوے پر آپؓ کو سوار کیا گیا اور جس وقت یہ غزوہ جرث کے مقام پر پہنچا تو آپ نے وہاں پڑاؤ ڈالا.... صحابہ کرام نے دیکھا کہ پڑاؤ جہاں آپؐ نے ڈالا نماز عشاء کے بعد.... وہاں تاخیر ہوگئی.... اور اگر وہاں رات کو آپ قیام کرتے ہیں تو وہاں پر تو پانی کوئی نہیں.... وہاں وضو کا انتظام کوئی نہیں.... جب آدھی رات گزر گئی تو صحابہ کا تقاضا ہوا کہ جلدی چلیں.... اگلی منزل پہ پہنچیں.... وہاں چشمہ پانی کا ہے اگر یہاں ہم

بیٹھے رہے تو وضو کیسے ہوگا....؟ تہجد کیسے پڑھیں گے....؟ نماز کیسے پڑھیں گے....؟ اور تاخیر کس وجہ سے ہو رہی ہے....؟ کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں آپ کے قریب آسرا (سہارہ) لگا کر حضرت عائشہؓ آرام کر رہی ہے.... رات کا وقت ہے اندھیرا ہے.... اماں ایک طرف کپڑا رکھ کے آسرا کر کے سوئی ہوئی ہیں صحابہ کہتے ہیں جلدی چلو۔ اور رسول اللہؐ تشریف رکھے ہوئے ہیں، لیکن جب حضورؐ نہیں اٹھتے.... تو محسوس کیا گیا کہ اگر اماں اٹھتی ہیں.... تو حضور بھی جلدی چلتے۔ تو اب گفتگو کون کرے؟۔ پیغمبر سے آکر کون کہے؟۔ کہ یا رسول اللہ اٹھو!.... یہ کون کہے.... لیکن محسوس صدیق اکبر نے کیا.... کہ اگر عائشہ جو ایک طرف لیٹی ہوئی ہے.... اور پیغمبر کے قریب آسرا لگا کر لیٹی ہوئی ہے۔ یہ اٹھے گی تو نبی اٹھیں گے۔ تو صدیق اکبر تشریف لائے اور آکر حضرت عائشہ کی کمر پر انگوٹھے کا ایک چونکا لگایا۔ عائشہ تو صدیق اکبرؓ کی بیٹی ہے۔ اس کو حق تھا کہ وہ اپنی بیٹی کو چونکا لگائے.... جب صدیق اکبر نے اپنی بیٹی عائشہؓ کو چونکا لگایا.... تو رسول اللہ نے فرمایا ابوبکرؓ عائشہ کو کچھ نہ کہو.... تو صدیق اکبر نے کہا.... یارسول اللہ وقت بہت ہو چکا ہے۔ عائشہ کی وجہ سے لشکر لیٹ ہو رہا ہے.... اگلی منزل پر پانی ہے.... یہاں پانی کوئی نہیں۔ حضور نے فرمایا: ابوبکر ٹھہر جاؤ! ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے اور پیغمبر نے محسوس کیا کہ سارا اجتماع، سارا لشکر، سارا غزوہ تیار ہے کہ ہم جلدی چلیں۔ یہاں سو گئے تو تہجد کے لئے پانی نہیں ملے گا۔ یہاں سو گئے تو فجر کی نماز کے لئے پانی نہیں ملے گا۔ وضو کیسے کریں گے؟ جس وقت لوگوں کی پریشانی پیغمبر نے دیکھی.... تو چند منٹوں کے بعد چند لمحوں کے بعد یہ تاخیر جو حضرت عائشہ کی وجہ سے ہو رہی تھی، چند منٹوں کے بعد دیکھا کہ پیغمبر کے ماتھے (پیشانی) پر وحی کے آثار نمودار ہوئے.... اور چند منٹوں کے بعد رسول اللہؐ نے فرمایا: اوئے! لشکر کے لوگو! تمہیں مبارک ہو۔ اللہ کا قرآن اتر آیا ہے۔

''**فان لم تجدوا فتیمموا صعیداً طیباً**''. اے لشکر کے لوگو! آج اللہ نے قرآن میں تیمّم کی آیت اتار کر پوری امت کو یہ سہولت دیدی ہے.... کہ پانی نہ ملے تو تیمم کرو.... پانی نہ ملے۔ تو ہاتھ زمین پر رکھ کر منہ پر مل لیا کرو.... اسی سے نماز ہو جائے گی۔ جس وقت تیمّم کی آیتیں اتریں....

تیمّم کی سہولت کے بعد لشکر کی کیفیت:

تو پورا اجتماع نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھا۔عمار ابن یاسر نے کھڑے ہوکر کہا۔

اے آل ابوبکر! ما اوّل برکۃ یا آل ابوبکر .... اے ابوبکر کی اولاد یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے کہ عائشہ کے تقدس کی وجہ سے قیامت کی صبح تک امت کو تیمّم کی نعمت دے دی گئی ہے.... دیکھئے عائشہؓ کی کمر پر صدیق اکبر نے ایک چونکا لگایا ہے....عرش پہ خدا کو صدیق کا یہ چونکا لگانا پسند نہیں آیا۔

چونکا لگانے سے ضابطہ میں تبدیلی:

صدیق نے چونکا لگایا....عرش ہل گیا۔خدا نے ضابطہ بدل دیا،ضابطہ یہ تھا۔یا ایھا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا بروسکم وارجلکم الی الکعبین . ضابطہ یہ ہے....کہ وضو کرو....ضابطہ یہ ہے کہ منہ دھوؤ....ضابطہ یہ ہے کہ مسح کرو۔ضابطہ یہ ہے کہ پاؤں دھوؤ....یہ ضابطہ تھا۔ لیکن عائشہ کو انگلی صدیق نے لگائی ہے....عرش سے خدا نے یہ ضابطہ بدل کر کہا....کہ قیامت تک آنے والی انسانیت کو میں یہ نعمت دے رہا ہوں۔کہ پانی نہ ہو تو تیمّم کرلیا کرو۔ چنانچہ عائشہ صدیقہؓ کے وجود کی برکت سے....اللہ نے امت کو تیمّم دے دیا۔جو خدا عائشہ کے جسم پر ایک چونکا لگانا پسند نہیں کرتا اور عرش سے ضابطہ بدل دیتا ہے۔اس خدا نے مجھے یہ سبق سکھایا ہے کہ آج کوئی کائنات کا کالا کافر صدیق کو بھونکے....اس سے لڑائی کرو صدیق کو گالی دے....اس کی زبان کھینچ لو....جو خدا صدیقہ کو چونکا برداشت نہیں کرسکتا۔تو میں آج اس صدیقہ کو گالی کیسے برداشت کروں....؟ میں صدیقہ کی وکالت کرتا ہوں۔تو میں خدا کے اس ارشاد پر عمل کرتا ہوں....اللہ کے حکم پہ عمل کرتا ہوں۔

غزوہ بنی مصطلق اور شان صدیقہ کا ڈنکا:

میرے بھائیو! ایک دوسرا موقع آیا۔غزوہ بنی مصطلق .... یہ وہ غزوہ ہے کہ جس غزوے میں حضرت عائشہ پر تہمت لگی تھی۔حضرت عائشہ کو برا کہا گیا۔حضرت عائشہؓ پر الزام تراشی کی گئی....اور وہ الزام تراشی بھی خدا کو پسند نہیں آئی۔توجہ کیجئے! میں سارا واقعہ

نہیں دہراتا۔میں اپنے دعویٰ پر استدلال کرنا چاہتا ہوں....اور اسی استدلال پر غور فرمائیں۔غزوہ بنی مصطلق میں حضور حضرت عائشہؓ اور صحابہ کو ساتھ لے کر جارہے ہیں۔

بنی مصطلق کے مقام پر آپ نے سات دن قیام فرمایا۔دشمن سے جنگ نہیں ہوئی۔ دشمن بھاگ گیا۔رسول اللہ علاقے کو فتح کرکے واپس آئے۔مدینہ سے چند منزلیں پہلے.... آپ نے رات کو ایک جگہ پہ قیام فرمایا۔حضرت عائشہؓ قضائے حاجت کے لئے دور جھاڑیوں کی طرف نکل گئی۔واپس آنے لگی۔ہار گم ہوگیا۔حدیث میں یہ سارا واقعہ موجود ہے۔ہار کو تلاش کرتے کرتے دیر ہوگئی۔رات کا وقت ہے۔اماں واپس آئیں....تو جس جگہ قافلے نے پڑاؤ ڈالا تھا۔وہاں آکر دیکھا تو قافلے کا کوئی آدمی وہاں موجود نہیں ہے....

اماں کے جسم کی کیفیت:

قافلہ جاچکا تھا....اماں کا جسم ہلکا تھا،بدن دبلا تھا،صحابہ نے اسی طرح کجاوا اٹھایا اور اونٹ پر رکھ دیا۔انہوں نے سمجھا کہ اماں موجود ہے۔لیکن کجاوے میں اماں موجود نہیں تھی۔قافلہ روانہ ہوگیا۔اماں وہاں موجود ہیں حضرت عائشہؓ پریشان ہوئیں،لیکن یہ دل میں خیال آیا....کہ قافلے والے جس جگہ پر یہ محسوس کریں گے کہ عائشہ موجود نہیں۔تو وہاں سے واپس آئیں گے....اماں کہتی ہیں کہ میں نے اپنی چادر آدھی زمین پر بچھائی....اور بقایا آدھی چادر میں نے اوپر لے لی....اور لیٹ گئی۔پریشانی کا عالم تھا، مجھے کچھ نہیں سوجھتا تھا کہ کیا ہوگا؟ چاندی کی چاندنی تھی۔پریشانی میں،میں اللہ کو یاد کرتی تھی۔

صفوان بن معطلؓ پاک باز انسان تھا:

لیکن ایک آدمی جس کا نام صفوان بن معطل تھا وہ شخص جس کی ڈیوٹی یہ تھی کہ وہ قافلے سے دو میل پیچھے رہے گا....وہ گری پڑی چیزوں کو اٹھائے....وہ آپہنچا....اور اس نے چاند کی چاندنی میں دور سے دیکھا تو کوئی چیز پڑی ہے وہ قریب آیا تو اسے محسوس ہوا۔کہ کوئی آدمی لیٹا ہوا ہے۔اس نے قریب آکر کہا کون ہے؟ تو اماں نے فرمایا عائشہ ہوں۔تو صفوان بن معطل کے زبان سے ایک لفظ نکلا "انا للہ وانا الیہ راجعون" عائشہ فرماتی ہے کہ میں نے صفوان بن معطل جیسا پاک باز انسان پوری زندگی میں نہیں دیکھا کہ آدھی رات کا وقت ہے۔اس نے اپنا اونٹ میرے پاس بٹھایا۔انا للہ زبان سے پڑھا۔اونٹ میرے پاس

بیٹھا.....میں اس کے کجاوے میں بیٹھ گئی، اونٹ اٹھا اونٹ کی مہار پکڑ کر لے کر جا رہا ہے۔
اگلے دن صبح دس بجے کے قریب اماں فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ قافلہ سامنے موجود ہے۔ ابھی مدینہ شریف نہیں آیا، ہم قافلے میں پہنچ گئے۔ ہمارے جانے اور آنے کو کچھ لوگوں نے دیکھا، لیکن شور نہ مچا کوئی پریشانی نہ ہوئی۔ میں صفوان کے اونٹ کے کجاوے سے اٹھی.....اور اپنے اونٹ کے کجاوے میں جا کر بیٹھ گئی.....قافلہ روانہ ہوگیا۔ مدینہ پہنچ گئے۔

امی عائشہؓ دو دن تک پروپیگنڈے سے بے خبر رہی: دو دن گزرنے کے بعد۔ اماں فرماتی ہیں کہ نماز عشاء کے بعد میں رات کو قضائے حاجت کے لئے باہر جانے لگی۔ میرے ساتھ ایک عورت ہے جس کا نام ہے ام مسطح حضرت عائشہؓ کی نوکرانی ہے.....اماں کو لے کر جا رہی ہے، گھر سے باہر نکلی، پاؤں پھسلا تو زمین پر گر گئی.....اماں کہتی ہیں ام مسطح میں نے کبھی پہلے تمہیں اتنا پریشان نہیں دیکھا آج کیا بات ہے قدم قدم پر تیرا پاؤں لڑکھڑاتا ہے۔ تو ام مسطح نے کہا عائشہ تو بڑی بھولی بھالی ہے۔ تجھے نہیں پتہ مدینہ میں کون سی قیامت برپا ہوگئی ہے، ام مسطح نے کہا مسطح پہ ہلاکت ہو.....اماں نے فرمایا کہ مسطح تو تیرا لڑکا ہے تو اس پر بددعا کر رہی ہے۔ تو ام مسطح نے کہا عائشہ جن لوگوں نے آپ پر تہمت لگائی ہے ان لوگوں میں میرا لڑکا بھی غلط فہمی سے پروپیگنڈہ کا شکار ہے.....اس لئے میں اس پر ہلاکت کی بددعا کر رہی ہوں.....اماں کہتی ہے کہ مجھ پر کیا تہمت لگی ہوئی ہے.....تو ام مسطح نے کہا کہ سارے مدینہ میں کہرام مچا ہوا ہے.....لوگ کہتے ہیں کہ عائشہ رات کے وقت صفوان بن معطل کے ساتھ آئی تھی.....اس کا دامن نعوذ باللہ ٹھیک نہیں ہے.....جوان لڑکی ہے.....جوان لڑکی رات کی تاریکی میں کسی غیر کے ساتھ آئے تو کیسے ہوگا.....؟

امی عائشہؓ کے پاؤں سے زمین کا نکلنا: آگے اماں فرماتی ہیں کہ میرے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی.....اور مجھے قضائے حاجت بھول گئی۔ میں انہیں قدموں سے واپس آگئی..... میں آکر گھر بیٹھی ہوں.....مجھے محسوس ہوا کہ کل سے رسول اللہ کی وہ نگاہ مہر ومحبت جو پہلے ہوا کرتی تھیں، اب

نظر نہیں آتی.....اماں فرماتی ہیں کہ مجھے یقین ہوگیا کہ واقعی پروپیگنڈہ ہو رہا ہے۔ واقعی میرے خلاف طوفان اٹھ رہا ہے۔ اماں کہتی ہیں اگلے دن میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں کہ میں اپنے گھر چلی جاؤں.....حضورؐ نے اجازت دیدی۔ جب پیغمبر نے اجازت دی تو میری چیخیں نکل گئیں.....آج سے پہلے جب بھی میں اجازت مانگتی.....تو پیغمبر پوچھتے کہ عائشہ کیا کرے گی، ٹھہر جاؤ، دو دن کے بعد چلی جانا۔ لیکن آج میں نے اجازت مانگی تو پیغمبر نے فرمایا: تجھے اجازت ہے۔ جب پہلے لفظ میں اجازت دیدی۔ اماں کہتی ہیں کہ میں رو پڑی۔ اور روتی ہوئی اپنے گھر چلی گئی۔

اور صدیق کا گھر ماتم کدہ بن گیا: میری آنکھوں سے آنسوں نکل رہے تھے اور میں جب اپنے گھر کے دروازے میں داخل ہوئی، تو میں نے کیا دیکھا کہ میرا والد چٹائی پر بیٹھا قرآن پڑھ رہا ہے.....اور میرا والد بھی رو رہا ہے.....میرا والد بھی چیخ و پکار کر رہا ہے، میری والدہ بھی پریشان ہے، میرا والد بھی الم کی تصویر بنا ہوا ہے، یہ بات بڑی قابل غور ہے۔ اماں عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ میری اماں بھی رو رہی ہے۔ میں نے پوچھا کہ ابا جان کیا بات ہے میں نے کہا ابا جان میں تو بڑی پریشان ہوں.....تو ابو بکر نے فرمایا عائشہؓ تو پریشان ہے.....تیرا باپ بھی پریشان ہے۔ تیری ماں بھی پریشان ہے کیا ہوا ہے؟ عائشہؓ! آج میں کس منہ سے مدینہ کی گلیوں میں جاؤں۔ اے عائشہؓ تیرا باپ ابو بکر ہے۔ چالیس سال ہوگئے ہیں رسول اللہ کی محفل میں وقت گزارتے ہوئے۔ لیکن آج مدینہ کی گلیوں میں تیرا باپ نہیں گزر سکتا۔ باپ رو رہا ہے..... ماں رو رہی ہے۔ عائشہ اندر چلی گئی۔ گھر کے پچھلے کمرے میں جا کر مصلیٰ بچھایا ہے۔ عائشہؓ مصلیٰ پر اللہ کے دروازے پر سجدہ ریز ہوگئی۔ ساری رات جاگتی ہے.....سارا دن جاگتی ہے.....ساری رات اللہ کے دروازے پر روتی ہے.....سارا دن روتی ہے۔ عائشہؓ رو رہی ہے اور کہتی ہے اے اللہ! تیرے سوا میری صفائی دینے والا دنیا میں کوئی نہیں.....تیرے سوا میری عصمت والی چادر کی حفاظت کرنے والا کوئی نہیں.....اللہ کے دروازے پر روتی ہے۔

دودن کے بعد پیغمبر تشریف لائے اور فرمایا:

دو دن گزر گئے ایک دن رسول اللہؐ تشریف لائے اور پوچھا عائشہؓ کہاں ہے؟ بتایا گیا کہ عائشہؓ تو اندر کمرے میں ہے.... دو دن ہو گئے اس وقت تک عائشہؓ نے کوئی پانی کا گھونٹ بھی نہیں پیا۔ کھانا نہیں کھایا۔ پریشان بیٹھی ہے۔ رسول اللہ اندر چلے گئے۔ اور جا کر رسول اللہؐ نے حضرت عائشہؓ کے قریب بیٹھ کر ایک بات فرمائی۔ جو بات رسول اللہ نے فرمائی۔ امام بخاری نے لفظ بلفظ نقل کر دی۔ امام بخاری نے وہ الفاظ نوٹ کئے ہیں۔ تم بھی وہ الفاظ سنو! جو ساری کائنات کے سردار نے ہماری اماں کے سامنے کہے تھے۔ اور فرمایا تھا: اے عائشہؓ! اگر واقعی تجھ سے غلطی ہو گئی ہے.... تو اللہ سے معافی مانگ لے۔ میں محمد بھی تیری سفارش کرتا ہوں.... اللہ ضرور میری دعا کو قبول کرے گا اماں کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ نے یہ بات کہی.... مجھے یقین ہو گیا کہ پیغمبر بھی ان لوگوں کی باتوں میں ہیں۔ جو باتیں لوگ کہتے ہیں رسول اللہ کو یقین ہو گیا ہے۔ اماں کہتی ہیں میری آنکھوں سے آنسو نکل گئے اور میں نے کہا یا رسول اللہ آج میری مثال یوسفؑ کے باپ کی ہے.... کہ جس نے اللہ کے دروازے پر رو کر کہا تھا "انما اشکوبثی وحزنی الی اللّٰہ" کہ میرے آنسوؤں کو اللہ کے دروازے کے سواء کوئی پوچھنے والا نہیں ہے.... میں روتی ہوں.... اے اللہ کے رسول! میں اگر کہوں کہ میرا دامن صاف ہے۔ شاید آپ یقین نہ کریں، لیکن اگر میں کہوں کہ میں پاکباز نہیں ہوں۔ تو یہ بات حقیقت کے خلاف ہے.... رسول اللہؐ تشریف لے گئے.... ابوبکر صدیقؓ نے اگلے دن کہا.... کہ عائشہؓ آج تو مدینہ میں بڑی قیامت برپا ہے۔ چوکوں میں لوگ کھڑے ہیں.... اشارہ کرتے ہیں انگلیاں اٹھاتے ہیں.... کہ یہ ہے ابوبکر جس کی بیٹی عائشہؓ پر تہمت لگ گئی ہے۔ عائشہؓ! میں ابوبکر منہ دکھانے کے قابل نہیں رہا ہوں۔ عائشہؓ تجھے کیا ہوا ہے....؟ عائشہؓ! یہ قیامت کیوں ٹوٹ پڑی ہے۔ عائشہ مصلّی پر رو رہی ہے.... باپ بھی رو رہا ہے۔

واقعہ افک کے متعلق صحابہ کی اہم میٹنگ:

تمام صحابہ نے یہ باتیں سنیں پریشان ہو گئے۔ تو رسول اللہؐ نے تمام صحابہ کو مسجد نبوی میں طلب فرمایا۔ سب صحابہ ایک جگہ جمع ہو گئے۔ حضور نے فرمایا: صحابیو بتاؤ! میری عائشہؓ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے....

حضرت سلمان فارسی کی رائے:

سب سے پہلے سلیمان فارسیؓ اٹھے.... انہوں نے کہا یا رسول اللہ! عائشہؓ کے بارے میں تحقیق کرو.... کہاں سے تحقیق کروں؟ سلمان فارسیؓ نے کہا یا رسول اللہ! عائشہؓ کے گھر ایک لڑکی کام کرتی ہے بریرہ۔ بڑی دیر (لمبی مدت) سے کام کرتی ہے (لمبی مدت سے) اماں عائشہؓ کی نوکرانی اور لونڈی ہے۔ بریرہ کو بلاؤ۔ بریرہ عائشہ کے بڑی قریب رہتی ہے بلاؤ بریرہؓ سے پوچھو! کہ عائشہؓ کو کیسے پایا؟۔ حدیث میں آتا ہے کہ اسی محفل میں بریرہ کو بلایا گیا۔ وہ بریرہ لونڈی اس کے قدموں کی مٹی پر میں قربان ہو جاؤں.... جو عائشہؓ کی صفائی دینے کے لئے ساری کائنات کے سردار کے دربار میں آتی ہے۔ اور حضور نے پوچھا۔ بریرہؓ بتاؤ عائشہؓ کو کیسے پایا؟۔

حضرت عائشہؓ کے متعلق بریرہ کی صفائی:

تو بریرہؓ نے کہا یا رسول اللہؐ مجھے کتنے سال عائشہ کے ساتھ ہو گئے۔ میں نے ایک غلطی اس میں دیکھی ہے.... اور وہ غلطی یہ ہے کہ عائشہ رات کو آٹا گوندھتی ہے.... آٹا گوندھ کر سو جاتی ہے اور بکری آ کر آٹا کھا جاتی ہے.... اس غلطی کے علاوہ میں نے عائشہؓ کے دامن پر کوئی داغ نہیں دیکھا.... اماں کی یہ صفائی پیغمبر نے سنی۔ کسی نے کہا یا رسول اللہؐ آپ اور تحقیق کریں....

حضرت علی المرتضیٰؓ کی رائے:

حضرت علیؓ کھڑے ہو گئے.... یا رسول اللہ آپ کو عورتوں کی کوئی کمی نہیں ہے.... اگر عائشہؓ پر تہمت لگ گئی ہے تو آپ دوسری عورت سے بھی نکاح کر سکتے ہیں۔ تہمت لگ گئی ہے.... غلط بھی ہو سکتی ہے صحیح بھی العیاذ باللہ ہو سکتی ہے۔ کوئی خبر تو نہیں تھی.... پیغمبر خود کو تو کوئی خبر نہیں تھی.... صحابہؓ کو خبر نہیں تھیں اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا.... سب صحابہ رائے دے چکے....

فاروق اعظم کی رائے:

فاروق اعظم پیچھے بیٹھے تھے.... کھڑے ہو گئے.... اللہ کے رسول سے عرض کیا یا رسول اللہ! عائشہؓ کے ساتھ آپ کا نکاح ہم نے کیا تھا یا خدا نے کیا تھا؟ حضورؐ نے فرمایا عائشہ کے ساتھ میرا نکاح عرش پہ خدا نے کیا تھا۔ فاروق اعظم نے کہا یا رسول اللہ مسئلہ حل ہو گیا۔ جو خدا آپ کے جسم پہ گندی مکھی نہیں بیٹھنے

دیتا وہ آپ کے بستر پہ غلط عورت کو کیسے آنے دے گا....؟ جب فاروق اعظم نے یہ بات کہی تو ساری کائنات کے سردار نے بڑی خوبصورت بات فرمائی.... حضورؐ نے فرمایا: جزاک اللّٰہ ابن خطاب!.... اے عمر بن خطاب تو نے محمد کے دل کی گرانی کو دور کر دیا...اب بھی اللہ کے دروازے پر دستک دیتا ہوں۔ اور جو فیصلہ خدا کرے گا وہی فیصلہ مجھے منظور ہوگا۔

حضرت مریمؑ کی صفائی بچے کا دینا:

اب آپ دیکھو! کہ تہمت مریم پر بھی لگی.... لیکن مریم کی تہمت پر خدا نہیں بولا.... تہمت یوسفؑ پر بھی لگی۔ خدا نہیں بولا۔ مریم پہ تہمت لگی....اور حضرت مریم چھوٹا سا بچہ لے کر آگئی....مریم کی شادی نہیں ہوئی بچہ کہاں سے آگیا....تہمت لگی تھی یا نہیں؟ (لگی تھی)....تو قوم کیا کہتی ہے....جو کچھ قوم نے کہا اللہ کے قرآن کے ٹیپ میں وہ آج تک محفوظ ہے۔ قوم نے کہا یا اخت هارون! اے ہارون کی بہن مریم! ما کان ابوک امرء سوء وما کانت امک بغیاً اے مریم! تیرا بھائی ہارون تو بڑا اچھا تھا....تیرا باپ بھی بڑا اچھا تھا تیری ماں بھی بڑی اچھی تھی.... یہ تجھے کیا ہوگیا کہ تو بغیر شادی کے بیٹا لے آئی ہے کہاں سے لائی ہے....مریم جواب میں کہتی ہے.... فاشارت الیه.... یہ قرآن ہے مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا کہ مجھ سے نہ پوچھو اس بچے سے پوچھو....تو قوم کیا کہتی ہے کیف نکلم من کان فی المهد صبیاً؟ مریمؑ ہم سے مذاق کرتی ہے۔ کہ یہ پنگھورے میں بچہ کیسے بولے گا....؟ اور اتنے میں وہ بچہ بول اٹھا۔ کہتا ہے انی عبداللّٰہ۔ میں اللہ کا بندہ ہوں.... اتانی الکتاب وجعلنی نبیاً. میرے سر پہ خدا نے نبوت کا تاج رکھا ہے، میں نبی ہوں۔ میں عیسیٰ بن مریم ہوں.... دیکھئے! تہمت مریم پہ لگی۔ خدا نہیں بولا.... بچہ بولا۔

حضرت یوسفؑ کی صفائی بھی بچے نے دی:

تہمت یوسف پہ لگی۔ قمیص آگے سے پھٹی ہے یا پیچھے سے پھٹی ہے۔ تو اسی قوم کا ایک بچہ جو تین مہینے کا پنگھورے میں تھا۔ قرآن کہتا ہے۔ وشهد شاهد من اهلها. بچہ بول اٹھا۔ کہ اگر قمیص آگے سے پھٹی ہے....تو قصور یوسف کا ہے.... پیچھے سے پھٹی ہے تو قصور زلیخا کا ہے....بچہ بولا۔ مریم پہ تہمت لگی خدا نہیں بولا۔ یوسف پہ تہمت لگی خدا نہیں بولا ....

عائشہ صدیقہؓ کی گواہی اور صفائی خود خدا نے دی:

بھائی تہمت عائشہ پہ لگی ہے ....تو وہ اونٹ بول سکتا تھا جس پر عائشہ آئی ہے....وہ درخت بول سکتے تھے جہاں سے گزری ہے۔ وہ چاند بول سکتا تھا جس کی راعنائی میں عائشہ نے سفر کیا تھا۔ وہ ستارے بول سکتے تھے جس کی روشنی میں عائشہؓ نے قدم رکھا تھا۔ ہائے وہ موسم بول سکتا تھا....کوئی فرشتہ بول سکتا تھا۔ لیکن دیکھو لوگو! مریمؑ پہ تہمت لگے تو خدا نہ بولے۔ یوسف پہ تہمت لگے تو خدا نہ بولے....لیکن جب عائشہ پہ تہمت لگے تو خدا کیسے بولتا ہے....؟ اور میں آپ کو بتاؤں کیسے بولتا ہے؟ اور اگر آپ غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ کیوں بولتا ہے؟ اس کی کیا ضرورت ہے کہ صحابہ کے معاملے میں خدا بولتا ہے۔ حضور اگلے دن صدیق اکبرؓ کے گھر گئے....دروازہ کھولا تو کیا دیکھا کہ صدیق بھی مصلے پر ہے۔ زینب (عائشہ کی والدہ) بھی مصلیٰ پر ہے اور اندر جا کر دیکھا تو اماں بھی مصلیٰ پر ہے۔ حضور ایک چارپائی پر بیٹھ گئے۔ چند لمحوں کے بعد حضور پر وحی کے آثار نمودار ہوئے....ابوبکر پریشان ہو گئے کہ فیصلہ پتہ نہیں کیا ہوتا ہے، لیکن چند منٹوں کے بعد نبی کا چہرہ چمک اٹھا۔ اور پیغمبر نے فرمایا اے ابوبکر! تجھے مبارک ہو۔ عائشہؓ! تجھے مبارک ہو آج قرآن کی اٹھارہ آیتیں عائشہ کی شان میں اتر رہی ہیں....

دیکھئے! مریم کے موقع پر خدا نہ بولے۔ یوسف کے موقع پر خدا نہ بولے۔ لوط کی بیوی کا ذکر آئے تو خدا نہ بولے۔ داؤد کے دکھوں کا ذکر آئے تو خدا نہ بولے۔ اور موسیٰ کے حواریوں کی بات آئے تو خدا نہ بولے۔ لیکن جب عائشہ کی بات آئے تو خدا بولے اور اٹھارہ آیتیں اتار دے۔ اور ان آیتوں کو قرآن میں رکھے۔ قرآن میں کیوں رکھے؟ خدا کو پتہ تھا۔ کہ عائشہ کو بھونکنے والے ہر شہر میں ہونگے....اس لئے میں ایسی کتاب میں عائشہؓ کی صفائی دوں۔ جو کتاب ہر شہر میں ہو.... ہر علاقے میں ہو۔ ہر بستی میں ہو۔ تراویح میں بھی عائشہ کی شان ہو۔ صبح کو بچے قرآن پڑھیں تو عائشہ کی شان پڑھیں....قاری تلاوت کرے تو عائشہ کی شان پڑھے۔ کہو خدا بولتا ہے۔ خدا بولا یا نہیں بولا؟ (بولا) اور کیوں بولا؟ اس لئے کہ خدا نے قیامت کی صبح تک دنیا کو بتانا تھا....کہ محمد مصطفیٰ کے بعد یہ ہے جماعت جنہوں نے نبیوں والا کام کرنا ہے اگر عورت ہے تو وہ بھی نبی والا کام کرے گی۔ اگر مرد ہے تو وہ بھی

نبی والا کام کرے گا اور ان کو بھونکنے والے جو بھی اپنے آپ کو محمد کا امتی کہے گا وہ لعنتی ہوگا.... اس لئے میں صفائی قرآن میں ایسی دے دوں کہ بھونکنے والے بھونکتے رہیں اور صحابہ کی عظمت کا سورج چمکتا رہے.... خدا جب بولا تو کیا بولا....؟

واقعہ افک: میں دو لفظوں میں سمجھاتا ہوں جو قرآن کی آیتیں اتریں.... دو آیتوں (کی عبارت) اور ترجمہ سنو: **انّ الذین جاؤ ابالافک عصبة منکم.** وہ لوگ جنہوں نے تہمت لگائی ہے تم میں سے.... افک تہمت کو کہتے ہیں۔ **لا تحسبوہ شرلکم.** اے پیغمبر اُس تہمت کو برا نہ سمجھو۔ تہمت تو ہوتی بڑی ہے۔ لیکن خدا نے کہا کہ اس تہمت کو برا نہ سمجھو **بل ھو خیر لکم.** بل کہ یہ تہمت لگانا تو اے نبی تمہارے لئے اور عائشہ کے لئے بہت بہتر ہوگیا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ **لکل امرء منھم ما اکتسب من الاثم.** جس نے گناہ کیا ہے وہ تو خود جہنم میں جائے گا.... وہ تو خود اس کا سزاوار ہوگا۔ **والذی تولی کبرہ منھم لہ عذاب عظیم.** اور جو سب سے پہلے بڑی تہمت لگانے والا ہے۔ کون مراد ہے؟ عبداللہ بن ابی تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ اس کبرہ سے مراد عبداللہ بن ابی ہے۔ شیعہ مذہب کا جو بانی ہے وہ عبداللہ بن سبا ہے۔ جو حضرت عثمان غنیؓ کے دور میں آیا ہے۔ یہ عبداللہ بن ابی ہے۔ یہ صحابہ کی دشمنی کا سب سے پہلا بانی ہے.... اسی دشمنی کی بنا پر شیعہ مذہب کی بنیاد عبداللہ بن سبا نے رکھی.... وہ علیحدہ موضوع ہے۔ لیکن آپ دیکھیں کہ قرآن نے کیا کہا کہ **والذی تولی کبرہ منھم لہ عذاب عظیم.** جس نے عائشہؓ پہ تہمت لگائی ہے اس کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔ یہ تو وہ الفاظ ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ایک اور بات کہی ہے ان آیتوں میں پیغمبر سے کہا کہ اے نبی! میں عائشہ کی بات بعد میں کرونگا۔ پہلے تو بتا کہ جب عائشہ پہ تہمت لگی تو تو نے یہ تہمت مانی کیوں؟ یہ قرآن ہے **علیہ باربعہ شھداء** اے پیغمبر جب عائشہ پہ تہمت لگی تھی تو آپ ان سے کہتے کہ چار گواہ لاؤ.... جب چار گواہ وہ نہیں لاسکتے تو تمہیں چاہئے تھا کہ تسلیم نہ کرتے.... اے پیغمبر تو بتا کہ عائشہؓ پہ تہمت لگی تم نے یہ تہمت مانی کیوں؟ اور آگے کہا بولا **اذسمعتموہ کنتم مایکون لنا ان نتکلم بھذا، سبحانک ھذا بھتان عظیم.** یہ تو بہت بڑا بہتان ہے۔ تو اب بتاؤ۔ کہ صحابہ کے خلاف نبی کے دور میں بھی جب کسی نے بکواس کی ہے تو اس کا جواب خدا نے دیا ہے۔

جنازہ پڑھانے کے باوجود بھی بخشش نہ ہوئی:

اور پھر ایک اور بات کروں کہ عبداللہ بن ابی حضرت عائشہؓ پر تہمت لگاتا ہے، تو عبداللہ بن ابی جب مرگیا۔ تو عبداللہ بن ابی کا لڑکا صحابی تھا۔ حضور کے پاس آیا اور آکر کہنے لگا۔ یارسول اللہ میرا والد فوت ہوگیا ہے آپ میرے والد کی نماز جنازہ پڑھائیں حضورؐ نے فرمایا ٹھیک ہے میں پڑھاتا ہوں۔ جب حضور نے ہاں کرلی میں پڑھاتا ہوں تو حضرت عمرؓ فاروق آئے اور کہا یا رسول اللہ یہ عبداللہ بن ابی تو صحابہ کا دشمن ہے، کلمہ اس نے اوپر اوپر سے پڑھا ہے.... آپ اس کا جنازہ نہ پڑھائیں.... حضور نے فرمایا عمر! تیرے پیغمبر نے وعدہ کرلیا ہے اور وعدہ کیا ہے اس کے بیٹے کی وجہ سے.... اب دیکھو!

وعدہ نبی نے کرلیا جنازہ پڑھانے کا.... کس کا جنازہ؟ (عبداللہ بن ابی کا) اور پیغمبر جنازہ پڑھانے چلے گئے۔ صرف جنازہ نہیں پڑھایا، بلکہ اپنی قمیص کا ایک ٹکڑا بھی اس کے کفن میں رکھنے کے لئے نبی نے دیا۔ کہ کفن میں میری قمیص کا ایک ٹکڑا رکھدو۔ جب جنازہ پیغمبر پڑھانے لگے تو اس وقت بھی فاروق اعظم نے کہا.... لیکن حضور نے فرمایا کہ میں نے وعدہ کرلیا ہے.... اب دیکھئے رسول اللہ مصلّی پر۔ فاروق اعظم پیچھے ہاتھ باندھے کھڑے ہیں۔ فاروق اعظم کی رائے تھی کہ جنازہ نہ ہو۔ لیکن جب حضور نے فرمایا میں پڑھاؤنگا تو عمر نے ضد نہیں کی.... اب جنازہ پڑھانے کے بعد۔ حضور واپس آئے تو جب پیغمبر واپس آئے تو ابھی گھر نہیں پہنچے تو قرآن اترا۔ خدا پھر بولا کہ **ولا تصل علیٰ احد منھم مات ابداً ولا تقم علی قبرہ....** اے پیغمبر آج تو تو نے جنازہ پڑھادیا.... لیکن آئندہ کسی ایسے منافق کی نہ جنازہ پڑھانے کی اجازت ہے.... نہ تجھے اس کی قبر پہ کھڑے ہونے کی اجازت ہے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا کہ **ان تستغفر لھم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم.** اے پیغمبر تو ستر مرتبہ کسی کی بخشش کی دعا کرے گا.... خدا تب بھی اس کو معاف نہیں کرے گا۔ جس نے عائشہؓ پہ تہمت لگائی۔ ستر مرتبہ بھی نبی معافی مانگے تو خدا کہتا ہے کہ میں معاف نہیں کرونگا۔ عائشہؓ پر جو تہمت لگائے خدا معاف نہیں کرتا.... تو جو زبان عائشہ کو بھونکے میں اسے معاف کردوں....؟ (نہیں) اللہ تعالیٰ تحفظ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

"وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیغمبر انقلاب صلی اللہ علیہ وسلم (الف)

بمقام:- ....علی پوری چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

مؤرخہ:- ....۳۰ اکتوبر ۱۹۹۴ء

۞۞۞

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ○

پیغمبر انقلاب صلی اللہ علیہ وسلم (الف)

وقال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ فی کلامہ المجید والفرقان الحمید.

"فان آمنوا بمثل ماآمنتم بہ فقد اهتدوا وان تولّوا فانما هم فی شقاق" ....

اشعار:

رسول مجتبیٰ کہیے محمد مصطفیٰ کہیے
خدا کے بعد بس وہ ہیں پھر اس کے بعد کیا کہیے
شریعت کا یہ ہے اصرار ختم الانبیاء کہیے
محبت کا تقاضہ ہے کہ محبوب خدا کہیے
جبین و رخ محمدؐ کے تجلی ہی تجلی ہے
جس شمس الضحیٰ کہیے جسے "بدرالدجیٰ" کہیے
جب ان کا ذکر ہو دنیا سراپا گوش بن جائے
جب ان کا نام آئے مرحبا صلِّ علیٰ کہیے

تمہید: میرے واجب الاحترام! قابل صد احترام! علماء کرام! علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کے غیور مسلمانو!

آج کافی طویل عرصہ کے بعد اس پیغمبرؐ انقلاب کانفرنس میں شرکت کا موقع مل رہا ہے۔ ۳۰/اکتوبر ۱۹۹۴ء کا یہ پروگرام جو سیرت طیبہ کے عنوان پر منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں بڑے بڑے علماء اکابرین کا بیان آپ نے سنا۔ حضرت مولانا علامہ محمد عارف چشتی صاحب اور مولانا علی شیر حیدری صاحب کے قیمتی بیان آپ نے سماعت فرمائے۔ کانفرنس کا عنوان "پیغمبر انقلاب" ہے اور حضورؐ کی شان سے بہتر کوئی موضوع نہیں.... تو میں چاہتا ہوں کہ میں آپ کے سامنے حضورؐ کی شان بیان کروں.... جلسے کا عنوان "پیغمبر انقلاب ہے" پیغمبر

انقلاب ایک ایسا انوکھا اور لازوال موضوع ہے سیرت طیبہ پر ایک بڑا ہی عجیب عنوان ہے۔ میرے بھائیو! پوری امت کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے بہتر، برتر، اعلیٰ، ارفع کائنات میں نہ کوئی شخص، نہ کوئی ہستی پیدا ہوئی ہے اور نہ ہی کارخانہ قدرت نے ان سے بڑی ہستی کو پیدا کیا ہے اور نہ قیامت کی صبح تک کوئی ایسی برگزیدہ ہستی پیدا ہو سکتی ہے۔

انقلاب کا معنی اور مفہوم:

میرے بھائیو! پیغمبرؐ انقلاب کا لغوی معنی کیا ہے؟ انقلاب عربی کا لفظ ہے۔ انقلاب کا معنی ہے ''تبدیلی'' تبدیلی کا پیغام دینے والا پہنچا۔ ایسا رسولؐ جس کے آنے سے تبدیلی آئی.... ایسا پیغمبرؐ جس کے آنے سے زاویے بدل گئے.... تمدن بدل گئے.... کلچر بدل گئے.... تہذیبیں بدل گئیں.... دانش بدل گئے.... علم بدل گیا.... سلطنتیں بدل گئیں.... سوچیں بدل گئیں.... انسانیت بدل گئی۔ پیغمبرؐ انقلاب کا مفہوم کیا ہے؟ کہ ایسا پیغمبرؐ جس کے پیغام نے انسانوں کو بدلا.... حیوانوں کو بدلا.... جمادات کو بدلا.... نباتات کو بدلا.... زمانے کو بدلا.... ملکوں کو بدلا.... قوموں کو بدلا.... ذہنوں کو بدلا.... بادشاہوں کو بدلا.... غریبوں کو بدلا.... فقیروں کو بدلا.... امیروں کو بدلا.... بیواؤں کو بدلا.... یتیموں کو بدلا۔ تبدیلی والا نبیؐ ایسا پیغمبر جس نے تبدیل کیا انسانوں کو.... اور جب وہ نہیں آیا تھا انسان کیا تھا؟ جب وہ آیا تو کیسا تھا؟ جب وہ نہیں آیا تھا تو عورتیں کیسی تھیں؟ جب وہ آیا تو کیسی تھیں؟ جب وہ نہیں آیا تھا تو معاشرہ کیسا تھا؟ جب وہ آیا تو کیا ہوا؟ جب وہ نہیں آیا تھا تو رموز مملکت کیا تھے؟ جب وہ آیا تو کیسے تھے؟ جب وہ نہیں آیا تھا۔ تو انسانوں کے حقوق کیسے تھے؟ جب وہ آیا تو اس نے کیسے ادا کئے۔

یہ کیا ہے؟ (پیغمبر انقلاب) پیغمبر انقلاب کا معنیٰ ہے کہ جو تبدیلی لایا تو ہم نے آج دیکھنا یہ ہے کہ ہمارے نبیؐ کے آنے سے تبدیلی آئی ہے کہ نہیں!

اگر تبدیلی آئی ہے۔ تو ہمارا پیغمبر کامیاب ہے اگر تبدیلی نہیں آئی ہے تو نعوذ باللہ کامیاب نہیں ہے۔ تبدیلی آئی ہے اور کیا یہ تبدیلی کے بغیر ایسا ہوا ہے؟

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

انقلاب آیا ہے کہ: انسان فرش سے سر اٹھا کر عرش پر پہنچا ہے.... پتھروں سے سر اٹھا کر خدا کے دروازے پر پہنچا ہے.... کفر چھوڑ کر توحید کے پرچم کے نیچے آیا ہے.... اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آیا ہے.... انسانیت کفر سے نکلی، معصیت سے نکلی، تکبر سے نکلی، اور عاجزی کے اندر آئی۔ اور انسانیت جہالت سے نکل کر قرآن کے چراغ کے نیچے آئی۔ انقلاب آیا ہے، اگر بادشاہوں کے ارادے بدل گئے اور ان کے ظلم مٹ گئے تو سمجھ لو کہ انقلاب آیا ہے یہ انقلاب کی بات ہے کہ رنگ کے بغیر ذہن بدل گئے۔ علاقے کے بغیر ذہن بدل گئے.... اور بولیوں کے بغیر ذہن بدل گئے....

صحابہؓ کا وجود انقلاب کی دلیل:

یہ انقلاب ہے کہ پتھروں کی مورت پر سجدہ کرنے والوں نے یہ بھی کہا، سیدنا فاروق اعظمؓ نے حجر اسود کو کہا۔ ''اے حجر اسود! میں تجھے کبھی نہ چومتا اگر رسول اللہ ﷺ کو تجھے چومتا ہوا دیکھا نہ ہوتا۔ یہ اس عمرؓ نے کہا تھا جو کچھ عرصہ پہلے بتوں کو سجدہ کرتا تھا، یہ انقلاب ہے۔ میرے بھائیو! صحابہ کا وجود یہ انقلاب کی دلیل ہے۔ اگر انقلاب نہ ہوتا تو سارے ہی ابوجہل ہوتے، سارے ہی عتبہ اور شیبہ ہوتے، سارے ہی اخنس بن شریک ہوتے۔ سارے ہی لات و ہبل کے ماننے والے ہوتے۔ ان میں ایک لاکھ چوالیس ہزار انسان پیغمبر پر ایمان لائے، یہی اس بات کی دلیل ہے کہ انقلاب آیا ہے۔ اور یہ انقلاب لایا کون ہے؟ حضورؐ انقلاب لائے ہیں۔ میرے بھائیو! پوری کائنات میں اتنا بڑا انقلاب، اتنا عظیم انقلاب، اتنی بلندیوں والا انقلاب، چشم فلک نے نہیں دیکھا، جیسا انقلاب میرے پیغمبرؐ نے برپا کیا ہے۔

شیعوں اور مسلمانوں کا اختلافی نقطہ نظر:

شیعہ کہتے ہیں کہ انقلاب نہیں آیا، یعنی جب حضورؐ تشریف لائے جن لوگوں نے کلمہ پڑھا، اوپر اوپر سے پڑھا، اندر سے نہیں پڑھا۔ ایمان دل میں نہیں آیا۔ سارے صحابہؓ نعوذ باللہ مرتد تھے۔

'' ارتد الناس بعد النبی الا ثلث''....

تین آدمیوں کے سوا باقی سارے کافر ہو گئے تھے۔ تو یہ کہتا ہے کہ کوئی آدمی دل سے

مسلمان نہیں تھا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ انقلاب نہیں آیا۔لیکن ہمارا نقطہ نظر سنیں انقلاب آیا ہے.....تبدیلی آئی ہے.....ہٹلر کا انقلاب.....ہٹلر نے ساڑھے نو لاکھ انسان قتل کرائے۔اور نپولین کا انقلاب آیا اس نے ساڑھے تین لاکھ انسان قتل کرائے۔اور رسول اللہ کا انقلاب آیا کہ رسول اللہؐ کے ۲۳ رسالہ دور نبوت میں کل ۲۵۶ مسلمان شہید ہوئے اور مکہ کی بستی بھی نبیؐ کے ساتھ نہیں تھی۔لیکن جب انقلاب آیا تو پوری دنیا نبیؐ کے ساتھ مل گئی۔انقلاب آیا ہے، یہ انقلاب کی بات ہے۔کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار انسان لات وہبل کو پوجنے والے۔بتوں کو پوجنے والے، مورتیوں کو سجدہ کرنے والے، قیصر وکسریٰ کو ماننے والے، سورج کو پوجنے والے، ستاروں کو پوجنے والے، میرے پیغمبرؐ کے آستانہ عظمت پر سر جھکاتے ہیں اور یہ انقلاب کی دلیل ہے۔شیعہ کہتا ہے انقلاب نہیں آیا۔یعنی صحابہ کے دلوں میں ایمان نہیں آیا۔عرب میں پیغمبرؐ نے تبلیغ کی ایمان نہیں آیا.....مدینہ میں تبلیغ کی سچے دل سے ایمان نہیں آیا.....جن لوگوں کے دلوں میں کفر تھا کفر ہی رہا.....دجل تھا دجل ہی رہا.....فریب تھا فریب ہی رہا.....لیکن قرآن کہتا ہے۔حدیث کہتی ہے، تاریخ کہتی ہے، واقعات کہتے ہیں کہ ساری کائنات میرے پیغمبرؐ کے آستانہ عالیہ پر آکر تبدیل ہوگئی۔کفر اسلام بن گیا.....عزت وحمیت عظمت کہلائی۔اور سارا حسن صحابہؓ کے قدموں میں آیا۔پوری انسانیت صحابہؓ کے قدموں پر جھک گئی۔انقلاب آیا ہے۔مجھے آپ فیصلہ کر کے بتائیں کہ کیا انقلاب نہیں آیا ہے؟ کیا اس کو انقلاب نہیں کہتے کہ مکہ مکرمہ میں جب حضورؐ تشریف لائے تھے۔تو ایک آدمی بھی کلمہ پڑھنے والا نہیں تھا.....میرے نبیؐ کا مذاق اڑایا جاتا ہے.....میر پیغمبرؐ کے چہرے پر غلاظت کے ڈھیر ڈالے جاتے ہیں۔پیغمبر کو گالیاں دی جاتی ہیں.....لیکن وہ پیغمبر جو فاران کی چوٹی پر اعلان توحید کرتا تھا۔جب ۲۳ رسال کے بعد اس کا جنازہ اٹھا تو ایک لاکھ چوالیس ہزار انسان دہاڑیں مار کر رو رہے تھے۔انقلاب آیا ہے۔

ایک آدمی بھی نبیؐ کے ساتھ نہیں تھا۔مکہ اور مدینہ بھی نبی کے ساتھ نہیں اور جب پیغمبر دنیا سے رخصت ہوئے ۹ لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا جا چکا ہے۔شروع میں ایک انچ بھی نبیؐ کے پاس نہیں۔مکہ سے نبی کو دھکے دیکر نکالا گیا.....گلیوں سے نکالا گیا.....بازاروں

سے نکالا گیا.....راستے میں کانٹے بچھائے گئے.....مکہ بھی ساتھ نہیں.....مدینہ بھی ساتھ نہیں.....میرے پیغمبرؐ نے دس سال مدینے میں محنت کی ہے۔پیغمبرؐ نے کوشش کی ہے۔تبلیغ کی ہے،دس سال کے بعد ۹ لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا گیا۔انقلاب آیا ہے۔

خلفائے راشدین کا انقلاب:

سیدنا ابوبکر کا دور آیا۔ابوبکر صدیق نے دو سال تین ماہ دس دن تک ساڑھے گیارہ لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا۔آپ کا پاکستان صرف پونے تین لاکھ مربع میل پر قائم ہے۔لیکن صدیق اکبرؓ نے صرف سوا دو سال تک گیارہ لاکھ مربع میل سے بھی زیادہ خطے پر اسلام کا پرچم لہرایا، چند سال پہلے صحابہ کو گلیوں میں کوئی چلنے نہیں دیتا تھا۔انہوں نے گیارہ لاکھ مربع میل پر میرے محمدؐ کی نبوت کا پرچم لہرا کر دنیا کو بتایا کہ انقلاب آیا ہے۔

میرے بھائیو! اس پر غور کریں چند سال پہلے کوئی شخص بھی میرے نبیؐ کے ساتھ نہیں تھا، لیکن جب پیغمبرؐ کا آخری وقت آیا ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہؓ نبیؐ پر ایمان لا چکے تھے۔دنیا کے بڑے بڑے ملکوں میں اسلام پہنچ چکا تھا۔قرآن پاک ستر جزیروں میں پہنچ چکا تھا اور اس کے بعد سیدنا فاروق اعظم کا زمانہ آیا، ساڑھے دس سال تک ساڑھے ۲۲ لاکھ مربع میل پر انہوں نے اسلام کا پرچم لہرایا۔سیدنا عثمان غنیؓ کا زمانہ آیا، تو ۱۲ سال تک ۴۴ لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا۔سیدنا علی المرتضیٰ کا زمانہ آیا، ساڑھے پانچ سال تک ۲۲ لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا۔حضرت حسن کا زمانہ آیا، تو ساڑھے چھ مہینے تک ۲۲ لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا۔امیر معاویہؓ کا زمانہ آیا تو انہوں نے تنِ تنہا ۱۹ سال تک ۶۴ لاکھ ۶۵ ہزار مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرا کر دنیا کو بتا دیا کہ: قیصر کے ٹکڑے ہوگئے.....کسریٰ کے ٹکڑے ہوگئے.....ہرقل کے ٹکڑے ہوگئے.....یزدجر کے ٹکڑے ہوگئے.....رستم کے ٹکڑے ہوگئے.....آتش پرست بھاگ گئے.....کفر بھاگ گیا۔یہودیت دم توڑ گئی۔عیسائیت میدان چھوڑ گئی۔مدینہ سے مراقش تک۔مکہ سے پرتگال تک۔عرب سے حجاز یمن تک۔حجاز یمن سے ہندوستان تک چین تک.....روس تک.....افریقہ تک.....ہر خطے میں اسلام کا پرچم صحابہؓ نے لہرا کر دنیا کو بتایا کہ محمد ﷺ کا انقلاب آیا ہے۔اور اگر ہم کہیں کہ صحابہؓ مسلمان

نہیں تھے۔(نعوذ باللہ) تو انقلاب آسکتا ہے؟ (نہیں) اگر کوئی آدمی کہے کہ ۲۳ سال تک نبیؐ کے قدموں میں بیٹھنے والا منافق رہا۔ تو انقلاب آیا کہاں تھا؟ افریقہ کے جزیروں میں صحابہؓ نے دین پہنچایا....دہکتے ہوئے انگاروں میں صحابہؓ نے دین پہنچایا....اُبلتی ہوئی دیگوں میں گر کر صحابہؓ نے دین پہنچایا....چمکتی ہوئی تلواروں کے نیچے صحابہؓ نے دین پہنچایا....اور دنیا کو بتایا کہ انقلاب آیا ہے....یہ قرآن آج جو میرے پاس پہنچا ہے۔ یہ صحابہؓ کے ایمان کی دلیل ہے۔ یہ حدیث جو آج ہم تک آئی ہے....صحابہ کے ایمان کی دلیل ہے۔

یہ جو ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہؓ ہیں یہ ایمان کی دلیل ہیں کہ مکہ مدینہ میں صرف دس ہزار صحابہ کرامؓ کی قبریں ہیں اور باقی صحابی کہاں تھے؟ صحابہؓ تو ایک لاکھ چوالیس ہزار ہیں۔ مکہ مدینہ میں صرف ۱۰ ہزار صحابہ کرام کی قبریں ہیں۔ باقی ایک لاکھ چونتیس ہزار صحابیؓ کہاں ہیں۔

کوئی چین میں جا سویا....کوئی افغانستان میں جا سویا....کوئی مصر میں جا سویا....کوئی افریقہ میں جا سویا....کوئی روس کی بستیوں میں جا سویا....کوئی سندھ کے علاقے میں جا سویا....کوئی مکران کے ساحل پر جا سویا۔

اللہ کا قرآن لیکر....نبیؐ کا فرمان لے کر....صحابہ پوری دنیا کے ایک ایک خطے میں گئے اور دنیا کو بتادیا کہ محمدؐ کا انقلاب آیا ہے۔

پیغام پیغمبرؐ:

میرے بھائیو! آپ نے جو پیغمبر انقلاب کا عنوان رکھا ہے یہ عنوان بھی نرالا ہے۔ اس عنوان میں دعوت پیغمبرؐ پوشیدہ ہے انقلاب پیغمبرؐ کا پیغام پوشیدہ ہے کہ نبیؐ کا انقلاب آیا ہے انقلاب تو کئی قسم کے ہوئے ہیں۔ ایک انقلاب ہے کہ سلطنتوں کو زیروزبر کردیا جائے....ایک انقلاب ہے کہ علاقے ختم کردیئے جائیں....ایک انقلاب ہے کہ عمارات مسمار کردی جائیں....اور ایک انقلاب یہ ہے کہ انسانوں کے ذہن تبدیل کردیئے جائیں....میرے نبیؐ نے ذہنوں میں انقلاب پیدا کیا ہے....یہ انقلاب نہیں تھا کہ رسول اللہؐ کے چہرے پر پتھر مارنے والے، پیغمبرؐ کے راستے میں کانٹے بچھانے والے بالآخر جب رسول اللہؐ مدینہ میں پہنچے۔ تو مجھے بتاؤ کہ مکہ میں تو ایک آدمی ساتھ نہیں تھا۔ پیغمبرؐ نے دعوت اسلام پیش کی، قوم نے پہاڑ سے پتھر اٹھائے اور میرے رسولؐ کے

چہرے پر مارے، لیکن جب وہ مدینہ میں پہنچے تو بدر کی جنگ ہوئی تو ۳۱۳ یہ صحابہؓ تھے۔ پہلے تو کوئی نہیں تھا۔ یہ ۳۱۳ کون تھے؟ ۳۱۳ میں سے ۱۴ نبیؐ کے قدموں پر شہید ہوگئے۔ یہ صحابہؓ تھے۔ اور جنگ احد ہوئی ۷۵۰ صحابہؓ نبیؐ کے ساتھ گئے تھے۔ ستر شہید ہوگئے....خندق کی لڑائی ہوئی۔ ۳۶۵۰ صحابہ ساتھ تھے ان میں سے ۷ اصحابہؓ شہید ہوگئے، باقی پیغمبرؐ کے ساتھ مل کر لڑتے رہے۔ اور تبوک کی جنگ ہوئی تیس ہزار صحابہؓ نبیؐ کے ساتھ تھے۔ ان میں تقریباً ۲۲ صحابیؓ شہید ہوگئے باقی سارے صحابہ لڑتے رہے۔ حنین کا معرکہ ہوا، بارہ ہزار صحابہ شریک تھے، ان میں ۱۹ صحابی شہید ہوگئے۔ خیبر کا معرکہ تھا۔ خیبر کے معرکے میں ۱۹ ہزار صحابہؓ کا لشکر تھا ۱۹ ہزار میں سے ۱۸ آدمی شہید ہوگئے۔ باقی سارے لڑتے رہے۔ مجھے یہ تو بتاؤ کہ مکہ میں تو ایک آدمی ساتھ نہیں تھا۔ جب اعلان توحید کیا تھا ۳۶۰ بت کعبہ میں رکھے ہوئے تھے، ان کو خدا مانا جاتا تھا ان کو پروردگار کہا جاتا تھا۔ لیکن یہ ۳۱۳ کہاں سے آئے؟....یہ ۷۵۰ کہاں سے آئے؟....یہ بدر کی جنگ کے شرکاء کہاں سے آئے؟....احد کے پہاڑ پر نبی کے ساتھ لڑنے والے کہاں سے آئے؟....تبوک میں تیس ہزار کہاں سے آئے؟....حنین میں بارہ ہزار کہاں سے آئے؟....خیبر میں ۱۹ ہزار کہاں سے آئے؟....خندق میں ۳ ہزار کہاں سے آئے؟....مجھے بتاؤ تو سہی؟ پوری کائنات سے یہ لوگ چل کر جب پیغمبرؐ کے قدموں پر آکر ذبح ہوگئے۔ نبیؐ کے قدموں پر آکر قربان ہوگئے۔ یہ لوگ کہاں سے آئے؟ ان کو کون لایا تھا؟ کون سا انقلاب تھا؟ کون ساذہن تھا؟ جس نے ان کو رسول اللہ کے قدموں میں ڈال دیا تھا....کہ چند سال پہلے تو دشمن تھے۔ آج نبیؐ کے حلیف بن گئے....چند سال پہلے پیغمبرؐ کے حریف تھے۔ آج پیغمبرؐ پر جان دینے والے بن گئے۔ کیوں؟ یہ سب کچھ کیوں ہوا؟ اس لئے کہ وہ محمد مصطفیٰ جو دنیا کا سب سے بڑا پیغمبر تھا، اس کا انقلاب بھی سب سے بڑا انقلاب تھا۔

کوڑا اڈالنے والی عورت کی عیادت:

حضورؐ کے بارے میں آپ نے سنا کہ ایک عورت روزانہ حضورؐ کے چہرۂ اقدس پر کوڑا ڈالتی تھی۔ چھ مہینے تک گھر کا کوڑا اور غلاظت نبیؐ کے چہرے پر ڈالتی رہی۔ چھ مہینے

کے بعد حضورؐ کا گزر ہوا۔تو ایک دن وہ عورت نہ آئی کوڑا نہ ڈالا حضورؐ نے پوچھا کہ وہ عورت کہاں ہے؟ تو محلے والوں نے کہا کہ وہ بیمار ہے۔تو رسول اللہؐ اس کے گھر چلے گئے۔دروازہ کھٹکھٹایا۔بیٹا باہر نکلا کیسے آئے ہو؟ کون ہو؟ حضورؐ نے فرمایا کہ میں محمد ﷺ ہوں۔سنا ہے کہ میری ماں بیمار ہے، عیادت کرنے آیا ہوں، وہ لڑکا رو پڑا کہنے لگا کہ میری اماں تو روز کوڑا ڈالتی تھی اور آپ عیادت کرنے آئے ہیں۔حضورؐ نے فرمایا کہ جو تیری اماں کا کام تھا وہ اس نے کیا، جو میرا کام ہے وہ میں نے کیا ہے۔انقلاب آیا ہے۔

دشمن صحابہؓ..... نبیؐ کی نظر میں:

اب دیکھئے یہ حضورؐ کی ذات کا معاملہ تھا۔تو وہ رحمۃ للعالمین پیغمبر کوڑا ڈالنے والی عورت کی عیادت کرنے گیا۔لیکن اس پیغمبر کو دیکھو جب ایک جنازے میں رسول اللہ تشریف لے گئے، جنازہ آگے رکھا ہے، پیغمبر اپنے اوپر کوڑا ڈالنے والی عورت کی عیادت تو کر گئے، لیکن جب اپنے خلیفہ ثالث عثمان غنیؓ کے ساتھ بغض رکھنے والے کی باری آئی تو پیغمبرؐ جنازہ پڑھانے سے پیچھے ہٹ گئے۔اپنی ذات کا معاملہ آیا تو اس چھ ماہ تک کوڑا اچھنکنے والی عورت کو معاف کردیا۔لیکن جب عثمانؓ کے دشمن کی بات آئی تو پیغمبرؐ نے جنازہ بھی نہیں پڑھایا۔معلوم یہ ہوا کہ صحابہ کی گستاخی پر اسلام میں معافی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

پیغمبرؐ کا اعجاز:

میرے بھائیو! تبدیلی آئی ہے۔میں نے برطانیہ میں چیلنج کیا تھا عیسائیوں کو کہا تھا کہ آؤ عیسائیو! تم اپنی بائبل اور انجیل کو لیکر آؤ دیکھو برطانیہ کے چالیس بڑے شہر ہیں۔چالیس بڑے شہرو میں ہر شہر کی بائبل لاؤ اگر ایک بائبل دوسری سے ملے تم سچے ہو تمہارا پیغام سچا ہے اور اگر نہ ملے تو تم ہماری بات مان لو اس نے کہا کہ کیسے مانیں؟ میں نے کہا کہ دیکھو جو پیغام میرا پیغمبرؐ لایا ہے اس پیغام کو دیکھو کہ یہاں برطانیہ کے چالیس بڑے شہر ہیں۔ان شہروں کو چھوڑ کر پوری دنیا کے ۱۸۰ ملک ہیں۔۱۸۰ ملکوں میں ہر ملک سے قرآن پاک کی ایک کتاب لاؤ اور ۱۸۰ ملکوں سے ایک جگہ قرآن جمع کرو اور امریکہ کا چھپا ہوا قرآن علیحدہ..... پاکستان کا علیحدہ..... ہندوستان کا علیحدہ.....بنگلہ دیش کا علیحدہ.....چین کا علیحدہ.....روس کا علیحدہ.....اور الحمد سے والنّاس

تک ایک لفظ میں بھی تبدیلی ہو تو سمجھو کہ انقلاب نہیں آیا اور اگر سمجھو کہ تیری کتاب بائبل ہر شہر میں علیحدہ چھپی اور میرے محمدؐ کا قرآن پوری دنیا میں ایک ہے تو سمجھو کہ جو انقلاب مدینہ سے چلا تھا وہ ۱۸۰ ملکوں میں پہنچ چکا ہے۔انقلاب آیا ہے۔

قرآن کا اعجاز:

میں نے گلاسکو میں ایک عیسائی رہنما کو چیلنج کیا کہ چلو آپ کتابوں کو بھی چھوڑو، میں تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ یو این او (U.N.O) میں، میں اور آپ چلتے ہیں اور درخواست دیتے ہیں کہ ہمیں ایک فیصلہ کرانا ہے اور اس فیصلے کے لئے آپ ہمیں موقع دیں اس نے کہا کہ کیا فیصلہ اقوام متحدہ کرے گی، میں نے کہا کہ چلیں آپ ایک بات کریں کہ قرآن پاک کو چھوڑیں۔آپ حافظوں کو لائیں.....دیکھئے میں مانتا ہوں کہ تم چاند پر پہنچے.....میں مانتا ہوں کہ تم نے زمینوں کو مسخر کیا.....میں مانتا ہوں کہ تم نے کارخانے اور وائرلیس سیٹ بنائے.....لیکن پوری دنیا عیسائیت مل کر ایک انجیل کا حافظ نہیں بنا سکی.....لیکن آؤ میرے پاس میں تمہیں بتاتا ہوں کہ انقلاب کسے کہتے ہیں؟

تم کہتے ہو کہ انقلاب نہیں آیا ہے۔یہ انقلاب ہے کہ آج ۱۸۰ دنیا کے ملک ہیں۔۱۸۰ ملکوں سے قرآن نہ لاؤ، بلکہ بچے لاؤ اور کسی بچے کی عمر ۱۰ سال سے زیادہ نہ ہو اور وہ بچہ حافظ قرآن ہو دنیا کے ملک اس کا اہتمام کریں میں چیلنج کرتا ہوں ۱۸۰ بچوں کو قطار میں کھڑا کردیں اور ہر ہر بچہ دوسری کی شکل سے نہیں ملتا ہر بچے کی زبان دوسرے کی زبان سے نہیں ملتی.....

ہر بچے کی زبان علیحدہ..... علاقہ علیحدہ..... تمدن علیحدہ..... بستر علیحدہ..... کھانا علیحدہ.....خوراک علیحدہ۔بنگالی بچہ اور کھائے گا..... پاکستانی اور کھائے گا.....امریکن اور کھائے گا.....شکل علیحدہ.....رنگ علیحدہ.....قد علیحدہ.....لباس علیحدہ.....سب کچھ ہی علیحدہ ہے لیکن بلا کر قرآن پڑھواؤ تو الحمد سے والنّاس تک ہر بچہ قرآن پڑھے ایک لفظ میں بھی تبدیلی ہو تو میں تیری بات مان لوں گا اور اگر تبدیلی نہیں آئی ہے تو تُو قبول کرے گا کہ انقلاب آیا ہے۔

پیغمبرؐ انقلاب نے عورت کو عزت دی:

میرے بھائیو! اس معاشرے میں جب عورت جنس بازاری بن کر رہ گئی تھی۔عورتوں کی عزتوں کے سودے ہوں۔بیوہ عورتوں کو کوئی آدمی گھر میں نہیں رکھتا

تھا۔ایسے وقت میں دنیا کے سب سے بڑے سردار نے گیارہ میں سے دس بیوہ عورتوں کے ساتھ شادی کی اور بیوہ عورتوں سے شادی کر کے اس کو اعلیٰ مقام بخشا، کتنا اونچا مقام بخشا؟ کہ صرف شادی کر کے مقام نہیں، بلکہ اس عورت کو صرف بیوی نہیں بنایا، بلکہ اس عورت کو، جس کو معاشرے نے ٹھوکر سے اڑا دیا تھا اس عورت کو محمد ﷺ نے اپنے نکاح میں لے کر پوری امت کی ماں بنا دیا، تبدیلی آئی ہے۔

میری ماں اور بہن تیری آبرو کو تو میرے محمدؐ نے بچایا ہے، تیری آبرو پر تو میرے محمدؐ نے چوکیداری کی ہے کہ یہ عورت عزت کا مقام ہے، لیکن قوم اور معاشرے نے تجھے بازاروں میں بیچا۔

تیرے جسم کو بیچا.... تیرے نام کو بیچا.... تیرے فوٹوں کو بیچا.... تیری آنکھوں کو بیچا.... تیرے رنگ کو بیچا....اور پورٹریٹ بنا کر تیرے جسم کو بیچا....

وہ معاشرہ تیری آزادی کا ضامن ہے اور جس محمدؐ نے تجھے ماں قرار دے کر تیرے قدموں میں ساری دنیا کو بٹھایا۔

تو تُو نہیں مانتی کہ تبدیلی آئی، اس محمدؐ نے تبدیلی پیدا کی ہے۔تبدیلی آئی ہے اور ہمارا حال تو یہ ہے کہ اکبر کی زبان میں:

نظر آئیں کل جو چند بیبیاں
تو دیکھ کر غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پر مردوں کی پڑ گیا

یہ ہمارا معاشرہ ہے۔یہ ہمارا ماحول ہے۔رسول اللہ ﷺ نے تبدیلی پیدا کی ہے۔

"وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ"

❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیغمبر انقلاب ﷺ

بمقام:-............مانسہرہ

مؤرخہ:-..........۱۴/اگست

❁❁❁

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ○

پیغمبر انقلاب صلی اللہ علیہ وسلم (ب)

وقال اللہ تبارک وتعالیٰ فی کلامه المجید والفرقان الحمید.
"محمد رسول اللہ والذین معه اشدآء علی الکفار رحمآء بینهم"....
وقال فی موضع آخر.... تبت یدآابی لهب وتب....

اشعار:

تہذیب کو ، تمدن کو ، انقلاب کو
کونین پر طلوع کیا آفتاب کو
ہم راستوں میں گم تھے ہمیں رہنما ملا
اپنی ہوئی شناخت ، خدا کا پتہ ملا
قرآن ملا شعور ملا آگہی ملی
انسان مرگیا تھا اسے زندگی ملی

تمہید: قابل صد احترام! علماء کرام! بالخصوص مخدوم المکرّم سید غلام نبی شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور مانسہرہ علاقہ سے آئے ہوئے علماء کرام! اس عظیم الشان مرکزی جامع مسجد میں آپ کی ہزاروں کی تعداد میں شرکت باعث سعادت ہے۔ آج ۱۴/ اگست ہے اور ۱۶/ ربیع الاول ہے۔ یہ کانفرنس ''پیغمبر انقلاب کانفرنس'' کے عنوان سے معنون ہے۔ وقت مختصر ہے میں کوشش کروں گا کہ پیغمبر انقلاب ﷺ کے عنوان سے کچھ باتیں عرض کروں۔

انقلاب کا معنی: میرے بھائیو! کانفرنس کا نام ہے ''پیغمبر انقلاب کانفرنس'' مقصد یہ ہے کہ حضور ﷺ کے آنے کے بعد پوری دنیا میں انقلاب برپا ہوا۔ انقلاب کا معنی کیا ہے؟ انقلاب کا معنی ہے تبدیلی، یعنی وہ کیفیت جو پہلے نہ ہو بعد میں ہو

جائے۔ حضورؐ کے آنے سے پہلے دنیا کی کیا حالت تھی؟.... اور حضورؐ کے آنے کے بعد دنیا کی حالت کیا ہوئی؟.... کیا انسانیت اسی جگہ رہی یا انسانیت کا سرا اونچا ہو؟....

کیا رسول اللہ ﷺ کے آنے سے پہلے عورت کا یہ مقام تھا جواب ہے؟ مزدور کو جو عزت ملی کیا یہ پہلے بھی تھی؟ حضورؐ سے پہلے دنیا کی کیا حالت تھی؟ اور اب کیا ہوئی؟ بس میں اتنی بات کروں گا.... میرے بھائیو! پیغمبر ﷺ کے آنے سے پہلے کیا حالت تھی؟ اس کو فانی بدایوانی نے یوں بیان کیا ہے۔ کہ

بدلا ہوا تھا رنگ گلوں کا تیرے بغیر
اک خاک سی اڑی ہوئی سارے چمن میں تھی

نبی ﷺ کے آنے سے پہلے کیا حالت تھی اور آنے کے بعد کیا ہوئی؟ کیا تبدیلی آئی؟ معنی ہے پیغمبر انقلاب کا کہ نبی ﷺ کے آنے سے پہلے کیا حالت تھی اور بعد میں کیا ہوئی؟ تین تین سو برس پانی پر لڑنے والوں میں جب تبدیلی آئی تو قرآن نے کہا: رحماء بینهم یہ تبدیلی ہے یہ انقلاب ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے برپا کیا۔

ایثار و قربانی کی درخشندہ مثالیں: اور پھر اتنا اونچا اور اتنا عظیم انقلاب آیا کہ چشم فلک نے دیکھا کہ ایک آدمی تڑپ رہا ہے اور پانی کا مشکیزہ لیکر ایک آدمی پاس سے گزرا تو اس نے کہا کہ مجھے پانی دو۔ وہ اس کے پاس آیا تو دوسرے نے کہا کہ اس کو پلا کر پانی مجھے دو۔ اس کے پاس گیا تو اس نے کہا کہ اس دوسرے بھائی کو دو۔ دوسرے کے پاس گیا تو تیسرے نے کہا کہ اس کے بعد مجھے دو، دوسرے نے کہا کہ پہلے اسے دو، تیسرے کے پاس گیا تو وہ شہید ہو چکا تھا، دوسرے کے پاس آیا وہ بھی شہید ہو چکا تھا۔ پہلے کے پاس آیا تو وہ بھی شہید ہو چکا تھا۔ اور ایک آدمی بھی پانی نہ پی سکا۔ اسے کہتے ہیں پیغمبر انقلاب.... ایک ایک بات پر تین تین سو برس لڑنے والے.... جب انقلاب کی بات آئی تو تڑپ تڑپ کر شہید ہو گئے۔ پیالہ سے ایک قطرہ بھی پانی سے منہ میں نہ ڈالا کہ میرے بجائے اسے دے دو۔ اس کا نام ہے پیغمبر انقلاب، اس ایثار کی مثال مشکل ہے۔ گھر میں ایک روٹی ہے۔ ایک صحابی نماز عشاء کے وقت ایک مہمان

لیکر آتا ہے اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ ہمارا رواج ہے کہ جب مہمان کھانے کے لئے بیٹھے تو ساتھ میزبان بھی بیٹھتا ہے۔روٹی ایک ہے۔ میں روٹی کے لئے ہاتھ اٹھاؤں تو تم چراغ بجھا دینا تاکہ مہمان پیٹ بھر کر کھائے اور میں بے شک بھوکا رہ جاؤں۔اسے کہتے ہیں پیغمبرؐ انقلاب....میرے بھائیو! اتنی تبدیلی آئی لیکن سگے چچا میں تبدیلی نہ آئی حبشہ کے بلال میں تبدیلی آگئی۔قرآن نے کہا:

تبت یدا ابی لھب وتب ''ابولہب تو تباہ و برباد ہو جائے''۔

لیکن حبشہ کے بلال میں تبدیلی آئی ٹہلتا تو مکہ کی گلیوں میں ہے اور چلنے کی آواز جنت میں ہے۔انقلاب آیا یہ تبدیلی ہے۔

علماء نے لکھا ہے کہ جب پیغمبرؐ نے فاران کی چوٹی پر اعلان نبوت کیا ایک شخص بھی ساتھ نہیں تھا اور جب جنازہ اٹھا تو ایک لاکھ چوالیس ہزار انسان دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے یہ تبدیلی ہے۔کہو یہ کیا ہے؟ (تبدیلی)

سیدنا بلال خانہ کعبہ کی چھت پر:

مکہ کی گلیوں میں پیغمبر ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے۔نبی ﷺ کے گلے میں رسی ڈال کر گھسیٹا گیا۔لیکن وہی مکہ جب فتح ہوا تو محمد مصطفیٰ ﷺ نے حبشہ کے بلالؓ کو کہا کہ آج تو خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ جا....جب وہ جوتا اتارنے لگا تو فرمایا جوتے سمیت چھت پر چڑھ جاؤ کہ دنیا کو پتہ چل جائے کہ جو محمد مصطفیٰ ﷺ کا کلمہ پڑھ لے اس کی حرمت خانہ کعبہ سے بھی زیادہ ہے۔میرے بھائیو! اسے کہتے ہیں ''پیغمبرؐ انقلاب'' یہ تبدیلی ہے۔معاشرہ بدل گیا....کلچر بدل گیا....روایتیں بدل گئیں۔تہذیب بدل گئی۔

زندہ بچیاں قبروں میں:

جہاں بچیوں کو زندہ دفن کیا جاتا ہے۔بچی زندہ دفن ہو جاتی ہے، لیکن ایسے معاشرے میں جب قیصر و کسریٰ نے عورت کو شوکیسوں میں لا کر کھڑا کر دیا اور لڑکیوں کو بازاری جنس بنا دیا گیا۔عورتوں کو منڈیوں میں کھڑا کیا گیا۔ان کی عزتوں کے سودے کیے گئے۔

ایسے معاشرے میں میرے محمد ﷺ نے فرمایا۔جو شخص کسی لڑکی کی طرف بری نگاہ

سے دیکھے گا اس کی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔وہ معاشرہ جہاں عورت کی منڈی لگتی ہے۔عورت کی عزت نیلام کی جاتی ہے۔عورت بے حیا بن کر بے آبرو ہو کر سڑکوں پر آتی ہے....! اور ایسا وقت بھی آیا جب فاطمۃ الزہراءؓ کی وفات کا وقت آیا تو فرمایا ''علی میرا جنازہ رات کو اٹھانا'' علی نے فرمایا تیرے جنازہ میں مختلف جگہوں سے اور دیہات کے لوگ آئیں گے۔حضرت فاطمہ نے فرمایا کہ میرا چہرہ یا مصطفیٰ ﷺ نے دیکھا ہے۔یا مرتضی نے دیکھا ہے میں چاہتی ہوں کہ جب میں مر جاؤں تو میرا کفن بھی کوئی غیر محرم نہ دیکھے۔

سیدنا فاروق اعظمؓ کی قبر سے پردہ:

یہ معاشرہ تھا جو تبدیل ہوا۔بازار عورتوں کے لگتے، لیکن عائشہؓ نے کہا کہ جس حجرے میں اب عمرؓ کی قبر ہے میں بے پردہ داخل نہیں ہو سکتی۔وہ معاشرہ جس میں عورت کی منڈی اور بازار لگتا تھا جب تبدیلی آئی اور شرم و حیا آئی تو فرشتوں نے رشک کیا۔

یہ تبدیلی ہے یہ انقلاب ہے۔اس انقلاب کو چشم فلک نے دیکھا ہے....اس انقلاب کو قیصر و کسریٰ نے دیکھا ہے....انقلاب ہٹلر نے بھی برپا کیا، ساڑھے نو لاکھ انسان قتل کرائے....انقلاب مسولینی کا بھی آیا ساڑھے سات لاکھ انسان قتل کرائے....انقلاب ابراہیم لنکن کا بھی آیا چار لاکھ آدمی امریکہ میں قتل کرائے....انقلاب لینن اور مارکس کا بھی آیا کہ ستر لاکھ انسانوں کو ملک سے نکال دیا گیا۔لیکن ایک انقلاب مکہ میں آیا، مدینہ میں آیا جس کو شاعر نے کہا ہے کہ:

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

صحابیہ کا طلاق کا ارادہ....قوت ایمانی:

تاجدار رسالت ﷺ نے ایک شخص سے پوچھا کہ نماز عصر کے بعد تو دعا کئے بغیر کیوں چلا جاتا ہے؟ وہ خاموش رہا۔

حضورؐ نے فرمایا کہو کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آج میرا راز فاش ہو جائے گا۔اللہ کے رسولؐ نے فرمایا تو دعا کئے بغیر کیوں چلا جاتا ہے؟

اس نے کہا میرے گھر میں کوئی کپڑا نہیں ہے۔ جن کپڑوں سے میں نماز پڑھتا ہوں۔ انہیں کپڑوں میں میری بیوی نماز پڑھتی ہے میرے تن بدن پہ دو چادریں ہیں۔ ہم نے گھر میں ایک گڑھا کھود رکھا ہے۔ جب میں مسجد میں آتا ہوں تو میری بیوی وہ کپڑے اتار کر مجھے دے دیتی ہے اور خود گڑھے میں کھڑی ہو جاتی ہے اور جب میں جاتا ہوں، تو میں گڑھے میں کھڑا ہو جاتا ہوں اور میری بیوی نماز پڑھتی ہے۔ میں اس لئے چلا جاتا ہوں تا کہ میری بیوی کی نماز قضا نہ ہو جائے۔ حضور ﷺ نے یہ سنا تو اس کی غربت کو دیکھ کر آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ حضور ﷺ کافی دیر تک روتے رہے۔ آپ ﷺ کا معجزہ ہے کہ اتنے میں مال غنیمت آیا جن میں ایک اونٹ کپڑوں سے بھرا ہوا تھا۔ فرمایا کہ اس اونٹ کو یہاں نہ بٹھاؤ بلکہ فلاں صحابی جو ابھی یہاں اپنا حال بیان کر رہا تھا۔ سارے کا سارا اونٹ اس کے گھر دے آؤ۔ جب اونٹ وہاں پہنچا، کپڑا اتارنے لگے تو باہر وہی صحابی آئے۔ کہا کہ کپڑا کس نے بھیجا؟ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھیجا، بیوی نے بھی اپنے شوہر سے یہی سوال کیا، بیوی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو کس نے کہا کہ ہمارے گھر میں کپڑا نہیں۔ شوہر نے کہا مجھ سے آپ ﷺ نے پوچھا تھا میں نے بتا دیا۔ مانسہرہ کے مسلمانو! عورت نے کیا کہا؟ عورت کہتی ہے کہ اگر اسلام میں عورت کو طلاق دینے کا حق ہوتا تو آج میں تجھے طلاق دے دیتی کہ تو نے اپنی حاجت کو غیر کے سامنے کیوں بیان کیا ہے؟

یہ پیغمبر انقلاب ﷺ ہے انقلاب آ گیا ہے۔ یہ تبدیلی ہے۔

بچیوں کی پرورش پر جنت کی خوشخبری:

چشم فلک نے ایسی تبدیلی کہیں نہیں دیکھی، ایسا معاشرہ کہیں نہیں دیکھا۔ یہ تبدیلی تو دیکھو، زندہ بچیوں کو دفن کرنے والا معاشرہ، لیکن حضور ﷺ کے گھر میں ایک عورت آتی ہے۔ اس کے پاس دو بچیاں ہیں۔ ایک بچی گود میں ہے اور ایک بچی کی انگلی پکڑی ہوئی ہے۔ حضرت عائشہؓ سے کہا: اے عائشہؓ! میرے گھر میں کچھ نہیں ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا اے عورت! میں نے ایسی غربت تو کہیں دیکھی نہیں۔

تیرے کپڑے پھٹے ہوئے ہیں اور بچیوں کی حالت بھی کمزور ہے۔ اس نے کہا کہ

جنگ مؤتہ میں جب سے میرا شوہر شہید ہوا ہے۔ ہمارے گھر میں روٹی لانے والا کوئی نہیں۔ ہمارے گھر میں کوئی آسرا نہیں۔ فقر و فاقہ رہتا ہے۔

حضرت عائشہؓ اندر چلی گئیں اور اندر توشہ دان میں سے دو کھجوریں لائیں ایک کھجور اس عورت کو دی اور ایک کھجور کے دو حصے کر کے کہا یہ دونوں بچیوں کو دے دو، اس عورت نے وہ ایک کھجور جو اس کے لئے تھی وہ بھی اپنی بچیوں کو دے دی اور خود بھوکی رہی حضرت عائشہؓ پھر اندر گئیں۔ دوسرے توشہ دان سے ایک کھجور لائیں اور کہا یہ صرف تیرے لئے ہے۔ دونوں بچیوں نے جھٹ سے وہ ایک کھجور بھی ماں کے ہاتھ سے لے لی۔ جب وہ عورت چلی گئی تو تاجدار رسالت ﷺ تشریف لائے۔ حضرت عائشہؓ نے سارا واقعہ حضور ﷺ سے بیان فرمایا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اے عائشہ! اس عورت کو تلاش کرو اور جہاں تم کو ملے اس کو کہو جنت تم پر واجب ہو گئی ہے۔ ایسے معاشرے میں جب بچیوں کو زندہ دفن کیا جاتا تھا۔ اس عورت کے جذبے کو دیکھو اس عورت کے ایمان کو دیکھو، اس عورت کے ایثار کو دیکھو۔ یہ ہے پیغمبر انقلاب۔

جس کے آنے سے کائنات سے بدل گئی۔ جس کے آنے سے انسانیت کی راہیں بدل گئیں۔ جس کے آنے سے کلچر بدل گئے.... معاشرے بدل گئے.... تہذیب بدل گئی.... اور تمدن بدل گیا۔ جس کے آنے سے کائنات کا رنگ و بو بدل گیا.... جس کے آنے سے کائنات میں روشنی پھیل گئی۔

مردوں کو مسیحا کر دینے کا مطلب:

یہ پیغمبرؐ انقلاب ہے۔ پوری کائنات مل کر اس انقلاب کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس انقلاب نے ایسے ایسے انسان پیدا کئے۔ آیا ابو بکرؓ تھا.... اٹھا تو صدیق تھا۔ آیا تو عمرؓ تھا.... اٹھا تو فاروق اعظمؓ تھا۔ آیا تو عثمانؓ تھا.... اٹھا تو ذی النورینؓ تھا۔ آیا تو علیؓ تھا.... اٹھا تو اسد اللہ الغالب تھا۔ آیا تو حنظلہؓ تھا.... اٹھا تو غسیل الملائکہ تھا۔ آیا تو ابن عباسؓ تھا.... اٹھا تو مفسر قرآن تھا۔ آیا تو ابن مسعودؓ تھا.... اٹھا تو فقیہ الامت تھا۔ آیا تو ابو عبیدہؓ تھا.... اٹھا تو امین الامت تھا۔ آیا تو ابو ذرؓ تھا.... اٹھا تو تارک الدنیا تھا۔ آیا تو سلمان فارسیؓ تھا.... اٹھا تو زاہد الدنیا تھا۔ آ
تو حسینؓ تھا.... اٹھا تو شہید کربلا تھا۔ آیا تو معاویہؓ تھا.... اٹھے تو جنت کے وارث بن گ

۔آئے تو عرب کے عام لوگ تھے۔اٹھے تو قرآن کی زبان میں جنت ان کو تلاش کرتی تھی ۔یہی ہے اس کا مطلب۔

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کردیا

پیغمبر انقلاب ﷺ نے ایسا انقلاب برپا کیا کہ ساری کائنات مل کر اس مشن اور انقلاب کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔

مصائب ایمان کی دلیل:

نماز عشاء کے بعد ایک صحابیؓ نے اپنی بیوی سے کہا کہ پانی لاؤ وہ اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا۔بیوی پانی لائی۔ جب بیوی نے اس کو پانی دینا چاہا تو وہ سویا ہوا تھا۔بیوی نے پیالے میں پانی لیا اور ساری رات سرہانے کھڑی رہی۔جب تہجد کے وقت اس کی آنکھ کھلی تو اس نے کہا کہ تو سوئی نہیں ہے؟ اس نے کہا کہ میں کیسے سوتی آپ کا حکم تھا۔میں تو ساری رات پانی لئے کھڑی رہی ۔(یہ خاوند کی تابعداری ہے)

اور وہ کیسے سوتی؟ پیغمبر انقلاب کا حکم تھا کہ اگر کوئی مرد اپنی بیوی سے کہے کہ ایک پہاڑ اٹھا کر دوسرے پہاڑ پر رکھ دو۔اگرچہ وہ اٹھا کر نہ رکھ سکے مگر تیار ہوجائے۔

اب پانی کا پیالہ تھا اور آپ سو رہے تھے اگر آپ رات کے وقت جاگ جاتے تو اور پانی کی ضرورت ہوا اور میں نہ ہوں تو کل قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کو کیا جواب دوں گی؟ اور آج بھی پیغمبر مجھ سے پوچھے تو میں کیا جواب دوں گی؟ اس شخص نے کہا کہ میں نے زندگی بھر ایسی عورت نہ دیکھی ہے نہ سنی ہے۔آج میں تجھ سے اتنا خوش ہوں کہ آج جو کچھ تو مجھ سے مانگے گی میں تجھ کو دوں گا۔بیوی نے کہا کہ اللہ کا دیا ہوا اور تمہارا لایا ہوا بہت کچھ ہے،کسی چیز کی ضرورت نہیں۔شوہر نے کہا نہیں آج جو کچھ تو مجھ سے مانگے گی میں تجھ کو دوں گا۔تو بڑی خدمت گار اور وفا شعار عورت ہے ۔عورت نے تین مرتبہ کہا کچھ نہیں چاہئے،لیکن خاوند نے بہت اصرار کیا تو عورت نے کہا کہ اگر تو دینے پر آیا ہے تو مجھے طلاق دیدے۔مجھے چاہئے تو کچھ نہیں مگر جب تو دینے ہی پر آیا ہے تو طلاق دیدے۔وہ حیران ہوا اور اس کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔کہ ایسی وفادار عورت اور میں

طلاق دے دوں۔اس نے کہا کہ اچھا میں طلاق تو دے دیتا ہوں۔لیکن ایک شرط ہے۔شرط یہ ہے کہ ابھی نبی کریم ﷺ مسجد نبوی میں ہی ہیں۔ابھی ہم چلتے ہیں اور نماز فجر کے بعد ہم دونوں سارا واقعہ سناتے ہیں۔جو فیصلہ تاجدار رسالت ﷺ فرمائیں وہ تجھے بھی منظور ہے اور مجھے بھی منظور ہے۔اس عورت نے کہا ٹھیک ہے۔ان دونوں میاں بیوی کا مکان مدینہ سے باہر مقام سخ پر تھا۔نماز فجر کے بعد دونوں میاں بیوی نماز فجر کے بعد دونوں میاں بیوی دربار رسالت میں فیصلہ کرانے کے لئے روانہ ہوئے،راستے میں میاں کا پاؤں پھسلا اور گڑھے میں گر گئے اور ٹانگ ٹوٹ گئی۔اس عورت کے پاس چادر تھی اس نے اس چادر کے ذریعے خاوند کو نکالا اور چادر کا ایک حصہ پھاڑ کر پٹی باندھی،پٹی باندھنے کے بعد خاوند نے کہا میں اسی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس چلتا ہوں اور عورت کہتی نہیں اب ہم واپس چلتے ہیں۔خاوند نے کہا کہ ضرور حضور ﷺ کے پاس جائیں گے لیکن عورت کہتی ہے نہیں اب واپس جاتے ہیں۔خاوند کہتا ہے کہ مجھے ٹانگ کا اتنا دکھ نہیں ہے ۔جتنا تیرے طلاق مانگنے کا ہے۔عورت نے بڑا عجیب جواب دیا کہ اب مجھے طلاق کی ضرورت نہیں،خاوند نے کہا اچھا ذرا یہ بتاؤ پہلے تو طلاق لیتی تھی اور اب نہیں لیتی یہ کیا بات ہوئی؟

مانسہرہ کے نوجوانو! سپاہ صحابہ کے رضا کارو! اہل سنت کے نوجوانو! اس عورت کا جواب سنو! اور دیکھو انقلاب کیسے آیا ہے؟ تبدیلی کیسے آئی ہے؟ اس عورت نے کہا: میں نے کانوں نے یہ فرمانِ نبیؐ سنا ہے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جس آدمی پر زندگی بھر کوئی تکلیف نہ آئی ہو اس کے ایمان میں شک ہے۔مجھے تیرے نکاح میں آئے ہوئے پندرہ سال ہوگئے میں نے تجھ پر کبھی کوئی تکلیف نہیں دیکھی۔میں نے کہا کہ اس کے ایمان میں شک ہے۔اس لئے میں نے طلاق مانگی اب تیرا پاؤں پھسلا اور تیری ٹانگ میں زخم آگیا۔اب ایمان مکمل ہوگیا،یہ انقلاب ہے،یہ تبدیلی ہے۔

مسلمانو! صحابیہ عورت کا ایمان دیکھو میری اور تمہاری عورتوں کا ایسا ایمان ہے؟ کہ اتنا بڑا فیصلہ کیا اور کہا مجھے طلاق چاہئے۔خاوند کو چوٹ لگ گئی تو کہا مجھے طلاق نہیں چاہئے۔یہ انقلاب ہے یہ تبدیلی ہے۔صحابہ کرام کا دنیا میں آنا انقلاب ہے،تبدیلی ہے۔اور بھی پیغمبر دنیا میں آئے،بہت آئے....مگر کسی پیغمبر کا صحابی صدیقؓ جیسا نہیں ہے.....کسی پیغمبر کا صحابی